وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

المعلم

لترجمہ

صحیح مسلم

در مطبع صدیقی لاہور مطبوع گردید

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد خامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد خامس المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

کتاب الجهاد والسیر جہاد اور سفر کا بیان

عن ابن عون قال کتبت الی نافع اسئلہ عن الدعاء قبل القتال قال فکتب الی انما کان ذلک فی اول الاسلام قد اغار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بنی المصطلق وهم غارون وانعامهم تسقی علی الماء فقتل مقاتلتهم وسبا سبیهم واصاب یومئذ قال یحیی احسبه قال جویریة او البتة بنت الحارث قال وحدثنی هذا الحدیث عبد اللہ بن عمر وکان فی ذلک الجیش **ترجمہ** ابن عون سے روایت ہے میں نے نافع کو لکھا لڑائی سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضرور ہے انہوں نے جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا جب کافروں کو دین کی دعوت نہیں پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے انکے جانور پانی پی رہے تھے آپ نے قتل کیا ان میں سے جو لڑے اور باقی کو قید کیا اور اسی دن جویریہ بنت حارث کو پکڑا نافع نے کہا یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمر نے بیان کی وہ اس لشکر میں شریک تھے **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو انپر یکایک حملہ کرنا غفلت کی حالت میں درست ہے اور اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں ایک تو یہ کہ اطلاع دینا مطلقاً ضرور ہے یہ قول ہے مالک کا اور ضعیف ہے دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضرور نہیں یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے تیسرے یہ کہ اگر انکو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربوں کو غلام لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب غلام لونڈی نہیں ہو سکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا عن ابن عون بهذا الاسناد مثله وقال جویریة

بنت الحارث ولم يشك ترجمہ: یہی جو اوپر گذرا **باب** تامير الامام الامراء
على البعوث ووصيته اياهم بآداب الغزو وغيرها امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے
اور انکو لڑائی کے طریقے کیونکر بتلاوے **عن** بريدة رضي الله تعالى عنه قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امر اميرا على جيش او سرية اوصاه في خاصته بتقوى
الله عز وجل ومن معه من المسلمين خيرا ثم قال اغزوا باسم الله في سبيل الله قاتلوا
من كفر بالله اغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا واذا لقيت
عدوك من المشركين فادعهم الى ثلاث خصال او خلال فايتهن ما اجابوك فاقبل
منهم وكف عنهم ثم ادعهم الى الاسلام فان اجابوك فاقبل منهم وكف عنهم
ثم ادعهم الى التحول من دارهم الى دار المهاجرين واخبرهم انهم ان فعلوا
ذلك فلهم ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فان ابوا ان يتحولوا منها
فاخبرهم انهم يكونون كاعراب المسلمين يجري عليهم حكم الله الذي
يجري على المؤمنين ولا يكون لهم في الغنيمة والفيء شيء الا ان يجاهدوا مع
المسلمين فان هم ابوا فسلهم الجزية فان هم اجابوك فاقبل منهم وكف
عنهم فان هم ابوا فاستعن بالله وقاتلهم واذا حاصرت اهل حصن فارادوك
ان تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه صلى الله عليه وسلم فلا تجعل لهم ذمة
الله ولا ذمة نبيه صلى الله عليه وسلم ولكن اجعل لهم ذمتك وذمة اصحابك
فانكم ان تخفروا ذممكم وذمم اصحابكم اهون من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله
صلى الله عليه وسلم واذا حاصرت اهل حصن فارادوك ان تنزلهم على حكم الله فلا
تنزلهم على حكم الله ولكن انزلهم على حكمك فانك لا تدري اتصيب حكم
الله فيهم ام لا قال عبد الرحمن هذا او نحوه وزاد اسحاق في اخر حديثه
عن يحيى بن ادم قال فذكرت هذا الحديث لمقاتل بن حيان قال يحيى
يعني ان علقمة يقوله لابن حيان فقال حدثني مسلم بن هيصم عن النعمان بن
مقرن رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **ترجمہ**

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا سریہ پر (سریہ کہتے ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضوں نے کہا سریہ میں چار سو سوار ہوتے ہیں جو رات کو چھپکر جاتے ہیں انتہیٰ) تو خاص اوسکو حکم کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اوس کے ساتھ والے مسلمانوں کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا پھر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر اللہ کی راہ میں لڑو اُس سے جس نے نہ مانا اللہ کو جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنے ہاتھ پاؤں ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو نابالغ ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب اپنے دشمن سے ملے مشرکوں میں سے تو بلا اون کو تین باتوں کیطرف پھر اون تین باتوں میں سے جو مان لیں تو بھی قبول کر اور باز رہ اون سے پھر بلاوٴ اون کو اسلام کیطرف (یہ ایک بات ہے ان تین باتوں میں سے) اگر وہ مان لیں تو قبول کر اور باز رہ اون سے (یعنے اون کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا اونکو اپنے ملک سے نکلکر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں آنے کے لیے اور کہہ دے اون سے اگر وہ ایسا کرین گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ اون کے لیے بھی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ اون پر بھی ہوگا (یعنے نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہوں گے) اگر وہ اپنے ملک سے نکلنا منظور نہ کرین تو کہدے اون سے وہ جنگلی مسلمانوں کیطرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چلتا ہے وہ اُن پر بھی چلیگا اور اون کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملیگا پر جس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملیگا) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لاوین تو اُن کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کرلیں تو مہاجرین کے برابر ہو جاوین گے غنیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام مسلمانوں کی جو جنگل اور دیہات میں رہتے ہیں ہو جاوین گے جو نہ جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت اون پر اسلام کے احکام جاری ہوں گے پر غنیمت اور صلح کے مال سے حصہ نہ پاوین گے البتہ زکوٰۃ کے مال سے اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ پاوین گے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات میں سے حصہ ملیگا جنکو صلح کے مال میں سے حصہ نہیں اور صلح کا مال لشکر والوں کے واسطے ہے اور اُن کو صدقات میں سے نہ ملیگا اور اُن کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں مال برابر ہیں اور ہر ایک دونوں قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں اور ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام میں تھا پر اس کی کوئی دلیل نہیں

انتہی مختصراً **ف** اگر وہ اسلام لانے سے انکار کرین تو اون سے جزیہ (محصول ٹکس) مانگ اگر وہ جزیہ
دینا قبول کرین تو مان لے اور باز رہ اون سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دین تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ اون سے
اور جب تو کسی قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھہ سے خدا یا اوس کے رسول کی پناہ مانگین تو تو خدا اور
رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنے اور اپنے یارون کی پناہ دے کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے
یارون کی پناہ ٹوٹ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو
کسی قلعہ والون کو گھیرے اور وے تجھہ سے یہ چاہین کہ خدا تعالے کے حکم پر تو اون کو باہر نکالے
تو مت نکال اونکو خدا کے حکم پر بلکہ نکال انکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہین اللہ تعالے کا
حکم تجھہ سے ادا ہوتا ہے یا نہین **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہو یا عجمی یا کتابی یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک
اور اوزاعی کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کافرون سے جزیہ قبول کیا جاوے
گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ نہ قبول ہوگا مگر اہل کتاب یا مجوس
سے عربی ہو یا عجمی اب اختلاف ہے جزیہ کے مقدار مین امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک
کم سے کم ایک دینار ہے سال بھر مین مالدار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹھیر جاوے اور مالک کے نزدیک
سونے والون پر چار دینار ہین اور چاندی والون پر چالیس درم ہین ہر سال مین اور امام ابو حنیفہ
اور احمد رحمۃ اللہ تعالے علیہما کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درم ہین اور متوسط پر چوبیس اور
فقیر پر بارہ انتہی **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا
اَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَاَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ سُفْيَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا
ترجمہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اپنے اصحاب
مین سے کوئی کام دیکر بھیجتے تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری
مت ڈالو **ف** تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط
وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگون کو ڈرانا خوب نہین بلکہ اوس کے ساتھہ اللہ تعالی کی رحمت اور

اور کرم اور بخشش کو بہی بیان کرنا ضرور ہے اسیطرح نا بالغ لڑکون اور نومسلمون اور گنہگارون پر آسانی
کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہون کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہون کو محو کر
دیتا ہے **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ
وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا **ترجمہ**
حضرت ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو اور
معاذ رضی اللہ عنہ کو بہیجا یمن کیطرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو
اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پہوٹ مت کرو **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَۃَ وَتَطَاوَعَا
وَلَا تَخْتَلِفَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے کہ اتفاق سے کام کرو پہوٹ مت کرو
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت
دلاؤ **بَابُ** تَحْرِیْمِ الْغَدْرِ عہد شکنی حرام ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِیْلَ ھٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالی
جمع کرے گا سب اگلون اور پچھلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز عہد توڑنے والے کا جہنڈا اونچا
کیا جاوے گا پہر کہا جاوے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے **فائدہ** امام نووی رحمۃ
اللہ علیہ نے کہا عرب کا قاعدہ تہا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار مین جہنڈا کہڑا کرتے اور دغاباز وہی ہے
جو وعدہ کرے پہر اوسکو پورا نہ کرے اور اس حدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاصکر اوس شخص کے
لیے جو حاکم ہو کیونکہ اوس کی دغابازی سے ہزارون خلق اللہ کو نقصان پہونچتا ہے قاضی عیاض نے
کہا دونون دغابازیان مراد ہو سکتی ہین ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغابازی کرے یا
اور کافرون سے یا جو امانت اللہ تعالی نے اوسکو دی ہے اوس کے حق کو ادا نہ کرے یعنی عدل اور

انصاف نکرے خلق اللہ کو آسایش اور راحت نہ دیوے اون کے جان اور مال اور حق پر ناحق ستم کرے دوسرے
رعیت کی امام کے ساتھہ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اوس کی مخالفت کریں عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ أَلَا هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا
قیامت کے دن عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ يُقَالُ
هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جاویگا کہا جاویگا
یہ دغا بازی ہے فلانے کی عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اوسکی شناخت ہوگی عَنْ
أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ
اِسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر دغا باز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ
أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيْرِ عَامَّةٍ ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاویگا
اوس کی دغا بازی کے موافق اور کوئی دغا باز اس سے بڑھکر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہوکر دغا بازی کرے

فائدہ کیونکہ اوسکی دغابازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغابازی کے اسکے
سے ایک یا دو شخصون کو نقصان ہوتا ہے **باب** جَوَازِ الْخِدَاعِ فِی الْحَرْبِ **ترجمہ** لڑائی مین مکر
اور حیلہ درست ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لڑائی مکر اور حیلہ ہے **ف** یعنی جنگ مین عقلمندی اور مکر ضرور ہے اور یہ دغابازی نہین ہے
کیونکہ دغا اوس کو کہتے ہین جو قول دیکر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافرون کے ساتھہ درست ہے
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقامون مین درست ہے ایک لڑائی مین اور مراد
اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقۃً جھوٹ بہی درست ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے بہی ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری **باب** کَرَاھَۃِ تَمَنِّیْ لِقَاءِ الْعَدُوِّ
وَالْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ **جنگ** کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ
الْعَدُوِّ وَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو **ف** اور استقلال
سے لڑو اور میدان سے نہ بہاگو **عَنْ** اَبِی النَّضْرِ عَنْ کِتَابِ رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَکَتَبَ اِلٰی
عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ حِیْنَ سَارَ اِلَی الْحَرُوْرِیَّۃِ یُخْبِرُہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَانَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْہَا الْعَدُوَّ یَنْتَظِرُ حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِیْہِمْ فَقَالَ
یٰاَیُّھَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا
اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ
وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ **ترجمہ** ابوالنضر سے روایت ہے
اونے کتاب پڑہی عبداللہ بن ابی اوفے کی جو قبیلہ اسلم سے تہے اور صحابی تہے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اونہون نے لکہا عمر بن عبیداللہ کو جب وہ گئے خارجیون پاس جو حرورا مین رہتے تہے

اون سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنون مین دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہان تک کہ جب آفتاب ڈہل گیا تو آپ کہڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالی سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجہ لو کہ جنت تلوار کے سایہ کے نیچے ہے پہر آپ کہڑے ہوئے اور فرمایا یا اللہ کتاب کے اوتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتہون کو بہگا دینے والے بہگا دے انکو اور ہماری مدد کر اون کے سامنے

بَابُ اِسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ دشمن سے بہڑنے وقت فتح کی دعا مانگنا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَحْزَابِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی احزاب پر (جبدن کافرون کی کئی جماعتین آپ سے لڑنے آئین تہین ۵ہجری مین اور آپ خندق مین تہے) تو فرمایا یا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد حساب لینے والے بہگا دے ان جتہون کو یا اللہ بہگا دے ان کو ہلا دے اون کو **عَنْ** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِیْثِ خَالِدٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ **عَنْ** اِسْمٰعِیْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ رِوَایَتِهٖ مُجْرِیَ السَّحَابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ یَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے احد کے دن یا اللہ اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہیگا زمین مین **ف** اس مین تسلیم ہے تقدیر الٰہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہین شر کا خالق اللہ تعالے نہین ہے نہ وہ اوسکی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بدر کے دن آپنے یہ فرمایا اور شاید دونون دن فرمایا ہو

بَابُ تَحْرِیْمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ فِی الْحَرْبِ لڑائی مین عورت اور بچون کے مارنے کی ممانعت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ **ترجمہ**

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک لڑائی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پائی گئی جس کو مار
ڈالا تھا آپ نے منع کیا عورتون اور بچون کے مارنے سے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے علما کا کہ
عورتون اور بچون کو نمارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہون اور جو لڑتے ہون تو قتل کیے جاوین
اسیطرح ضعیف بوڑھون کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتے ہون ورنہ قتل کیے جاوین اور
نصرانی درویشون کے مارنے مین اختلاف ہے مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاوینگے اور
امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک کیے جاوینگے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال وجدت
امرأة مقتولة فی بعض تلک المغازی فنهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن قتل
النساء والصبیان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** جواز قتل النساء والصبیان
فی البیات من غیر تعمد رات کو اگر چھاپہ مارین تو عورتون اور بچون کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمدا
نہو **عن** الصعب بن جثامة رضی الله تعالی عنه قال سئل رسول الله صلی الله علیه
وسلم عن الذراری من المشرکین یبیتون فیصیبون من نسائهم وذراریهم
فقال هم منهم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا
مشرکین کی اولاد کا جب رات کو چھاپے مین مارے جاوین اسیطرح عورتین اون کی آپ نے کہا وہ
اون مین داخل ہین **ف** یعنی دنیا کے حکم مین اور اون کا شمار کافرون مین ہے تو رات کو
جب اندھیرا ہو اور شناخت نہو سکے تو لڑون کے ساتھ اگر عورتین اور بچے بھی قتل ہو جاوین تو
کسی پر گناہ نہین ہے اور آخرت مین کفار کی اولاد مین اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی
ہین دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہین تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہین **عن** الصعب بن جثامة رضی الله
تعالی عنه قال قلت یا رسول الله انا نصیب فی البیات من ذراری المشرکین
قال هم منهم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم رات کے
چھاپے مین مشرکون کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہین آپ نے فرمایا وہ بھی مشرکون مین داخل ہین **عن**
الصعب بن جثامة رضی الله تعالی عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قیل له
لو ان خیلا اغارت من اللیل فاصابت من ابناء المشرکین قال هم من آبائهم
ترجمہ صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر سوار رات کو حملہ

کرین اور مشرکون کے بچے مارین جاوین آپنے فرمایا وہ بھی اون کے باپون مین سے ہین یعنی مشرکون مین
سے) **باب جواز قطع اشجار الکفار وتحریقها** کافرون کے درخت کاٹنا اور جلانا درست
ہے **عن** عبد الله رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرق
نخل بنی النضیر وقطع وهی البویرة زاد قتیبة وابن رمح فی حدیثهما فانزل الله
ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة علی اصولها فباذن الله ولیخزی
الفسقین **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بنی نضیر کی کھجور کے درخت جلوا دیے اور کٹوا ڈالے جسکو بویرہ کہتے تھے تب اللہ تعالی نے یہ
آیہ اتاری جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا اون کو کھڑا ہوا اپنی جڑون پر وہ اللہ تعالی کے حکم سے تھا
اسلیے کہ رسوا کرے گنہگارون کو **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافرون کے درخت
کاٹنا یا جلانا اسیطرح اون کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک
اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابو بکر صدیق اور لیث اور اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک درست
نہین **عن** ابن عمر رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قطع
نخل بنی النضیر وحرق ولها یقول حسان وهان علی سراة بنی لوی حریق بالبویرة
مستطیر **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیے اور حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ شعر اسی
باب مین ہے ترجمہ اسکا یہ ہے سہل ہوا بنی لوی کے شریفون اور سردارون پر جلانا بویرہ کا جس کے
انگارا اوڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش مین) **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی
عنه قال حرق رسول الله صلی الله علیه وسلم نخل بنی النضیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا
دیے **باب تحلیل الغنائم لهذه الامة خاصة** اس امت کے لیے خاص لوٹ
کا حلال ہونا **عن** همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة رضی الله تعالی
عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها وقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومه لا یتبعنی رجل قد ملک

بضع امرأة وهو يريد ان يبني بها ولما يبن ولا آخر قد بنى بنيانا ولما يرفع سقفها و
لا آخر قد اشترى غنما او خلفات وهو منتظر ولادها قال فغزا فادنى للقرية حين
صلوة العصر او قريبا من ذلك فقال للشمس انت مامورة وانا مامور اللهم احبسها
علي شيئا فحبست عليه حتى فتح الله عليه قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاكله
فابت ان تطعمه فقال فيكم غلول فليبايعني من كل قبيلة رجل فبايعوه
فلصقت يد رجل بيده فقال فيكم الغلول فلتبايعني قبيلتك فبايعته قال
فلصق بيده رجلين او ثلاثة فقال فيكم الغلول انتم غللتم قال فاخرجوا
له مثل راس بقرة من ذهب قال فوضعوه في المال وهو بالصعيد فاقبلت
النار فاكلته فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلك بان الله راى ضعفنا
وعجزنا فطيبها لنا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے
جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اوس نے صحبت نہیں کی اور نہ
وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں اور
گابھن اونٹنیاں مول لی ہوں اور وہ اون کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل ان چیزوں
سے لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اوس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر
کے قریب اوس گاؤں کے پاس پہونچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار ہے
اور میں بھی تابعدار ہوں یا اللہ اسکو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آجاوے
کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا۔ اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا یہاں تک کے اللہ تعالے
نے فتح دی انکو پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوٹا تھا اور انگار (آسمان سے) آئے اوس کے کھانے کو لیکن
اوسے نہ کھایا پیغمبر نے کہا تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر قبول نہیں ہوئی) تو تم میں سے
ہر گروہ کا ایک ایک آدمی بیعت کرے مجھسے پھر بیعت کی تب ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے ہاتھ سے
لگا تو پیغمبر نے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھسے بیعت کرے پھر اوس قبیلہ نے
بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر سے لگا اور پیغمبر نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر انہوں نے

بیل کے سر کے برابر سونا انکا لکر وہ بہی اوس مال مین رکہا گیا (جو جلانے کے لیے رکہا تہا) زمین پر اور
انگار آئے اوسکو کہانے کو اور کہا گئے اوسکو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہین ہوئی
اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالی نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کردیا ہمارے لیے
اوسکو **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تہے حضرت موسی علیہ السلام کے خلیفہ شام
کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی تہی جمعہ کے دن خدا تعالی نے اون کی دعا سے آفتاب کو روک
رکہا یہانتک کہ فتح ہو گئی - نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روکنا اس طرح پر تہا کہ آفتاب پہیر دیا گیا اپنی
اگلے مقام پر یا ٹہر گیا اوسی جگہہ جہان تہا یا اوسکی حرکت دیر مین ہونے لگی اور یہ سب باتین معجزہ
ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بہی دو بار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خندق کے روز
جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تہی اور اللہ تعالے نے آفتاب کو پہیر دیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑہی ذکر
کیا اسکو طحاوی نے اور کہا کہ اسکے راوی ثقہ ہین دوسرے معراج کی صبح کو جب آپ نے قافلہ آنے
کی خبر دی تہی آفتاب نکلتے ہی اسکو یونس بن بکیر نے سیرۃ ابن اسحاق کی زیادت مین نقل کیا ہے اور
حضرت یوشع بن نون نے نئے بیاہے لوگون کو اور جانور اور مکان والون کو جہاد مین نہ لیا کیونکہ انکا
دل لگا رہے گا اور اون سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال لوگون سے خوب
ہوتا ہے اور اگلی امتون مین معمول تہا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی
نشانی تہی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا اون کو حلال نہ تہا امت محمدی کو حلال ہو گیا مترجم کہتا
ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیمون
کا بہی یہی خیال تہا اور مسلمانون کے ریاضی مین جو اونہون نے یونانیون سے حاصل کی یہی ثابت
ہوا ہے اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے
اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے کہ حبس ارض ہو گیا اور صورۃً گویا حبس شمس ہوا
کیونکہ شمس ظاہر مین چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام پہاڑ اور مکان چلتے معلوم
ہوتے ہین اب یہ حبس تہم جانے سے یا پہلی جگہہ چلے جانے سے یا دیر مین حرکت کرنے
سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کی خبر کچہ صرف حدیث مین نہین بلکہ کتاب آسمانی یعنے توریت
شریف مین موجود ہے پہر جو امر ممکن ہے اوسپر اللہ تعالے کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت

کی بات ہے کہ خدا تعالی کو ان سب چیزون کی حرکت دینی کی اور ایک مقرری راہ پر چلانے کی اور توپ کے گولے سے کئی حصے زیادہ تیز پہرانے کی قدرت ہو پہر ٹہرا لے یا روکنے کی طاقت نہ ہو ایسے خیال وہ لوگ کرتے ہین جنکی عقلین ضعیف ہین یا جو بخوبی غور نہین کرتے ورنہ جس پروردگار نے اتنی بڑے بڑے عالم جو زمین سے ہزارہا لاکہون حصے بڑے ہین پیدا کیے اور وہ سب اپنی مقرر راہون مین گہوم رہے ہین اور ممکن نہین کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادہر یا اودہر ہٹے یا دوسرے سے اٹہا دے کیا اوس سے یہ نہین ہو سکتا کہ اون کو تہام دیوے یا اونکی حرکت خفیف کر دیوے افسوس ان لوگون نے خدا کی قدرت اور طاقت پر غور نہین کیا ورنہ وہ ایسی بے وقوفی کا خیال کبہی نہ کرتے اور شیطان کے اس دہوکے مین نہ پڑتے **باب** الانفال لوٹ کے بیان مین **عن** مصعب بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال اخذ ابی من الخمس سیفا فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہب لی ہذا فابی فانزل اللہ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ مین نے خمس مین سے ایک تلوار لی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجہکو بخشدیجیے آپنے انکار کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول یعنے پوچہتے ہین تجہسے لوٹ کے مالون کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالے کے لیے ہے اور رسول کے لیے **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال نزلت فی اربع آیات اصبت سیفا فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ نفلنیہ فقال ضعہ ثم قام فقال یا رسول اللہ نفلنیہ اجعل کمن لا غناء لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضعہ من حیث اخذتہ قال فنزلت ہذہ الآیۃ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول **ترجمہ** مصعب بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میری باب مین چار آیتین اتری ہین ایک بار ایک تلوار مجہے ملی لوٹ مین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی مین نے کہا یا رسول اللہ وہ مجہے عنایت فرمایے آپنے فرمایا اسکو رکہدے پہر مین کہڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکہدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے مین نے کہا یا رسول اللہ یہ تلوار مجہے دیدیجیے کیا مین اوس شخص کیطرح رہون گا جو نادار ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم نے فرمایا رکھدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے تب یہ آیت اوتری یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ
لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ **ف** سعد نے یہان ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت مین اختلاف ہی بعضون
نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ اخیر تک اور پہلی آیت
کا مضمون یہ تہا کہ لوٹ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پہر دوسری آیت سے ایک خمس اوس کا
اللہ اور رسول کے لیے ٹہیرا اور چار خمس مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباس اور ایک جماعت
کا اور بعضون نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم مین سے جسکو جس قدر چاہے انعام دیوے
اور بعضون نے کہا یہ آیت خاص بدر کی لوٹ مین ہے دوسری روایت مین ہے کہ پہر آپنے وہ
تلوار سعد کو دیدی اور فرمایا اللہ نے مجھکو دی اور مین نے تجھکو دی (نووی) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً وَّاَنَا فِیْھِمْ
قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا اِبِلًا کَثِیْرًا فَکَانَتْ سُھْمَانُھُمْ اثْنَیْ عَشَرَ بَعِیْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ
بَعِیْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِیْرًا بَعِیْرًا **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ایک سریہ بہیجا مین بہی اوس مین تہا نجد کیطرف وہان بہت سے اونٹ لوٹ مین آئے تو ہر
ایک کے حصے مین بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام ملا **ف**
نووی نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علما کا لیکن اختلاف ہی کہ یہ نفل کہان سے دیا جاوے گا
آیا اصل لوٹ سے یا اوسکی چار خمس مین سے یا خمس کے خمس مین سے اور شافعی کے تینون قول ہین اور
صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس مین سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہے ابن مسیب اور مالک اور ابو حنیفہ
کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک اصل لوٹ مین سے دیا جاویگا ۔ اور نفل
امام کی رای پر منحصر ہے جن لوگون کو مناسب سمجھے دیوے چنانچہ ابن عمر نے جو یہ کہا کہ انعام مین ایک
ایک اونٹ ملا اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تہے انکو ملا نہ سب لوگون کو سریہ
کے (نووی مختصرا) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ سَرِیَّۃً قِبَلَ نَجْدٍ وَّفِیْھِمُ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ سُھْمَانَھُمْ بَلَغَ اثْنَیْ عَشَرَ
بَعِیْرًا وَّنُفِّلُوْا سِوٰی ذٰلِکَ بَعِیْرًا فَلَمْ یُغَیِّرْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً اِلٰی نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِیْھَا فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَّغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُھْمَانُنَا

اثنی عشر بعیرا اثنی عشر بعیرا ونفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا
عن نافع بھذا الاسناد نحو حدیثھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلا سوی
نصیبنا من الخمس فاصابنی شارف والشارف المسن الکبیر ترجمہ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ہمارے حصہ کے
خمس مین سے زیادہ دیا تو میرے حصہ مین ایک شارف آیا شارف کہتے ہین بڑے سن اونٹ کو۔
عن ابن شہاب قال بلغنی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال نفل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ بنحو حدیث ابن رجاء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان
ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسھم خاصۃ سوی قسم عامۃ الجیش
والخمس فی ذلک واجب کلہ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعضے سریہ والون کو زیادہ دیتے نسبت اور تمام لشکر والون کی
اور خمس ان سب مالون مین واجب تھا **باب** استحقاق القاتل سلب القتیل قاتل کو مقتول کا
سامان دلانا عن ابی محمد الانصاری وکان جلیسا لابی قتادۃ قال قال ابو قتادۃ
واقتص الحدیث ترجمہ ابو محمد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابو قتادہ
کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے) **ف** یہان امام
مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اوس کے متابعات
کو ذکر کیا عن ابی محمد مولی ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
وساق الحدیث ترجمہ ابو قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے عن ابی قتادۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلما
التقینا کانت للمسلمین جولۃ قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من
المسلمین فاستدرت الیہ حتی اتیتہ من ورائہ فضربتہ علی حبل عاتقہ و
اقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منھا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی

فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ اَمْرُ اللّٰہِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا لَہٗ عَلَیْہِ بَیِّنَۃٌ فَلَہٗ سَلَبُہٗ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْہَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ یَّشْہَدُ لِیْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِکَ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَکَ یَا اَبَا قَتَادَۃَ فَقَصَصْتُ عَلَیْہِ الْقِصَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ صَدَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَلَبُ ذٰلِکَ الْقَتِیْلِ عِنْدِیْ فَاَرْضِہٖ مِنْ حَقِّہٖ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَاہَا اللّٰہِ اِذًا لَا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِ اللّٰہِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰہِ وَعَنْ رَّسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیُعْطِیْکَ سَلَبَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطِہٖ اِیَّاہُ فَاَعْطَانِیْ قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِہٖ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَاِنَّہٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُہٗ فِی الْاِسْلَامِ وَفِیْ حَدِیْثِ اللَّیْثِ کَلَّا لَا یُعْطِیْہِ اُضَیْبِعَ مِنْ قُرَیْشٍ وَیَدَعُ اَسَدًا مِّنْ اُسْدِ اللّٰہِ وَفِیْ حَدِیْثِ اللَّیْثِ لَاَوَّلُ مَالٍ **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی جب ہم لوگ دشمنون سے بھڑے تو مسلمانون کو شکست ہوئی (یعنے کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ لوگ آپکے ساتھ میدان مین جمے رہے) پھر مین نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا اوسکے مارنے کو) مین گھوم کر اوسکی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈھے اور گردن کے بیچ مین اوس نے مجھکو ایسا دابا کہ موت کی تصویر میری آنکھون مین پھر گئی بعد اوسکے وہ خود مر گیا اور اوس نے مجھکو چھوڑ دیا مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اونھون نے کہا لوگون کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ نکلے) مین نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اوسکا وہی لیوے **ف** یعنے مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا یہ آپ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا تا کہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہون اور کافرون کو مارین نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنے مین تو شافعی اور مالک اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابو ثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیون مین مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک

یہ سامان مال غنیمت مین شریک کیا جاوے گا اور اُس مین سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم حکم اسکا دیدیوے
تو قاتل ہی کو ملیگا **ت** ابو قتادہ نے کہا پھر مین کھڑا ہوا پھر مین نے کہا میرا گواہ کون ہی بعد
اوس کے مین بیٹھ گیا پھر آپ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا مین کھڑا ہوا پھر مین نے کہا میرے لیے کون گواہی
دیگا مین بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپ نے ایسا ہی فرمایا مین کھڑا ہوا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ مین نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہین ابو قتادہ
یا رسول اللہ اُس شخص کا سامان میرے پاس ہی تو راضی کر دیجیے اُنکو کہ اپنا حق مجھکو دیدین یہ سنکر حضرت
ابو بکر صدیق نے کہا نہین قسم خدا کی ایسا کبھی نہین ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی قصد نکرینگے
اللہ تعالی کے شیرون مین سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالی اور اُس کے رسول کی طرف سے (اسباب تجھے
دلانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر سچ کہتے ہین (اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیق
کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتوی دیا اور آپ نے اُن
کے فتوی کو سچ کہا) تو دیدے ابو قتادہ کو وہ سامان پھر اوس نے وہ سامان مجھکو دے دیا ابو قتادہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے اُس سامان مین سے (زرہ کو بیچا اور اوس کے بدل ایک باغ خریدا بنو سلمہ
کے محلہ مین اور یہ پہلا مال ہے جسکو مین نے کمایا اسلام کی حالت مین اور لیث کی روایت مین یہ ہے کہ حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہرگز نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسباب کبھی ندینگے
قریش کی ایک لومڑی کو اور کبھی نہ چھوڑینگے ایک شیر کو اللہ کے شیرون مین سے **ف** نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح مسلم کے نسخون مین ضبیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے خلاف قیاس
ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہین اور بعض نسخون مین صیبغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جبر
کے معنے بدرنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اوس شخص کے بمقابلہ ابو قتادہ کے۔

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ
عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ
لَوْ كُنْتُ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ

الا عجل منّا قال فتعجبت لذلک فغمزنی الاٰخر فقال مثلها قال فلم انشب ان نظرت الی ابی جهلٍ یزول فی النّاس فقلت الا تریانِ ھٰذا صاحبکما الذی تسئلان عنه قال فابتدراه فضرباه بسیفیهما حتّٰی قتلاه ثم انصرفا الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فاخبراه فقال ایّکما قتله فقال کلُّ واحدٍ منهما انا قتلته فقال هل مسحتما سیفیکما قالا لا فنظر فی السیفین فقال کلاکما قتله وقضٰی بسلبه لمعاذ بن عمرو بن جموح والرّجلان معاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء **ترجمہ**

عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے مین بدر کی لڑائی مین صف مین کہڑا ہوا تہا مین نے اپنے داہنی اور بائین طرف دیکہا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر مین نے آرزو کی کاش مین ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنے آزو بازو اچہے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنے مین اون مین سے ایک نے مجہے دبایا اور کہا ای چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو مین نے کہا ہان اور تیرا کیا مطلب ہے ابوجہل سے بیٹے میرے بہائی کے اوسنے کہا مین نے سنا ہے کہ ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہے قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے اگر مین ابوجہل کو پاؤن تو اوس سے جدا نہ ہون جب تک ایک نہ مرے جس کی موت پہلی آئی ہو عبد الرحمن نے کہا مجہکو تعجب ہوا اوسکو ایسا کہنے سے (کہ بچہ ہوکر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکہتا ہے) پہر دوسرے نے مجہکو دبایا اور ایسا ہی کہا تہوڑی دیر نہین گذری تہی کہ مین نے ابوجہل کو دیکہا وہ پہر رہا ہے لوگون مین مین نے اون دونون لڑکون سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچہتے تہے یہ سنتے ہی وہ دونون دوڑے اور تلوارون سے اوسے مارا یہانتک کہ مار ڈالا پہر دونون لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچہا تم مین سے کس نے اوس کو مارا ہر ایک بولنے لگا مین نے مارا آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلوارین صاف کرلین وہ بولے نہین تب آپنے دونون کی تلوارین دیکہین اور فرمایا تم دونون نے اوسکو مارا ہے پہر اوسکا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونون لڑکے یہی تہے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء **ف** نووی نے کہا اگرچہ دونون شخص ابوجہل کے مارنے مین شریک تہے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری لگایا ہوگا اور ابوجہل اوس زخم کی وجہ سے گر پڑا ہوگا تو آپ نے اوسکا سامان معاذ بن عمرو ہی

کو دلایا کیونکہ درحقیقت قاتل وہی تہا گو دوسرے نے بہی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ جو فرمایا تم دونون نے مارا
تو دونون کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جسکو چاہے
مقتول کا سامان دیوی اور امام بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل کے قاتل عفراء کے دونون بیٹے
تہے اور ایک روایت مین ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوسکو مارا اور شاید سب قتل
مین شریک ہون **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ
رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَى رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ
قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ
قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُغْضِبَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ
تَارِكُوا لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا
فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ
كَدْرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدْرُهُ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر
(ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنون مین سے ایک شخص کو مارا اور اُسکا سامان لینا چاہا لیکن خالد
بن الولید نے (جو سردار تہے لشکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تہے
تو عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان
کیا آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اوسکو سامان کیون نہ دیا خالد نے کہا وہ سامان بہت تہا یا رسول
اللہ تو مین نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا آپ نے فرمایا دیدے اوسکو پہر خالد عوف کے سامنے سے
نکلے اور اُن کی چادر کہینچی اور کہا جو مین نے بیان کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی ہوا نہ
(یعنے خالد کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور
فرمایا ای خالد مت دی اُسکو اے خالد مت دی اُس کو کیا تم چہوڑنے والے ہو میرے سردارون کو تمہاری
اور اُنکی مثال ایسی ہے جیسے کسینے اونٹ یا بکریان چرانے کو لین پہر چرایا اُن کو اور اون کی پیاس کا وقت
دیکہکر حوض پر لایا انہون نے پینا شروع کیا پہر صاف صاف پی گئین اور تلچھٹ چہوڑ دیا تو صاف

صاف دیسے اچھی باتین) تو تمہارے لیے ہین اور بری باتین سردارون پر ہین (یعنے بدنامی اور مواخذہ اونپر ہو) **ف** یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جو شہ ہجری مین ہوا حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے زید بن حارثہ کو تین ہزار لشکر کا سردار کر کے شام کے ملک مین بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوا تو جعفر طیار سردار ہین اور اگر جعفر بھی شہید ہون تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہین چنانچہ موتہ مین جو شام مین ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینون سردار شہید ہوے آخر خالد بن الولید مسلمانون کی صلاح سے سردار ہوے آٹھ تلوارین اون کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئین خوب لڑے جب خدا تعالے نے مسلمانون کو فتح دی حالانکہ نصاری کا لشکر شمار مین ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف کی طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفع کیا اور اونکی بات رکھ لی تاکہ مسلمان سردارون کی اطاعت کرین اور سردارون کا رعب باقی رہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیحق کے حق کو کیسے روکا اور اسکا جواب یہ ہی کہ شاید آپنے بعد کو دیدیا ہو لیکن اسوقت نہ دیا تاکہ خالد کو رنج نہ ہو دوسرے یہ کہ آپنے اسکا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور یہین مصلحت بہی تہی انتہے **عن** عوف ابن مالك الأشجعي قال خرجت مع من خرج مع زيد بن حارثة في غزوة موتة ورافقني مددي من اليمن وساق الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه غير أنه قال في الحديث قال عوف فقلت يا خالد أما علمت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالسلب للقاتل قال بلى ولكني استكثرته **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے مین جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتھ گئے اون کے ساتھ گیا غزوہ موتہ مین اور میری مددی یمن سے بہی آنپہنچا پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا بیشک مگر مجھکو یہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے **عن** سلمة بن الأكوع قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم هوازن فبينا نحن نتضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ جاء رجل على جمل أحمر فأناخه ثم انتزع طلقا من حقبه فقيد به الجمل ثم تقدم يتغدى مع القوم وجعل ينظر وفينا ضعفة ورقة من الظهر وبعضنا مشاة إذ خرج يشتد فأتى

فَأَتَى جَمَلَهُ فَأَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ أَنَاخَهُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ فَأَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ
فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ
ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ
فَأَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الْأَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ
ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ أَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
قَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ہمنے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ ہوازن کا (جو سنہ ہجری مین ہوا) ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اتنے مین ایک شخص آیا لال اونٹ پر سوار اُسکو بٹھایا پہر ایک تسمہ اُسکی
کمر سے نکالا اور اُس کے باندہ دیا بعد اوس کے آیا اور لوگون کے ساتھہ کہانا کہانے لگا اور ادہر
اودہر دیکھنے لگا (وہ جاسوس گوئیندہ تہا کافرون کا) اور ہم لوگ ان دنون ناتوان تہے اور بعضے پیدل
بہی تہے (جن کے پاس سواری نہ تہی) اتنے مین ایکا ایک دوڑا اور اپنے اونٹ پاس آیا اوسکا تسمہ
کہولا اوسکو بٹھایا پہر آپ اوس پر بیٹہا اور اونٹ کو کہڑا کیا اونٹ اوسکو لیکر بہاگا (اب چلا کافرون کو
خبر دینے کے لیے) ایک شخص نے اُسکا پیچہا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر سلمہ نے کہا مین پیدل دوڑتا چلا
پہلے مین اونٹنی کے سرین پاس تہا (جو اوس کے تعاقب مین جا رہی تہی) مین اور آگے بڑہا یہانتک
کہ اونٹ کی سرین پاس آگیا اور آگے بڑہا یہانتک کہ اونٹ کی نکیل مین نے پکڑ لی اوسکو بٹھایا جون
ہی اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا مین نے تلوار سونتی اور اُس مرد کے سر پر ایک وار کیا وہ گر
پڑا پہر مین اونٹ کو کہینچتا ہوا اوس کے سامان اور ہتیار سمیت لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لوگون کے ساتھہ جو آگے تشریف لائے تہے (میری انتظار مین) مجہہ سے ملے اور پوچھا کس نے مارا اُس مرد
کو لوگون نے کہا اکوع کے بیٹے نے آپ نے فرمایا اسکا سب سامان اوسی کا ہے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست
ہے اور اسپر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بہی قتل مالک اور اوزاعی کے نزدیک درست ہے
اس لیے کہ جاسوسی سے اوسکا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹیگا اور جاسوس
مسلمان کو سزا دینگے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اُسکو قتل کرینگے انتہی النووی مختصرا

عن ... سلمة بن الاكوع قال غزونا فزارة وعلينا ابو بكر

أمَّرَهُ رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا فلما كان بيننا وبين

أمرنا أبو بكر رضي الله تعالى عنه فعرسنا ثم شن الغارة فورد الما

فقتل عليه وسبا وانظر الى عنق من الناس فيهم الذراري فخشيت

الى الجبل فرميت بسهم بينهم وبين الجبل فلما رأوا السهم و

وفيهم امرأة من بني فزارة عليها قشع من ادم قال القشع النطع

من احسن العرب فسقتهم حتى اتيت بهم ابا بكر فنفلني ابو بكر

المدينة وما كشفت لها ثوبا فلقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم

يا سلمة هب لي المرأة فقلت يا رسول الله لقد اعجبتني وما كشفت

لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغد في السوق فقال يا

المرأة لله ابوك فقلت هي لك يا رسول الله فوالله ما كشفت

بها رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة ففدى بها ناسا من

أسروا بمكة ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا فزارہ سے

مشہور عرب ہیں) اور ہمارے سردار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تھے ر

علیہ وسلم نے اونکو امیر بنایا تھا ہم پر جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی

اوس پانی سے جہاں فزارہ رہتی تھی حکم کیا ہم کو ابو بکر نے ہم پچھلی رات کو اتر

سے حکم کیا حملہ کا اور پانی پر پہونچے وہاں جو مارا گیا وہ مارا گیا اور کچھ قید ہوئے ا

کو تاک رکھا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی) میں ڈرا کہیں وہ مجھ

نہ پہونچ جاویں میں نے ایک تیر مارا اون کے اور پہاڑ کے بیچ میں تیر کو دیکھکر وہ

سب کو ہانکتا ہوا لایا اون میں ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنی تھی اوس کے سا

نہایت خوبصورت ہیں اُن سب کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس لایا

لڑکی انعام کے طور پہ مجھکو دیدی جب ہم مدینہ میں پہونچے اور ابھی میں نے اوس

مجھکو دیدے مین نے کہا یا رسول اللہ قسم اللہ تعالی کی وہ مجھکو بھلی لگی ہے اور مین نے اوسکا کپڑا تک نہین کھولا پھر دوسرے دن مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھکو دیدے تیرا باپ بہت اچھا تھا مین نے کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی ہے قسم خدا کی مین نے تو اوس کا کپڑا تک نہین کھولا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والون کو بھیجدی اور اوس کے بدلے کئی مسلمانون کو چھڑایا جو مکہ مین قید ہو گئے تھے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردون کا چھڑانا جائز ہے اور مان اور بیٹی مین جدائی کرنا درست ہے جب بیٹی جوان ہو انتہی مختصراً

باب حُكمِ الفَيءِ جو مال کافرون کا بغیر لڑائی کے ہاتھہ آوے اوسکا بیان

عن هَمّامِ بنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُو هُرَيرَةَ عَن مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا قَريَةٍ اَتَيتُمُوهَا اَقَمتُم فِيهَا فَسَهمُكُم فِيهَا وَاَيُّمَا قَريَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هِيَ لَكُم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹھہرے تو تمہارا حصہ اوسمین ہے اور جس بستی والون نے خدا اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی یعنے لڑائی کی تو پانچوان حصہ اسکا اللہ اور رسول کا ہے اور باقی چار حصے تمہارے ہین **ف** اس حدیث مین بیان ہے فئ اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اوسکو فئ کہتے ہین اوسمین غازیون کا حصہ مقرر نہین لیکن اگر وہان جاکر ٹھہرے تو بطور عطا کے حصہ پا دینگے اسوجہ سے کہ مصارف بیت المال مین غازی بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اوسمین پانچوان حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیون کے اسکو غنیمت کہتے ہین (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک فئ مین بھی خمس واجب ہے جیسے غنیمت مین واجب ہے اور باقی علما نے اختلاف کیا ہے کہ فئ مین خمس نہین ہے ابن منذر نے کہا سوا شافعی کے ان سے پہلے کوئی فئ مین خمس کا قائل نہین ہوا

عن عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهُ قَالَ كَانَت اَموَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَم يُوجِف عَلَيهِ المُسلِمُونَ بِخَيلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَت لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَكَانَ يُنفِقُ عَلٰى اَهلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَّمَا بَقِيَ يَجعَلُهُ فِي الكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا بنی نضیر

کے مال اون مالون مین سے تہے جو اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دیے اور مسلمانون نے ان پر چڑھائی نہین
کی گھوڑون اور اونٹون سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے آپ اُس مین سے اپنے
گہر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑون اور ہتہیارون کی خرید مین صرف ہوتا۔
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ ایکسال کا خرچ نکال لیتے لیکن سال پورے ہونے سے پہلے وہ
صرف ہوجاتا اور نیک کامون مین اسیوجہ سے جب آپنے وفات پائی تو آپکی زرہ جو کے بدل گرو تہی اور
تین دن آپنے پیٹ بہر کر کہانا نہین کہایا **عن** الزهري بهذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا **عن** الزهري ان مالك بن اوس حدثه قال ارسل الي عمر بن الخطاب رضي الله
تعالى عنه فجئته حين تعالى النهار قال فوجدته في بيته جالسا على سريره مفضيا
الى رماله متكئا على وسادة من ادم فقال لي يا مال انه قد دف اهل ابيات من قومك
وقد امرت فيهم برضخ فخذه فاقسمه بينهم قال فقلت لو امرت بهذا غيري
قال فخذه يا مال قال فجاءه يرفا فقال هل لك يا امير المؤمنين في عثمان وعبد الرحمن
بن عوف والزبير وسعد رضي الله تعالى عنهم فقال عمر رضي الله تعالى عنه نعم
فاذن لهم فدخلوا ثم جاء فقال هل لك في عباس وعلي رضي الله تعالى عنهما
قال نعم فاذن لهما فقال عباس رضي الله تعالى عنه يا امير المؤمنين اقض بيني
وبين هذا الكاذب الآثم الغادر الخائن فقال القوم اجل يا امير المؤمنين فاقض بينهم
وارحهم فقال مالك بن اوس رضي الله تعالى عنه يخيل الي انهم قد كانوا قدموهم
لذلك فقال عمر اتئدا انشدكم بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض اتعلمون
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركنا صدقة قالوا نعم ثم اقبل على العباس وعلي فقال انشدكما بالله
الذي باذنه تقوم السماء والارض اتعلمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نورث ما تركناه صدقة
قالا نعم قال عمر ان الله تعالى كان خص رسوله بخاصة لم يخصص بها احدا غيره قال ما افاء
الله على رسوله من اهل القرى فلله وللرسول ما ادري هل قرأ الاية التي قبلها ام لا قال فقسم
رسول الله صلى الله عليه وسلم بينكم اموال بني النضير فوالله ما استأثر عليكم ولا اخذها دونكم
حتى بقي هذا المال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياخذ منه نفقة سنة

ثم يجعل ما بقي اسوة المال ثم قال انشدكم بالله الذي باذنه تقوم السماء والارض
اتعلمون ذلك قالوا نعم ثم نشد عباسا وعليا رضي الله تعالى عنهما بمثل ما نشد
به القوم اتعلمان ذلك قالا نعم قال فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
ابو بكر رضي الله تعالى عنه انا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئتما تطلب
ميراثك من ابن اخيك ويطلب هذا ميراث امراته من ابيها فقال ابو بكر رضي الله
تعالى عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا صدقة فرايتماه
كاذبا اثما غادرا خائنا والله يعلم انه لصادق بار راشد تابع للحق ثم توفي
ابو بكر رضي الله تعالى عنه وانا ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم وولي ابي بكر
رضي الله تعالى عنه فرايتماني كاذبا اثما غادرا خائنا والله يعلم اني لصادق
بار راشد تابع للحق فوليتها ثم جئتني انت وهذا وانتما جميع وامركما
واحد فقلتما ادفعها الينا فقلت ان شئتم دفعتها اليكم على ان عليكما عهد
الله ان تعملا فيها بالذي كان يعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذتماها
بذلك قال اكذلك قالا نعم قال ثم جئتماني لاقضي بينكما ولا والله لا اقضي
بينكما بغير ذلك حتى تقوم الساعة فان عجزتما عنها فرداها الي ترجمہ زہری
سے روایت ہے مالک اوس کے بیٹے نے حدیث بیان کی اون سے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بلا بھیجا میں
اون کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اوس پر نہ تھا اور
تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر انہوں نے کہا اے مالک تیری قوم کے کئی گھر والے
دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے انکو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو اون سب کو بانٹ دے میں نے کہا کاش یہ
کام آپ اور کسی سے لیویں اونہوں نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے میں یرفا (اون کا عرض بیگی
اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین عثمان بن عفان اور عبد الرحمان بن عوف اور
زبیر اور سعد حاضر ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچھا اون کو آنے دے وہ آئے
پھر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی آنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اچھا
اون کو بھی اجازت دی عباس نے کہا اے امیر المومنین میرا اور اس جھوٹے گنہ گار دغا باز چور

کا فیصلہ کر دیجیے **فائدہ** یہ چار دن لفظ یعنے جھوٹا گنہگار دغا باز چور حضرت عباس نے حضرت
علی کو کہے اور اسکی تاویل یون کی ہے کہ یہ شرط کے طور پر ہین اور شرط محذوف ہے یعنی اگر حضرت علی
رضی اللہ تعالے عنہ انصاف نکرین اور حق پر راضی نہ ہون تو وہ ایسے ہون گے یا بطور پیار کے کہے جیسے باپ
بیٹے کو کہتا ہے کیونکہ عباس چچا تھے اور مثل باپ کے تھے .. امام مازری نے کہا کہ حضرت علی کی شان
بہت بڑی ہے اور ان مین ان چارون اوصاف مین سے کوئی وصف نہ تہا بلکہ وہ سچے راستباز نیک
امانت دار تہے گو ہم یہ نہین کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے یا جس
کو آپ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ نیک گمان کرنیکا اور ہر ایک بری بات سے اون
کو پاک سمجھنے کا اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو یہ کہین گے کہ راویون نے جھوٹ کہا اور یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے
کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کی نزدیک نہین ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص
الدین کہے پر حنفی اسکو کامل الدین سمجھیگا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس حضرت علی کی کارروائی
کو غلط سمجھتے ہون لیکن حضرت علی اوسکو ٹھیک سمجھتے ہون انتہے مختصراً لوگون نے کہا ہان
اے امیر المومنین فیصلہ انکا کر دیجیے اور ان کو اس جھگڑے سے راحت دیجیے مالک بن اوس نے کہا مین
جانتا ہون کہ ان دونون نے (یعنے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبد الرحمن
اور زبیر اور سعد کو اپنے آگے بہیجا تہا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہکر فیصلہ کرا دین حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیرو مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم
ہین کیا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون کے مال مین وارثون کو کچہ
نہین ملتا اور جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے سب نے کہا ہان ہم کو معلوم ہے پہر حضرت عباس اور حضرت
علی رضی اللہ تعالے عنہما کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا مین تم دونون کو قسم دیتا ہون اللہ تعالی کی جس کے
حکم سے زمین اور آسمان قائم ہین کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون
کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اون دونون نے کہا بیشک ہم جانتے
ہین **فائدہ** حضرت عباس اور حضرت علی کو یہ حدیث معلوم تہی تو پہر اونہون نے کیون جھگڑا
کیا علما نے اسکا جواب دیا ہے کہ اون دونون کا جھگڑا تقسیم کے لیے تہا وہ یہ چاہتے تہے کہ جائداد
دونون مین بٹ جاوے اور ہر ایک اپنے حصہ مین وہی کرتا رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے

کرتے تھے پر حضرت عمر نے اوس کی تقسیم جائز نرکہی اسوجہ سے کہ جب بہت زمانہ گذر جاوے تو لوگ اسکو میراث
نہ سمجھنے لگین خاصکر ایسی حالت مین کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتھہ آدھوں آدھ ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا
کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علی رضے اللہ تعالی عنہ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے
بھی اوسکو تقسیم نہین کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سفاح نے اوس شخص کو جسنے حضرت ابو بکر
اور عمر اور عثمان کا ظلم فدک کے باب مین بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی
تجھپر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہوگیا اور سفاح نے اسکو سخت اور سست کہا **ف** حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے
ساتھہ خاص نہین کی فرمایا اللہ تعالے نے جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤن والون کے مال مین سے وہ اللہ
اور رسول ہی کا ہے (مجھے معلوم نہین کہ اس سے پہلے کی آیت بھی اونہون نے پڑھی یا نہین) پھر حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون کو بنی نضیر کے مال بانٹ دیے
اور قسم خدا کی آپنے مال کو تمسے زیادہ نہین سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تمکو نہ دیا ہو یہانتک کہ یہہ
مال رہگیا اس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ
بیت المال مین شریک ہوتا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس اللہ تعالے
کی جسکے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہے تم یہ سب جانتے ہو یا نہین انہون نے کہا ہان جانتے ہین
پھر قسم دی عباس اور علی کو ایسی ہی اونہون نے بھی یہی کہا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین ولی
ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونون اپنا ترکہ مانگنے آئے عباس تو اپنے بھتیجے کا
ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس کے بھائی کے بیٹے تھے) اور حضرت علی
کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ اون کے باپ کے مال سے چاہتے تھے (یعنے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ
تعالے عنہا کا جو بی بی تھین حضرت علی کی اور بیٹی تھین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی)
ابو بکر نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین ہوتا
جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے تم اونکو جھوٹا گنہگار دغاباز چور سمجھے اور اللہ تعالی جانتا ہے کہ وہ
سچے نیک ہدایت پر تھے حق کے تابع تھے **ف** یہان بھی وہی تاویل ہے جو اوپر حضرت

ت عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے قول کی گذری جو اُنہون نے حضرت علی کے لیے کہا تہا
پہر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات ہوئی اور مین ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
ابو بکر کا تمنے مجھکو بہی جہوٹا گنہگار دغا باز چور سمجہا اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ مین سچا ہون نیک
ہون ہدایت پر ہون حق کا تابع ہون مین اُس مال کا بہی ولی رہا پہر تم دونون میرے پاس آئے اور
تم دونون ایک ہو اور تمہارا حکم بہی ایک ہی ہے یعنے اگرچہ تم ظاہر مین دو شخص ہو مگر اس لحاظ کے
کہ قرابت رسول دونون مین موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے سپرد کردو
مین نے کہا اچہا اگر تم چاہتے ہو تو مین تمکو دیے دیتا ہون اس شرط پر کہ تم اس مال مین وہی کرتے
رہوگے جو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تہے تم نے اسی شرط سے یہ مال مجہسے لیا پہر حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کیون ایسا ہی ہے اونہون نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا پہر تم دونون
(اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالی کی مین سوا اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا
نہین قیامت تک البتہ اگر تم سے اوس مال کا بندوبست نہین ہوتا تو مجھکو پہر دیدو **ف** مین
وہی انتظام کرتا رہون گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے اب دیکہنا چاہیے کہ شیعہ
جو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما پر طعن کرتے ہین کہ انہون نے
باغ فدک وغیرہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کا حق نہ دیا اور اسکو دبا رکہا یہ طعن کسقدر
نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنی تہی اوس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تہے البتہ اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اس
مال کو خود کہا جاتے یا اپنے تصرف مین لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر بار صرف نکرتے تو بہی
طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفون کو نہین آتی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ
مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہو چکے تہے جو لاکہون کروڑون روپیہ
محاصل کا ملک تہا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس مین رتی برابر بے ایمانی نکرے اور
سب مسلمانون کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کہجور کے لیے کیسی بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خلافت مین وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس
رضی اللہ تعالی عنہما کے سپرد کر دیے اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت

عمر کی نیت معاذ اللہ اوس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اسلیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
برابر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے پر چلتے تھے **عَنْ** مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ
الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ حَضَرَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْهِ فَكَانَ
يُنْفِقُ عَلَى اَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوْتَ اَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ
يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ تَعَالَى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا کچھ لفظوں کا فرق ہے
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْاَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا لَهُنَّ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ **ترجمہ** ام المومنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی
تو آپکی بی بیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث
نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلَى اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ
وَفَدَكَ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّيْ وَاللهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ

اللهُ تعالى عنه ان يدفع الى فاطمة رضوان الله عليها شيئا فوجدت فاطمة رضي الله
تعالى عنها على ابي بكر رضي الله تعالى عنه في ذلك قال فهجرته فلم تكلمه حتى
توفيت وعاشت بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة اشهر فلما توفيت دفنها
زوجها علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه ليلا ولم يؤذن بها ابا بكر رضي الله تعالى
عنه وصلى عليها علي وكان لعلي من الناس جهة حياة فاطمة رضي الله تعالى
عنها فلما توفيت استنكر علي وجوه الناس فالتمس مصالحة ابي بكر رضي
الله تعالى عنه ومبايعته ولم يكن بايع تلك الاشهر فارسل الى ابي بكر رضي الله
تعالى عنه ان ائتنا ولا يأتنا معك احد كراهية محضر عمر بن الخطاب رضي الله
تعالى عنه فقال عمر رضي الله تعالى عنه لابي بكر رضي الله عنه والله لا تدخل
عليهم وحدك فقال ابو بكر رضي الله تعالى عنه وما عسيتهم ان يفعلوا بي والله
لآتينهم فدخل عليهم ابو بكر رضي الله تعالى عنه فتشهد علي بن ابي طالب رضي
الله تعالى عنه ثم قال انا قد عرفنا يا ابا بكر فضيلتك وما اعطاك الله ولم ننفس
عليك خيرا ساقه الله اليك ولكنك استبددت علينا بالامر وكنا نحن
نرى لنا حقا لقرابتنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يزل يكلم ابا بكر
رضي الله تعالى عنه حتى فاضت عينا ابي بكر رضي الله تعالى عنه فلما تكلم
ابو بكر رضي الله تعالى عنه قال والذي نفسي بيده لقرابة رسول الله صلى الله
عليه وسلم احب الي ان اصل من قرابتي واما الذي شجر بيني وبينكم من
هذه الاموال فاني لم آل فيها عن الحق ولم اترك امرا رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يصنعه فيها الا صنعته فقال علي رضي الله تعالى عنه لابي بكر
رضي الله تعالى عنه موعدك العشية للبيعة فلما صلى ابو بكر رضي الله عنه
صلوة الظهر رقي المنبر فتشهد وذكر شان علي رضي الله تعالى عنه و
تخلفه عن البيعة وعذره بالذي اعتذر اليه ثم استغفر وتشهد علي بن
ابي طالب رضي الله تعالى عنه فعظم حق ابي بكر رضي الله تعالى عنه وانه لم يحمله

عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرَى لَنَا فِي الْأَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتُبِدَّ بِهِ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِي
أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا أَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى عَلِيٍّ ثُمَّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْأَمْرَ
الْمَعْرُوفَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے پاس کسیکو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون مالون مین سے جو اللہ تعالی نے
دیے انکو مدینہ مین اور فدک مین اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس مین سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے
اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اسی مال مین سے کہاویگی اور مین تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صدقہ کو کچھ بھی نہین بدلونگا اوس حال سے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک
مین تھا اور مین اوس مین وہی کام کرونگا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے غرض کہ
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کچھ دینے سے اور حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو غصہ آیا اونہون نے حضرت ابوبکر سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نکی یہان
تک کہ وفات ہوئی اون کی نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہین جو شرع مین حرام
ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کیوقت سلام نکرے یا سلام کا جواب ندے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے بعد صرف چھ مہینے زندہ رہین (اور بعضون نے کہا آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو مہینے یا ستر دن بہر
حال تین تاریخ رمضان مبارک ۱۱ھ ہجری مقدس کو انہون نے انتقال فرمایا جب اون کا انتقال ہوا
تو اون کے خاوند حضرت علی بن ابی طالب نے انکو رات کو دفن کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ کو خبر نکی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور
نماز پڑھی انپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا زندہ تھین جب تک
لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیطرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے) جب وہ انتقال کر گئین
تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا لوگ میری طرف سے پھر گئے اونہون نے حضرت ابوبکر سے صلح کر لینا چاہا اور
اون سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گذرے تھے اونہون نے بیعت نہین کی تھی حضرت

فائدہ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے
مین دیر کی اوس کی وجہ خود حضرت علی نے اس روایت مین بیان کردی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے
عنہ نے اون کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی نے بیعت مین دیر کی ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی بیعت مین کچھ خلل نہین ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگون کا بیعت کرنا ضرور نہین بلکہ
جسقدر لوگ علما اور روسا اور معتبر آدمیون مین سے بیعت کرلین آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ
دوسرے معتبر لوگ خلاف نکرین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق کا خلاف نہین کیا تہا
مگر عذر کیوجہ سے صرف انہون نے دیر کی اور وہ عذر یہہ تہا کہ باوجود اُن کی جلالت قدر اور عظمت
شان کے اُن کو مشورہ مین شریک نہین کیا اسوجہ سے اُن کو رنج ہوا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما
کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اسوجہ سے تہا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تہا اور دیر کرنے مین ڈر تہا کہ کہین
اور کوئی فتنہ اوٹہہ نہ کہڑا ہو اور اسیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بہی اُسکو مقدم کیا انتہی
مختصرا **ف** تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو بلا بہیجا
اور یہہ کہلا بہیجا کہ آپ اکیلے آئیے آپ کے ساتہہ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا
آنا ناپسند کرتے تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے
اُن کے پاس نہ جاؤ گے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا وہ میرے ساتہہ کیا کرین گے قسم
خدا کی مین تو جاؤنگا **فائدہ** حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کا آنا اُن کو ناپسند تہا کس لیے کہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی مزاج مبارک مین سختی اور صفائی تہی وہ ڈرے کہین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹہین اور بنی ہاشم کے دلون کو جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے رنج مین سے تہے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہوجاوے
کیونکہ حضرت علی نے انکو ابوبکر صدیق کے ساتہہ بیعت کرلینے پر راضی کیا تہا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم
دل ہین اور صابر تو بنی ہاشم اُن کو اکیلا پاکر کچہ سخت نہ کہہ بیٹہین اور شاید اوسکی وجہ سے ابوبکر کا دل
پہر جاوے اور دوسرا فساد اوٹہہ کہڑا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے وہ نظرف
والون پر رعب رہتا تہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ

کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اُس سے کوئی فساد پیدا نہ ہوتا
آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اون کے پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے
تشہد پڑہا (جیسی خطبہ کے شروع مین پڑہتے ہین) پہر کہا ہم نے پہچانا اے ابوبکر تمہاری فضیلت کو اور
جو اللہ تعالے نے تمکو دیا اور ہم رشک نہین کرتے اُس نعمت پر جو اللہ تعالی نے تمکو دی (یعنے خلافت
اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تہے کہ ہمارا بہی حق ہے اوس مین کیونکہ
ہم قرابت رکھتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے
باتین کرتے رہے پہر یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی آنکھین بھر آئین جب حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اوس کی جس کے ہاتھ مین میری جان
ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجھکو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو
مجہ مین اور تم مین ان مالون کی بابت (یعنے فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ) اختلاف ہوا تو مینے
حق کو نہین چھوڑا اور مین نے کوئی کام نہین چھوڑا جسکو مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کرتے ہوئے بلکہ اوس کو مین نے کیا حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا اچہا
آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کرین گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو
منبر پر چڑہے اور تشہد پڑہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قصہ بیان کیا اور اُن کے دیر کرنے کا بیعت
سے اور جو عذر اُنہون نے بیان کیا تہا وہ بہی کہا پہر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
تشہد پڑہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت مین
اس وجہ سے نہ تہا کہ مجہکو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پر رشک ہو یا اون کی بزرگی اور فضلیت
کا مجہکو انکار ہو بلکہ ہم یہ سمجہتے تہے کہ اس خلافت مین ہمارا بہی حصہ ہو اور حضرت ابوبکر نے اکیلے
بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا یہ سنکر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے
حضرت علی سے کہا تم نے ٹہیک کام کیا اُس روز سے مسلمان حضرت علی کیطرف پہر مائل ہوگئے
جب اونہون نے واجبی امر کو اختیار کیا **فائدہ** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نہایت
نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تہے اونکو ذرا سی بات مین رونا آجاتا جب حضرت علی نے اپنی
قرابت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تہی

بیان کی اون کی انکھین بھر آئین اور اسیوقت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی ابوبکر سے بخوشی بیعت کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کا یہی حال تھا اللہ تعالی اُن کے شان مین فرماتا ہے اشداء علے الکفار رحماء بینہم سخت ہین کافرون پر اور ملائم ہین آپس مین رہی یہ بات کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا ناراض ہوگئین تو حضرت ابوبکر کا اس مین کچھ قصور نہ تھا بلکہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اوسی طرح قائم رکھا جس طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ نہین کیا کہ وہ مال خود دبا لیتے یا اپنے صرف مین لاتے اپنے بی بیون اور رشتہ دارون کو دیتے اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپکے زندگی مین کیون نثار کرتے اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیون منظور کرتے باینہمہ حضرت ابوبکر حضرت علی کے بلانے پر اکیلے انکے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا اگر واقعی ان حضرات کو دلون مین عداوت یا دشمنی ہوتی تو اسطرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جلتے یہ سب رافضیون کا طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان مین ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہین اور اسکا بدلہ بہت قریب ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهٗ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهٗ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَذَكَرَ فَضِيْلَتَهٗ وَسَابِقَتَهٗ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهٗ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالُوْا اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عباس دونون حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اپنا حصہ مانگنے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال مین سے اور وہ اوس وقت مین طلب

طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی بڑائی بیان کی اور اُن کی فضیلت اور سبقت
اسلام کا ذکر کیا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے اور اُن سے بیعت کی اس وقت لوگ حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اس وقت سے لوگ اُن
کے طرفدار ہو گئے جب سے انہوں نے وہی بات کو مان لیا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها زوج
النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته ان فاطمة رضي الله تعالى عنها بنت رسول الله صلى
الله عليه وسلم سألت ابا بكر رضي الله تعالى عنه بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان يقسم لها ميراثها مما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم مما افاء الله
عليه فقال لها ابو بكر رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا نورث ما تركنا صدقة قال وعاشت بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة
اشهر وكانت فاطمة رضي الله تعالى عنها تسأل ابا بكر رضي الله تعالى عنه نصيبها
مما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر وفدك وصدقته بالمدينة فابى
ابو بكر رضي الله تعالى عنه عليها ذلك وقال لست تاركا شيئا كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعمل به الا عملت به اني اخشى ان تركت شيئا من امره ان ازيغ
فاما صدقته بالمدينة فدفعها عمر رضي الله تعالى عنه الى علي وعباس رضي
الله تعالى عنهما فغلبه عليها علي رضي الله تعالى عنه واما خيبر وفدك فامسكهما
عمر رضي الله تعالى عنه وقال هما صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم كانتا لحقوقه
التي تعروه ونوائبه وامرهما الى من ولي الامر قال فهما على ذلك الى اليوم **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ
سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے سے جو اللہ تعالی نے آپکو دیا تھا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور

جو ہر چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تہیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے
تہے چہوڑنے والا نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں پہر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ
نے اپنے زمانے میں حضرت علی اور عباس کو دیدیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس پر غلبہ کیا (یعنی انکو
قبضہ میں رکہا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے قبضہ میں رکہا اور یہ کہا کہ وہ دونوں
صدقہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صرف ہوتے آپ کے حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ کو اور
یہ دونوں اوسکے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پہر آجتک ایسا ہی رہا (یعنے خیبر اور فدک
ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ میں رہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بہی اپنی خلافت میں انکو تقسیم نہیں
کیا پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر لغو ہو گیا) **عن** ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت
بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بہی بانٹ نہیں سکتے جو چہوڑ جاؤں میں
اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد تو وہ صدقہ ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
جمہور علما کا یہ قول ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی اُن کا وارث نہیں ہوتا اور حسن بصری
سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا علیہ السلام
نے دعا کی یرثنی ویرث من آل یعقوب اور مراد اس سے مال کی وراثت ہے ورنہ آگے کی آیت وانی
خفت الموالی من ورائی صحیح نہیں ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا اور
فرمایا اللہ تعالی نے وورث سلیمان داؤد اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت
نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام
کرے قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال یہ تہے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے
جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپکے ملک میں آئے تہے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن دوسری
وہ زمین جو انصار نے آپکو دی تہی تیسرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر

ترے بہرے وہ ہاتھ آیا جو تہی آدہا حصہ فدک کا جو صلح کے روسے ٹہیرا تہا خیبر کی فتح کے بعد پانچوین تہائی
وادی القری کی جیتی دو قلعہ خیبر کے وطیخ اور سلام جو صلح سے لیے گئے تہے تو ین خیبر کے خمس کو
سے حصہ یہ سب آپ کی املاک تہی کسی اور کا حق اوس مین نہ تہا آپ ان مالون کو صرف کرتے اپنے اور
اہل وعیال پر اور مسلمانون کی ضرورتون مین اور ہمیشہ یہ صدقات کے طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو انکی
ملک حرام ہے **عَنْ** اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی
وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے **بَابُ** کَیْفِیَّۃِ قِسْمَۃِ الْغَنِیْمَۃِ بَیْنَ
الْحَاضِرِیْنَ غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِی النَّفْلِ لِلْفَرَسِ سَھْمَیْنِ وَلِلرَّجُلِ
سَھْمًا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال مین سے
دو حصے گہوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو **ف** تو سوار کے تین حصے ہوے اور پیدل کا ایک
حصہ اور یہی قول ہے ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد العزیز اور مالک اور
اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق اور ابو عبید اور
ابن جریر اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سوار کے دو حصے مین اور پیدل کا ایک
حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گہوڑے لادے تو ایک ہی گہوڑے کا حصہ پاویگا جمہور کا یہی قول
ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ پاویگا نووی ملخصاً **عَنْ**
عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی النَّفْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اور اس مین
غنیمت کا ذکر نہین **بَابُ** الْاِمْدَادِ بِالْمَلٰٓئِکَۃِ فِیْ غَزْوَۃِ بَدْرٍ وَاِبَاحَۃِ الْغَنَائِمِ
فرشتون کی مدد بدر کی لڑائی مین اور مباح ہونا لوٹ کا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ
وَھُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُہٗ ثَلٰثُمِائَۃٍ وَتِسْعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الْقِبْلَۃَ ثُمَّ مَدَّ یَدَیْہِ فَجَعَلَ یَھْتِفُ بِرَبِّہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْجِزْ لِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ

آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللّٰهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي
الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ مَنْكِبَيْهِ
فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهُ
مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَأَنْزَلَ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ
فَأَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا
رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً
بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهُ يَقُولُ أَقْدِمْ حَيْزُومُ فَنَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ
مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ أَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ
ذٰلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ
ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَأَسَرُوا سَبْعِينَ قَالَ أَبُو
زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمَّا أَسَرُوا الْأُسَارٰى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا تَرَوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ الْأُسَارٰى
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيرَةِ أَرٰى أَنْ تَأْخُذَ
مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُونُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَرَى
الَّذِي رَأٰى أَبُو بَكْرٍ وَلٰكِنِّي أَرٰى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ
عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّي مِنْ فُلَانٍ نَسِيبًا لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَضْرِبَ
عُنُقَهُ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَاعِدَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي
مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَإِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَإِنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ
لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِنْ أَخْذِهِمُ

الفداء لقد عرض علي عذابهم ادنى من هذه الشجرة شجرة قريبة من نبي الله
صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل ما كان لنبي ان يكون له اسرى حتى يثخن
في الارض الى قوله فكلوا مما غنمتم حلالا طيبا فاحل الله الغنيمة لهم **ترجمہ**
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جسدن بدر کی لڑائی ہوئی **ف** بدر کی لڑائی سب سے پہلی
لڑائی ہے جو مسلمانون نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤن ہے چار منزل پر مدینہ سے
ابن قتیبہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا بدر کنوان تھا کسیکا اور اوسکے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنوے کا
نام ہو گیا ابو الیقظان نے کہا وہ بنی غفار مین سے ایک شخص کا تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن سترھوین
رمضان المبارک کو ہوئی سنہ ۲ ہجری مقدس مین اور حافظ ابن القاسم نے اسناد سے تاریخ دمشق مین
روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد مین کوئی شخص ضعیف ہین حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی
ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کا دن سوموار
کا دن تھا (نووی) **ف** تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کو دیکھا وہ ایک ہزار
تھے اور آپکے اصحاب تین سو اونیس تھے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف مونہہ کیا
پھر دونون ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا
مین قبلہ کیطرف مونہہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے یا اللہ پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے یا اللہ دے مجھکو
جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے یا اللہ اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانون کے تو پھر نہ پوجا جاوے
گا تو زمین مین (بلکہ جھاڑ پہاڑ بت پوجے جاوینگے) **ف** اس حدیث سے رد ہو گیا وحدۃ الوجود کا جو
سمجھتے ہین کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ بت سب خدا ہین اون کے نزدیک بت کا پوجنا بھی خدا تعالے کا
پوجنا ہے **ف** پھر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہانتک کہ آپ کی
چادر مبارک مونڈھون سے اتر گئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی چادر مونڈھے پر ڈالدی
پھر پیچھے سے لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالے کے بس آپکی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالے
پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپسے **ف** اللہ تعالی نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزون
مین سے قافلہ کا یا لشکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ کو یقین تھا کہ اللہ تعالے
کا وعدہ پورا ہوگا لیکن آپنے مسلمانون کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی **ف** اب اللہ تعالے

نے یہ آیت اتاری اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اخیر تک یعنی جب تم اللہ تعالی سے دعا کرتے تھے اور اُس
نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا مین تمہاری مدد کرون گا ایک ہزار فرشتے سے لگا تار **ف**
ہر چند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافرون کے تباہ کرنے کے لیے کافی تہا پر اُسکو
یہ منظور ہوا کہ مسلمان جنکو اپنی کمی کا رنج تہا خوش ہو جاوین اپنی تعداد ٹرہنے سے کیونکہ اب سب ملکر
فرشتون سمیت ایکہزار تین سو انیس ہو گئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیون کیطرح لڑین
اسی طاقت سے جو آدمی مین ہوتی ہے **ت** پہر اللہ تعالی نے مدد کی اپ کی فرشتون سے ابو زمیل
نے کہا مجہسے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ اوس روز ایک مسلمان ایک کافر
کے پیچہے دوڑ رہا تہا جو اوسکے آگے تہا اتنے مین کوڑے کی آواز اوسکے کان مین آئی اوپر سے اور
ایک سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تہا بڑہ اے حیزوم (حیزوم اوس فرشتے کے گہوڑے
کا نام تہا) پہر جو دیکہا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے جب اوسکو دیکہا تو اُس
کی ناک پر نشان تہا اور اُسکا مونہہ پہٹ گیا تہا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور وہ سب سبز ہو گیا تہا۔
(کوڑے کی زہر سے) **ف** ابن ہشام نے اپنی سیرت مین باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار مین سے اون سے کہا مین اور میرا ایک چچازاد بہائی دونون
مشرک تہے بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑہ گئے اس انتظار مین کہ دیکہین کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم
لوٹنے والون کے ساتہہ شریک ہون ہم پہاڑ پر ہی تہے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اوس مین
گہوڑون کی آواز آرہی تہی مین نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تہا بڑہ حیزوم یہ حال دیکہکر میرے
بہائی کا دل دہل گیا اور وہ اوسی جگہ مر گیا مین بہی مرنے کے قریب ہو گیا پہر اپنے تئین سنبہالا
ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجہسے عبد اللہ بن ابی بکر نے اونہون نے سنا بعض بنی ساعدہ سے
انہون نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی مین شریک تہے اون کی آنکہہ جاتی رہی
تہی وہ کہتے تہے اگر مین بدر مین ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو مین تم کو وہ گہاٹی بتلا دیتا جس مین سے
فرشتے نکلے تہے مجہے اس مین کسیطرح کا شک نہین ابن اسحاق نے کہا مجہسے حدیث بیان کی ابو اسحاق
بن یسار نے انہون نے بنی مازن بن نجار کے کسی آدمیون سے سنا اونہون نے ابو داؤد مازنی سے
وہ بدر کی لڑائی مین موجود تہے انہون نے کہا بدر کے دن ایک مشرک کا پیچہا کر رہا تہا اوسکے مارنے

کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اوسکا سر گر پڑا جب میں نے جانا کہ اُس کو کسی اور شخص نے مارا ابن اسحاق نے
کہا مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جس پر میں تہمت نہیں کرتا (یعنے وہ ثقہ تھا) اوس نے سنا مقسم
سے اوس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے انہوں نے کہا فرشتوں کے سر پر بدر کے دن
سفید عمامے تھے جو لٹکے ہوئے تھے پیٹھ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تھے ابن ہشام نے کہا مجھسے بعض
اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا عمامے تاج ہیں عرب کے اور بدر کے دن
فرشتوں کے سر پر بھی سفید عمامے تھے پیٹھ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سر پر زرد
عمامہ تھا انتہے **ت** پھر وہ مسلمان انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا
آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی آخر مسلمانوں نے اوس دن ستر کافروں کو مارا اور
ستر کو قید کیا ابو زمیل نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر سے کہا تمہاری کیا راے ہے ان قیدیوں کے باب میں ابو بکر نے
کہا اے نبی اللہ کے یہ ہماری برادری کے لوگ ہیں اور کنبے والے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ اُن
سے کچھ مال لیکر چھوڑ دیجیے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان
لوگوں کو اللہ تعالی ہدایت کرے اسلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کیا راے ہے
اے خطاب کے بیٹے انہوں نے کہا نہیں قسم اللہ تعالے کی یا رسول اللہ میری وہ راے نہیں ہے جو ابوبکر
صدیق کی راے ہے میری راے یہ ہے کہ آپ اون کو میرے حوالے کیجیے ہم اون کی گردنیں ماریں تو عقیل
کو حضرت علی کے حوالے کیجیے وہ اون کی گردن ماریں اور مجھے میرا فلان عزیز دیجیے میں اوس کی گردن
ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہیں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تع
عنہ کی راے پسند آئی اور میری راے پسند نہیں آئی جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا آپ اور ابو بکر دونوں بیٹھے رو رہے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ اور آپکے ساتھی کیوں
روتے ہیں فرمایے اگر مجھے بھی رونا آوے گا تو روؤنگا ورنہ رونے کی صورت بناؤنگا آپ دونوں
کے رونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں روتا ہوں اُس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے
ساتھیوں کو فدیہ لینے سے میرے سامنے انکا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک ایک درخت
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ

ف اس حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجہ والے کی رائے بڑے درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے فقط

باب رَبْطِ الْاَسِيْرِ وَحَبْسِهٖ وَجَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ قیدیکو باندھنا اور بند کرنا اور اوس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَّاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهٖ اِلَيَّ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيْكُمْ مِّنَ الْيَمَامَةِ

حَبَّةٌ حِنطَةٍ حَتّٰی یَأذَنَ فِیھَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ ایک
شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اُسکا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا
پھر لوگوں نے اوسکو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ
نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اوسکو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے اور شافعی رحمۃ
اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک
اور عمر بن عبد العزیز اور قتادہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کتابی
کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہ حدیث ہے اور یہ جو اللہ تعالی
نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست
نہیں انتہی **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ تیرے
پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ مجھکو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ماریں گے جو خون
والا ہے **ف** یعنی اُس کا بدلا لوگ لیں گے غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو
میری جان کی کوئی پرواہ نکرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ ماریں گے تو میرا بدلا اور لوگ نکالیں گے اور
بعضوں نے کہا اسکا معنے یہ ہے کہ اگر آپ ماریں گے تو اُسکو ماریں گے جسکا مارنا درست ہو گیا یعنے
آپ کو اُسکا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ذا ذم ہے یعنے صاحب حرمت اور عزت کو مارینگے
مگر یہ روایت ضعیف ہے (نووی) **ف** اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے
جو شکر گذاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہیں تو مانگیے جو آپ چاہیں گے ملیگا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو رہنے دیا پھر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے
پاس اے ثمامہ اوس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کرو گے تو احسان ماننے
والے پر کرو گے اگر مار ڈالو گے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالو گے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملیگا
پھر آپنے اوس کو رہنے دیا اوسیطرح دوسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا ہے اے
ثمامہ اُس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گذار رہوں گا مارتے ہو
تو مارو لیکن میرا خون جانیوالا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کیطرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اے محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم) قسم خدا کی تم سے زیادہ کسیکا مونہہ میرے نزدیک برا نہ تھا اور اب تمہارے مونہہ سے زیادہ کسی کا مونہہ مجھے محبوب نہیں ہے قسم خدا تعالے کی آپکے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تھا اور آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے قسم خدا کی کوئی شہر آپکے شہر سے زیادہ مجھے برا نہ معلوم ہوتا تھا اب آپکا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے آپکے سواروں نے مجھکو پکڑ لیا میں عمرہ کرنے کو جاتا تھا اب کیا کروں فرمایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو نے دین بدل ڈالا اوس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا تم تک نہ پہونچیگا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ندیویں **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہیں ہے کہ اوسکو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جاوے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے اگر کفر کیحالت میں وہ جنب ہوا ہو اگرچہ غسل بھی کر چکا ہو اور بعضوں کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں اور اسپر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالاجماع اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت میں جنب ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک واجب ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تاکہ اسکے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جاوے اور وہ خوب غور کر لیوے اور عمرہ کا حکم اوس کے لیے استحباباً دیا نہ وجوباً انتہے مختصراً **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْلًا لَہٗ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ یُقَالُ لَہٗ ثُمَامَۃُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِیُّ سَیِّدُ اَھْلِ الْیَمَامَۃِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِیْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

باب اِجْلَآءِ الْیَھُوْدِ مِنَ الْحِجَازِ۔ یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا **عَنْ**

ابي هريرة رضي الله تعالى عنه انه قال بينا نحن في المسجد اذ خرج الينا رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال انطلقوا الى يهود فخرجنا معه حتى جئناهم فقام
رسول الله صلى الله عليه وسلم فناداهم فقال يا معشر يهود اسلموا تسلموا فقالوا
قد بلغت يا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك اريد اسلموا
تسلموا فقالوا قد بلغت يا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك
اريد فقال لهم الثالثة فقال اعلموا انما الارض لله ورسوله صلى الله عليه وسلم
واني اريد ان اجليكم من هذه الارض فمن وجد منكم بماله شيئا فليبعه
والا فاعلموا ان الارض لله ورسوله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے ہم مسجد مین بیٹھے تھے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور
فرمایا یہودیون کے پاس چلو ہم آپ کے ساتھ گئے یہانتک کہ یہود کے پاس پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہوئے اور اونکو پکارا اور فرمایا اے لوگو یہود کے مسلمان ہو جاؤ انہون نے کہا آپ نے
پیام پہنچا دیا اللہ تعالی کا اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون
پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہود مسلمان ہو جاؤ وہ کہنے لگے آپ نے پہنچا دیا اے
ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہونچ
جانے کا) پہر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اوس کے رسول کی ہے اور
مین چاہتا ہون کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالون تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہین تو
یہ سمجھ لو کہ زمین اللہ اور اوسکے رسول کی ہے **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان يهود
بني النضير وقريظة حاربوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم بني النضير واقر قريظة ومن عليهم حتى حاربت قريظة بعد ذلك فقتل
رجالهم وقسم نساءهم واولادهم واموالهم بين المسلمين الا بعضهم لحقوا برسول
الله صلى الله عليه وسلم فامنهم واسلموا واجلى رسول الله صلى الله عليه وسلم
يهود المدينة كلهم بني قينقاع وهم قوم عبد الله بن سلام ويهود بني حارثة
وكل يهودي كان بالمدينة ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے بنی نضیر

اور قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے آپنے بنی نضیر کے یہودیون کو نکال دیا اور
قریظہ کے یہودیون کو رہنے دیا بلکہ اونپر احسان کیا پھر قریظہ اُس کے بعد لڑے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے دغا بازی کی جنگ احزاب مین مشرکون کے ساتھہ ہوگئے تب آپنے اُن کے مردون کو مار ڈالا
اور اُن کی عورتون اور بچون اور مالون کو مسلمانون مین بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مل گئے تہے آپنے انکو امن دیا وہ مسلمان ہوگئے اور نکالدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدینہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تہی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی
کو جو مدینہ مین تہا **عَنْ** مُوسٰی بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَحَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ
اَكْثَرُ وَاَتَمُّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ
جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مین نکالدونگا یہود اور نصاری کو عرب کی جزیرہ
سے **ف** جزیرہ اوسکو کہتے ہین جسکی چارون طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر
ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے **ت** یہانتک کہ نہین رہنے دونگا اوس مین مگر مسلمان کو
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ذمی کافر جب عہد توڑ ڈالین تو وہ حربی ہو جاتے ہین اور
امام کو اختیار ہے اون مین سے جسکو چاہے قید کرے اور جسکو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑ
کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا انتہے **عَنْ** اَبِيْ الْنَّ بَكْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **بَابٌ** جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ اِنْزَالِ اَهْلِ الْحِصْنِ
عَلٰى حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ اَهْلٍ لِلْحُكْمِ جو عہد توڑ ڈالے اوسکو مارنا درست ہے اور قلعہ والون
کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا درست ہے - **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ فَاَتَاهُ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيْبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى
حُكْمِكَ قَالَ تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذُرِّيَّتُهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قضیت بحکم اللہ وربما قال قضیت بحکم الملک ولم یذکر ابن مثنی وربما قال قضیت بحکم الملک **ترجمہ** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اوترے **ف** قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تہا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ تھے جب قریظہ نے جنگ خندق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافرون کے شریک ہوکر مسلمانون کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جنگ کے ختم ہوجانے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ مین تھے جب انکو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق مین کردین وہ ہم کو منظور ہے نووی نے کہا اس حدیث سے بنجایت کا ثبوت نکلتا ہے جسکو تحکیم کہتے ہین اور یہ باتفاق اہل اسلام درست ہے سوا خوارج کے اور جب حکم فیصلہ کردیوے تو اوس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگون نے اوسکو حکم کیا اوسکے فیصلہ سے پہرنا درست نہین البتہ حکم سے پہلے پہر سکتے ہین انتہے **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بہیجا وہ ایک گدہی پر سوار ہوکر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کیطرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کیطرف **ف** اسلیے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر امداد کے انکا گدہے پر سے اوترنا دشوار تہا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کھڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کہڑے ہوا کرتے ہین نووی نے کہا کہ جمہور علماء نے اسکو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہون نے کہا ہے کہ علماء اور فضلاء کی تعظیم کے لیے کہڑے ہونا جب وہ آوین مستحب ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ وہ قیام نہین ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹہا ہو اور لوگ اوسکے سامنے کہڑے رہین جب تک وہ بیٹہا رہے (جیسے ہند کے امیرون کے دربار مین ہوتا ہے) نووی نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اوسکے لیے کہڑا ہونا مستحب ہے اور اس باب مین کئی حدیثین آئی ہین اور اسکی ممانعت مین کوئی صریح حدیث صحیح نہین ہوئی اور مین نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ مین بیان کیا ہے (انتہے مختصراً) **ف** پہر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اوترے ہین (قلعہ سے) سعد نے کہا ان مین جو لڑائی کے لائق ہین اون کو تو قتل کیجیے اور اون کے بچون اور عورتون کو قید کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالی کے حکم کے موافق یا بادشاہ (خدا) کے حکم کے موافق

باو فرشتے (حضرت جبرئیل) کے حکم کے موافق (جیسا وہ خدا کیطرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا عَنْ شُعْبَةَ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَکَمْتَ بِحُکْمِ
اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً حَکَمْتَ بِحُکْمِ الْمَلِكِ ترجمہ شعبہ سے ایسی ہی روایت ہے اور انہون نے اپنی حدیث مین کہا کہ رسول اللہ
صلعم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یون فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
اُصِیْبَ سَعْدٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ ابْنُ الْعَرِقَةِ
رَمَاهُ فِی الْاَکْحَلِ فَضَرَبَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْمَةً فِی الْمَسْجِدِ یَعُوْدُهٗ
مِنْ قَرِیْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ
فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ یَنْفُضُ رَاْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ
وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اُخْرُجْ اِلَیْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ فَاَشَارَ اِلٰی
بَنِیْ قُرَیْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحُکْمَ فِیْهِمْ اِلٰی سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّیْ
اَحْکُمُ فِیْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَی الذُّرِّیَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ ترجمہ
ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش
مین سے تھا عرقہ (اوس کی مان کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا اونکی اکحل (رگ ہے) بانہ مین لگا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد مین ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد مین سونا اور بیمار
کا رہنا درست ہے) اور نزدیک سے اون کو پوچھہ لیتے جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتیار رکھدیے
اور غسل کیا پہر حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام آپ کے پاس آئے اپنا سر جھٹکتے ہوے غبار سے
اور کہا آپ نے ہتیار اتار ڈالے اور ہمنے تو قسم خدا کی ہتیار نہین رکہے چلو اون کیطرف آپنے فرمایا
کدہر اونہون نے اشارہ کیا بنی قریظہ کیطرف پہر لڑے اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ
قلعہ سے اترے آپکے فیصلہ پر راضی ہو کر آپنے اون کا فیصلہ سعد پر رکھا کیونکہ وہ حلیف تہے سعد
کے سعد نے کہا مین یہ حکم کرتا ہون کہ اون مین جو لڑنے والے ہین وہ تو مار دیے جاوین اور بچے اور
عورتین قیدی بنین اور اون کے مال تقسیم ہو جاوین عَنْ هِشَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ
قَالَ اَبِیْ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَکَمْتَ فِیْهِمْ بِحُکْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی عز وجل

ترجمہ ہشام رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا اونہون نے کہا مجھے خبر ہو پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے باب مین وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَاَبْقِنِيْ اُجَاهِدْهُمْ فِيْكَ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ اِلَّا وَالدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا اونہون نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھکو تیری راہ مین جہاد کرنے سے اون لوگون کے ساتھ جنہون نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہین ہے یا اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ مین اون سے جہاد کرون گا یا اللہ مین سمجھتا ہون کہ ہماری اون کی لڑائی تو نے ختم کردی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھولدے اور میری موت اوسی مین کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہین ہے جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا ہنسلی کے مقام سے یا گردن سے یا اوسی رات کو بہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث مین من لیلتہ ہو قاضی عیاض نے کہا یہی صحیح ہے) اور لوگ نہین ڈرے مگر مسجد مین اون کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اوس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والون یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے آخر اوسی زخم مین مرے (اور اللہ تعالی نے شہادت دی)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيْلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَذَاكَ حِيْنَ يَقُوْلُ الشَّاعِرُ ؎

اَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ ... فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ
لَعَمْرُكَ اِنَّ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ ... غَدَاةَ تَحَمَّلُوْا لَهُوَ الصَّبُوْرُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيْهَا ... وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيْمُ اَبُوْ حُبَابٍ ... اَقِيْمُوْا قَيْنُقَاعَ وَلَا تَسِيْرُوْا
وَقَدْ كَانُوْا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا ... كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُوْرُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہی کہ وہ زخم اوسی رات کو جاری ہوگیا اور جاری رہا یہانتک
کہ وہ مر گئے اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب مین یہ شعرین کہین ہین اونکا ترجمہ یہ ہے ای سعد بیٹہ
معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اوٹھا رہی ہو خاموش ہے
اے اوس جو حلفا تہے قریظہ کے تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنے خزرج دوسرے
قبیلہ کی) گرم ہے اوبل رہی ہے نیک نفس ابو حباب نے (عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اوسکی سفارش قبول کی) کہدیا
ہے ٹہیرے رہو قینقاع والو اور مت جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر مین ایسے ذلیل تہے جیسے میطان (ایک پہاڑ
کا نام ہے) مین پتہر ذلیل ہین - غرض اس سے یہ ہی کہ سعد بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہون اور
اونکو بچاوین **باب** الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ أَهَمِّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ جہاد مین
جلدی کرنا اور جو دونون کام ضروری ہون تو کس کو پہلے کرنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ نَادٰى فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ
أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ
آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ
فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے
جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپ کے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ پڑہے جب تک بنی
قریظہ کے محلہ مین نہ پہنچے بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہوجاوے اونہون نے وہان پہونچنے سے
پہلے پڑہ لی اور بعضون نے کہا کہ ہم نہین پڑہین گے جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمدیا ہے
اگرچہ نماز قضا ہوجاوے پہر آپ دونون گروہون مین کسی گروہ پر خفا نہین ہوئے **ف** نووی نے
کہا ایک روایت مین عصر کا ذکر ہے اور جمع یون ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آجانے کے بعد دیا اوسوقت
بعض لوگ ظہر پڑہ چکے تہے اور بعض نہین تو جنہون نے نہین پڑہا تہا اون کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ مین
پڑہنے کا اور جو پڑہ چکے تہے اون کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہان پہونچکر پڑہو انتہی مختصرا **باب**
رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ انصار
نے جو مہاجرین کو دیا تہا وہ انکو واپس ہونا جب اللہ تعالے نے غنی کردیا مہاجرین کو **عَنْ** أَنَسٍ

بن مالکٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما قدم المھاجرون من مکۃ المدینۃ قدموا ولیس بایدیھم
شیءٌ وکان الانصار اھل الارض والعقار فقاسمھم الانصار علی ان اعطوھم انصاف ثمار
اموالھم کل عامٍ ویکفونھم العمل والمؤونۃ وکانت ام انس بن مالکٍ رضی اللہ تعالیٰ عنھا وھی تدعی
ام سلیمٍ وکانت ام عبد اللہ بن ابی طلحۃ کان اخا لانس لامہ وکانت اعطت ام انس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذاقاً لھا فاعطاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن مولاتہ
ام اسامۃ بن زیدٍ قال ابن شھاب فاخبرنی انس بن مالکٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لما فرغ من قتال اھل خیبر وانصرف الی المدینۃ رد المھاجرون الی
الانصار منائحھم التی کانوا منحوھم من ثمارھم قال فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی امی عذاقھا واعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن مکانھن من حائطہ قال
ابن شھابٍ وکان من شان ام ایمن ام اسامۃ بن زیدٍ انھا کانت وصیفۃ لعبد اللہ بن عبد المطلب
وکانت من الحبشۃ فلما ولدت آمنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ما توفی ابوہ فکانت
ام ایمن تحضنہ حتی کبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتقھا ثم انکحھا زید بن حارثۃ
ثم توفیت بعد ما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمسۃ اشھرٍ **ترجمہ** انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس
زمین تھی اور درخت تھے (یعنے کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس
طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال انکو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے **ف** یعنی مساقاۃ کے طور پر اور بعضوں
نے بغیر محنت کے یوں ہی قبول کر لیا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں
کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ انکی شان میں فرماتا ہے والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلھم
یحبون من ھاجر الیھم اخیر تک **ف** انس بن مالک کی ماں جنکا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن
ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں جو انس کے مادری بھائی تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایک درخت
دیا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی لونڈی تھیں آزاد کی ہوئی اور ماں تھیں
اسامہ بن زید کی اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو ہبہ کیا تھا اور جو صرف میوہ کھانے کو
دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیسے دیتے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو اون کی دی ہوئی چیزیں پھیر دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی
میری ماں کو اون کا درخت پھیر دیا ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زید کی ماں تہین وہ لونڈی تہین
حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی (جو والد ماجد تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تہین
جب آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا آپ کو والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ
کو کہلاتین یہانتک کہ آپ بڑے ہوئے تب آپ نے انکو آزاد کر دیا پہر اُن کا نکاح زید بن حارثہ سے پڑہا دیا اور
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد پانچ مہینے مر گئین عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ
رَجُلًا قَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اِنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ
مِنْ اَرْضِهٖ حَتّٰی فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ اَعْطَاهُ قَالَ
اَنَسٌ وَاِنَّ اَهْلِيْ اَمَرُوْنِيْ اَنْ اٰتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَهُ مَا كَانَ اَهْلُهُ اَعْطَوْهُ
اَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْهِنَّ فَجَائَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِيْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا يُعْطِيْكَهُنَّ
وَقَدْ اَعْطَانِيْهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ اَيْمَنَ اُتْرُكِيْهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا
وَتَقُوْلُ كَلَّا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ كَذَا حَتّٰی اَعْطَاهَا عَشَرَةَ اَمْثَالِهٖ
اَوْ قَرِيْبًا مِنْ عَشَرَةِ اَمْثَالِهٖ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہانتک کہ اللہ تعالی نے فتح
کیا قریظہ اور نضیر کو آپ نے شروع کیا پہیر نا ہر ایک کو جو دیا تہا اور انس نے کہا میرے لوگون نے مجہے
بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ آپ سے مانگون وہ جو میرے لوگون نے آپ کو دیا تہا سب یا تہوڑا اُس
مین سے اور رسول اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیدیا تہا مین آپ پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجہے دیدیا اتنے مین
ام ایمن آئی اور اُس نے کپڑا میرے گلے مین ڈالا اور کہنے لگی قسم اللہ تعالی کی ہم تو وہ تجہے نہ دینگے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام ایمن وہ دیدے او سکو اور مین تجہے یہ یہ دونگا وہ یہی کہتی تہی ہرگز نہ
دونگی قسم اللہ تعالی کی جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے آپ فرماتے تہے چہوڑ دے مین تجہے یہ دونگا
یہ دونگا یہانتک کہ آپ نے ام ایمن کو اُس مال کا دس گنا یا دس گنے کے قریب دیا **باب** جَوَازِ
الْاَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيْمَةِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ غنیمت کے مال مین اگر کہانا ہو تو

اُسکا کہانا درست ہے دار الحرب مین **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِّنْ شَحْمٍ یَوْمَ خَیْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُہٗ فَقُلْتُ لَا اُعْطِیْ الْیَوْمَ اَحَدًا مِّنْ ھٰذَا شَیْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل سے روایت ہی مین ایک تہیلی پائی چربی کی خیبر کے دن مین نے اسکو دبا لیا اور کہنے لگا اس مین سے تو مین آج کسی کو نہ دونگا پہر مڑ کر جو دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر مسکرا تبسم فرما رہے تہے **ف** یہ اس کہنی پر قاضی عیاض نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کہانا کہا لینا درست ہے جبتک مسلمان دار الحرب مین ہون بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضرور ہی مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہین اگر بیچے تو اوسکی قیمت غنیمت کے مال مین شریک ہوگی اسیطرح جانور پہ سواری کرنا کپڑے پہننا ہتیار سے کام لینا لڑائی مین درست ہے اس حدیث سے یہہ بہی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹین اوسکی چربی کہانا درست ہی گو چربی یہود پر حرام تہی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء کا اور اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہہ بہی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبیحے درست ہین اور اسپر اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہی کہ ہر طرح اون کا ذبیحہ درست ہی خواہ وہ بسم اللہ کہین یا نہ کہین اور بعضون کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضرور ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹین یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا (نووی) **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ رُمِیَ اِلَیْنَا جِرَابٌ فِیْہِ طَعَامٌ وَّ شَحْمٌ یَوْمَ خَیْبَرَ فَوَثَبْتُ لِاٰخُذَہٗ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْیَیْتُ مِنْہُ **ترجمہ** عبداللہ بن مغفل سے روایت ہی ایک تہیلی جس مین کہانا تہا اور چربی بہی تہی خیبر کے روز ہماری طرف کسینے پہینکی مین دوڑا اوس کے لینے کو پہر جو دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہین مین شرم کی آپ سے **عن** شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ جِرَابٌ مِّنْ شَحْمٍ وَّلَمْ یَذْکُرِ الطَّعَامَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** کُتُبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی ھِرَقْلَ مَلِکِ الشَّامِ یَدْعُوْہُ اِلَی الْاِسْلَامِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جو آپنے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکہا تہا اسلام لانے کے لیے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبَرَہٗ مِنْ فِیْہِ اِلٰی فِیْہِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِی الْمُدَّۃِ الَّتِیْ کَانَتْ بَیْنِیْ وَ

وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فبينا انا بالشام اذ جيء بكتاب من رسول الله صلى
الله عليه وسلم الى هرقل قال وكان دحية الكلبي جاء به فدفعه الى عظيم بصرى فدفعه
عظيم بصرى الى هرقل فقال هرقل هل ههنا احد من قوم هذا الرجل الذي يزعم
انه نبي قالوا نعم قال فدعيت في نفر من قريش فدخلنا على هرقل فاجلسنا بين يديه
فقال ايكم اقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم انه نبي قال ابو سفيان فقلت انا
فاجلسوني بين يديه واجلسوا اصحابي خلفي ثم دعا بترجمانه فقال له قل لهم اني سائل
هذا عن الرجل الذي يزعم انه نبي فان كذبني فكذبوه قال فقال ابو سفيان و
ايم الله لولا مخافة ان يؤثر على الكذب لكذبت ثم قال لترجمانه سله كيف
حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب قال فهل كان من ابائه ملك قلت لا قال فهل
كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان يقول ما قال قلت لا قال ومن يتبعه اشراف الناس
ام ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم قال ايزيدون ام ينقصون قال قلت لا بل يزيدون
قال هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخل فيه سخطة له قال قلت لا قال
فهل قاتلتموه قلت نعم قال فكيف كان قتالكم اياه قال قلت تكون الحرب بيننا و
بينه سجالا يصيب منا ونصيب منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في مدة
لا ندري ما هو صانع فيها قال فوالله ما امكنني من كلمة ادخل فيها شيئا غير
هذه قال فهل قال هذا القول احد قبله قال قلت لا قال لترجمانه قل له اني
سألتك عن حسبه فزعمت انه فيكم ذو حسب وكذلك الرسل تبعث في احساب
قومها وسألتك هل كان في ابائه ملك فزعمت ان لا فقلت لو كان في ابائه ملك
قلت رجل يطلب ملك ابائه وسألتك عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم فقلت
بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسألتك هل كنتم تتهمونه بالكذب قبل ان
يقول ما قال فزعمت ان لا فقد عرفت انه لم يكن ليدع الكذب على الناس ثم يذهب
فيكذب على الله وسألتك هل يرتد احد منهم عن دينه بعد ان يدخله سخطة
له فزعمت ان لا وكذلك الايمان اذا خالط بشاشة القلوب وسألتك هل يزيدون

أم ينقصون فزعمت أنهم يزيدون وكذلك الإيمان حتى يتم وسألتك هل قاتلتموه
فزعمت أنكم قد قاتلتموه فتكون الحرب بينكم وبينه سجالا ينال منكم وتنالون منه وكذلك الرسل تبتلى ثم
تكون لها العاقبة وسألتك هل يغدر فزعمت أنه لا يغدر وكذلك الرسل لا تغدر وسألتك هل قال هذا القول أحد
قبله فزعمت أن لا فقلت لو قال هذا القول أحد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله
قال ثم قال بم يأمركم قلت يأمرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف قال إن يكن
ما تقول فيه حقا فإنه نبي وقد كنت أعلم أنه خارج ولم أك أظنه أنه منكم ولو أني
أعلم أني أخلص إليه لأحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن
ملكه ما تحت قدمي قال ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه فإذا فيه
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله صلى الله عليه
وسلم إلى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى أما بعد فإني أدعوك بدعاية
الإسلام أسلم تسلم يؤتك الله أجرك مرتين وإن توليت فإن عليك إثم الأريسيين
ويا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم أن لا نعبد إلا الله ولا نشرك به
شيئا إلى قوله اشهدوا بأنا مسلمون فلما فرغ من قراءة الكتاب ارتفعت الأصوات
عنده وكثر اللغط وأمر بنا فأخرجنا قال فقلت لأصحابي حين خرجنا لقد أمر أمر ابن
أبي كبشة أنه ليخافه ملك بني الأصفر قال فما زلت موقنا بأمر رسول الله صلى الله عليه
وسلم أنه سيظهر حتى أدخل الله علي الإسلام **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہو ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے اون کے مونہہ در مونہہ بیان کیا کہ مین اوس مدت مین جو بیچ میرے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچمین ٹہیری تہی (یعنے صلح حدیبیہ کی مدت جو سنہ ٦ ہجری مین ہوئی)
روانہ ہوا مین شام کے ملک مین تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنے
روم کے بادشاہ کو **ف** ہرقل بکسر ہا وفتح را وسکون قاف نام تہا بادشاہ روم کا اور خطاب اوس کا
قیصر ہے اور بعضون نے ہرقل بکسر ہا وسکون را وکسر قاف پڑہا ہے اور جوہری نے صحاح مین یہی نقل
کیا ہے **ت** اور دحیہ کلبی وہ کتاب لیکر آئے تہے اونہون نے بصرے کے رئیس کو دی اور بصری
کے رئیس نے ہرقل کو دی **ف** بصری بالضم ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے **ت**

ہرقل نے کہا یہان کوئی ہے اُس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعوی کرتا ہے لوگون نے کہا ہان ابوسفیان نے
کہا تو مین بلایا گیا اور بہی چند آدمی تہے قریش کے ہم ہرقل کے پاس پہنچے اوسنے ہمکو اپنے سامنے بٹہلایا اور
پوچھا تم مین سے کون رشتہ مین زیادہ نزدیک ہے اُس شخص سے جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے ابوسفیان نے کہا
مین (یہ ہرقل نے اسواسطے دریافت کیا کہ جو نسب مین زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسرون کے آپ کا حال
زیادہ جانتا ہوگا) پہر مجہے ہرقل کے سامنے بٹہلایا اور میری ساتہیون کو میرے پیچہے بٹہلایا بعد اوسکے اپنے ترجمان
کو بلایا (جو زبان دوسرے ملک کی لوگون کی بادشاہ کو سمجہاتا ہے) اور اُس سے کہا ان لوگون سے کہہ کہ مین اس
شخص سے (یعنے ابوسفیان سے) اُس شخص کا حال پوچہونگا جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے پہر اگر وہ جہوٹ
بولے تو تم اُسکا جہوٹ بیان کردینا ابوسفیان نے کہا قسم اللہ تعالے کی اگر مجہے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جہوٹ
بیان کرین گے (اور میری ذلت ہوگی) تو مین جہوٹ بولتا (کیونکہ مجہے آپ سے عداوت تہی) پہر ہرقل نے اپنے
ترجمان سے کہا اس سے پوچہہ کہ اُس شخص کا (یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) حسب کیسا ہے (یعنے خاندان)
ابوسفیان نے کہا مینے کہا اون کا حسب تو ہم مین بہت عمدہ ہے ہرقل نے کہا اون کے باپ دادا مین کوئی
بادشاہ ہوا ہے مینے کہا نہین ہرقل نے کہا کبہی تم نے اون کو جہوٹ بولتے سُنا اس دعوی سے پہلے
(یعنے نبوت کے دعوی سے) مینے کہا نہین ہرقل نے کہا اچہا اُنکی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے
ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب لوگ ہرقل نے کہا اون کے تابعدار بڑہتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے
ہین مین نے کہا بڑہتے جاتے ہین ہرقل نے کہا اون کے تابعدارون مین سے کوئی اون کے دین مین
اگر پہر اس دین کو برا جانکر پہر جاتا ہے یا نہین مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا تم نے اون سے لڑائی بہی
کی ہے مین نے کہا ہان ہرقل نے کہا اون سے تم سے کیونکر لڑائی ہوتی ہے (یعنی کون غالب رہتا
ہے) مین نے کہا ہماری اون کی لڑائی ڈولون کیطرح کبہی ادہر کبہی اودہر ہوتی ہے جیسے کنوے
سے ڈول پانی کہینچنے مین ایک ادہر آتا ہے اور ایک اودہر اور اسیطرح لڑائی مین کبہی ہماری فتح
ہوتی ہے کبہی اون کی فتح ہوتی ہے) وہ ہمارا نقصان کرتے ہین ہم اون کا نقصان کرتے ہین
ہرقل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہین مین نے کہا نہین پہر اب ایک مدت کیلیے ہمارے اون کے اقرار ہوا
ہے دیکہیے وہ اس مین کیا کرتے ہین (یعنے آیندہ شاید عہد شکنی کرین) ابوسفیان نے کہا قسم
خدا کی مجہے اور کسی بات مین اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہین ملا سوا اس بات کی (تو اس مین

مین نے عداوت کی راہ سے اتنا ڈر ہادیا کہ یہ جو صلح کی مدت اب ٹہیری ہے شاید اس مین وہ دغا کرین) ہرقل نے
کہا اون سے پہلی بہی (اون کے قوم یا ملک مین) کسی نے پیغمبری کا دعوی کیا تہا مین نے کہا نہین تب ہرقل
نے اپنے ترجمان سے کہا تم اس شخص سے یعنے ابوسفیان سے کہو مین نے تجہسے اون کا حسب اور نسب پوچہا تو تو نے
کہا کہ اونکا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبرون کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندان مین پیدا ہوتے
ہین پہر مین نے تجہہ سے پوچہا کہ اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہین یہ اسلیے مین نے
پوچہا کہ اگر اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ گمان ہوسکتا کہ وہ اپنی بزرگون کی سلطنت
چاہتے ہین اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ اون کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہین یا غریب لوگ تو تو نے کہا
غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبرون کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہین (کیونکہ بڑے آدمیون کو کسی
کی اطاعت کرتے ہوے شرم آتی ہے اور غریبون کو نہین آتی) اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ نبوت کو دعوے
سے پہلے تم نے کبہی اون کا جہوٹ دیکہا ہے تو نے کہا نہین اس سے مین نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگون پر طوفان
نہین باندہتے تو اللہ جل جلالہ پر کیون طوفان جوڑنے لگے (جہوٹا دعوی کرکے) اور مین نے تجہہ سے پوچہا
کوئی اون کے دین مین آنے کے بعد پہر اوسکو بُرا سمجہ کر پہر جاتا ہے تو نے کہا نہین اور ایمان کا یہی حال ہے
جب دل مین آتا ہے تو خوشی سما جاتی ہے اور مین نے تجہہ سے پوچہا اون کے پیرو بڑہتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے
ہین تو نے کہا وہ بڑہتے جاتے ہین اور یہی ایمان کا حال ہے اوسوقت تک کہ پورا ہو (پہر کمال کے بعد اگر گہٹے
تو قباحت نہین) اور مین نے تجہہ سے پوچہا تم اون سے لڑے ہو تو نے کہا ہم لڑے ہین اور ہمارے اون کی
لڑائی برابر کی ہے ڈول کیطرح کبہی ادہر کبہی اودہر تم اونکا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہین
اور اسیطرح آزمایش ہوتی ہے پیغمبرون کی (تاکہ اون کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور اون کے پیرو کا رونکے درجے
بڑہین) پہر اخیر مین وہی غالب آتے ہین اور مین نے تجہہ سے پوچہا وہ دغا کرتے ہین تو نے کہا وہ دغا نہین
کرتے اور یہی حال ہے پیغمبرون کا وہ دغا نہین کرتے (یعنے عہد شکنی) اور مین نے تجہہ سے پوچہا اون سے پہلے
بہی کسی نے نبوت کا دعوی کیا ہے تو نے کہا نہین یہ مین نے اس لیے پوچہا کہ اگر اون سے پہلے کسی نے یہ دعوے
کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اوس شخص نے بہی اوسکی پیروی کی ہے پہر ہرقل نے کہا وہ تم کو کن باتون کا حکم
کرتے ہین مین نے کہا وہ حکم کرتے ہین .... نماز پڑہنے کا اور زکوۃ دینے کا اور ناتے
والون سے سلوک کرنے کا اور بری باتون سے بچنے کا ہرقل نے کہا اگر اون کا یہی حال ہے جو تم نے بیان

کیا تو بیشک وہ پیغمبر ہین اور مین جانتا تہا اگلی کتابون کو پڑہکر کہ یہ پیغمبر پیدا ہونگے لیکن مجہکو یہ خیال نہ تہا کہ وہ تم لوگون مین پیدا ہونگے **ف** بلکہ یہ خیال تہا کہ شاید بنی اسرائیل مین پیدا ہون جیسے اور پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل مین ہوچکے یا شام کے ملک پیدا ہون یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم مین اُس زمانہ مین عرب کے قوم نہ مالدار تھی نہ ذی علم اور دوسری قومین عرب کے لوگون کو عزت کی نگاہ سے نہین دیکہتی تہین اون کو سوا لوٹنے آپس مین لڑنے جہگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تہا آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکہلانا چاہا اور ایسے قوم مین آپ کو پیدا کیا جہان گمان بہی نہ تہا یہ بہی ایک بڑی دلیل ہے آپکے نبوت کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا تعالی کی قدرت کی **ف** اور اگر مین یہ سمجہتا کہ مین اون تک پہنچ جاؤنگا تو مین اون سے ملنا پسند کرتا بخاری کی روایت مین ہے کہ مین کسیطرح بہی ملتا محنت مشقت اٹہا کر **ف** یعنی لوگ مجہے جانے نہ دینگے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجہے روکینگے اور میرے مارنے کے فکر مین ہونگے ورنہ مین ضرور جاتا اور آپسے ملتا نووی نے کہا یہ عذر اُسکا درست نہ تہا بلکہ اوس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا **ف** اور جو مین اونکے پاس ہوتا تو اونکے پاؤن دہوتا اور البتہ اون کی حکومت یہانتک آجاویگی جہان اب میرے دونون پاؤن ہین پہر ہرقل نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اوسکو پڑہا اوس مین یہ لکہا تہا شروع اللہ تعالے کے نام سے جو بڑا رحم والا ہے مہربان محمد اللہ کے رسول کیطرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو رئیس ہے روم کا ٭

ف نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتین نکلتی ہین ایک تو کافرون کو اسلام کیطرف بلانا لڑائی سے پہلے اور یہ واجب ہے اگر انکو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو اور جو پہونچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے دوسرے یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دحیہ ایک شخص اُس کتاب کو لے گئے تہے اور اسپر اجماع ہے تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بہی ذکر الٰہی مراد ہے چوتہی یہ کہ خط مین پہلے کاتب کا نام لکہنا پہر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ مین جو اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکہنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بہی لکہنے کی اجازت دی ہے اور زید بن ثابت نے معاویہ کے خط مین پہلے معاویہ کا نام لکہا تہا اور لفافہ پر مکتوب الیہ کا نام یون لکہے الی فلان اور القاب مین افراط تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکہا اور زیادہ مبالغہ اوسکی تعریف مین نہین کیا۔ انتہے مختصرا **ف** سلام اوس شخص پر جو پیروی کرے

ہدایت کی **ف** یہ آپنے طریقہ سکھلایا اپنی اُمت کو کہ کافرون پر اِسطرح سلام کرین تاکہ درحقیقت اُنپر
سلام نہو اور اُن کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس مین کفار اور مسلمان دونون موجود ہون اور وہان کوئی
مسلمان آدمی تو یون ہی کہے سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی **ف** یعنی اس کے مین تجہہ کو دعوت دیتا ہون
اسلام کی دعوت مسلمان ہوجا تو سلامت رہیگا یعنے تیری حکومت اور دولت اور جان اور عزت سب محفوظ
رہیگی ۱؎ مسلمان ہوجا اسد تجھے دوہرا ثواب دیگا اگر تو نہ مانے تو تجہہ پر وبال ہوگا اریسیین کا **ف**
بخاری کی روایت مین یریسیین ہے اور اس کے معنے مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین مراد ان سے کاشتکار
اور رعایا ہین یعنے اگر تو مسلمان نہوگا تو تیری وجہ سے رعایا بہی نہ ہون گے اور ان سب کا گناہ بہی تیرے
اوپر پڑیگا اور بیہقی کی روایت مین صاف کارین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی یہی ہین مزارعین کے اور
بعضون نے کہا مراد یہود اور نصاری ہین جو پیرو ہین عبد اللہ بن اریس کے اور اروسیہ (روسیہ) اوسیطرف
منسوب ہین بعض کہتے ہین اریسیین سے مراد وہ بادشاہ ہین جو لوگون کو غلط مذہب کیطرف بلاتے ہین
بعض کہتے ہین اریسیین بنی اسرائیل مین وہ لوگ تہے جنہون نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تہا واللہ اعلم۔
(نووی مع زیادۃ) **ف** اے کتاب والو یہان لو ایک بات کو جو سیدہی اور صاف ہی ہمارے اور
تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کرین سوا اللہ تعالی کے کسی اور کی اور شریک نہ ٹہیراوین اوسکا کسیکو اخیر آیت
تک جب ہرقل اس خط کے پڑہنے سے فارغ ہوا تو لوگون کی آوازین بلند ہوئین اور بک بک بہت ہوئی اور
ہم باہر کیے گئے ابو سفیان نے کہا مین نے اپنے ساتہیون سے کہا ابو کبشہ کی بیٹی کا درجہ بہت بڑہ گیا۔
ف یہ ابو سفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تہا عرب مین جسکا مذہب
اور عربون کے خلاف تہا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مشابہت دی اس شخص سے کہ آپ کا مذہب بہی
اون کے خلاف تہا اور بعضون نے کہا ابو کبشہ آپکے نانا تہے اور بعضون نے کہا آپکے دودہ باپ تہی یعنے
حارث بن عبد العزی اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کی اصلی نسب مین اون کو طعن کرنے کا کوئی
موقع نہ تہا (نووی) **ف** اون سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے **ف** بنو اصفر روم کے
نصاری ہین اصفر کہتے ہین زرد کو ایک بار حبشی رومیون پر غالب ہوے اور اون سے اولاد ہوئی تو
حبشیون کی سیاہی اور روم کی سفیدی ملکر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوے اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفر
نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم کا اونکی اولاد مین روم مین اور بنو الزرقا بہی ان کو

کہتے ہین کیونکہ اون کی آنکھین اکثر نیلی ہوتی ہین **ف** ابوسفیان نے کہا اوس دن سے مجھے یقین تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب ہون گے اور غالب ہونگے یہان تک کہ اللہ تعالی نے مجھ کو بھی مسلمان کیا
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِّمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَ اِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالی نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کیطرف گیا اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط مین یہ ہے کہ محمد اللہ تعالے کے بندے اور اوس کے رسول کیطرف سے اور اریسیین کے بدلے یریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیۃ ہے یعنی بلاتا ہون مین تجھکو داعیہ اسلام کیطرف اور وہ کلمہ توحید ہے **بَابُ** كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُلُوْكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کافر بادشاہون کیطرف اسلام کی دعوت مین **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکہا اللہ تعالی کیطرف بلاتے تہے انکو اور یہ نجاشی وہ نہین تہا جسپر آپ نے جنازے کی نماز پڑہی تہی **ف** نووی نے کہا کسری کہتے ہین ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زار روس کے بادشاہ کو انتہی مع زیادۃ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صلعم **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ان روایتون مین یہ نہین ہے کہ یہ نجاشی وہ نہین تہا جسپر آپنے نماز پڑہی **بَابٌ** غَزْوَةِ حُنَيْنٍ جنگ حنین کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْيَانَ

[illegible]

بن الحارث بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم نفارقه ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلة له بيضاء اهداها له فروة بن نفاثة الجذامي فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار قال عباس رضي الله تعالى عنه وانا اخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفها ارادة ان لا تسرع وابو سفيان اخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اى عباس ناد اصحاب السمرة فقال عباس رضي الله عنه وكان رجلا صيتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة قال فوالله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها فقالوا يا لبيك يا لبيك قال فاقتتلوا والكفار والدعوة في الانصار يقولون يا معشر الانصار يا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى قتالهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حين حمي الوطيس قال ثم اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم حصيات فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد صلى الله عليه وسلم قال فذهبت انظر فاذا القتال على هيئته فيما ارى قال فوالله ما هو الا ان رماهم بحصياته فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب (آپ کے چچازاد بھائی) دونوں آپ کے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہباء اور دلدل بھی کہتے تھے) **ف** اس سے یہ نکلا کہ مشرک کا تحفہ لینا درست ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ اور ایک روایت میں ہے آپ نے پھیر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو یہ ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست نہیں بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا بھی ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا نووی نے کہا قاضی اور عامل اگر حرام ہدیہ لیوے تو وہ پھیر دیوے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت

۱۸۹۶

المال مین داخل کر دیوی - صحیح بخاری مین ہے کہ یہ خچر آپ کو ایلہ کے بادشاہ نے دیا تہا جس کا نام یحنہ بن روبہ تہا **ت** جب مسلمانون اور کافرون کا سامنا ہوا تو مسلمان بہاگے پیٹھ موڑ کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایڑ دیکر رہی تہے اپنی خچر کو کافرون کیطرف جانیکے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تہی کہ ایسے سخت وقت مین خچر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بہی موجود تہے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مین اپکی خچر کی لگام پکڑے تہا اور اوسکو روک رہا تہا تیز چلنے سے اور ابو سفیان آپ کی رکاب تہامے تہے آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو پکارو **ف** سمرہ وہ درخت ہے جنگلی اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت کی تہی کہ کافرون سے لڑکر مر جاوینگے اور ہرگز نہ بہاگینگے **ت** اور عباس کی آواز نہایت بلند تہی (وہ رات کو اپنے غلامون کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباس نے کہا مین نے نہایت بلند آواز سے پکارا کہان ہین اصحاب السمرہ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچون کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہین حاضر ہین (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہین بہاگے تہے اور نہ سب بہاگے تہے بلکہ بعضے نو مسلم اور مشرک وغیرہ دفعۃً تیرون کی بارش سے لوٹے اور گڑبڑ ہوگئی پہر اللہ نے مسلمانون کے دل مضبوط کر دیے پہر وہ لڑنے لگے کافرون سے اور انصار کو یون بلایا اے انصار کے لوگو انصار کے لوگو پہر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہے) پکارا انہون نے اے بنی حارث بن خزرج اے بنی حارث بنی خزرج رسول اللہ اپنی خچر پر تہے گردن کو لنبا کیے ہوئے آپ نے دیکہا اون کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے جوش کا (یعنی اسوقت مین لڑائی خوب گرما گرمی سے ہو رہی ہے) پہر آپ نے چند کنکریان اوٹہائین اور کافرون کے منہ پر ماریں اور فرمایا شکست پائی کافرون نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی **ف** نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہان آپ سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری فعلی تو کنکریون کا پہینکنا اور اُس سے کافرون کو شکست ہونا خبری بیان کرنا آپ کا پیشتر سے کہ کافرون کو شکست ہوگئی اور ویسا ہی ہونا حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین دیکہنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تہی اتنے مین قسم خدا کی آپ نے کنکریان پہینکین تو کیا دیکہتا ہون کہ کافرون کا زور گہٹ گیا اور اُن کا کام اولٹ گیا

عن الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ

وكأني أنظر إلى النبي صلى الله عليه وسلم يركض خلفهم على بغلته ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن العباس رضي الله تعالى عنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم حنين
وساق الحديث غير أن حديث يونس وحديث معمر أكثر منه وأتم ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن أبي إسحاق قال قال رجل للبراء رضي الله تعالى عنه يا أبا عمارة
فررتم يوم حنين قال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكنه خرج
شبان أصحابه وأخفاؤهم حسرا ليس عليهم سلاح أو كثير سلاح فلقوا قوما رماة لا
يكاد يسقط لهم سهم جمع هوازن وبني نصر فرشقوهم رشقا ما يكادون يخطئون
فأقبلوا هناك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم
على بغلته البيضاء وأبو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب رضي الله تعالى عنه
يقود به فنزل واستنصر قال أنا النبي لا كذب * أنا ابن عبد المطلب * ثم صفهم
ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا اے ابو عمارہ
تم حنین کے دن بھاگ گئے اونہون نے کہا نہین قسم خدا کی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
پیٹھ نہین موڑی بلکہ آپکے اصحاب مین سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتیار نہ تھے یا پورے
ہتیار نہ تھے نکلے اون کا مقابلہ ایسے تیر اندازون سے ہوا جنکا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا وہ لوگ ہوازن
اور بنی نضر کے تھے غرض انہون نے ایک بارگی تیرون کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا وہ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ سفید خچر پر سوار تھے تو خچر سے اوترے اور
مدد کی دعا مانگی آپنے فرمایا انا النبی لا کذب + انا ابن عبد المطلب + یعنی مین نبی ہون یہ جھوٹ
نہین ہے مین عبد المطلب کا بیٹا ہون پہر آپ نے صف باندہی اپنے لوگون کی **ف**
نووی نے کہا یہ رجز موزون ہے مگر ہر موزون کو شعر نہین کہتے جب تک اوس کے کہنے والے کا
ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعضے موزون فقرے قرآن مجید مین موجود ہین جیسے لن تنالوا
البر حتى تنفقوا یا نصر من الله وفتح قريب یا ويرزقه من حيث لا يحتسب حالانکہ شعر نہین ہین اور
اپنے تئین عبد المطلب کا بیٹا قرار دیا کس لیے کہ عبد المطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپکو انکا بیٹا کہتے اس حدیث
سے یہ نکلا کہ لڑائی مین ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی مین بطور فتخار کے ممنوع ہے انتہی مختصرا **عن** ابی اسحاق
قال جاء رجل الی البراء رضی اللہ تعالی عنہ فقال اکنتم ولیتم یوم حنین یا ابا عمارۃ
قال اشہد علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ولی ولکنہ انطلق اخفاء من الناس وحسر
الی ھذا الحی من ھوازن وھم قوم رماۃ فرموھم برشق من نبل کانھا رجل من جراد
فانکشفوا فاقبل القوم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو سفیان بن الحارث یقود بہ
بغلتہ فنزل ودعا واستنصر وھو یقول انا النبی لا کذب + انا ابن عبد المطلب *
اللھم نزل نصرک قال البراء کنا واللہ اذا احمر الباس نتقی بہ وان الشجاع منا للذی
یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابو اسحاق سے روایت ہی ایک شخص براء بن
عازب پاس آیا اور کہنے لگا کیا حنین کے دن تم بہاگ گئے تہے اے ابو عمارہ اونہون نے کہا مین گواہی دیتا
ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے منہ نہین موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتیار رہوازن کے
قبیلہ کیطرف گئے وہ تیر انداز تہے اونہون نے ایک بوچہاڑ کی تیر کی جیسے ٹیری دل تو یہ لوگ سامنے سے
ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابو سفیان بن حارث آپکی خچر کو کہینچتے تہے آپ خچر
پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تہے مین نبی ہون یہ جہوٹ نہین ہے مین عبد المطلب
کا بیٹا ہون یا اللہ اپنی مدد اوتار براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئین بچاتے
آپ کی آڑ مین اور بہادر ہم مین وہ تہے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عن**
ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالی عنہ وسالہ رجل من قیس افررتم عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فقال البراء ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفر
وکانت ھوازن یومئذ رماۃ وانا لما حملنا علیھم انکشفوا فاکببنا علی الغنائم
فاستقبلونا بالسھام ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء
وان ابا سفیان بن الحارث اخذ بلجامھا وھو یقول انا النبی لا کذب + انا ابن
عبد المطلب **ترجمہ** حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے مین نے سنا براء سے اون سے پوچہا ایک شخص نے قیس
کے کیا تم بہاگ گئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑکر حنین کے دن براء نے کہا پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہین بہاگے اسبات کہ ہوازن قبیلہ ہے اسکے لوگ ان دنون تیر انداز تہے اور ہمنے

جب اون پر حملہ کیا تو وہ بہاگ گئے اور ہم ٹوٹ کر مال پر جہکے تب اونہون نے تیر چلائے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکہا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اوسکی لگام پکڑے تہے آپ فرماتے تہے مین نبی
ہون کچہ جہوٹ نہین ہے مین بیٹا ہون عبدالمطلب کا **عَنِ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لَهٗ
رَجُلٌ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهُوَ اَقَلُّ مِنْ حَدِيْثِهِمْ وَهٰؤُلَاءِ اَتَمُّ حَدِيْثًا **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَاَعْلُوْ ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَجُلٌ
مِنَ الْعَدُوِّ فَاَرْمِيْهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارٰى عَنِّيْ فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَا هُمْ قَدْ
طَلَعُوْا مِنْ ثَنِيَّةٍ اُخْرٰى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِاِحْدٰهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْاُخْرٰى
فَاسْتَطْلَقَ اِزَارِيْ فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا وَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا
وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَى ابْنُ الْاَكْوَعِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ
قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ
اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ
وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ **ترجمہ** ایاس بن سلمہ سے
روایت ہے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے مجہ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ
حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو مین آگے ہوا اور ایک گہاٹی پر چڑہا ایک شخص دشمنون مین سے میرے
سامنے آیا مین نے ایک تیر مارا وہ چہپ گیا معلوم نہین کیا ہوا مین نے لوگون کو دیکہا تو وہ دوسری گہاٹی
سے نمود ہوئے اور اون سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی
مین بہی شکست پاکر لوٹا اور مین دو چادرین پہنے تہا ایک باندہے ہوئے دوسرے اوڑہے ہوئے میری تہ بند کہل گئی تو
مین دونون چادرون کو اکہٹا کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا شکست پاکر آپ نے
فرمایا اکوع کا بیٹا گہبرا کر لوٹا پہر دشمنون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گہیرا آپ خچر پر سے اترے اور ایک
مٹہی خاک زمین سے اٹہائی اور اون کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ پہر کوئی آدمی اون مین ایسا نہ

جس کے آنکھہ مین خاک نہ بہر گئی ہو اُسی ایک مٹھی کیوجہ سے آخر وہ بہاگے اور اللہ تعالے نے اون کو شکست دی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے مال بانٹ دیے مسلمانون کو **ف** اسی کو اللہ تعالے فرماتا ہے
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنے تو نے یہ مٹھی نہین پہینکی بلکہ اللہ تعالی نے پہینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے
اور معجزہ اللہ تعالی کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے **بَابُ** غَزْوَةِ الطَّائِفِ طائف کی
لڑائی کا بیان **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ اَصْحَابُهُ نَرْجِعُ
وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ
فَاَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا قَالَ فَاَعْجَبَهُمْ
ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہو اور بعض نسخون مین عبد اللہ بن عمرو ہی جو عاص کے بیٹے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
گہیر لیا طائف والون کو اور نہین حاصل کیا اون سے کچہ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلین گے اگر خدا نے چاہا
آپکے اصحاب نے کہا بغیر فتح کیے ہم لوٹ جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا صبح کو لڑو وہ
لڑے اور زخمی ہوے آپنے فرمایا کل ہم لوٹ جاوینگے یہ اُن کو بہلا معلوم ہوا تو آپ ہنسے **ف** کہ ابہی
کل تو لوٹنے پر راضی نہ تہے اور لڑائی پر مستعد تہے جب زخمی ہوے تو لوٹنے کو بہتر سمجہے اور اتنی جلدی رای
بدل گئی **بَابُ** غَزْوَةِ بَدْرٍ بدر کی لڑائی کا بیان **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ
ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ
لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا
قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ
وَفِيْهِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَاَخَذُوْهُ فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَهٗ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ
وَاَصْحَابِهٖ فَيَقُوْلُ مَا لِيْ عِلْمٌ بِاَبِيْ سُفْيَانَ
وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوْ جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُوْ سُفْيَانَ
فَاِذَا تَرَكُوْهُ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ مَا لِيْ بِاَبِيْ سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوْ جَهْلٍ وَعُتْبَةُ
وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَيْضًا ضَرَبُوْهُ

وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَقَالَ وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوهُ إِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ
أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو کی آپنے جواب نہ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی جب
بھی آپ مخاطب نہ ہوئے آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس اوٹھے) اور انہون نے کہا آپ ہم سے پوچھتے
ہین یا رسول اللہ **ف** آپکا مطلب بھی یہی تہا کہ انصار کی رای دریافت کرین اسوجہ سے کہ مہاجرین
کی تعداد نہایت قلیل تہی اور وہ مقابلہ کے لائق نہ تہی بغیر انصار کے شریک ہوئے دوسری یہ کہ انصار سے
لڑائی کا اقرار نہین ہوا تہا بلکہ انصار نے آپسے صرف یہ عہد کیا تہا کہ اگر کوئی دشمن آپ کا قصد کریگا
تو اوس کو روکین گے اسوجہ سے آپنے انکی راے لینا چاہی **ف** قسم خدا کی جس کے ہاتہ مین میری جان
ہے اگر آپ ہم کو حکم کرین کہ ہم گہوڑون کو سمندر مین ڈالدین تو ہم ضرور ڈالدین اور اگر آپ حکم کرین کہ
ہم گہوڑون کو بہگادین برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بہگادین
(یعنی ہم ہرطرح آپ کے حکم کی تابع ہین گو ہمنے آپ سے یہ عہد نہ کیا ہو آفرین ہے انصار کی جان نثاری
پر) تب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بلایا اور وہ چلے یہان تک کہ بدر مین اوترے
وہان قریش کے پانی پلانیوالے ملے اون مین ایک کالا غلام بہی تہا بنی حجاج کا صحابہ نے اوسکو پکڑا اور
اوس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتہیون کا حال پوچہنے لگے وہ کہتا تہا مین ابوسفیان کا حال نہین
جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہین جب وہ یہ کہتا تو پہر اوسکو مارتے جب
وہ کہتا اچہا اچہا مین ابوسفیان کا حال بتاتا ہون تو اوسکو چہوڑ دیتے پہر اوس سے پوچہتے وہ یہی کہتا
مین ابوسفیان کا حال نہین جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگون مین موجود
ہین پہر اوسکو مارتے اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے کہڑے ہوئے جب آپنے یہ دیکہا
تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتہ مین میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے
تو تم اوسکو مارتے ہو اور جب جہوٹ بولتا ہے تو چہوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ ہوا آپ کا) پہر آپ نے فرمایا

یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ اور اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے) راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی جگہ گرا (یہ دوسرا معجزہ ہوا)

باب فتح مکۃ مکہ کے فتح ہونے کا بیان

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وفدت وفود الی معاویۃ وذلک فی رمضان فکان یصنع بعضنا لبعض الطعام فکان ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مما یکثر ان یدعونا الی رحلہ فقلت الا اصنع طعاما فادعوہم الی رحلی فامرت بطعام یصنع ثم لقیت ابا ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ من العشی فقلت الدعوۃ عندی اللیلۃ فقال سبقتنی قلت نعم فدعوتہم فقال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا اعلمکم بحدیث من حدیثکم یا معشر الانصار ثم ذکر فتح مکۃ فقال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدم مکۃ فبعث الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی احدی المجنبتین وبعث خالدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی المجنبۃ الاخری وبعث ابا عبیدۃ علی الحسر فاخذوا بطن الوادی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کتیبۃ قال فنظر فرآنی فقال ابو ہریرۃ قلت لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یاتینی الا انصاری زاد غیر شیبان فقال اہتف لی بالانصار قال فاطافوا بہ ووبشت قریش اوباشا لہا واتباعا فقالوا نقدم ہؤلاء فان کان لہم شیء کنا معہم وان اصیبوا اعطینا الذی سئلنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترون الی اوباش قریش واتباعہم ثم قال بیدیہ احداہما علی الاخری ثم قال حتی توافونی بالصفا قال فانطلقنا فما شاء احد منا ان یقتل احدا الا قتلہ وما احد منہم یوجہ الینا شیئا قال فجاء ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا رسول اللہ ابیحت خضراء قریش لا قریش بعد الیوم ثم قال من دخل دار ابی سفیان فہو آمن فقالت الانصار بعضہم لبعض اما الرجل فادرکتہ رغبۃ فی قریتہ ورأفۃ بعشیرتہ قال ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وجاء الوحی وکان اذا جاء الوحی لا یخفی علینا فاذا جاء فلیس احد یرفع طرفہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ینقضی الوحی فلما قضی الوحی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار قالوا لبیک رسول اللہ قال قلتم اما الرجل فادرکتہ رغبۃ

فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ
وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِي
قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ
أَبْوَابَهُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ
بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُ
فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى
نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر کے معاویہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینے مین عبداللہ بن
رباح نے کہا ہم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہین اس حدیث کو ہم مین ایک دوسرے کے لیے
کہانا تیار کرتا تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر ہمکو بلاتے اپنے مقام پر ایک دن مین نے کہا مین بہی کہانا
طیار کرون اور سبکو اپنے مقام پر بلاؤن تو مین نے کہانیکا حکم دیا اور شام کو ابوہریرہ سے ملا اور کہا
آج کی رات میرے یہان دعوت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تونے مجہ سے آگے کہدیا
(یعنے آج مین دعوت کرنیوالا تہا) میں کہانا ہین پہر مین نے اُن سب کو بلایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا اے انصار کے گروہ مین تمہارے باب مین ایک حدیث بیان کرتا ہون پہر اونہون نے
ذکر کیا مکہ کے فتح کا بعد اوس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یہان تک کہ مکہ مین داخل ہوئے تو
ایک جانب پر زبیر کو بہیجا اور دوسری جانب پر خالد بن الولید کو (یعنے ایک کو میمنہ پر کیا اور ایک کو
میسرہ پر) اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اون لوگون کا سردار کیا جن کے پاس زرہین نہ
تہین وہ گہاٹے کے اندر سے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹکڑے مین تہے آپ نے مجہکو دیکہا
تو فرمایا ابوہریرہ مین نے کہا حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ آوے میرے پاس مگر انصاری اور
فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے (کیونکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تہا اور اُن کو مکہ والون سے کوئی
غرض بہی نہ تہی آپ نے اُنکا پاس رکہنا مناسب جانا) پہر وہ سب آپ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بہی

اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کیے اور کہا ہم اُن کو آگے کرتے ہین اگر کچھ ملا تو ہم بہی اُنکے ساتھہ ہین اور جو آفت آئی تو دیدین گے جو ہم سے مانگا جاویگا آپنے فرمایا تم دیکہتے ہو قریش کی جماعتون اور تابعدارون کو پہر آپ نے ایک ہاتھہ دوسرے ہاتھہ پر ملایا (یعنے مارو مکے کے کافرون کو اور اون مین سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا تم ملو مجھسے صفا پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر ہم چلے جو کوئی ہم مین کسی کو مارنا چاہتا ان کافرون مین سے اوسکو مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہین کرتا یہانتک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ قریش کا گروہ تباہ ہو گیا اب آج سے قریش نہ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اوس کو امن ہے (یہ آپ نے ابوسفیان کی حرمت پر اسکو عزت دینی کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اپنے وطن کی الفت آگئی اور اپنے کنبے والون پر مامتا ہوئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہمکو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھہ آپ کیطرف نہ اٹھاتا یہانتک کہ وحی ختم ہو جاتی غرض جب وحی ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار کے لوگو انہون نے کہا حاضر ہین یارسول اللہ آپ نے فرمایا (یہ معجزہ ہے) تمنے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤن کی الفت آگئی انہون نے کہا بیشک یہ تو ہم نے کہا آپنے فرمایا ہرگز نہین مین اللہ کا بندہ ہون اور اُسکا رسول ہون (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھکو معلوم ہو گیا پر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا نصاری نے جیسے حضرت عیسی علیہ السلام کو بڑہا دیا ویسے بڑہا نہ دینا) مین نے ہجرت کی اللہ تعالی کیطرف اور تمہاری طرف ف تاکہ وطن بناؤن مدینہ کو اب یہ نہ سمجھنا کہ مین اُس ہجرت کو فسخ کرونگا اور پہر مکہ مین رہنا اختیار کرونگا ف اب میری زندگی بہی تمہارے ساتھہ ہے اور مرنا بہی تمہارے ساتھہ یہ سنکر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالی کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کرکے اللہ اور اسکی رسول کی (یعنے ہمارا مطلب تہا کہ آپ ہمارا ساتھہ نہ چھوڑین اور ہمارے شہر ہی مین رہین) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہین تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین پہر لوگ ابوسفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کیلیے) اور لوگون نے اپنے دروازے بند کرلیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حجر اسود کے پاس اور اُسکو چوما پہر طواف کیا خانہ کعبہ کا اگرچہ آپ

احرام سے نہ تہی کیونکہ آپکے سر پر خود تہا) پہر ایک بت پاس آئے جو کعبہ کے بازو رکہا تہا اوسکو لوگ پوجا کرتے
تہے آپکے ہاتہہ مین کمان تہی آپ اسکا کونا تہامے ہوئے تہے جب بت کے پاس آئے تو اسکی آنکہہ مین کونچنے
لگے اور فرمانے لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اوسپر چڑہے
یہانتک کہ کعبہ کو دیکہا اور دونون ہاتہہ اوٹہائے پہر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے
جو دعا آپنے چاہی **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ
إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى احْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ فَمَا اسْمِي إِذًا كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتہہ دوسرے ہاتہہ پر رکہہ کے بتلایا کاٹ ڈالو انکو بالکل **ف**
یعنی جو سامنے آوے اوسکو مار ڈالو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے پر جو ابو سفیان کے گہر مین چلا جاوے یا ہتیار
ڈالدے اوسکو امن دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابوحنیفہ
اور احمد اور جمہور علما اور اہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک صلح سے فتح ہوا اور مازری نے کہا کہ یہ صرف
شافعی کا قول ہے (نووی) **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا
يَوْمًا لِأَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمُ نَوْبَتِي فَجَاءُوا إِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ
طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُدْرِكَ
طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنَى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرَى
وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ
الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوا
نَعَمْ قَالَ انْظُرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا أَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَأَخْفَى بِيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ
عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ فَمَا أَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ قَالَ وَصَعِدَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا وَجَاءَتِ الْأَنْصَارُ فَأَطَافُوا بِالصَّفَا فَجَاءَ
أَبُو سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ

بعد الیوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل دار ابی سفیان فھو آمن ومن القی السلاح فھو آمن ومن اغلق بابہ فھو آمن فقالت الانصار اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ ورغبۃ فی قریتہ ونزل الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلتم اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ ورغبۃ فی قریتہ الا فما اسمی اذا ثلاث مرات انا محمد عبد اللہ ورسولہ ہاجرت الی اللہ والیکم فالمحیا محیاکم والممات مماتکم قالوا واللہ ما قلنا الا ضنا باللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان اللہ ورسولہ یصدقانکم ویعذرانکم **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی رباح سے روایت ہے ہم سفر کرکے معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابوہریرہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا طیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے ایک دن میری باری آئی میں نے کہا اے ابوہریرہ آج میری باری ہے وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا طیار نہیں ہوا تھا میں نے کہا اے ابوہریرہ کاش تم ہمسے حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کھانا طیار ہو اونہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا آپنے خالد بن الولید کو میمنہ کا سردار کیا اور زبیر کو میسرہ کا اور ابو عبیدہ کو پیادوں کا اور انکو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پھر آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ انصار کو بلاؤ میں نے انکو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپنے فرمایا اے انصار کے لوگو تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو اونہوں نے کہا ہاں آپنے فرمایا کل جب ان سے ملنا تو انکو صاف کر دینا اور آپ نے ہاتھ سے صاف کرکے بتلایا اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا پہاڑ پر ملنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو اوس روز جو کوئی انصار کو دکھلائی دیا انہوں نے اوسکو سلا دیا (یعنے مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے اور انصار آئے اونہوں نے گھیر لیا صفا کو اتنے میں ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قریش کا جتھا کٹ گیا اب آج سے قریش نہ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں چلا جاوے اوسکو امن ہے اور جو ہتیار ڈالدے اوسکو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرے اوسکو بھی امن ہے انصار نے کہا انکو اپنے عزیزوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اوتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے فرمایا تمنے کہا مجھکو کنبے والوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا

ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا مین محمدؐ ہون اللہ تعالی کا بندہ اور اسکا رسول مین نے وطن
چھوڑا اللہ کیطرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونون تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہین
اونہون نے کہا قسم خدا کی ہمنے یہ نہین کہا مگر حرص سے اللہ اور اُس کے رسول کے آپنے فرمایا تو اللہ اور اُس
کا رسول دونون سچا جانتے ہین تمکو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّسِتُّونَ
نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ كَانَ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوْقًا جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ زَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ ترجمہ عبد اللہ
سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسدن مکہ فتح ہوا مکہ مین تشریف لے گئے وہان کعبہ کے گرد
تین سو ساٹھ بت تھے آپ ہر ایک کو کونچا دیتے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ مین تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت
مین ہے) اور فرماتے حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا
ہے (یہ دونون اللہ جل جلالہ کے کلام ہین عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ زَهُوْقًا
وَلَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَةَ الْاُخْرٰى وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ
فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبد اللہ بن مطیع سے روایت
ہے اونہون نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود سے اُنہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جسدن
مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل کیا جاوے گا باندھکر قیامت تک (نووی نے
کہا اسکا مطلب یہ ہو کہ قریش مسلمان ہو جاوینگے اور اُن مین سے کوئی اسلام سے نہ پہریگا اور کفر کی وجہ
سے باندھکر نہ مارا جاویگا اور یون ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریش
پر ہوا وہ مشہور ہے) تحفۃ الاخیار مین ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا
فتح مکہ کے دن کسینے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردون مین چھپا ہے آپنے فرمایا اُسکو پکڑ لاؤ لوگ اوسکی
مشکین باندھکر لائے پھر وہ قتل ہوا اب آپنے یہ حدیث فرمائی) عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ
زَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِّنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيْعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِيَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيْعًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا

اتنا زیادہ ہے کہ اوس دن جن لوگون کے نام عاص تھے قریش کے لوگون مین سے کوئی اون مین سے مسلمان نہین ہوا سوا عاص بن اسود کے آپنے اوسکا نام بدلکر مطیع رکھدیا **ف** کیونکہ عاص کے لفظی معنے نافرمان مین اور یہ برا معلوم ہوا آپ کو آپنے بدل دیا نووی نے کہا کہ عاص اور بہی تھے جیسے عاص بن وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ پر کوئی ان مین سے اوس روز مسلمان نہین ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا ابوجندل سہیل بن عمرو پر شاید راوی کو اسکا خیال نہین رہا کیونکہ وہ کنیت سے زیادہ مشہور تہا **باب** صلح الحدیبیۃ حدیبیہ مین جو صلح ہوئی اسکا بیان **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول کتب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الصلح بین النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین المشرکین یوم الحدیبیۃ فکتب هذا ما کاتب علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا لا تکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلو نعلم انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم نقاتلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امحہ فقال ما انا بالذی امحاہ فمحاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ قال وکان فیما اشترطوا ان یدخلوا مکۃ فیقیموا بہا ثلاثا ولا یدخلہا بسلاح الا جلبان السلاح قلت لابی اسحاق وما جلبان السلاح قال القراب وما فیہ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوس صلحنامہ کو لکہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکون سے قرار پایا حدیبیہ کے دن اوس مین یہ عبارت تہی یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد مین اول یون ہی لکہنا چاہیے) مشرک بولے اللہ کے رسول آپ مت لکہیے اس لیے اگر ہمکو یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہین تو ہم کیون لڑتے آپسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا میٹ دو اس لفظ کو انہون نے عرض کیا مین اسکو میٹنے والا نہین (یہ اونہون ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جانکر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی نہین ہے ورنہ اوسکی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اپنے ہاتہہ سے میٹ دیا (یہ آپ کا معجزہ تہا اس لیے کہ آپ پڑہے لکہے نہ تہے ایک روایت مین ہے کہ آپ نے اپنے ہاتہہ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد کا لفظ لکہدیا) اوس مین ایک شرط یہ بہی تہی کہ مکہ مین آوین اور تین دن تک رہین اور ہتیار لیکر نہ آوین مگر غلاف کر اندر **عن** ابی اسحاق قال سمعت

البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقول لما صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الحدیبیۃ قال کتب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتابا بینہم قال فکتب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر بنحو حدیث معاذ غیر انہ لم یذکر فی الحدیث ہذا ما کاتب علیہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما احصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند البیت صالحہ اہل مکۃ علی ان یدخلہا فیقیم بہا ثلاثا ولا یدخلہا الا بجلبان السلاح السیف وقرابہ ولا یخرج باحد معہ من اہلہا ولا یمنع احدا یمکث بہا ممن کان معہ قال لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکتب الشرط بیننا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقال لہ المشرکون لو نعلم انک رسول اللہ تابعناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فامر علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان یمحاہا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا واللہ لا امحاہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارنی مکانہا فاراہ مکانہا فمحاہا وکتب ابن عبد اللہ فاقام بہا ثلاثۃ ایام فلما ان کان یوم الثالث قالوا لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہذا اخر یوم من شرط صاحبک فامرہ فلیخرج فاخبرہ بذلک فقال نعم فخرج وقال ابن جناب فی روایتہ مکان تابعناک بایعناک **ترجمہ** براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روکے گئے کعبہ شریف مین جانے سے تو صلح کی آپ سے مکہ والون نے اس شرط پر کہ (آیندہ سال) آوین اور تین دن تک مکہ مین رہین اور ہتیارون کو غلاف مین رکہکر آوین اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتہہ نہ لے جاوین اور اونکے ساتہہ والون مین سے جو رہجاوے (مشرکون کا ساتہہ قبول کرے) تو اسکو منع نکرین آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچہا اس شرط کو لکہو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا اوسپر محمد اللہ تعالے کے رسول نے صلے اللہ علیہ وسلم ۔ مشرک بولے اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہین تو آپکی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ یون لکہیے محمد عبد اللہ کے بیٹے نے آپنے حضرت علی کو حکم کیا رسول کا لفظ میٹنے کے لیے اونہون نے کہا قسم خدا کی مین تو نہ میٹون گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا مجہے اس لفظ کی جگہہ بتا

حضرت علی نے بتادی آپنے اسکو میٹ دیا اور ابن عبد اللہ لکھدیا **فائدہ** نووی نے کہا قاضی
عیاض نے کہا کہ بعض لوگون نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپنے اپنے ہاتھ سے لکھدیا جیسا کہ
ظاہر معنے ہے اور بخاری کی روایت مین ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کاغذ لیا اور لکھا
اور ایک روایت مین ہے کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپنے لکھا۔ اس مذہب والے یہ کہتے ہین کہ اللہ
تعالی نے آپکے ہاتھ سے لکھوادیا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھدیا اور آپنے نہ جانا کہ کیا لکھتے ہین یا اللہ
تعالی نے آپ کو اسوقت لکھنا سکھلادیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ کا اس لیے کہ آپ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالے
نے آپکو وہ علم سکھائے جن کو آپ نجانتے تھے اور پڑھا یا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسیطرح لکھوایا جسکو نہ لکھ سکتے
تھے اور اس سے آپ کو امی ہونے مین کوئی خلل نہین ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپنے خود نہین لکھا کیونکہ اللہ
تعالی نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا مَا کُنْتَ تَتْلُوْ مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اور اس حدیث مین لکھا کے معنے لکھوایا ہین جیسا دوسری روایت مین
ہے کہ آپنے حضرت علی سے فرمایا لکھ محمد بن عبد اللہ انتہی مختصرا **ف** جب دوسرا سال ہوا تو آپ
تشریف لائے پھر تین روز تک مکہ معظمہ مین رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکون نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
کہا تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے اب ان سے کہو جائے تو اونہون نے کہا آپسے فرمایا اچھا اور آپ
نکلے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِيْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ اُكْتُبْ **مِنْ مُحَمَّدٍ** رَّسُوْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَوْ عَلِمْنَا
اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ
لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ
نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا
ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
قریش مین سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم اللہ

الرحمن الرحیم سہیل نے کہا ہم نہین جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جس کو ہم جانتے ہین باسمک
اللہم آپنے فرمایا اچہا لکہو محمد کیطرف سے جو اللہ تعالے کے رسول ہین مشرکون نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہکے
رسول ہین تو آپ کی پیروی نہ کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکہو آپنے فرمایا اچہا لکہو محمد بن عبد اللہ
کیطرف سے پہر اونہون نے یہ شرط لگائی آپ سے کہ اگر تم مین سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اوس
کو واپس نہ دینگے اور ہم مین سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اوسکو روانہ کردینا ہمارے پاس صحابہ کرام
نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم لکہین آپنے فرمایا لکہو ہم مین سے جو کوئی اونکے پاس چلا جاوے تو اللہ
تعالی اوسکو دور ہی رکہے اور ان مین سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالے اوس کے لیے بہی رستہ
نکالدیگا اور اسکی مشکل کو آسان کردے گا **ف** پہر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے
مشرکون کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعضے لوگ جیسے ابو بصیر اور اون کے ساتھی مسلمان
ہوکر آنے لگے وہ شرط کیوجہ سے آپ پاس نہ آسکے اور راہ مین ایک جتہا علیحدہ اونہون نے قائم
کیا اور مشرکون کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ اُن کا ناک مین دم ہوگیا آخر اونہون نے تنگ آکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بہیجا کہ ہم اِس شرط سے درگذرے آپ اپنے لوگون کو بلا لیجیے اور
صلحنامہ لکہتے وقت آپنے ایسے جزئیات مین جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ مین تکرار نہ کی کیونکہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللہم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکون کی بے فائدہ ہٹ تہی اور
محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبد اللہ سہی اس صلحنامہ سے آپ کی غرض اور تہی جسکو مشرک بیوقوف
نہ سمجہے وہ یہ تہی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کیوجہ سے آپس مین ملنے جلنے لگین اور مسلمان اپنے
عزیزون سے ملکر اونکو حق بات سمجہاوین آخر کہان تک جو دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجہ
مین آجاویگا پہر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کے مدت مین ہزارون آدمی نئے مسلمان ہوگئے اور کافرونکا
زور ٹوٹتا چلا یہانتک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انتظار مین
عرب کے اور قبیلے تہے وہ بہی مسلمان ہوگئے اور اللہ تعالے کے رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت
اوتری اذا جاء نصر اللہ والفتح اخیر تک **عن** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَھْلُ بْنُ حُنَیْفٍ یَوْمَ صِفِّیْنَ فَقَالَ
یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّھِمُوْا اَنْفُسَکُمْ لَقَدْ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ وَلَوْ
نَرٰی قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِکَ فِی الصُّلْحِ الَّذِیْ کَانَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ

الْمُشْرِكِيْنَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ قَالَ بَلٰى قَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَفِيْمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُّضَيِّعَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَاَتٰى اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَسْنَا عَلٰى حَقٍّ وَهُمْ عَلٰى بَاطِلٍ قَالَ بَلٰى قَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ يُّضَيِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَقْرَاَهُ اِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُهُ وَرَجَعَ

ترجمہ سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علی اور معاویہ مین جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو اپنا قصور سمجھو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اوس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکون مین ہوئی **ف** سہل کا مطلب تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھی بھی صلح اور تحکیم پر راضی ہو جاوین گو ان کو ناگوار تھا پر سہل نے یہ سمجھایا کہ بعضی بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اسکا انجام اچھا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا پر اللہ تعالی نے اس صلح کو اون کے حق مین بہتر کیا اور انجام اسکا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہو گئے **ف** حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم سچے دین پر نہین ہین اور کافر جھوٹے دین پر نہین ہین آپ نے فرمایا کیون نہین پھر انہون نے کہا ہم مین جو مارے جاوین کیا وہ جنت مین نہ جاوین گے ....

.... اور ان مین جو مارے جاوین وہ جہنم مین نہ جاوین گے آپ نے فرمایا کیون نہین (مطلب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ تھا کہ پھر دب کر صلح کیون کرین جنگ کیون نہ کرین) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر کیون ہم اپنے دین پر دھبہ لگاوین اور لوٹ جاوین اور ابھی اللہ تعالی نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہین کیا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے مین اللہ کا رسول ہون مجھکو

تباہ نہین کرے گا کبہی یہ سنکر حضرت عمر چلے اور غصہ کے مارے صبر نہو سکا وہ ابو بکر کے پاس گئے اور ان سے کہا اے ابو بکر کیا ہم حق پر نہین ہین اور وہ باطل پر نہین ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا ہمارے مقتول جنت مین نہین جاوینگے اور ان کے مقتول جہنم مین نہین جاوینگے ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا پہر کرین ہم اپنے دین کا نقصان کرین اور لوٹ جاوین اور ابہی ہمارا انکا فیصلہ نہین کیا اسہ تعالی نے ابو بکر نے کہا ای خطاب کے بیٹے آپ اسہ کے رسول ہین اسہ انکو کبہی تباہ نہین کرے گا ا س بیان سے ابو بکر صدیق کا روحانی اتصال اور قرب حضرت پیغمبر صلے اسہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا چاہیے کہ اونہون نے بعینہ وہی جواب دیا جو آپ نے دیا تہا) پہر قرآن شریف اوترا رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم پر جس مین فتح کا ذکر ہے (یعنی سورہ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمر کو بلا بہیجا اور یہ سورت پڑہائی اونہون نے عرض کیا یا رسول اسہ یہ صلح فتح ہے ہماری آپ نے فرمایا ہان تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے اور اسہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا **عَنْ** شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ بِصِفِّينَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ اَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّي اَسْتَطِيعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا اِلَى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلَى اَمْرٍ نَعْرِفُهُ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ مُنْتَهِيًا اِلَى اَمْرٍ قَطُّ ترجمہ شقیق سے روایت ہے مین نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تہے صفین مین اے لوگو اپنے عقلونکا قصور سمجہو قسم اسکی تم دیکہتے مجہکو ابو جندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تہا)۔ اگر مین طاقت رکہتا رسول اسہ صلے اسہ علیہ وسلم کے حکم کو پہیرنے کی البتہ پہیر دیتا اوسکو (یہ مبالغہ کے طور پر کہا یعنے صلح ہمکو ایسی ناگوار تہی) قسم خدا کی ہمنے کبہی اپنی تلوارین کاندہون پر نہین رکہین مگر وہ لے گئین ہمکو اوس بات کیطرف جسکو ہم جانتے ہین مگر اس لڑائی مین (جو شام والون سے تہی) **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا اِلَى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِي وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بِصِفِّينَ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ اَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ اِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا تمہاری رای ایسی ہے کہ جب ایک کونا اوس مین سے ہم کہولین تو دوسرا کونا کہل جاتا ہے **ف**

قاضی عیاض نے کہا صحیح مسلم کے نسخون مین ماقتصا ہے اور یہ غلط ہی صحیح ما سدد نا ہی اور بخاری کی روایت مین
ہی یہی ہے اور جب ہی معنی ٹہیک ہوتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کو ناہم اسکا بند کرتے ہین
تو دوسرا کونا کہل جاتا ہے ۔ نووی نے کہا ان حدیثون سے کافرون کے ساتھہ صلح کرنیکا جواز نکلتا ہی
جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہی کہ صلح کی مدت دس برس
سے زیادہ نہین ہوسکتی اوسحالت مین جب مسلمان مغلوب ہون اور جو غالب ہون تو چار مہینے سے
زیادہ درست نہین اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہی اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی
کوئی حد نہین بلکہ جتنی حاکم کی راے مین مناسب معلوم ہو درست ہی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ اِلٰی قَوْلِهٖ فَوْزًا عَظِيْمًا
مَرْجِعَهٗ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَاٰبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ
فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہے جب یہ سورت اوتری انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک ۔ تو آپ لوٹ کر آرہے تہے حدیبیہ سے اور
صحابہ کو بہت غم اور رنج تہا اور آپنے ہدی کو نحر کردیا تہا حدیبیہ مین (کیونکہ کافرون نے مکہ مین آنے
نہ دیا) تب آپنے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اوتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھکو پسند ہے **عَنْ** اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ

اَلْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ اقرار کو پورا کرنا **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا
مَنَعَنِيْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّيْ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ حُسَيْلٌ قَالَ فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ
فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُهٗ مَا نُرِيْدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ
فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهٗ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ
اللّٰهَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مجھے بدر مین آنے سے کسی
چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ مین نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھہ (یہ کنیت ہی حذیفہ کے باپ کی اور بعضون نے
حِسل کہا ہے) تو ہمکو قریش کے کافرون نے پکڑا اور کہا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جایا چاہتے
ہو ہمنے کہا ہم اون کے پاس نہین جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ مین جانا چاہتے ہین پہر اونہون نے ہم سے اللہ کا

نام لیکر عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پھر جاوین گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر نہین لڑین گے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا آپنے فرمایا تم چلے جاوٴ مدینہ کو ہم اونکا اقرار پورا کرین گے اور اللہ سے مدد چاہین گے اون پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لڑائی مین جہوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہ حضرت ہی کے پاس آتے تہے بمصلحت سے اونہون نے جہوٹ کہدیا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہین اور جب تک تعریض ہو سکے (تعریض یہ ہے کہ جہوٹ بہی نہو اور اپنا مطلب بہی فوت نہو) اولی ہے لیکن جہوٹ بولنا بہی لڑائی مین درست ہے اسیطرح جہوٹ بولنا درست ہے لوگون مین صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اوس کے رضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح مین اس کی تصریح آگئی ہے اس حدیث سے یہ بہی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کرین اور اوس سے اقرار لیوین نہ بہاگنے کا تو امام شافعی اور ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضرور نہین بلکہ جب موقع پاوے بہاگ جاوے اور مالک کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اگر کافرون نے اسپر جبر کر کے قسم لی نہ بہاگنے کی تو بالاتفاق بہاگنا درست ہے کس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہین ہوتی لیکن حذیفہ اور اون کے باپ کو آپنے اقرار پورا کرنے کا حکمدیا اس خیال سے کہ میرے اصحاب عہد شکنی مین بدنام نہون اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تہا (نووی)

باب غَزْوَةِ الْاَحْزَابِ غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان مین **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهٗ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِيْ بِاسْمِيْ اَنْ اَقُوْمَ قَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جَعَلْتُ كَاَنَّمَا اَمْشِيْ فِيْ حَمَّامٍ حَتّٰى اَتَيْتُهُمْ فَرَاَيْتُ

أَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ أَزَلْ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَا نَوْمَانُ

ترجمہ ابراہیم تیمی سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ (یزید بن شریک تیمی) سے اونہون نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھہ اور کوشش کرتا لڑنے مین حذیفہ نے کہا تو ایسا کرتا (یعنے تیرا کہنا معتبر نہین ہے کہنا کرنا اور ہے اور کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس سے بڑھکر نہ کرسکتا) تم دیکھو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے ہین گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ھ ہجری مین ہوی غزوہ احزاب کہتے ہین کس لیے کہ کافرون کے بہت سے گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی اسوقت آپنے فرمایا کوئی شخص ہے جو جاکر کافرون کی خبر لادے اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن میرے ساتھہ رکھیگا یہ سنکر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسینے جواب نہ دیا کسی کی ہمت نہوئی کہ ایسی سردی مین اتنا خوف کی جگہ مین جاوے اور خبر لادے حالانکہ صحابہ کی جان نثاری اور ہمت مشہور ہے پھر آپنے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافرون کی خبر میرے پاس لاوے اللہ تعالی اوسکو قیامت کے دن میرے ساتھہ رکھیگا کسینے جواب نہ دیا سب چپکے ہو رہے آخر آپنے فرمایا اے حذیفہ اوٹھہ اور کافرون کی خبر لا اب مجھے کچھہ بن نہ پڑا کیونکہ آپنے میرا نام لیکر حکم دیا جانیکا آپنے فرمایا جا اور خبر لے کر آ کافرونکی اور مت اوکسا انکو مجھپر یعنی ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے انکو غصہ آوے اور وہ تجھہ کو مارین یا لڑائی پر مستعد ہون جب مین آپکے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے یعنی سردی اور ہوا بالکل کافور ہوگئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی اطاعت پہلے نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کردے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے یہانتک کہ مین کافرونکے پاس پہنچا دیکھا تو ابو سفیان اپنی پیٹھہ آگ سے سینک رہا ہے مینے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنیکا پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے انکو غصہ پیدا ہو اگر مین مار دیتا تو بیشک ابو سفیان کو لگتا آخر مین لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہون جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اوسوقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم

آپ نے مجھے ایک فاضل کمل اپنا اوڑھا دیا جسکو اوڑھکر آپ نماز پڑہا کرتے تہے مین اُسکو اوڑھکر جو سویا تو صبح تک سونا رہا جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا اوٹھ بہت سونیوالے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ مین تو یہ بہت ضرور ہی اور امن مین بھی کافرون کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلون اور ایلچیون کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور اون کی قوت اور سازو سامان اور تعداد لشکر کی خبر ہروقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ ہتیارون کی عمدگی یا تعداد فوج مین مسلمانون سے بڑہنے نہ پاوین ۔ مین نے ایک بار تنہائی مین فکر کی کہ مسلمانون کے مغلوب اور تباہ ہوجانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اللہ تعالی کا خوف چہوڑ دینا دنیا کی محبت مین غرق رہنا یہی اصلی وجہ ہے اور اس زمانہ کے عقلمند لوگ جو وجہین سمجہتے ہین کہ تجارت نہ ہونا زراعت نہ ہونا صنعت نہ ہونا یہ سب غلط اور سوا اسکے ہے مسلمانون کے تباہ ہونے مین صرف یہی آفت ہے کہ قرآن اور حدیث کو چہوڑکر بیٹہے ہین دنیا کے دہندون مین ایسے پہنسے ہین کہ دین کا خیال تک نہین آتا پہر اللہ تعالی نے بہی انکو اس عذاب مین گرفتار کیا ہے کہ دنیا بہی اون کو نہین ملتی باوجودیکہ اون کے فکر مین سرگردان ہین اور رات دن دنیاداری مین مصروف ہین پر روز بروز مفلس اور تباہ ہوتے جاتے ہین اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کرین گے اوسوقت تک یہ عذاب کبہی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی پڑہین کیسا ہی علم حاصل کرین پہر مین نے خیال کیا کہ کافر بہی تو اللہ تعالی سے غافل ہین اور رات دن دنیا مین مصروف ہین انکو یہ حکومت اور دولت کیون دی رکہی ہے معلوم ہوا کہ کافرون کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور اُن کا کفر ہی ایک امر اون کو آخرت مین بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی ضرورت نہین نہ اُنکو دنیا کا عذاب دیکر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہے لیکن خدا تعالی اپنے مسلمان بندون کو گو وہ کتنے ہی گنہگار ہون تکلیف دیکر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم مین ہے ۔ صدقے اپنے پروردگار اور مالک حقیقی کے قربان اپنے شہنشاہ اور آقائے وحقی کے یا اللہ تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے مسلمانون کا دل کتاب اور سنت پر لگا دے اور ایکبار اور اپنے دین کا بول بالا وکہلا دے آمین یارب العلمین

باب غزوۂ اُحُدٍ جنگ احد کا بیان

عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُفْرِدَ يَوْمَ اُحُدٍ فِيْ سَبْعَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوْهُ قَالَ مَنْ

يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْهُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ
ثُمَّ رَهِقُوهُ أَيْضًا فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن
(جب کافرون کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے) الگ ہوگئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے
پاس رہگئے اور کافرون نے آپ پر ہجوم کیا آپنے فرمایا کون انکو پھیرتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا
جنت مین ایک انصاری آگے بڑہا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا پھر اونہون نے ہجوم کیا آپنے فرمایا کون ان کو
لوٹاتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا جنت مین اور ایک انصاری بڑہا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا
پھر یہی حال رہا یہانتک کہ ساتون آدمی انصار کے شہید ہوئے سبحان اللہ انصار کی جان نثاری اور وفاداری
کیسی تھی یہان سے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے (اب آپنے فرمایا ہم نے
انصاف نہ کیا (پہلی صورت مین یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے انصاف نہ کیا یعنے قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید
ہوگئے قریش کو بھی نکلنا تہا دوسری صورت مین یہ معنی ہون گے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچاکر
اونہون نے انصاف نہ کیا کہ اون کے بہائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئین بچانے کے فکر مین رہے) عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يُسْأَلُ
عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ
ابْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى
صَارَ رَمَادًا أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ ترجمہ عبد العزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے
باپ ابو حازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے سنا اونہون نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے اون سے پوچھا
گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن اونہون نے کہا آپ کا چہرہ مبارک
زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپکے سر پر خود ٹوٹا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پہر حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ کی صاحبزادی خون دہوتی تہین اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سپر

۱۵ یعنی اصحاب کرام یا ہمارے یار دوستون نے ساتھ انصاف نہ کیا

سے پانی ڈالتے تہے جب حضرت فاطمہ نے دیکہا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو اونہون نے ایک
بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ اَنَّہٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَهُوَ یُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ
مَنْ کَانَ یَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ کَانَ یَسْکُبُ الْمَاءَ وَبِمَا دُوْوِیَ
ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ غَیْرَ اَنَّہٗ زَادَ وَجُرِحَ وَجْهُہٗ وَقَالَ مَکَانَ هُشِمَتْ کُسِرَتْ
ترجمہ سہل بن سعد سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچہا گیا اونہون نے کہا میں
جانتا ہون قسم خدا کی اوس شخص کو جو آپ کا زخم دہوتا تہا اور جو پانی ڈالتا تہا اور جو دوا ہوئی پہر بیان کیا
اوسیطرح جیسے اوپر گذرا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ اُصِیْبَ وَجْهُہٗ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجْهُہٗ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُسِرَتْ
رَبَاعِیَتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَجَعَلَ یَسْلُتُ الدَّمَ عَنْہُ وَیَقُوْلُ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا
نَبِیَّهُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَسَرُوْا رَبَاعِیَتَہٗ وَهُوَ یَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰہِ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَیْسَ
لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت
ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا آپ خون کو دور کرتے تہے اور فرماتے تہے کیسے فلاح ہوگی اوس قوم
کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اوسکا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تہا اونکو اللہ کیطرف اوسوقت یہ
آیت اوتری تمہارا کچہ اختیار نہین ہے اللہ تعالی چاہے انکو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیونکہ
وہ ظالم ہین ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کا یہ حال دیکہکر اونکی تباہی کا یقین کیا
لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو بتلایا کہ تمکو کارخانہ الہی مین کوئی اختیار نہین ہے اب بہی اللہ اگر چاہے
تو تمکو معاف کردیوے اور عذاب بہی کرسکتا ہے پہر آخر اللہ تعالی نے انکو عذاب ہی کیا دنیا مین تباہ
اور برباد اور ذلیل اور خوار ہوئے مکہ کی حکومت بہی گئی سدا غور و ننگ کی راہ لگگیا اللہ تعالی نے
اپنے پیغمبر کو غالب کیا ایک روایت مین ہے کہ آپ بددعا کرنے لگے قریش کے ظالمون کو تب اللہ تعالے
نے یہ آیت اتاری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا
مِنَ الْاَنْبِیَاءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ وَهُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِہٖ وَیَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال اون کی قوم نے اون کو مارا تھا اور وہ اپنے مونہہ سے خون پونچھتے جاتے
تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو بخشدے وہ نادان ہیں (سبحان اللہ نبوت کے حلم کا کیا کہنا) **عن**
الاعمش بهذا الاسناد غير انه قال فهو ينضح الدم عن جبينه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
اشتداد غضب الله على من قتله رسول الله صلى الله عليه وسلم جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم خود قتل کریں اوسپر اللہ تعالی کا غصہ بہت سخت ہے **عن** همام بن منبه قال هذا ما حدثنا
ابو هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتد غضب الله على قوم فعلوا هذا برسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو حينئذ يشير الى رباعيته وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتد
غضب الله عز وجل على رجل يقتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في سبيل الله **ترجمہ** حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا اون لوگوں
پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالی کا
اوس شخص پر جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قتل کریں اللہ تعالی کی راہ میں (یعنے جہاد میں جسکو ماریں
کیونکہ اوس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جنکو آپ حد یا قصاص میں
ماریں) **باب** ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم من اذى المشركين والمنافقين رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھہ سے جو تکلیف پائی اوسکا بیان **عن** ابن مسعود رضي
الله تعالى عنه قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي عند البيت وابو جهل واصحاب
له جلوس وقد نحرت جزور بالامس فقال ابو جهل ايكم يقوم الى سلا جزور بني فلان فيأخذه
فيضعه في كتفي محمد صلى الله عليه وسلم اذا سجد فانبعث اشقى القوم فاخذه فلما
سجد النبي صلى الله عليه وسلم وضعه بين كتفيه قال فاستضحكوا وجعل بعضهم يميل
على بعض وانا قائم انظر لو كانت لي منعة طرحته عن ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم
والنبي صلى الله عليه وسلم ساجد ما يرفع راسه حتى انطلق انسان فاخبر فاطمة رضي الله
تعالى عنها فجاءت وهي جويرية فطرحته عنه ثم اقبلت عليهم تشتمهم فلما قضى

النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاتہ رفع صوتہ ثم دعا علیھم وکان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سأل سأل ثلاثا ثم قال اللھم علیک بقریش ثلاث مرات فلما سمعوا صوتہ ذھب عنھم الضحک وخافوا دعوتہ ثم قال اللھم علیک بابی جھل بن ھشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عقبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ والذی بعث محمدا صلی اللہ علیہ وسلم بالحق لقد رأیت الذی سمی صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر قال ابو اسحاق الولید بن عقبۃ غلط فی ھذا الحدیث الذین **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل اپنے یارون سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی ابوجہل نے کہا تم مین سے کون جاکر اسکا بچہ دان لاتا ہے اور اسکو رکھدیتا ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون مونڈھون کے بیچمین جب وہ سجدے مین جاوین یہ سنکر ان مین کا بدبخت شقی اوٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اسکو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے مین گئے تو آپ کے دونون مونڈھون کے بیچ مین وہ بچہ دان رکھدیا **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث مین یہ اشکال ہو کہ جب نجاست آپکے پشت پر رکھدی تو آپ نماز کیسے پڑھتے رہے قاضی عیاض نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہین ہے اسواسطے کہ مینگنی اور رطوبت اسکے بدن کی پاک ہے اور اوجھڑی مین ہی جیتر ہوتی ہین نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر بنتا ہے کہ حلال جانور کا گوہ پاک ہے اور ہمارا اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہو کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور باطل ہے کس لیے کہ اوجھڑے یا بچہ دان مین خون بھی لگا رہتا ہے دوسرے یہ کہ وہ مشرکون کا ذبیحہ تھا اور وہ نجس ہے اسیطرح اوسکا گوشت اور سب اجزا نجس تھے عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ کو اس کی خبر نہین ہوئی کہ پیٹھ پر کیا رکھا گیا اس لیے آپ سجدہ مین مصروف رہے انتہی **ف** پہر ان لوگون نے ہنسی شروع کی اور مارے ہنسی کے ایک پر ایک گرنے لگا مین کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر زور ہوتا (یعنے میرے مددگار لوگ ہوتے) تو مین پھینک دیتا اوسکو آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے ہی مین رہے آپنے سر نہین اوٹھایا یہانتک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر کی وہ آئین اوسوقت لڑکی تہین اور اسکو پھینکا آپ کی پیٹھ سے پہر ان لوگون کیطرف آئین انکو برا کہا جب آپ نماز پڑھ چکے تو بلند آواز سے بددعا کی اور پہر آپ جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب خدا سے کچھ مانگتے پہر آپنے

فرمایا یا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا اُن لوگوں نے جب آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی بد دعا سے ڈر گئے پھر آپنے فرمایا یا اللہ تو سمجھ لے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے اور ساتوین کا نام مجکو یاد نہین بخاری کی روایت مین اسکا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے پھر قسم اوسکی جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا مین نے اُن سب لوگون کو جنکا آپنے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکھا اونکی نعشین گھسیٹ کر گڈھے مین ڈالی گئین جو بدر مین تھا جیسے کتے کو گھسیٹ کر پھینکتے ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے اس حدیث مین **فائدہ** بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح مین ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اُسوقت موجود نہ تھا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جسدن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتھ پھیرنے کے لیے اوسوقت وہ قریب تہا جوانی کے (نووی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا فَاَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيًّا تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ مین تھے اور آپکے گرد قریش کے چند لوگ تھے اتنے مین عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی کی اوجھڑی لیکر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈالدی آپنے اپنا سر نہین اوٹھایا پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا آئین اور آپ کی پیٹھ پر سے اوسکو اُٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بد دعا کی پھر آپ نے فرمایا یا اللہ تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اسکو شک ہوا عبداللہ بن مسعود نے کہا پھر مین نے ان سب لوگون کو دیکھا مارے گئے بدر کے دن اور کنوے مین پھینک دیگئے مگر امیہ یا ابی اوس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہوگئے تھے اسلیے وہ کنوے مین

نہین ڈالا گیا **ف** نووی نے کہا آپ کی دعا اون کے باب مین قبول ہوئی اور یہ گڑھے مین پھینکے گئے
ذلت سے دفن نہین کیے گئے ہو کیونکہ حربی کا دفن واجب نہین ہے بلکہ جنگل مین پھینک دیا جاوے پر جس صورت مین
اوس کی بدبو سے لوگون کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دین قاضی عیاض نے کہا اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ
عمارہ بن ولید بھی ان لوگون مین تہا اور وہ بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ حبش مین جاکر مرا اسکا جواب یہ ہے
کہ مراد ان مین کے اکثر لوگ ہین کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ قید ہوا پہر عرق
الظبیہ مین آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو قتل کرایا انتہے **عن** أبي إسحاق بهذا الإسناد
نحوه وزاد وكان يستحب ثلاثا يقول اللهم عليك بقريش اللهم عليك بقريش اللهم عليك بقريش ثلاثا
وذكر فيهم الوليد بن عتبة وأمية بن خلف ولم يشك قال أبو إسحاق ونسيت السابع **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کرتے تہے عاجزی سے آپ فرماتے تہے یا اللہ سمجھ لے
قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عتبہ کا نام ہے بجائے ولید
بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کا نام ہے اوس مین شک نہین ابو اسحاق نے کہا ساتوین آدمی کا مین نام
بہول گیا **عن** عبد الله رضي الله تعالى عنه قال استقبل رسول الله صلى الله عليه
وسلم البيت فدعا على ستة نفر من قريش فيهم أبو جهل وأمية بن خلف وعتبة
ابن ربيعة وشيبة بن ربيعة وعقبة بن أبي معيط فأقسم بالله لقد رأيتهم صرعى
على بدر قد غيرتهم الشمس وكان يوما حارا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کیطرف منہ کیا اور بد دعا کی قریش کے چھہ آدمیون کے لیے ابو جہل اور امیہ
بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے پہر عبد اللہ بن مسعود نے قسم کہائی کہ مین نے
اون لوگون کو دیکہا بدر مین پڑے ہوے اور دہوپ سے سڑ گئے تہے کیونکہ وہ گرمی کا دن تہا **عن**
عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم حدثته أنها قالت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم يا رسول الله هل أتى عليك يوم كان أشد من يوم أحد فقال لقد لقيت من
قومك وكان أشد ما لقيت منهم يوم العقبة إذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل
ابن عبد كلال فلم يجبني إلى ما أردت فانطلقت وأنا مهموم على وجهي فلم أستفق
إلا بقرن الثعالب فرفعت رأسي فإذا أنا بسحابة قد أظلتني فنظرت فإذا فيها جبريل

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَنَادَانِي فَقَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا
عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ
وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ
فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللهُ تَعَالٰى مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ
يَّعْبُدُ اللهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہے اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے
آپنے فرمایا میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنے قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت
مجھے عقبہ کے دن رنج ہوا میں نے عبد یالیل کے بیٹے پر اپنے تئیں پیش کیا (یعنے اُس کو مسلمان ہونے
کو کہا) اُس نے میرا کہنا نہ مانا میں چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی ایک
سان رنج میں چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں سے نجد والے احرام باندہتے ہیں مکہ
سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہونچا تو مین نے اپنا سر اُٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھپر سایہ کیا ہے اوس
اوس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اونھوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم
کا کہنا سنا اور جو اونھوں نے جواب دیا تو پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اوسکو
حکم کرو پھر اُس فرشتے نے مجھکو پکارا اور سلام کیا اور کہا ای محمد اللہ تعالی نے تمہاری قوم کا کہنا سُنا
اور میں پہاڑونکا فرشتہ ہوں اور مجھکو تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو میں
سنوں پھر جو تم چاہو اگر کہو تو میں دونوں پہاڑوں کو (یعنی ابو قبیس اور اوس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان
پر ملا دوں (اور ان کو پیس کر دوں) آنحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا (میں یہ نہیں چاہتا
بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی اون کی اولاد میں سے اون لوگوں کو پیدا کرے جو خاص اوسی کو پوجیں
اور اُس کے ساتھ کسیکو شریک کریں (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے اور
آپ اُنکی تکلیف گوارا نکرتے **عَنْ** جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَمِيَتْ
اِصْبَعُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ
دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَا لَقِيْتِ **ترجمہ** جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کٹ گئی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک انگلی

جس مین سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ مین تجھے یہ تکلیف ہوئی مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ مین اتنی سی تکلیف بے حقیقت ہے اور یہ شعر نہین ہے جیسے اوپر گذرا **عَنِ** الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنُكِبَتْ اِصْبَعُهٗ **ترجمہ** اسود بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار مین تھے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے غار کی جگہہ غازی کا لفظ ہوگا یا غار سے مراد لشکر ہے) آپ کی انگلی کو ٹھوکر لگی **عَنْ** جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَبْطَاَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى **ترجمہ** جندب سے روایت ہے جبرئیل علیہ السلام نے چند روز دیر کی آپ پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت یہ سورت اوتاری اللہ تعالیٰ نے قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہین چھوڑا تجھکو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکھا **عَنِ** الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهٗ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى **ترجمہ** اسود بن قیس سے روایت ہے مین نے جندب بن سفیان سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوے تو دو یا تین رات تک نہین اوٹھے پھر ایک عورت آئی (عوراء بنت حرب ابوسفیان کی بہن ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی اے محمد مین سمجھتی ہون کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اوس شیطانی نے ہنسی سے کہا) مین دیکھتی ہون دو تین رات سے تمہارے پاس نہین آیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اوتاری والضحیٰ اخیر تک اس کے معنی اوپر گذرے **عَنِ** الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ اِكَافٌ تَحْتَهٗ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ وَرَاءَهٗ اُسَامَةَ وَهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى

۱۹۲۶

مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان واليهود فيهم عبد الله بن ابي
وفي المجلس عبد الله بن رواحة فلما غشيت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد الله بن
ابي انفه بردائه ثم قال لا تغبروا علينا فسلم عليهم النبي صلى الله عليه وسلم ثم
وقف فنزل فدعاهم الى الله وقرأ عليهم القران فقال عبد الله بن ابي ايها المرء
لا احسن من هذا ان كان ما تقول حقا فلا تؤذنا في مجالسنا وارجع الى رحلك فمن جاءك
منا فاقصص عليه فقال عبد الله بن رواحة اغشنا في مجالسنا فانا نحب ذلك قال
فاستب المسلمون والمشركون واليهود حتى هموا ان يتواثبوا فلم يزل النبي صلى الله عليه وسلم
يخفضهم ثم ركب دابته حتى دخل على سعد بن عبادة رضي الله تعالى عنه فقال اي سعد
الم تسمع الى ما قال ابو حباب يريد عبد الله بن ابي قال كذا وكذا قال اعف عنه يا رسول
الله واصفح فوالله لقد اعطاك الله الذي اعطاك ولقد اصطلح اهل هذه البحيرة على ان
يتوجوه فيعصبوه بالعصابة فلما رد الله ذلك بالحق الذي اعطاكه شرق بذلك
فذلك فعل به ما رايت فعفا عنه النبي صلى الله عليه وسلم

ترجمہ

اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدہے پر سوار ہوئے اوسپر ایک پالان تہا اور نیچے اوسکے ایک چادر تہی فدک کی (فدک ایک شہر تہا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پہ) آپ کے پیچہے اسی گدہے پر اسامہ بن زید تہے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچہنے کے لیے اونکی بیماری مین بنی حارث بن خزرج کے محلہ مین اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہانتک کہ آپ گذرے ایک مجلس پر جسمین سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تہے اون لوگون مین عبد اللہ بن ابی (منافق مشہور) بہی تہا اور عبد اللہ بن رواحہ بہی تہے جب اوس مجلس مین جانور کی گرد پہونچی تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو سلام کیا پہر کہڑے ہوگئے اور گدہے پر سے اوترے بعد اوسکے ان کو بلایا اللہ کیطرف اور انکو قران سنایا عبد اللہ بن ابی نے کہا ای شخص اس سے اچہا کچہ نہین یا اس سے تو یہ بہتر تہا کہ تم اپنے گہر مین بیٹہتے اگر تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت سناؤ ہمکو ہمارے مجلسون مین اور لوٹ جاؤ اپنے ٹہکانے کو پہر جو ہم مین سے تمہارے پاس آوے اوسکو یہ قصے سناؤ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہمکو ضرور سنایئے

ہماری مجلسوں میں کیونکہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو اسامہ نے کہا پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوج کرنے لگے یہاں تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنیکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جھگڑے کو دباتے تھے آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ پاس گئے آپ نے فرمایا ای سعد تم نے نہیں سنیں ابو حباب (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن ابی کی) کی باتیں اوسنے ایسی ایسی باتیں کہیں سعد نے کہا آپ معاف کر دیجیے یا رسول اللہ اور در گذر کیجیے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر والوں نے تو یہ ٹھیرایا تھا کہ عبد اللہ بن ابی کو تاج پہناویں اور عمامہ بند ہواویں (یعنے اوسکو بادشاہ کریں یہانتکا جب اللہ تعالی نے یہ بات نہ ہونے دی اوس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا تو وہ جل گیا (حسد کے مارے) اوسی حسد نے اوس سے یہ کرایا جو آپ نے دیکھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا اوسکو

ف اور وہ موذی مرتے وقت تک منافق ہی رہا کبھی دل سے مسلمان نہ ہوا پر آپ نے اوسکو کبھی نہ ستایا بلکہ اوسکی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے میں اور جب وہ مر گیا تو اوسکے بیٹے کی درخواست پر آپ نے اپنا کرتہ دیا اوسکو پہنانے کو **عن** ابن شہاب فی ہذا الاسناد بمثلہ وزاد وذلک قبل ان یسلم عبد اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اسوقت تک عبد اللہ بن ابی مسلمان نہیں ہوا تہا **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لو اتیت عبد اللہ بن ابی قال فانطلق الیہ ورکب حمارا وانطلق المسلمون وہی ارض سبخۃ فلما اتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الیک عنی فواللہ لقد اذانی نتن حمارک قال فقال رجل من الانصار واللہ لحمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیب ریحا منک قال فغضب لعبد اللہ رجل من قومہ قال فغضب لکل واحد منہما اصحابہ قال فکان بینہم ضرب بالجرید وبالایدی والنعال فبلغنا انہا نزلت فیہم وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کاش آپ عبد اللہ بن ابی پاس تشریف لے جاتے (اور اوسکو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اوس کے پاس اور ایک گدہے پر سوار ہوئے اور مسلمان بہی چلے وہ زمین شور تہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس آئے تو وہ بولا جدا رہو مجھ سے قسم خدا کی آپکے گدہے کی بو نے مجھکو پریشان کر دیا ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپکے گدہے کی بو تیری بو سے بہتر ہے

یہ سنکر عبداللہ کے قوم مین کا ایک شخص غصے ہوا اور طرفین کے لوگون کو غصہ آیا اور مار کی مارہولی لکڑی اور ہاتھہ اور جوتون سے انس نے کہا پھر ہمکو خبر پہونچی کہ یہ آیت وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا اون کے باب مین اوتری یعنے اگر دو گروہ مسلمانون کے آپس مین لڑین تو اون مین میل کرو دو اخیر تک

باب قَتْلِ اَبِیْ جَہْلٍ ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَہْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَوَجَدَہٗ قَدْ ضَرَبَہُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْیَتِہٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْ جَہْلٍ فَقَالَ وَہَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْہُ اَوْ قَالَ قَتَلَہٗ قَوْمُہٗ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ اَبُوْ جَہْلٍ فَلَوْ غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِیْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی یہ سنکر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفراء کے بیٹون نے اوسے ایسا مارا ہے کہ ٹھنڈا ہو گیا ہے (یعنے موت کے قریب ہے) ابن مسعود نے اوسکی ڈاڑہی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے وہ بولا کیا تم زیادہ ہوا اس شخص سے جسکو تم نے مارا ہے (یعنے مجھ سے زیادہ قریش مین کوئی بڑے درجہ کا نہین) یا اوس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تمنے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہین) ابو مجلز نے کہا ابوجہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجھے مارتا **ف** مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال مین تھا اسکا مطلب یہ تھا کہ عفراء کے بیٹے انصار تھے اور وہ کھیت اور باغ رکھتے تھے تو کاشتکار اور کسان ہوئے ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے تو وہ آرزو کرتا تھا کاش مین اون کے ہاتھہ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھہ سے مارا جاتا تو میری شان پر دھبہ نہ لگتا ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل نے پوچھا کس کی فتح ہوئی ابن مسعود نے کہا اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی پھر اسکا سر کاٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر ڈالدیا تب آپ شکر الہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تھا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّعْلَمُ لِیْ مَا فَعَلَ اَبُوْ جَہْلٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ وَقَوْلِ اَبِیْ مِجْلَزٍ کَمَا ذَکَرَہٗ اِسْمٰعِیْلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب قَتْلِ کَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ طَاغُوْتِ الْیَہُوْدِ کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل

ف نووی نے کہا آپ نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور انہون نے مکر اور فریب سے اوسکو قتل کیا اور اسکی وجہ یہہ تہی کہ کعب نے عہد شکنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجو کرتا تہا آپ کی اور برا

کہتا تہا آپ کو اور پہلے یہ اقرار کیا تہا کہ آپکے دشمن کو مدد نہ دونگا پہر دشمنون کے ساتہہ شریک
ہوا اور یہ قتل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے خلاف عہد نہ تہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے
عنہ کی مجلس مین ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنے دغا) تہا اونہون نے اوس کی گردن
ماردی کیونکہ غدر جب ہوتا کہ امان دیکر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ
چکی ہو اوسکا قتل فریب اور تدبیر سے بہی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہین **عن** جابر
رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن لِکَعبِ بنِ الاَشرَفِ
فَاِنَّہٗ قَد اٰذَی اللہَ تَعَالیٰ وَرَسُولَہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بنُ مَسلَمَۃَ یَا رَسُولَ اللہِ
اَتُحِبُّ اَن اَقتُلَہٗ قَالَ نَعَم قَالَ ائذَن لِی فَلاَقُل قَالَ قُل فَاَتَاہُ فَقَالَ لَہٗ وَذَکَرَ مَا بَینَہُمَا
وَقَالَ اِنَّ ہٰذَا الرَّجُلَ قَد اَرَادَ صَدَقَۃً وَقَد عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَہٗ قَالَ وَاَیضًا وَاللہِ لَتَمَلُّنَّہٗ قَالَ
اِنَّا قَد اتَّبَعنَاہُ الاٰنَ وَنَکرَہُ اَن نَدَعَہٗ حَتّٰی نَنظُرَ اِلٰی اَیِّ شَیءٍ یَصِیرُ اَمرُہٗ قَالَ وَقَد اَرَدتُّ
اَن تُسلِفَنِی سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرہَنُنِی قَالَ مَا تُرِیدُ قَالَ تَرہَنُنِی نِسَاءَکُم قَالَ اَنتَ اَجمَلُ العَرَبِ اَنَرہَنُکَ
نِسَاءَنَا قَالَ تَرہَنُونِی اَولَادَکُم قَالَ یُسَبُّ ابنُ اَحَدِنَا فَیُقَالُ رُہِنَ فِی وَسقَینِ مِن تَمرٍ
وَلٰکِن نَرہَنُکَ اللَّاْمَۃَ یَعنِی السِّلَاحَ قَالَ نَعَم وَوَاعَدَہٗ اَن یَاْتِیَہٗ بِالحَارِثِ وَاَبِی عَبسِ
بنِ جَبرٍ وَعَبَّادِ بنِ بِشرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوہُ لَیلًا فَنَزَلَ اِلَیہِم قَالَ سُفیَانُ قَالَ غَیرُ عَمرٍو
قَالَتِ امرَاَتُہٗ اِنِّی لَاَسمَعُ صَوتًا کَاَنَّہٗ صَوتُ دَمٍ قَالَ اِنَّمَا ہٰذَا مُحَمَّدٌ وَرَضِیعُہٗ وَاَبُو نَائِلَۃَ
اِنَّ الکَرِیمَ لَو دُعِیَ اِلٰی طَعنَۃٍ لَیلًا لَاَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ اِنِّی اِذَا جَاءَ فَسَوفَ اَمُدُّ یَدِی
اِلٰی رَاْسِہٖ فَاِذَا استَمکَنتُ مِنہُ فَدُونَکُم قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَہُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ
مِنکَ رِیحَ الطِّیبِ قَالَ نَعَم تَحتِی فُلَانَۃُ ہِیَ اَعطَرُ نِسَاءِ العَرَبِ قَالَ فَتَاْذَنُ لِی اَن اَشُمَّ مِنہُ
قَالَ نَعَم فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ اَتَاْذَنُ لِی اَن اَعُودَ قَالَ فَاستَمکَنَ مِن رَاْسِہٖ ثُمَّ
قَالَ دُونَکُم قَالَ فَقَتَلُوہُ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو بیشک اوس نے ستایا ہے اللہ کو اور اوس کے رسول
کو اور سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ کعب پہلے مکہ جا کر مشرکون کو ترغیب دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے
کی پہر مدینہ مین آکر مسلمانون کی عورتون پر غزلین کہنا شروع کین اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کی محمد بن سلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ مین مار ڈالون اوسکو آپنے فرمایا ہان محمد
بن سلمہ نے کہا تو اجازت دیجیے مجھکو کہنے کی (یعنے مین اوس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتین کرون
گو ظاہر مین آپ کی برائی بہی ہو تاکہ وہ میرا اعتبار کرے) آپنے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو) پہر محمد بن سلمہ نے
کعب سے باتین کین اور اپنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہمکو تکلیف مین ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جسکا
ظاہری معنی اور ہے اور در اصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہمپر جاری کیے اور اون کے بجا
لانے مین نفس کو تکلیف ہوتی ہے) جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا ابہی اور قسم خدا کی تمکو تکلیف ہوگی
محمد بن سلمہ نے کہا اب تو ہم اوس کے شریک ہو چکے اور اب اوسکا چھوڑ دینا بہی برا معلوم ہوتا ہے
جب تک ہم اوسکا انجام نہ دیکھ لین کہ اوسکا کیا ہوتا ہے۔ محمد بن سلمہ نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ تم مجھکو کچھ قرض دو
کعب نے کہا اچھا تم کیا چیز گرو کروگے محمد بن سلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتین گرو کرو محمد بن
سلمہ نے کہا تم تو عرب مین سب سے زیادہ خوبصورت ہو ہم اپنی عورتین تمہارے پاس کیونکر گرو کرین کعب نے کہا
اچھا اپنی اولاد گرو رکھو محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہینگے کہ کھجور کے دو وسق پر گرو ہوا تھا البتہ ہم اپنے
ہتیار تمہارے پاس گرو کرینگے (اس مین یہ مصلحت تہی کہ ہتیار لیکر اوس مردود پاس جا سکین اور اوس کو
قتل کرین) کعب نے کہا اچھا پہر محمد بن سلمہ نے اوس سے وعدہ کیا کہ مین حارث (بن اوس) کو اور ابو عبس بن
جبر (عبد الرحمن) اور عباد بن بشر کو لیکر آؤنگا (سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش
جو کعب کے رضاعی بہائی تہے وہ بہی گئے) یہ سب لوگ آئے اور اوسکو بلایا رات کو وہ اوترا اپنے بالا
خانے پر سے (عمرو کے سوا اورون کی روایت مین یہ ہے کہ اوسکی عورت نے کہا یہ آواز تو خون کی آواز معلوم
ہوتی ہے کعب نے کہا واہ یہ تو محمد بن سلمہ ہین اور اون کے رضاعی بہائی اور ابو نائلہ ہین (امام نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یون ہے کہ محمد بن سلمہ ہین اور اون کے رضاعی بہائی ابو نائلہ بخاری کی روایت
مین ہے کہ کعب نے کہا واہ یہ تو میرے بہائی محمد بن سلمہ ہین اور میرے دودہ بہائی ابو نائلہ ہین اور یہی
صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے
کے لیے بہی اوسکو بلا دین تو چلا آوے محمد نے (اپنے یارون سے) کہا جب کعب آویگا تو مین اپنا ہاتہ اوسکی
سر کیطرف بڑہاؤنگا اور جب مین اچہی طرح اوسکا سر تہام لون تو تم اپنا کام کرنا پہر کعب اوترا چادر

کو بغل کے تلے کیے ہوئے اُن لوگون نے کہا کیسی عمدہ خوشبو جو تم مین سے آرہی ہے کعب نے کہا ہان میرے پاس
فلانی عورت ہی وہ عرب کی سب عورتون سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو مین
تمہارا سر سونگھون کعب نے کہا اچھا محمد نے اُسکا سر سونگھا پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا اگر اجازت دو تو پھر سونگھون اور
زور سے اُسکا سر تھاما اور یارون سے کہا لیو انہون نے اُسکو تمام کیا **باب** غزوہ خیبر یعنی خیبر کی
لڑائی کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غزا خیبر قال فصلینا عندھا صلوة الغداة بغلس فرکب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
رکب ابو طلحة وانا ردیف ابی طلحة فاجری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر
وان رکبتی لتمس فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانحسر الازار عن فخذ نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فانی لاری بیاض فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما دخل
القریة قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین
قالھا ثلاث مرار قال وقد خرج القوم الی اعمالھم فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال
بعض اصحابنا والخمیس قال واصبناھا عنوة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑھی اندھیرے مین پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے مین اون کے ساتھ سوار ہوا ایکہی گھوڑے
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیون مین گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ران کو چھو جاتا اور آپ کی ران سے تہبند ہٹ گئی تھی (گھوڑا دوڑانے مین) تو مین آپ
کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا **ف** نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی
ہے کہ ران ستر نہین ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت مین کئی حدیثین آئین
ہین اور اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ یہان بلا اختیار ران کھل گئی دوڑانے کی وجہ سے اور
انس کی نظر یکایک اوس پر پڑی انتہی **ف** جب آپ بستی مین پہونچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب
ہوا خیبر ہم جب اوترین کسی قوم کے میدان مین تو برا ہے دن اون لوگون کا جو ڈرائے گئے تین بار آپنے یہ
فرمایا اوس وقت یہودی لوگ اپنے اپنے کامون کو نکلے تھے وہ کہنے لگے محمد آن پہونچے لشکر کے ساتھ انس
نے کہا ہم نے خیبر کو زور شمشیر فتح کیا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت ردف

اَبِی طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَوْمَ خَیْبَرَ وَقَدَمِیْ تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَیْنَاهُمْ حِیْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِیَهُمْ وَخَرَجُوْا بِفُؤُوْسِهِمْ
وَمَکَاتِلِهِمْ وَمُرُوْرِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ قَالَ فَهَزَمَهُمُ
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین ابوطلحہ کے ساتھ سوار تھا خیبر کے دن اور میرا پاؤن
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤن سے چھو رہا تھا پھر ہم اون کے پاس پہونچے آفتاب
نکلتے ہی اونہون نے اپنے جانورون کو باہر نکالا تھا اور کلہاڑیان اور زنبیلین اور کدالین لیکر پہاڑ ن
درخت پر چڑھنے کی الیکر نکلے تہے وہ کہنے لگے محمدؐ آپہونچے لشکر کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر ہم جب اوترین کسی قوم کی زمین مین تو بری ہی صبح اون لوگون کی جو
ڈرائے گئے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر اللہ تعالی نے شکست دی اُن کو **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ قَالَ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا
بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین پہونچے تو یہ آیت پڑہی اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ
الْمُنْذَرِیْنَ **ف** یعنی اس کے او پر گذرے اور یہ استشہاد ہی قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے
آپ نے مکہ کی فتح مین بتون کو کوچتے وقت فرمایا جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ مگر مکروہ ہے روزمرہ کی باتون
مین ہازاح اور دل لگی مین کیونکہ خلاف ہے عظمت کے **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ فَسِرْنَا لَیْلًا
فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْاَکْوَعِ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَیْهَاتِکَ وَکَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا
فَنَزَلَ یَحْدُوْ بِالْقَوْمِ یَقُوْلُ **اَللّٰهُمَّ** لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاغْفِرْ فِدَآءً لَّکَ مَا اقْتَفَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا وَاَلْقِیَنْ سَکِیْنَةً عَلَیْنَا اِنَّا اِذَا
صِیْحَ بِنَا اَتَیْنَا وَبِالصِّیَاحِ عَوَّلُوْا عَلَیْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا
السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرٌ قَالَ یَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ لَوْلَا اَمْتَعْتَنَا بِهٖ
قَالَ فَاَتَیْنَا خَیْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰی اَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِیْدَةٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَ

فتحها عليكم فلما امسى الناس مساء اليوم الذي فتحت عليهم اوقدوا نيرانا كثيرة فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه النيران على اي شيء يوقدون قالوا على لحم قال
اي لحم قالوا لحم الحمر الانسية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهريقوها واكسروها
فقال رجل او يهريقوها ويغسلوها قال او ذاك قال فلما تصاف القوم كان سيف عامر فيه
قصر فتناول به ساق يهودي ليضربه ويرجع ذباب سيفه فاصاب ركبة عامر رضي الله
تعالى عنه فمات منه قال فلما قفلوا قال سلمة وهو آخذ بيدي قال فلما رآني رسول
الله صلى الله عليه وسلم ساكتا قال ما لك قلت له فداك ابي وامي زعموا ان عامرا رضي
الله تعالى عنه حبط عمله قال من قاله قلت فلان وفلان واسيد بن حضير الانصاري
فقال كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد قل عربي
مشى بها مثله وخالف قتيبة محمدا في الحديث في حرفين وفي رواية
ابن عباد والق سكينة علينا ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کیطرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم میں سے بولا اے عامر بن اکوع (میرے
بھائی کو) کچھ اپنے شعر ہمیں نہیں سناتے (تاکہ رستہ کٹے اور جی نہ گھبراوے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شعر
سب برے نہیں ہوتے اوس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے وہ اترے اور گا کر پڑھنے لگے
(نووی نے کہا سفر میں یہ عجب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کے خوش کرنے کے لیے سا اونٹ اس گانے سے ایسا
مست ہو جاتا ہے کہ اوسکو چلنے کی تکان مطلق نہیں رہتی) ~ تو ہدایت گر نہ کرتا اے خدا ❊
کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا ❊ ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا ❊ بخشدے ہمکو ہوئی جو کچھ خطا ❊
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خدا پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اُس شخص پر ہوتے ہیں جس پر
کوئی بلا آسکے اور خدا تعالی پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہیں
قاتلہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کروں
تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہیں کہہ سکتے ت کافروں سے جب ہووے سامنا
❊ دے ہمارے پاؤں کو وہاں پر جما ❊ اور تسلی اور تشفی دے خدا ❊ ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہی سدا ❊ صبح
تڑکے کافروں نے غل کیا ف یعنی ہمکو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے اور بخاری کی روایت

یعنی تیسرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخشدے ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہون جبتک جیئین اور آٹھوین مصرع
کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہین تو ہم انکار کرتے ہین **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہ کون ہانکنے والا ہے لوگون نے عرض کیا عامر بن الاکوع آپنے فرمایا اللہ تعالی اوسپر رحم کرے ایک
شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہ آپنے ہم کو اوس سے فائدہ اوٹھانے دیا ہوتا **ف**
صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ لڑائی کے موقع مین کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا
اس لیے اونہون نے ایسا کہا یہ بھی آپ کا ایک معجزہ تھا **ت** سلمہ بن اکوع نے کہا پھر ہم خیبر مین پہنچے
اور ہمنے خیبر والون کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی بعد اوس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے فتح
کردیا خیبر کو تمہارے ہاتھون سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگون نے بہت انگار
جلائے آپنے پوچھا یہ انگار کیسے ہین اور کیا پکاتے ہین انھون نے کہا گوشت پکاتے ہین آپنے فرمایا کاہیکا گوشت
اونہون نے کہا بستی کے گدہون کا آپ نے فرمایا پھاڑو اونکو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیون کو **ف** نووی
نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدہون کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علماء
کا اور اس حدیث کا بیان ہم شرح کے کتاب النکاح مین گذرا اور مالکیہ جو قائل ہین اوسکی اباحت کے وہ یہ
تاویل کرتے ہین کہ آپ نے منع فرمایا اس سے کیونکہ حاجت تھی گدہون کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے
پہلے اونہون نے ایسا کیا تھا **ت** ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گوشت پھینک دین اور ہانڈیان
کو دہو ڈالین آپنے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی رای بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے) پھر جب صف
باندہی لوگون نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤن مین مارنے لگے خود اون کے لوٹ کر
لگی گھٹنے مین اور وہ مر گئے اوس زخم سے جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو چپ چپ دیکھا آپ نے پوچھا اے سلمہ تیرا کیا حال ہے مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہون لوگ کہتے ہین کہ عامر کا عمل لغو ہوگیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا)
آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری آپ نے فرمایا اونہون نے
غلط کہا عامر کو دوہرا ثواب ہوا (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپنے اپنے دونون
انگلیون کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنی کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت مین) اور مجاہد ہے
(یعنی جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اوسکی مثل یا اوسکو مشابہ کوئی

عوب کم ہوگا عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِيْ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قِتَالًا شَدِيْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ
فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَشَكُّوْا فِيْهِ رَجُلٌ مَاتَ فِيْ سِلَاحِهِ
وَشَكُّوْا فِيْ بَعْضِ اَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِئْذَنْ لِيْ اَنْ اَرْجُزَ لَكَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا + وَلَا تَصَدَّقْنَا وَ
لَا صَلَّيْنَا + فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ + وَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا + وَثَبِّتِ
الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا + وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا + فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ قَالَهُ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ
اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَاتَ
بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
ثُمَّ سَاَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ
اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا يَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکر اوسکی تلوار خود اوسپر پلٹ گئی وہ مرگیا تو آپکے اصحاب نے اوسکے باب مین گفتگو
کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے ہتیار سے آپ مرگیا اسیطرح کچھ شکایت کی اوس کے باب مین سلمہ نے کہا پہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھے رجز پڑہنے کی (رجز
وہ موزون کلام ہے ایک بحرہے شعر کی) آپ نے اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مجہی
معلوم ہے جو تم کہوگے پہر مین نے کہا ان شعرون کو جنکا ترجمہ یہ ہے قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ
کرتا ہمکو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے۔ آپنے فرمایا سچ کہا تو نے پہر مین نے
کہا اوتار اپنی رحمت ہمپر اور جمادے ہمارے پاؤن کو اگر ہمارا سامنا ہو کافرون سے اور مشرکون نے ہجوم
کیا ہمپر جب مین اپنی رجز پڑہ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسکا کلام ہے مین نے

عرض کیا میری بہائی کا آپنے فرمایا اسہ تعالی رحم کرے اوسپر مین نے عرض کیا یارسول اسہ بعض لوگ تو اوسکی نماز پڑہنے سے ڈرتے ہین اور کہتے ہین وہ اپنے ہتیار سے مرا آپنے فرمایا وہ تو جاہد اور مجاہد ہوکر مرا ابن شہاب نے کہا مین نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچہا تو اوسنے بہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی صرف اوسنے یہ کہا کہ جب مین نے یہ کہا کہ بعضے لوگ اوسپر نماز پڑہنے سے ڈرتے ہین تو آپ نے فرمایا وہ جہوٹے ہین وہ تو جاہد اور مجاہد ہوکر مرا اور اوسکو دوہرا ثواب ہے اور اشارہ کیا آپنے اپنی اونگلی سے

باب غزوۃ الاحزاب وھی الخندق

غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان

عن البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب ینقل معنا التراب ولقد واری التراب بیاض بطنہ وھو یقول - واللہ لولا انت ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فانزلن سکینۃ علینا + ان الاولی قد بغوا علینا + قال وربما قال - ان الملا قد ابوا علینا + اذا ارادوا فتنۃ ابینا + ویرفع بھا صوتہ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم احزاب کے دن ہمارے ساتہہ مٹی ڈہوتے تہے (جب خندق کہودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپکے پیٹ کی سفیدی کو چہپا لیا تہا آپ یہ فرماتے تہے قسم اسہ تعالی کی اگر تو ہدایت نکرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے تو اوتار اپنی رحمت کو ہمپر اون لوگوں نے (یعنے مکہ والون نے) نمانا ہمارا کہنا (یعنے ایمان نلائے) اور ایک روایت مین ہے ان جماعت نے نمانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہین (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہین شریک ہوتے اون کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تہے **ف** نووی نے کہا اسحدیث سے رجز کا استحباب نکلتا ہے محنت کیوقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہ بہی نکلتا ہے کہ امام کو بہی ان کامون مین شریک ہونا چاہیے ضرورت کیوقت افسوس ہے کہ رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم تو مٹی تک ڈہونے مین عار نہ کرین اور اس ماتی کے بعضے بیوقوف ٹٹ پونجیے امیر جنکو کوڑی برابر اختیار نہین ہے غریب کو ساتہہ کہلانے مین یا غریب کو اپنے پاس بٹہانے مین عار کرین سلام علیک کرنیسے وہ خفا ہون سنت کیموافق مصافحہ کرنے سے وہ ناراض ہون پہر کلمہ ہیکے مسلمان ہین علانیہ کیون نہین کہتے کہ ہم کافر ہین مرتد ہین ملعون ہین معاذ اللہ من ذلک

عن ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالی عنہ فذکر مثلہ الا انہ قال - ان الاولی قد بغوا علینا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ان لوگوں نے ہجوم کیا

ہمارے بچو اور سرکشی کی (بخاری کی روایت میں یہی ہے) عَنْ سَہلِ بنِ سَعدٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ
عَنْہُ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰی
اَکْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْآخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْمُھَاجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق
کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے آپ نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش
اور بخشدے تو مہاجرین و انصار کو ف نری قسمت اُن مہاجرین اور انصار کی واسطے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم اللہ اللہ جل جلالہ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پر اللہ
اونہی کو ہے جو جانتے ہیں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ
لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْآخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخشدے
انصار اور مہاجرین کو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُولُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْآخِرَۃِ قَالَ شُعْبَۃُ اَوْ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَا
عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْآخِرَۃِ فَاَکْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ عیش آخرۃ ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار
اور مہاجرین پر عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کَانُوا یَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَھُمْ وَھُمْ یَقُولُونَ اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْآخِرَۃِ فَانْصُرِ
الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ وَفِیْ حَدِیْثِ شَیْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اون کے ساتھ
تھے وہ کہتے تھے یا اللہ نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت
میں ہے بخشدے انصار اور مہاجرین کو عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوا یَقُولُونَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوا مُحَمَّدًا عَلَی الْاِسْلَامِ
اَوْ قَالَ عَلَی الْجِھَادِ شَکَّ حَمَّادٌ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اَللّٰھُمَّ
اِنَّ الْخَیْرَ خَیْرُ الْآخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہین جنہون نے بیعت کی ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و
سلم سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ بھلائی
تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **باب** غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ وَغَيْرِهَا
ذی قرد وغیرہ لڑائیون کا بیان **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ خَرَجْتُ قَبْلَ
أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَىٰ بِذِي قَرَدٍ قَالَ
فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَقَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا
صَبَاحَاهْ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَىٰ وَجْهِي حَتَّىٰ أَدْرَكْتُهُمْ
وَقَدْ أَخَذُوا بِذِي قَرَدٍ يَسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا
ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَأَرْتَجِزُ حَتَّىٰ اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ
ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ
حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ
فَأَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ نَاقَتِهِ حَتَّىٰ دَخَلْنَا
الْمَدِينَةَ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور
آپ کی دودہیلی اونٹنیان ذی قرد مین چرتی تھین (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن
کے فاصلہ پر بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضون نے کہا سنہ ۶
ہجری مین حدیبیہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام ملا اوس نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی دودہیلی اونٹنیان جاتی رہین مین نے پوچھا کس نے لین اوس نے کہا غطفان نے (جو ایک
شاخ ہے قیس قبیلہ کی) یہ سنکر مین تین بار چلایا یا صباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اوس وقت
کہتے ہین جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگون کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے
دونون جانب والون کو سنا دیا پھر مین سیدھا چلا یہان تک کہ مین نے اون لوٹیرون کو ذی قرد مین پایا
اونہون نے پانی پینا شروع کیا تھا مین نے تیر مارنا شروع کیے مین تیرانداز تھا اور کہتا
جاتا تھا أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ **ف** یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہین مین اکوع کا بیٹا ہون

جنگ مین ایسا کہنا درست ہو تاکہ دشمن پر رعب پڑے آج کمینون کی تباہی کا دن ہو یا آج پہچان ہوگی
کس نے شریف کا دودہ پیا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جسمین پہچان ہوگی اوس شخص کی جو بچپنے
سے لڑائی کا دودہ پیتا رہا ہے اور جنگ مین ماہر ہے **ت** مین رجز پڑہتا رہا یہانتک کہ اونٹنیاں
اون سے چھڑالین بلکہ اور تیس چادرین اون کی چھینین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ بھی آگئے
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اون لوگون کو مین نے پانی پینے نہین دیا ہے وہ پیاسے ہین اب
اون پر لشکر کو بھیجیے آپنے فرمایا اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیزین لے چکا اب جانے دے سلمہ نے کہا پھر
ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر اپنے ساتھ مجھکو بٹھلایا یہانتک کہ ہم مدینہ مین
پہونچے **عن** سلمة بن الاكوع رضي الله تعالى عنه قال قدمنا الحديبية مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم ونحن اربع عشرة مائة وعليها خمسون شاة لا ترويها قال فقعد
رسول الله صلى الله عليه وسلم على جبا الركية فاما دعا واما بسق فيها قال فجاشت فسقينا
واستقينا قال ثم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دعانا للبيعة في اصل الشجرة قال
فبايعته اول الناس ثم بايع وبايع حتى اذا كان في وسط من الناس قال بايع يا سلمة
قال قلت قد بايعتك يا رسول الله في اول الناس قال وايضا قال ورآني رسول الله صلى
الله عليه وسلم عزلا يعني ليس معي سلاح قال فاعطاني رسول الله صلى الله عليه
وسلم حجفة او درقة ثم بايع حتى اذا كان في آخر الناس قال الا تبايعني يا سلمة
قال قلت قد بايعتك يا رسول الله في اول الناس وفي اوسط الناس قال وايضا قال
فبايعته الثالثة ثم قال لي يا سلمة اين حجفتك او درقتك التي اعطيتك قال قلت
يا رسول الله لقيني عمي عامر عزلا فاعطيته اياها قال فضحك رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقال انك كالذي قال الاول اللهم ابغني حبيبا هو احب الي
من نفسي ثم ان المشركين راسلونا الصلح حتى مشى بعضنا في بعض واصطلحنا
قال وكنت تبيعا لطلحة بن عبيد الله اسقي فرسه واحسه واخدمه واكل
من طعامه وتركت اهلي ومالي مهاجرا الى الله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم
قال فلما اصطلحنا نحن واهل مكة واختلط بعضنا ببعض اتيت شجرة

فكسحت شوكها فاضطجعت في أصلها قال فأتاني أربعة من المشركين من أهل مكة فجعلوا
يقعون في رسول الله صلى الله عليه وسلم فأبغضتهم فتحولت إلى شجرة أخرى وعلقوا سلاحهم
واضطجعوا فبينما هم كذلك إذ نادى مناد من أسفل الوادي يا للمهاجرين قتل ابن زنيم قال
فاخترطت سيفي ثم شددت على أولئك الأربعة وهم رقود فأخذت سلاحهم فجعلته
ضغثا في يدي قال ثم قلت والذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لا يرفع أحد
منكم رأسه إلا ضربت الذي فيه عيناه قال ثم جئت بهم أسوقهم إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال وجاء عمي عامر رضي الله تعالى عنه برجل من العبلات يقال له مكرز
يقوده إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على فرس مجفف في سبعين من المشركين فنظر
إليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعوهم يكن لهم بدء الفجور وثناه فعفا
عنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنزل الله وهو الذي كف أيديهم عنكم و
أيديكم عنهم ببطن مكة من بعد أن أظفركم عليهم الآية كلها قال ثم خرجنا
راجعين إلى المدينة فنزلنا منزلا بيننا وبين بني لحيان جبل وهم المشركون فاستغفر رسول
الله صلى الله عليه وسلم لمن رقي هذا الجبل الليلة كأنه طليعة للنبي صلى الله عليه و
سلم وأصحابه قال سلمة فرقيت تلك الليلة مرتين أو ثلاثا ثم قدمنا المدينة فبعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا
معه وخرجت معه بفرس طلحة أنديه مع الظهر فلما أصبحنا إذا عبد الرحمن الفزاري
قد أغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستاقه أجمع وقتل راعيه قال
فقلت يا رباح خذ هذا الفرس فأبلغه طلحة بن عبيد الله وأخبر رسول الله صلى
الله عليه وسلم أن المشركين قد أغاروا على سرحه قال ثم قمت على أكمة
فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم أرميهم بالنبل
وأرتجز أقول أنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فألحق رجلا منهم فأصك سهما في
رحله حتى خلص نصل السهم إلى كتفه قال قلت خذها وأنا ابن الأكوع واليوم يوم
الرضع قال فوالله ما زلت أرميهم وأعقر بهم فإذا رجع إلي فارس أتيت شجرة فجلست في

أصلها ثم رميته فعقرت به حتى إذا تضايق الجبل فدخلوا في تضايقه علوت الجبل
فجعلت أرديهم بالحجارة قال فما زلت كذلك أتبعهم حتى ما خلق الله تعالى من بعير من
ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا خلفته وراء ظهري وخلوا بيني وبينه ثم اتبعتهم
أرميهم حتى ألقوا أكثر من ثلاثين بردة وثلاثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا إلا
جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه حتى أتوا
متضايقا من ثنية فإذا هم قد أتاهم فلان بن بدر الفزاري فجلسوا يتضحون يعني يتغدون
وجلست على رأس قرن قال الفزاري ما هذا الذي أرى قالوا لقينا من هذا البرح والله ما
فارقنا منذ غلس يرمينا حتى انتزع كل شيء في أيدينا قال فليقم إليه نفر منكم
أربعة قال فصعد إلي منهم أربعة في الجبل قال فلما أمكنوني من الكلام قال قلت هل
تعرفونني قالوا لا ومن أنت قال قلت أنا سلمة بن الأكوع والذي كرم وجه محمد صلى
الله عليه وسلم لا أطلب رجلا منكم إلا أدركته ولا يطلبني فيدركني قال أحدهم
أنا أظن قال فرجعوا فما برحت مكاني حتى رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتخللون الشجر قال فإذا أولهم الأخرم الأسدي وعلى إثره أبو قتادة الأنصاري وعلى
إثره المقداد بن الأسود الكندي قال فأخذت بعنان الأخرم قال فولوا مدبرين قلت
يا أخرم احذرهم لا يقتطعوك حتى يلحق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه قال
يا سلمة إن كنت تؤمن بالله واليوم الآخر وتعلم أن الجنة حق والنار حق فلا
تحل بيني وبين الشهادة قال فخليته فالتقى هو وعبد الرحمن قال فعقر بعبد الرحمن فرسه
وطعنه عبد الرحمن فقتله وتحول على فرسه ولحق أبو قتادة فارس رسول الله صلى
الله عليه وسلم بعبد الرحمن فطعنه فقتله فوالذي كرم وجه محمد صلى الله عليه
وسلم لتبعتهم أعدو على رجلي حتى ما أرى ورائي من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
ولا غبارهم شيئا حتى يعدلوا قبل غروب الشمس إلى شعب فيه ماء يقال له ذو قرد ليشربوا
منه وهم عطاش قال فنظروا إلي أعدو وراءهم فحليتهم عنه يعني أجليتهم عنه
فما ذاقوا منه قطرة قال ويخرجون فيشتدون في ثنية قال فأعدو فألحق رجلا منهم

فأصكه بسهم في نغض كتفه قال قلت خذها وأنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع قال يا ثكلته
أمه أكوعه بكرة قال قلت نعم يا عدو نفسه أكوعك بكرة قال وأردوا فرسين على ثنية
قال فجئت بهما أسوقهما إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ولحقني عامر بسطيحة فيها
مذقة من لبن وسطيحة فيها ماء فتوضأت وشربت ثم أتيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو على الماء الذي حلأتهم عنه فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أخذ
تلك الإبل وكل شيء استنقذته من المشركين وكل رمح وبردة وإذا بلال نحر ناقة من
الإبل التي استنقذت من القوم وإذا هو يشوي لرسول الله صلى الله عليه وسلم من كبدها
وسنامها قال قلت يا رسول الله خلني فأنتخب من القوم مائة رجل فأتبع القوم فلا يبقى
منهم مخبر إلا قتلته قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه في
ضوء النار فقال يا سلمة أتراك كنت فاعلا قلت نعم والذي أكرمك فقال إنهم الآن
ليقرون في أرض غطفان قال فجاء رجل من غطفان فقال نحر لهم فلان جزورا فلما كشفوا
جلدها رأوا غبارا فقالوا أتاكم القوم فخرجوا هاربين فلما أصبحنا قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان خير فرساننا اليوم أبو قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم أعطاني
رسول الله صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما لي جميعا
ثم أردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم وراءه على العضباء راجعين إلى المدينة قال
فبينما نحن نسير قال وكان رجل من الأنصار لا يسبق شدا قال فجعل يقول ألا مسابق إلى
المدينة هل من مسابق فجعل يعيد ذلك قال فلما سمعت كلامه قلت أما تكرم كريما
ولا تهاب شريفا قال لا إلا أن يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت يا رسول الله
بأبي وأمي ذرني فلأسابق الرجل قال إن شئت قال قلت اذهب إليك وثنيت رجلي
فطفرت فعدوت قال فربطت عليه شرفا أو شرفين أستبقي نفسي ثم عدوت في
إثره فربطت عليه شرفا أو شرفين ثم إني رفعت حتى ألحقه قال فأصكه بين كتفيه قال
قلت قد سبقت والله قال أنا أظن قال فسبقته إلى المدينة قال فوالله ما لبثنا إلا ثلاث
ليال حتى خرجنا إلى خيبر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجعل عمي عامر يرتجز

بالقوم — تاللہ لولا اللہ ما اهتدينا * ولا تصدقنا ولا صلينا * ونحن عن فضلك ما
استغنينا * فثبت الاقدام ان لاقينا * وانزلن سكينة علينا * فقال رسول اللہ صلى
اللہ عليه وسلم من هذا قال انا عامر قال غفر لك ربك قال وما استغفر رسول اللہ
صلى اللہ عليه وسلم لانسان يخصه الا استشهد قال فنادى عمر بن الخطاب رضی اللہ
تعالى عنه وهو على جمل له يا نبي اللہ لولا متعتنا بعامر قال فلما قدمنا خيبر
قال خرج ملكهم مرحب يخطر بسيفه يقول قد علمت خيبر اني مرحب * شاكي السلاح
بطل مجرب * اذا الحروب اقبلت تلهب * قال وبرز له عمي عامر رضی اللہ تعالى عنه
فقال — قد علمت خيبر اني عامر * شاكي السلاح بطل مغامر * قال فاختلفا ضربتين
فوقع سيف مرحب في ترس عامر وذهب عامر يسفل له فرجع سيفه على نفسه فقطع اكحله
وكانت فيها نفسه قال سلمة فخرجت فاذا نفر من اصحاب النبي صلى اللہ عليه وسلم يقولون
بطل عمل عامر قتل نفسه قال فاتيت النبي صلى اللہ عليه وسلم وانا ابكي فقلت يا رسول
اللہ بطل عمل عامر قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم من قال ذلك قال قلت ناس من
اصحابك قال كذب من قال ذلك بل له اجره مرتين ثم ارسلني الى علي رضی اللہ تعالى
عنه وهو ارمد فقال لاعطين الراية رجلا يحب اللہ تعالى ورسوله صلى اللہ عليه
وسلم او يحبه اللہ ورسوله قال فاتيت عليا رضی اللہ تعالى عنه فجئت به اقوده و
هو ارمد حتى اتيت به رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم فبسق في عينيه فبرا واعطاه
الراية وخرج مرحب فقال — قد علمت خيبر اني مرحب * شاكي السلاح بطل
مجرب * اذا الحروب اقبلت تلهب * فقال علي رضی اللہ تعالى عنه — انا الذي
سمتني امي حيدره * كليث غابات كريه المنظره * اوفيهم بالصاع كيل
السندره * قال فضرب راس مرحب فقتله ثم كان الفتح على يديه رضی اللہ تعالى
عنه ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہونچے سو ہم چودہ سو آدمی
تھے یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں اور
وہاں پچاس بکریاں تھیں جنکو کنوے کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا یعنے ایسا کم پانی تھا کنوی میں (پہر سوا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے مینڈہ پر بیٹھے تو آپنے دعا کی یا تہوکا کنوئیں مین وہ اوسی وقت ابل آیا پہر ہم نے
جانوروں کو پانی پلایا اور خود بہی پیا بعد اس کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بلایا بیعت
کے لیے درخت کی جڑ مین اسی درخت کو شجرہ رضوان کہتے ہین اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف مین ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ اخیر تک مینے سب سے پہلے لوگون مین آپ سے بیعت
کی پہر آپ بیعت لینے رہے یہانتک کہ آدہے آدمی بیعت کر چکے اوسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ بیعت کر مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ مین تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پہر سہی اور آپنے مجہے نہتا (بے ہتیار)
دیکہا تو ایک بڑی سی ڈہال یا چہوٹی سی ڈہال دی پہر آپ بیعت لینے لگے یہانتک کہ لوگ ختم ہونے لگے
اوسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ مجہہ سے بیعت نہین کرتا مینے عرض کیا یا رسول اللہ مین تو آپ سے بیعت کر چکا
اول لوگون مین پہر بیچ کے لوگون مین آپ نے فرمایا پہر بہی غرض مین نے تیسری بار آپسے بیعت کی پہر
آپنے فرمایا اے سلمہ تیری وہ بڑی ڈہال یا چہوٹی ڈہال کہان ہے جو مین نے تجہے دی تہی مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرا چچا عامر مجہے ملا وہ نہتا تہا مین نے وہ سپر اوسکو دیدی یہ سنکر آپ ہنسے اور
آپنے فرمایا تیری مثال اوس اگلے شخص کے سی ہوئی جس نے دعا کی تہی یا اللہ مجہے ایسا دوست دے جسکو میں
اپنی جان سے زیادہ چاہون پہر مشرکون نے صلح کے پیام بہیجے یہانتک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسرے
طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی سلمہ نے کہا مین طلحہ بن عبیداللہ کی خدمت مین تہا اون کے گہوڑے
کو پانی پلاتا اون کی پیٹہ کہجاتا اونکی خدمت کرتا اونہی کے ساتہہ کہانا کہاتا اور مین نے اپنا گہر بار روپیہ
دولت سب چہوڑ دیا تہا اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والون کی صلح ہو گئی
اور ہر ایک ہم مین کا دوسرے سے ملنے لگا تو مین ایک درخت کے پاس آیا اوس کے تلے سے کانٹے جہاڑے
اور جڑ کے پاس لیٹا اتنے مین چار آدمی مشرکون مین سے آئے مکہ والون مین سے اور لگے جناب رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے مجہے غصہ آیا مین دوسرے درخت کے تلے چلا گیا اونہون نے اپنے
ہتہیار لٹکائے اور لیٹ رہے وہ اوسیحال مین تہے کہ یکایک وادی کے نشیب سے کسینے آواز دی دوڑو
اے مہاجرین ابن زنیم (صحابی) مارے گئے یہ سنتے ہی مین نے اپنی تلوار سونتی اور اون چارون
آدمیون پر حملہ کیا وہ سو رہے تہے اون کے ہتیار مین نے لے لیے اور گٹہا بنا کر ایک ہاتہہ مین رکہے پہر
مین نے کہا قسم اوس کی جس نے عزت دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم مین سے جس نے سر اوٹہایا

مین ایک مار دون گا اُس عضو پر جسمین اوس کی دونون آنکھین مین پھر مین اُنکو کھینچتا ہوا لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پھر آ پہونچا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) مین سے ایک شخص کو لایا جسکو مکرز کہتے تھے وہ اوسکو کھینچتا ہوا لایا ایک گھوڑے پر جسپر جھول پڑی تھی اور ستر آدمیون کے ساتھ مشرکون میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا پھر فرمایا چھوڑ دو ان کو مشرکون کیطرف سے عہد شکنی شروع ہونے دو پھر دوبارہ بھی اونہی کیطرف سے ہونے دو (یعنے ہم اگر ان لوگون کو مارین تو صلح کے بعد ہماری طرف سے عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہین پہلے کافرون کیطرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہین دو بار تب ہمکو بدلا لینا برا نہین) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو معاف کر دیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ اخیر تک یعنی اوس خدا نے اون کے ہاتھون کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتھون کو روکا اون سے مکہ کی سرحد مین جب فتح دی چکا تھا تمکو اونپر۔ پھر ہم لوٹے مدینہ کو راہ مین ایک منزل پر اوترے جہان ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکون کے بیچ مین ایک پہاڑ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اوس شخص کے لیے جو اُس پہاڑ پر چڑھ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپ کا اور آپ کے اصحاب کا سلمہ نے کہا مین رات کو اُس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑھ گیا (اور پہرہ دیتا رہا) پھر ہم مدینہ مین پہنچے تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنیان رباح غلام کو اپنے دین اور مین بھی اوس کے ساتھ تھا طلحہ کا گھوڑا لیے ہوے چراگاہ مین پہنچانے کے لیے اون اونٹنیون کے ساتھ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمن فزاری (مشرک) نے آپ کی اونٹنیون کو لوٹ لیا اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار ڈالا مین نے کہا اے رباح تو یہ گھوڑا لے اور طلحہ پاس پہونچا دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر کہ کافرون نے آپ کی اونٹنیان لوٹ لین پھر مین ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے مین نے تین بار آواز دی یا صباحاہ بعد اوس کے مین اُن لٹیرون کے پیچھے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑھتا ہوا أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ یعنے مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پھر مین کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اوسکی کاٹھی مین مارتا جو اوس کے کاندھے تک پہنچ جاتا (کاٹھی کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پھر قسم خدا تعالے کی مین برابر اونکو تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا جب اون مین کا کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو مین درخت کے تلے آکر اوس کی جڑ مین بیٹھ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہو جاتا یہانتک کہ وہ پہاڑ کے تنگ

رستہ مین گہسے اور مین پہاڑ پر چڑہ گیا اور وہان سے پتہر مارنا شروع کیے اور برابر انکا پیچھا کرتا رہا یہان تک کہ
کوئی اونٹ جسکو اللہ تعالی نے پیدا کیا تہا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا تہا نہ بچا جو
میرے پیچھے نہ رہ گیا ہو اور لوٹیرون نے اسکو نہ چہوڑ دیا ہو تو سب اونٹ سلمہ بن اکوع نے اون سے چہین لیے
سلمہ نے کہا پہر مین اون کے پیچھے چلا تیر مارتا ہوا یہانتک کہ تیس چادرون سے زیادہ اور تیس بہالون سے زیادہ
اون سے اور چہینین وہ اپنے تئین ہلکا کرتے تہے (بہاگنے کے لیے) اور جو چیز وہ پہینکتے مین اوس پر
ایک نشان رکہہ دیتا پتہر کا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اوسکو پہچان لیوین (کہ یہ
غنیمت کا مال ہے اور اوسکو لے لیوین) یہانتک کہ وہ ایک تنگ گہاٹی مین آگئے اور وہان اون
کو بدر فزاری کا بیٹا ملا وہ سب بیٹہے صبح کا ناشتہ کرنے لگے اور مین ایک چہوٹی ٹیکری کے چوٹی پر بیٹہا
فزاری نے کہا یہ کون شخص ہے وہ بولے اس شخص نے ہمکو تنگ کر دیا قسم خدا کی اندہیری رات سے ہمارے
ساتہہ ہے برابر تیر مارے جاتا ہے یہانتک کہ جو کچہ ہمارے پاس تہا سب چہین لیا فزاری نے کہا تم مین
سے چار آدمی اوسکو جا کر مار لین یہ سنکر چار آدمی میری طرف چڑہے پہاڑ پر جب وہ اتنے دور آگئے کہ
میری بات سن سکین تو مین نے کہا تم مجہے جانتے ہو اونہون نے کہا نہین مین نے کہا مین سلمہ ہون
اکوع کا بیٹا (اکوع اون کے دادا تہے لیکن دادا کیطرف اپنے کو منسوب کیا بوجہ شہرت کے اور سلمہ کے
باپ کا نام عمرو تہا اور عامر اون کے چچا تہے کیونکہ وہ اکوع کے بیٹے تہے) قسم اوس شخص کی جس نے
بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہہ کو مین تم مین سے جسکو چاہون گا مار ڈالون گا (تیر سے)
اور تم مین سے کوئی مجہے نہین مار سکتا اون مین سے ایک شخص بولا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پہر وہ سب
لوٹے مین وہان سے نہین چلا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار نظر آئے جو درختون مین گہس
رہے تہے سب سے آگے اخرم اسدی تہے اون کے پیچہے ابو قتادہ اون کے پیچہے مقداد بن اسود کندی
مین نے اخرم کے گہوڑے کی باگ تہام لی یہ دیکہکر وہ لوٹیرے بہاگے مین نے کہا اے اخرم تم اون سے
بچے رہنا ایسا نہ ہو یہ تم کو مار ڈالین جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نہ آلین انہون
نے کہا اے سلمہ اگر تجہ کو یقین ہے اللہ تعالی کا اور پچہلے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت سچ ہے اور جہنم
سچ ہے تو مت روک مجہکو شہادت سے (یعنی بہت ہوگا تو یہی کہ مین اون لوگون کے ہاتہہ سے شہید ہونگا
اس سے کیا بہتر ہے) مین نے انکو چہوڑ دیا انکا مقابلہ ہوا عبد الرحمن فزاری سے اخرم نے اوس کے

گھوڑی کو زخمی کیا اور عبدالرحمن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا اتنے مین
حضرت ابو قتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار آن پہونچے اور اونہون نے عبدالرحمن کو برچھی مار کر
قتل کیا تو قسم اوس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو مین اُنکا پیچھا کیے گیا مین
اپنے پاؤن سے ایسا دوڑ رہا تہا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ اون کا غبار یہانتک
کہ وہ لٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھاٹی مین پہونچے جہان پانی تہا اور اُسکا نام ذی قرد تہا وہ اُترے
پانی پینے کو پیاسے تہے پہر مجھے دیکھا مین اون کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تہا آخر مین نے اون کو پانی پر سے ہٹادیا
وہ ایک قطرہ بہی نپی سکے اب وہ دوڑتے چلے کسی گھاٹی کی طرف مین بہی دوڑا اور اُن مین سے کسی کو پاکر
ایک تیر لگا دیا اوس کے شانے کی ہڈی مین اور مین نے کہا لے اسکو اور مین بیٹا ہون اکوع کا اور یہ دن
کمینون کی تباہی کا ہے وہ بولا (خدا کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اسکی مان اوسپر روئے کیا وہی اکوع ہے
جو صبح کو میرے ساتھ تہا مین نے کہا ہان اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبحکو تیرے ساتھ تہا
سلمہ بن اکوع نے کہا ان لٹیرون کے دو گھوڑے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) اونہون نے اون کو
چھوڑ دیا ایک گھاٹی مین مین اون گھوڑون کو کہینچتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا وہان
مجھکو عامر ملے ایک چھاگل دودہ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی کے پیر ہوئی مین نے وضو کیا اور دودہ پیا
(اللہ اکبر سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تہک گئے اونٹ تہک
گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تہکے اور دن بہر مین نہ کچہ کہایا نہ پیا یہ اللہ جل جلالہ کی امداد تھی)
پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اُس پانی پر تہے جہان سے مین نے لٹیرون کو بہگایا تہا
مین نے دیکہا تو آپ نے سب اونٹ لے لیے ہین اور سب چیزین جو مین نے مشرکون سے چہینی تہین سب
برچہی اور چادرین اور بلال رضی اللہ عنہ نے اون اونٹون مین سے جو مین نے چہینے تہے ایک اونٹ نحر کیا
ہے اور وہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اوسکی کلیجی اور کوہان بہون رہے ہین مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجیے لشکر مین سے سو آدمی چن لینے کی پہر مین اون لٹیرون کا پیچھا کرتا ہون
اور اون مین سے کوئی شخص باقی نہین رکہتا جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جاکر) یعنے سب کو مار ڈالتا ہون ایہ سنکر
آپ ہنسے یہانتک کہ داڑہین آپ کی کہل گئین انگار کی روشنی مین آپنے فرمایا اے سلمہ تو یہ کرسکتا ہے مین نے
کہا ہان قسم اوسکی جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی سرحد مین پہونچ گئے وہان

اون کی مہمانی ہو رہی ہے اتنے مین ایک شخص آیا غطفان مین سے وہ بولا فلان شخص نے اون کے لیے ایک
اونٹ کاٹا تہا وہ اوسکی کہال نکال رہے تہے اتنے مین اون کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگے لوگ آگئے تو
تو وہان سے بہی بہاگ کہڑے ہوے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سوارون مین بہتر سوار ابو قتادہ
ہین اور پیادون مین سب سے بڑہکر سلمہ بن الاکوع ہین سلمہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دو حصے
دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونون مجہی کو دیدیے بعد اوس کے آپنے مجھے اپنے ساتہہ بٹہلا
عضبا پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تہے کہ ایک انصاری جو دوڑنے مین کسی سے پیچہے نہین رہتا تہا کہنے
لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجہسے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تہا جب مین نے اسکا کہنا سنا تو اوس سے
کہا تو بزرگ کی بزرگی نہین کرتا اور بزرگ سے نہین ڈرتا وہ بولا نہین البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بزرگی کرتا ہون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری مان باپ آپ پر فدا ہون مجہے چہوڑ دیجیے مین اس مرد کے
آگے بڑہو لگا دوڑ مین آپ نے فرمایا اچہا اگر تیرا جی چاہے تب مین نے کہا مین آتا ہون تیری طرف اور مین نے
اپنا پاؤن ٹیڑا کیا اور کود پڑا پہر مین دوڑا اور جب ایک یا دو چڑہاؤ باقی رہے تو مین نے اپنے دم کو
روکا پہر اوس کے پیچہے دوڑا اور جب ایک دو چڑہاؤ باقی رہے تو دم کو سنبہالا پہر جو دوڑا تو اوس سے ملگیا
یہانتک کہ ایک گہونسا دیا مین نے اوس کے دونون مونڈہون کے بیچ مین نے کہا قسم خدا کی اب مین آگے
بڑہا پہر اوس سے آگے پہونچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض مین خلاف
ہے) پہر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹہیرے بعد اوس کے خیبر کیطرف نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑہنا شروع کیا قسم اللہ تعالی کی اگر خدا تعالے ہدایت نکرتا تو ہم راہ نہ پاتے
اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین ہوئے تو جمار کہہ ہمارے پاؤن کو اگر ہم
کافرون سے ملین اور اپنی رحمت اور تسلی اوتار ہم پر سدا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون
ہے لوگون نے کہا عامر آپنے فرمایا خدا تعالے بخشے اوسکو سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ
اپنی اونٹ پر تہے یا نبی اللہ آپنے ہمکو فائدہ کیون نہ اٹہانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا پہر جب ہم خیبر مین
آئے تو اوسکا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑہتا تہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ +
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ + إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ یعنے خیبر کو معلوم ہے کہ مین مرحب

ہون پورا ہتیار بند بہادر ناز مودہ کار جب لڑائیان اوڑین شعلے اڑاتی ہوئین یہ سنکر میرے چچا عامر نکلے مر
کے مقابلہ کے لیے اور انہون نے یہ رجز پڑہا ٭ قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ عَامِرٌ ٭ شَاکِ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ ٭ یعنی
خیبر جانتا ہے کہ مین عامر ہون ۔ پورا ہتیار بند لڑائی مین گہسنے والا ٭ پہر دونون کا ایک ایک وار ہوا تو
مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈہال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو اونکی تلوار اونہی
کو لگی اور شہ رگ کٹ گئی اوسی سے مر گئے سلمہ نے کہا پہر مین نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
چند اصحاب کو دیکہا وہ کہہ رہے ہین عامر کا عمل لغو ہو گیا اوس نے اپنے تئین آپ مار ڈالا یہ سنکر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہو گیا
آپنے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا آپکے بعض اصحاب کہتے ہین آپ نے فرمایا جہوٹ کہا جس نے کہا
بلکہ اوسکو دوہرا ثواب ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس
بہیجا اونکی آنکہین دکہہ رہی تہین آپ نے فرمایا مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو دوست رکہتا ہے اللہ
اور اوس کے رسول کو یا اللہ تعالی اور رسول اوسکو دوست رکہتے ہین ابن ہشام کی روایت مین اتنا زیادہ
ہے کہ اللہ تعالی فتح دیگا اوس کے ہاتہون پر اور وہ بہاگنے والا نہین سلمہ نے کہا پہر مین حضرت علی پاس
گیا اور انکو لایا کہینچتا ہوا اون کی آنکہین دکہہ رہی تہین یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے آیا آپنے انکی آنکہون مین اپنا تہوک ڈالدیا وہ اسیوقت اچہے ہو گئے پہر آپ نے اون کو نشان
دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا ٭ قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبٌ ٭ شَاکِ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ ٭ اِذَا
الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو جواب مین یہ کہا اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ
اُمِّیْ حَیْدَرَہْ ٭ کَلَیْثِ غَابَاتٍ کَرِیْهِ الْمَنْظَرَہْ ٭ اُوْفِیْهِمْ بِالصَّاعِ کَیْلَ السَّنْدَرَہْ ٭ یعنی
مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا **ف** حیدر کہتے ہین شیر کو اور جب حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئے تہے تو اون کی مان نے انکا نام اسد رکہا تہا اسد کہتے ہین شیر
کو اور مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ ایک شیر آیا اور اوسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اوس
کے دل مین ڈر پیدا ہو اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے جب وہ پیدا ہوئے تو اون کا
نام اسد رکہا جو اون کے نانا کا نام تہا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر مین تہے جب
لوٹ کر آئے تو انہون نے علی نام رکہا اور اسد کو حیدر کہتے ہین کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے حیدر

حادر ہو ہے اور حادر کے معنی سخت اور پر زور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ مین شیر کی مانند جرأت اور قوت اور
بہادری رکہتا ہون تیری کیا حقیقت ہی **ف** مثل اوس شیر کے جو جنگلون مین ہوتا ہے یعنے شیر ببر
نہایت ڈراونی صورت (کہ اوس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) مین لوگون کو ایک صاع کے بدلے سندرہ
دیتا ہون سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنے وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہین اور مین اون کا
کام ہی تمام کر دیتا ہون (اپہر حضرت علی نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اوسیوقت جہنم کو روانہ ہوا
بعد اوس کے اللہ تعالی نے فتح دی اون کے ہاتہون پر **ف** سیرۃ ابن ہشام مین باسناد ابو رافع سے جو
مولی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہہ تہے جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنا نشان دیکر قلعہ فتح کرنے کے لیے بہیجا حضرت علی جب قلعہ کے قریب پہونچے تو قلعہ
والے باہر نکلے اور انہون نے لڑنا شروع کیا ایک یہودی نے اون پر وار کیا اور اُن کی سپر گرا دی انہون
نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس تہا اوٹہا لیا اور اوسکو سپر کر لیا پہر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے
تک اون کے ہاتہہ ہی مین رہا جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو اونہون نے وہ دروازہ پہینک دیا ابو رافع نے
کہا مین اور سات آدمی اور تہے آٹہون نے کوشش کی اوس دروازہ کو اولٹنے کی تو نہ اولٹ سکے سبحان اللہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اور ہمت خداداد تہی بڑے بڑے بہادرون کو جنکا عرب
مین شہرہ تہا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب مین رہ گئے نووی نے
کہا صحیح یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو
محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر مین لکہا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا
کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تہے اور اور لوگون نے کہا کہ قاتل اوس کے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تہے ابن عبد البر
نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے پہر روایت کیا اونہون نے اپنی اسناد سے سلمہ اور بریدہ سے ایسا
ہی ابن اثیر نے کہا صحیح قول جسپر اکثر اہل حدیث اور اہل سیر ہین یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی تہے رضی
اللہ تعالی اون سے انتہی سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عبد اللہ
بن سہل نے اونہون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کون نکلتا ہے
مرحب سے لڑنے کے لیے محمد بن مسلمہ نے کہا مین جاؤن کا کل میرا بہائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجہے جوش
آرہا ہے آپ نے فرمایا اچہا جا اور دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے کے نزدیک ہوگئے تو ایک

درخت بیچ مین آگیا اور ہر ایک اوس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے
اوس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہانتک کہ دونون کہل گئے آمنے سامنے اور اوس درخت کی صرف جڑ
کہڑی رہ گئی پہر مرحب نے محمد پر حملہ کیا اونہون نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر پر گہس گئی اور اوسی مین اٹک رہی
پہر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اوسکا بہائی باہر نکلا اور
اُس نے پکارا کون آتا ہے مجہہ سے لڑنے کو زبیر بن عوام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہوپہی زاد بہائی
اوس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بنت عبد المطلب زبیر کی مان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول
اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالیگا آپ نے فرمایا نہین تیرا بیٹا خدا چاہے تو اوسکو مار ڈالیگا پہر ایسا ہی ہوا کہ زبیر
نے اُس مردود کو واصل جہنم کیا **نووی** نے کہا اس حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے
منقول ہین ایک تو حدیبیہ کا پانی بڑہ جانا دوسرے حضرت علی کی آنکہہ دفعۃً اچہی ہو جانا تیسرے خبر دینا
حضرت علی کے فتح کی جیسے دوسری روایت مین تصریح موجود ہے چوتہی خبر دینا کہ وہ لوٹیرے اب غطفان
مین ہین انتہے **عن** عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ **عن** عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** قَوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الْاٰيَةَ آیت
وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ کے اترنے کا بیان **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ
التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ
سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ
عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے اسی آدمی مکہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اوترے تنعیم کے پہاڑ سے وہ چاہتے
تہے آپ کو دہوکا دین اور غفلت مین حملہ کرین پہر آپنے اون کو پکڑ لیا اور قید کیا بعد اوس کے آپ نے چہوڑ دیا
اون کو تب اللہ تعالی نے اس آیت کو اوتارا وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ یعنے خدا وہ ہے جس نے روکا
اون کے ہاتہون کو تم سے (اور اُن کا فریب کچہ نہ چلا) اور تمہارے ہاتہون کو اون سے (تمنے اُن کو
قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد مین تمہارے فتح ہو جانے کے بعد **باب** غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ
عورتون کا مردون کے ساتہہ لڑائی مین شریک ہونا **عن** اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ

يوم حنين خنجرا فكان معها فرآها ابو طلحة فقال يا رسول الله هذه ام سليم معها
خنجر فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا الخنجر قالت اتخذته ان دنى
مني احد من المشركين بقرت به بطنه فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك
قالت يا رسول الله اقتل من بعدنا من الطلقاء انهزموا بك فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا ام سليم ان الله عز وجل قد كفى واحسن **ترجمہ** انس سے روایت ہے ام سلیم
(اون کی مان) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ اون کے پاس تہا یہ ابوطلحہ نے دیکہا تو عرض کیا یا رسول
اللہ یہ ام سلیم ہے اور اون کے پاس ایک خنجر ہے آپنے پوچہا یہ خنجر کیسا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ
اگر کوئی کافر میرے پاس آویگا تو اس خنجر سے اسکا پیٹ پہاڑ ڈالونگی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہنسے پہر ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے سوا جو لوگ چہوٹے ہین (فتح مکہ کے روز اون کو مار ڈالیے
اونہون نے شکست پائی آپ سے اسوجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے مسلمان نہین ہوئے) آپ نے فرمایا
اے ام سلیم کافرون کے شر کو خدا تعالے نے کفایت کر لیا اور اس نے ہمپر احسان کیا (اب تیری خنجر
باندہنے کی ضرورت نہین) **عن** انس بن مالك في قصة ام سليم عن النبي صلى الله
عليه وسلم مثل حديث ثابت ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضي الله تعالى عنه
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بام سليم ونسوة من الانصار معه
اذا غزا فيسقين الماء ويداوين الجرحى **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند انصار کی عورتون کو جہاد مین اپنے ساتہہ رکہتے وہ پانی پلاتین اور
زخمیون کی دوا کرتین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتون کو جہاد مین نکلنا درست
ہے اور اون سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دوا وہ اپنے محرمون کی کرین
یا خاوند کی اور غیرون کی بہی کر سکتی ہین بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہہ جائز ہے
انتہے **عن** انس رضي الله تعالى عنه قال لما كان يوم احد انهزم ناس من
الناس عن النبي صلى الله عليه وسلم وابو طلحة بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم مجوب
عليه بحجفة قال وكان ابو طلحة رجلا راميا شديد النزع وكسر يومئذ قوسين
او ثلاثا قال فكان الرجل يمر معه الجعبة من النبل فيقول انثرها لابي طلحة قال

وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا مِّنَ النُّعَاسِ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہ آپکے سامنے تھے اور سپر کا اوٹ آپ پر کیے ہوئے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے اون کے اُس دن دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لیکر نکلتا آپ اُس سے فرماتے یہ تیر رکھدو ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اُٹھاکر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے ای نبی اللہ میری ماں باپ آپ پر قربان آپ گردن مت اُٹھایے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپکے لگ جاوے میرا گلا آپ کے گلے کے برابر ہے (یعنے ابو طلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا کہ اگر کوئی تیر وغیرہ آوے تو مجہ کو لگے) **ف** اس سے ابو طلحہ کی جان نثاری اور وفاداری بخوبی ثابت ہوتی ہے سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو دجانہ نے اپنی پیٹھ کافروں کیطرف کرکے آپ پر آڑ کرلی تھی اور تیر اون کی پیٹھ پر برابر پڑتے تھے اور سعد بن ابی وقاص بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مار اے سعد فدا ہوں تجہپر ماں باپ میرے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہان تک کہ اُسکا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی اُن کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکلکر رخسارہ پر گری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اوسکو اپنی جگہہ کردیا وہ بالکل درست ہوگئی بلکہ اوس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا انتہے **ف** انس نے کہا مین نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اوٹھائے ہوئے تھیں (جیسے کام کے وقت کوئی اوٹھاتا ہے) اور مین اُن کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا **ف** احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اُترا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ اونہوں نے قصداً نہیں دیکھا بلکہ اون کی نظر پڑگئی (نووی) **ف** دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پیٹھ پر بھر ڈالدیتیں اونکو لوگوں کے منہ

میں پھر جاتیں اور پھر کر لاتیں پھر لوگوں کے مونھہ میں ڈالتیں اور ابو طلحہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر پڑی اونگھہ سے

باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم والنهي عن قتل صبيان اهل الحرب

جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

عن يزيد بن هرمز ان نجدة كتب الى ابن عباس رضي الله تعالى عنه يسأله عن خمس خلال فقال ابن عباس رضي الله تعالى عنه لولا ان اكتم علما ما كتبت اليه كتب اليه نجدة اما بعد فاخبرني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وهل كان يضرب لهن بسهم وهل كان يقتل الصبيان ومتى ينقضي يتم اليتيم وعن الخمس لمن هو فكتب اليه ابن عباس رضي الله تعالى عنهما كتبت تسألني هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو بالنساء وقد كان يغزو بهن فيداوين الجرحى و يحذين من الغنيمة واما بسهم فلم يضرب لهن وان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يقتل الصبيان فلا تقتل الصبيان وكتبت تسألني متى ينقضي يتم اليتيم فلعمري ان الرجل لتنبت لحيته وانه لضعيف الاخذ لنفسه ضعيف العطاء منها فاذا اخذ لنفسه من صالح ما ياخذ الناس فقد ذهب عنه اليتم وكتبت تسألني عن الخمس لمن هو وانا نقول هو لنا فابى علينا قومنا ذاك ۔ **ترجمہ** یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ حروری خارجیوں کے سردار نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو لکھا پانچ باتیں پوچھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر علم کے چھپانے کی سزا نہ ہوتی تو میں اُسکو جواب نہ لکھتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیوں کا سردار تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسا نکل جاویں گے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکھا تھا بعد حمد و صلوٰۃ کے تم بتلاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھہ رکھتے تھے اور کیا انکو کوئی حصہ دیتے تھے (غنیمت کے مال میں سے) اور کیا آپ بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس کسکا ہے عبد اللہ بن عباس نے جواب لکھا تو نے لکھا مجھسے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں عورتوں کو ساتھہ رکھتے تھے تو بیشک ساتھہ رکھتے تھے وہ دوا کرتی تھیں زخمیوں کی اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علما کا یہی قول ہے

لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاویگا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک
اوسکو انعام بھی نہ ملیگا اور یہ دونون مذہب مردود ہین اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بچون کو کافرون کے انہین مارتے تھے تو بھی بچون کو مت ماریو اسیطرح عورتون کو لیکن اگر بچے اور
عورتین لڑین تو انکا مارنا جائز ہے) اور تونے لکھا مجھسے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو
قسم میری عمر کی بعضا آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی ڈاڑہی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے
نہ دینے کا وہ یتیم ہے یعنے اُسکا حکم یتیمون کا سا ہے) پھر جب اپنے فایدے کے لیے وہ اچھی باتین کرنے
لگے جیسے لوگ کرتے ہین تو اُسکی یتیمی جاتی رہی **ف** نووی نے کہا مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے
ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی رہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے یتیمی بعد احتلام کے اور
اس مین دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علما کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہین جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے
سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ لین دین مین ہوشیار ہو جاوے اور ابو حنیفہ نے کہا جب وہ پچیس برس کا ہو جاوے
تو اُسکا مال اوس کے سپرد کر دین کیونکہ اس عمر مین آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب
آویگی انتہی مع زیادہ **ف** اور تونے لکھا مجھسے پوچھتا ہے خمس کو کسکا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس
ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا **ف** نووی نے کہا مراد خمس سے خمس کا جو قرآن سے حق ہے
ذوالقربے کا اور علما نے اس مین اختلاف کیا ہے شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ
وہ ذوی القربے کا حق ہے یعنے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد امراے بنو امیہ مین جنہون نے
یہ خمس بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون اور رشتہ دارون کو نہ دیا آپ دبا لیا **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ
أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ
ابْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ
الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ
إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ **ترجمہ** یزید بن ہرمز
سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا اور کچھ پوچھتا تھا کئی باتین پھر بیان کیا حدیث کو اسیطرح اس
روایت مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکون کو نہین مارتے تھے تو بھی لڑکون کو مت مار مگر جبکہ
ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب انہون نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا **ف** اور ظاہر

ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی راے سے نہیں کیا تہا کیونکہ خود قرآن مین موجود ہے وما فعلتہ عن امری بلکہ اسہ
تعالی کے حکم سے تہا اور تجہہ کو یہ حکم پہونچ نہین سکتا بس لڑکون کا قتل کرنا بہی تجہکو نا جائز ہے ف
اسحاق کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پہر قتل کرے کافر کو اور چہوڑ دیوے مومن کو یعنی
تو پہچان لیوے کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر مومن ہوگا اور کونسا کافر اور یہ محال ہے اس لیے قتل بہی بچون کا ناجائز ہی
عن یزید بن ھرمز قال کتب نجدۃ بن عامر الحروری الی ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہ یسالہ عن العبد والمرأۃ یحضران المغنم ھل یقسم لھما وعن قتل الولدان
وعن الیتیم متی ینقطع عنہ الیتم وعن ذوی القربی من ھم فقال لیزید اکتب الیہ
فلولا ان یقع فی احموقۃ ما کتبت الیہ اکتب انک کتبت تسالنی عن المرأۃ
والعبد یحضران المغنم ھل یقسم لھما شئ وانہ لیس لھما شئ الا ان یحذیا و
کتبت تسالنی عن قتل الولدان وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقتلھم
وانت لا تقتلھم الا ان تعلم منھم ما علم صاحب موسی علیہ الصلوۃ والسلام
من الغلام الذی قتلہ وکتبت تسالنی عن الیتیم متی ینقطع عنہ اسم الیتیم وانہ لا ینقطع عنہ اسم الیتیم حتی
یبلغ ویونس منہ رشد وکتبت تسالنی عن ذوی القربی من ھم وانا زعمنا انا ھم
فابی ذلک علینا قومنا ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہی نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس کو
لکہا پوچہتا تہا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد مین شریک ہون تو ان کو حصہ ملیگا یا نہین اور بچون
کا قتل کیسا ہے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربے جنکا ذکر قرآن شریف مین ہے کہ
پانچوین حصہ مین سے انکو دیا جاوے گا) کون ہین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے یزید سے کہا تو
لکہہ جواب اُسکو اور اگر وہ حماقت مین پڑنے والا نہ ہوتا تو مین اوسکو جواب نہ لکہتا (یعنے مجہکو اس بات
کا خیال ہے کہ اگر مین ان مسئلون کا جواب اوسکو نہ دون تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر
بیٹہے) لکہ یہ کہ تو نے مجہکو لکہکر پوچہا عورت اور غلام کو حصہ ملیگا یا نہین جب وہ جہاد مین شریک
ہون تو انکو حصہ نہین ملے گا البتہ انعام ملسکتا ہے (جتنا امام مناسب جانے شافعی اور ابو حنیفہ اور
جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بہی نہ ملیگا جیسے عورت کو اور حسن اور
ابن سیرین اور نخعی اور حکم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اُسکو بہی حصہ دین گے) اور تو نے لکہکر

پوچھا مجھ سے بچون کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچون کو قتل نہین کیا اور تو بھی قتل مت کر
مگر تجھے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھی (حضرت خضر علیہ السلام) کو تہا اور تو نے لکھکر
پوچھا یتیم کو اسکی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اُس سے نہ جاویگا جب تک بالغ نہ ہو اور اسکو
عقل نہ آوے اور تو نے لکھکر پوچھا ذوی القربی کو یہ ہم لوگ ہین ہماری سمجھ مین پر ہماری قوم نے نہ مانا عن
یزید بن ھرمز قال کتب نجدۃ الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ وساق الحدیث بمثلہ
قال ابو اسحاق حدثنی عبد الرحمن بن بشر قال حدثنا سفیان بھذا الحدیث بطولہ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن یزید بن ھرمز قال کتب نجدۃ بن عامر الی ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہ قال فشھدت ابن عباس حین قرأ کتابہ وحین کتب جوابہ وقال ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہ واللہ لولا ان اردہ عن نتن یقع فیہ ما کتبت الیہ ولا نعمۃ عین
قال فکتب الیہ انک سألت عن سھم ذی القربی الذی ذکر اللہ من ھم وانا کنا
نری ان قرابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھم نحن فابی ذلک علینا قومنا و
سألت عن الیتیم متی ینقضی یتمہ وانہ اذا بلغ النکاح واونس منہ رشد ودفع الیہ
مالہ فقد انقضی یتمہ وسألت ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل من صبیان
المشرکین احدا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یقتل منھم احدا وانت
فلا تقتل منھم احدا الا ان تکون تعلم منھم ما علم الخضر من الغلام حین قتلہ و
سألت عن المرأۃ والعبد ھل کان لھما سھم معلوم اذا حضروا الباس وانھم لم یکن
لھم سھم معلوم الا ان یحذیا من غنائم القوم ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ
بن عامر نے ابن عباس کو لکھا مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس موجود تہا جب انہون نے نجدہ
کی کتاب پڑہی اور جب اُسکا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی اگر مجھے یہ خیال نہ
ہوتا کہ وہ نجاست مین گر جاویگا (یعنے حماقت کی بات کر بیٹھیگا) تو مین اُسکو جواب نہ لکھتا اور خدا کرے
اُسکی آنکھہ کبھی ٹھنڈی نہ ہو (یعنے خوشی نصیب نہو) پھر یہ لکھا تو نے مجھ سے پوچھا ذوی القربی کا حصہ
جسکا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے وہ کون ہین تو ہم خیال کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت
والے ہم لوگ ہین لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچھا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح

کے قابل ہوجاوے اور اسکو عقل آجاوے اور اسکا مال اوس کے سپرد ہوجاوے اوسکی یتیمی ختم ہوگئی اور تو نے
پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کے بچون کو مارتے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون
کے کسی بچے کو نہین مارتے تہے اور تو بہی ست مار البتہ اگر تجہے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تہا
جب اونہون نے لڑکے کو مار اتہا تو خیر اور تو نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگیگا اگر وہ لڑائی مین
شریک ہون تو انکو کوئی حصہ نہین ملتا تہا مگر انعام کے طور پر غنیمت مین سے **عَنْ** یَزِیْدَ بْنِ
هُرْمُزَ قَالَ کَتَبَ نَجْدَةُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَذَکَرَ بَعْضَ الْحَدِیْثِ وَ
لَمْ یُتِمَّ الْقِصَّةَ کَاِتْمَامِ مَنْ ذَکَرْنَا حَدِیْثَھُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** عَدَدِ غَزَوَاتِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے **عَنْ** اُمِّ عَطِیَّةَ
الْاَنْصَارِیَّةِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
غَزَوَاتٍ اَخْلُفُھُمْ فِیْ رِحَالِھِمْ فَاَصْنَعُ لَھُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِی الْجَرْحٰی وَاَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی
ترجمہ ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
سات لڑائیون مین رہی مین مردون کے ٹہیرنے کی جگہہ مین رہتی اور انکا کہانا پکاتے اور زخمیون کی دوا
کرتی اور بیمارون کی خدمت کرتی **عَنْ** ھِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** اَبِیْ اِسْحَاقَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ یَزِیْدَ خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ
ثُمَّ اسْتَسْقٰی قَالَ فَلَقِیْتُ یَوْمَئِذٍ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ غَیْرُ رَجُلٍ اَوْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ
رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَہٗ کَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ کَمْ
غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَہٗ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا اَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَیْرِ اَوِ
الْعُشَیْرِ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہے عبداللہ بن یزید استسقا کی نماز کے لیے نکلے تو لوگون کے ساتھہ دو
رکعتین پڑہین پہر دعا مانگی پانی کے لیے اوس دن مین زید بن ارقم سے ملا میرے اور اون کے بیچ مین
صرف ایک شخص تہا مین نے پوچہا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے ہین اونہون
نے کہا انیس مین نے پوچہا تم کتنے جہادون مین آپ کے ساتھہ شریک تہے انہون نے کہا سترہ مین
مین نے پوچہا پہلا جہاد کون سا تہا اونہون نے کہا ذات العسیر یا ذات العشیر اور یہ ایک مقام کا نام
ہے سیرۃ ابن ہشام مین اسکو غزوۃ العشیرہ لکہا ہے اس مین لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عشیر تک جاکر مدینہ کو پلٹ آئے یہ واقعہ سنہ ۲ ہجری میں ہوا ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی ۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمعہ منہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا تسع عشرۃ غزوۃ وحج بعد ما ہاجر حجۃ لم یحج غیرہا حجۃ الوداع **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع عشرۃ غزوۃ قال جابر لم اشہد بدرا ولا احدا منعنی ابی فلما قتل عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم احد لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ قط **ترجمہ** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیس جہاد کیے اور میں بدر اور احد میں شریک نہ تھا میرے باپ نے مجھے نہیں جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو میں کسی لڑائی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہیں رہا

عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع عشرۃ غزوۃ قاتل فی ثمان منہن ولم یقل ابو بکر منہن و قال فی حدیثہ حدثنی عبد اللہ بن بریدۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے ان میں سے آٹھ میں لڑے **ف** نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادوں کے شمار میں تو ابن سعد نے انکا شمار مفصلا بترتیب ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھپن سریہ تک پہونچتی ہے (سریہ وہ جس میں آپ خود تشریف نہیں لے گئے) ان غزوات میں سے نو میں لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور مریسیع اور خندق اور قریظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف میں اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کیے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیونکہ ان کا مذہب امام شافعی کا سا ہوگا جو کہتے ہیں مکہ صلحاً فتح ہوا اور باقی علما یہ کہتے ہیں کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا (مترجم کہتا ہے باقی علما کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے)

عن بریدۃ انہ غزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست عشرۃ غزوۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے

عن سلمة رضی اللہ تعالی عنہ یقول غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات وخرجت فیما یبعث من البعوث تسع غزوات مرۃ علینا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ومرۃ علینا اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ ترجمہ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور جو لشکر آپ بھیجا کرتے تھے اون میں نو بار میں نکلا ایکبار تو ہمارے سردار ابوبکر تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید تھے عن حاتم بھذا الاسناد غیر انہ قال فی کلتیھما سبع غزوات ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس روایت میں دونوں جگہہ سات کا عدد مذکور ہے باب غزوۃ ذات الرقاع ذات الرقاع کے جہاد کا بیان

عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ ونحن ستۃ نفر بیننا بعیر نعتقبہ قال فنقبت اقدامنا فنقبت قدماے وسقطت اظفاری فکنا نلف علی ارجلنا الخرق فسمیت غزوۃ ذات الرقاع لما کنا نعصب علی ارجلنا من الخرق قال ابوبردۃ فحدث ابو موسی رضی اللہ عنہ بھذا الحدیث ثم کرہ ذاک قال کانہ کرہ ان یکون شیئا من عملہ افشاہ قال ابو اسامۃ زادنی غیر برید واللہ یجزی بہ ترجمہ ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھہ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا باری باری اوسپر چڑھتے تھے آخر ہمارے پاؤں زخمی ہوگئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخون گر پڑے ہم نے اون زخموں پر چیتھڑے لپیٹے اسوجہ سے اُس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چیتھڑے باندھتے تھے **ف** نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا یہی وجہ تسمیہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا وہاں ایک پہاڑ تھا جس میں سفید سیاہ سرخ مختلف رنگ تھے اور بعضوں نے کہا ذات الرقاع ایک درخت تھا وہاں پر اور بعضوں نے کہا اون کے جھنڈوں میں رقاع یعنے چیتھڑے لگے تھے واللہ اعلم **ف** ابو موسی نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اسکا بیان کرنا کیونکہ اونکو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ کا چھپانا بہتر ہے تاکہ ریا نہ ہو **ف** ابو اسامہ نے کہا برید کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑہایا ہے کہ اللہ تعالی بدلہ دیگا اسکا (یعنے ہماری محنت اور تکلیف کا) باب کراھۃ الاستعانۃ فی الغزو

بَابُ كَرَاهَةِ الْاِسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ بِكَافِرٍ اِلَّا لِحَاجَةٍ اَوْ كَوْنِهٖ حَسَنَ الرَّاْیِ فِی الْمُسْلِمِیْنَ کافر سے جہاد مین مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ اَدْرَكَهٗ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَاَوْهُ فَلَمَّا اَدْرَكَهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَاُصِيْبَ مَعَكَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَدْرَكَهٗ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلِقْ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کیطرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) مین پہونچے تو ایک شخص ملا آپ سے جسکی بہادری اور اصالت کا شہرہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اسکو دیکہکر خوش ہوئے جب آپسے ملا تو اُس نے کہا مین اس لیے آیا کہ آپ کے ساتہہ چلون اور جو ملے اُسمین حصہ پاؤن آپنے فرمایا تجہے یقین ہے اللہ اور اُس کے رسول کا وہ بولا نہین آپنے فرمایا تو لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر آپ چلے جب شجرہ پہونچے تو وہ شخص پہر آپ سے ملا اور وہی کہا جو پہلے اُس نے کہا تہا آپنے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا اور فرمایا کہ لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر وہ لوٹ گیا بعد اس کے پہر آپ سے ملا بیدا مین آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا تو یقین رکہتا ہے اللہ اور اُس کے رسول پر اب وہ شخص بولا ہان مین یقین رکہتا ہون آپ نے فرمایا تو خیر چل **ف** نووی نے کہا دوسری حدیث مین ہے کہ آپنے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ مین اور وہ مسلمان نہین ہوئے تہے تو بعض علما نے مطلقاً مشرک سے مدد لینی کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانون کا تو اُس سے مدد لینا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت مین جب کافر لڑائی مین شریک ہو اوسکو انعام ملیگا اور حصہ نہ ملیگا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اوسکو حصہ ملیگا

كِتَابُ الْاِمَارَةِ

کتاب امارت (یعنے حکومت اور سرداری) کے بیان مین

باب اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ خلیفہ قریش مین سے ہونا چاہیے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيْثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع مین قریش کے سرداری مین مسلمان انکا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر ان کا قریش کے کافر کا تابع ہے **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہین یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کین ان مین ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے خلافت مین مسلمان اون کے تابع مین قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہین قریش کے کافر کے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے خیر اور شر مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام یعنے خلافت ہمیشہ قریش مین رہے گی یہانتک کہ دنیا مین دو ہی آدمی رہ جاوین **ف** نووی نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اوسکی خلافت درست نہین ہے اور اسپر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے مین اسیطرح بعد اون کے اور جس نے مخالفت کی اسمین بدعتی ہو یا اور

کوئی اوس پر حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کہا قرشی ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علمار کرام کا اور ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے سقیفہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اُس کا کسی نے انکار نہ کیا اور یہ اُن مسائل مین سے ہے جنپر علمار نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اسکے خلاف منقول نہین ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور نظام اور چند خوارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قرشی کی خلافت جائز ہے اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قرشی کو مقدم کرین گے قرشی پر تاکہ اوسکا اتارنا آسان ہو اگر ضرورت پڑے یہ دونون قول لغو اور باطل ہین اور مخالف ہین اجماع کے اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہین قریش کے خیر اور شر مین تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اسواسطے کہ جاہلیت کے زمانہ مین بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے اون کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اوسوقت جوق جوق ہر قبیلے کے عرب مسلمان ہونے لگے اسیطرح اسلام مین قریش صاحب خلافت ہین اور لوگ اُن کے تابع ہین اور آپنے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہانتک کہ دو آدمی رہ جاوین اور یہ بات سچ ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اب تک خلافت قریش مین ہے اور کوئی اُنکا مزاحم نہین اور انہین مین رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہین قاضی عیاض نے کہا شافعیہ نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہین نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قومون پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قرشی ہین اور اُن کی فضیلت نکلی اور اماموں پر جو قرشی نہین ہین انتہی ما قال النووی مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانون کی بیعت ضرور نہین ہے بلکہ جسقدر مسلمان بیعت کرین کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کی جاوے وہ قرشی ہو یہ خلافت قریش کے معتصم باللہ پر ختم ہو گئی بعد اوس کے چند سال فاطمیین مصر مین رہے پھر اُنکا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش مین چلی گئی اب روم مین جو سلطان ہین وہ ترک ہین ایران مین جو ہین وہ قاچار ہین ہند مین مغل تھے اب تو نصاری ہین غرض اب کہین قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہین ہوتی کہ

مظمہ مین جو شریف کہلاتے ہین وہ سید ہین اور قریشی لیکن انکو کچھ اختیار نہین وہ سلطان کے تابع
فرمان ہین حدیث مین جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش مین رہی گی یہ صحیح ہے کس لیے کہ ان سلاطین
کو جو قریشی نہین ہین خلافت شرعی نہین ہو سکتی البتہ حاکم اسلام ہین اور بمنطوق اطیعوا اللہ والرسول
واولی الامر منکم اور علیکم بالسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا اور السلطان ظل اللہ فی الارض و
غیرہ ان کی اطاعۃ بشرطیکہ مخالفت شریعت نہو واجب ہی اسیطرح وہ قریشی جس سے چند مسلمانون نے بیعت
کر لی ہو گو اوس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اوس کی اطاعت واجب ہے اور اوس کے ساتھ
ہو کر کفار سے جہاد درست ہی اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ مین شاید اب
تک موجود ہو گی اور جہان نہ ہو وہان کے مسلمان سر دست ایسے شخص کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہین
عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال دخلت مع ابی علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فسمعتہ یقول ان ہذا الامر لا ینقضی حتی یمضی فیہم اثنا عشر خلیفۃ قال
ثم تکلم بکلام خفی علی قال فقلت لابی ما قال قال کلہم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے
روایت ہی مین اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مین نے سنا آپ فرماتے تھے
یہ خلافت تمام نہ ہو گی جب تک کہ مسلمانون مین بارہ خلیفہ نہ ہو لین پھر آپنے آہستہ سے کچھ فرمایا مین نے اپنے
باپ سے پوچھا کیا فرمایا اونہون نے کہا آپنے یہ فرمایا کہ یہ سب خلیفہ قریش مین سے ہونگے **عن** جابر
ابن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال امر الناس ماضیا
ما ولیہم اثنا عشر رجلا ثم تکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکلمۃ خفیت علی فسألت ابی
ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کلہم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی مین نے سنا
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگون کا کام چلتا رہیگا یہانتک کہ اونکی حکومت کرین بارہ آدمی پھر آپنے ایک بات
کہی چپکے سے جو مین نے نہین سنی مینے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ صلعم نے اونہون نے کہا آپنے فرمایا یہ سب
آدمی قریش سے ہونگے **عن** جابر بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الحدیث ولم یذکر لا یزال امر
الناس ماضیا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یزال
الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ ثم قال کلمۃ لم افہمہا فقلت لابی ما
قال فقال کلہم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مینے

سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہیگا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا میں نے اپنے باپ کو پوچھا کیا فرمایا انہوں نے کہا سب قریش میں سے ہوں گے **عن** جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الامر عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ قال ثم تکلم بشیء لم افھمہ فقلت لابی ما قال فقال کلھم من قریش **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معی ابی فسمعتہ یقول لا یزال ھذا الدین عزیزا منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ فقال کلمۃ صمنیھا الناس فقلت لابی ما قال قال کلھم من قریش **ترجمہ**

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی تھے میں نے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہیگا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا (یعنی انکی باتوں نے مجھے سننے نہ دیا بہرا کردیا) اسکو سننے سے میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

ف قاضی عیاض نے کہا ہمارے اشکال میں ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور اس تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گذرے ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے تو زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے (نووی) **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کتبت الی جابر بن سمرة مع غلامی نافع ان اخبرنی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکتب الی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم جمعۃ عشیۃ رجم الاسلمی یقول لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ او یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش وسمعتہ یقول عصیبۃ من المسلمین یفتتحون البیت الابیض بیت کسری او آل کسری وسمعتہ یقول ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروھم

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ
اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے مین نے جابر بن سمرہ کو لکھا اور
نافع غلام کے ہاتھ بھیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے جواب
مین لکھا مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو جسدن ماعز
اسلمی سنگسار کیے گیے (اون کا قصہ کتاب الحدود مین گذرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہانتک کہ قیامت
قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہون اور وہ سب قریشی ہونگے (شاید یہ واقعہ بھی قیامت کو قریب ہوگا کہ بارہ
خلیفہ بارہ ملکون پر مسلمانون کے ہون گے ایک ہی وقت مین) اور سنا مین نے آپ فرماتے تھے ایک
چھوٹی سی جماعت مسلمانون کی کسرے کے سفید محل کو فتح کرین گے (یہ معجزہ تھا آپ کا ایسا ہی ہوا
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین) اور مین نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کو قریب جھوٹے
پیدا ہون گے اون سے بچنا اور مین نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم مین سے کسی کو دولت دیوے تو
پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھر والون پر خرچ کرے (اون کو آرام سے رکھے پھر فقیرون کو دیوے) اور
مین نے سنا آپ فرماتے تھے مین تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر (یعنے تمہارے پانی پلانے کے
لیے وہان بندوبست کرون گا اور تمہارے آنیکا منتظر رہون گا) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ اَرْسَلَ
اِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَاتِمٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ الْاِسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهٖ** خلیفہ بنانا اور نہ بنانا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ اَبِيْ حِيْنَ اُصِيْبَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوْا جَزَاكَ
اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَّرَاهِبٌ قَالُوْا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَيًّا وَّمَيِّتًا
لَوَدِدْتُّ اَنَّ حَظِّيْ مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ
خَيْرٌ مِّنِّيْ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ
مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حِيْنَ
ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ) جب زخمی ہوئے

تو مین اون کے پاس موجود تہا لوگون نے اون کی تعریف کی اور کہا خدا تعالی تمکو نیک بدلہ دیوے
اونہون نے کہا لوگ دو طرح کے ہین بعضی تو امیدوار ہین مجہسے کچہ حاصل کرنے کے اور بعضے ڈرتے ہین مجہ
سے یا مین امیدوار ہون اللہ تعالی کی رحمت کا اور ڈرتا ہون اوس کے عذاب سے لوگون نے کہا آپ خلیفہ
کرجایئے کسی کو اونہون نے کہا مین تمہارا کام کرون زندگی مین بہی اور مرنے کے بعد بہی مین چاہتا ہون
کہ خلافت سے اتنا ہی مجہکو ملے کہ نہ میرے اوپر کچہ وبال ہو نہ مجہے کچہ ثواب ہو (یعنے حکومت اور خلافت
ایسی خوفناک چیز ہے کہ اوسمین سے انسان صاف ہوکر چہوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے
جاوے تو بہی بہت ہے اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو باوصف
اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تہا تو اور حاکمون کا کیا حال ہوگا) اور اگر مین
خلیفہ کرجاؤن کسی کو تو بہی ہوسکتا ہے کیونکہ خلیفہ کرگئے مجہ کو جو مجہسے بہتر تہے (یعنے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ) اور اگر مین کسی کو خلیفہ نہ کرجاؤن تو بہی ہوسکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہین کر
گئے کسیکو جو مجہسے بہتر تہے یعنے رسول اللہ صلعم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا جب اونہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجہے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کرین گے **ف**
نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اوس کو درست
ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کرجاوے اور یہ بہی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانون کی راے پر چہوڑ
جاوے جیسے جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نہین کیا تہا پہر اگر کسی کو خلیفہ کرجاوے
تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کردینے سے خلافت صحیح ہوجاتی ہے اور جو لوگ صاحب
الراے ہون اون کے اتفاق سے بہی ہوجاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر
چہوڑنا درست ہے مسلمانون کے مشورے پر رکہکر جیسے حضرت عمر نے کیا چہ آدمیون کے لیے اور
اجماع ہے کہ مسلمانون پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسیلیے مقدم رکہا اسکو صحابہ کرام
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز اور دفن پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اسپر اجماع ہے اہل سنت کا قاضی عیاض نے
کہا اس مین صرف بکر بن اخت عبد الواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے نص کردیا تھا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی خلافت کے لیے آپ نے نص کیا تھا اور شیعہ اور رافضہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے لیے نص کیا تھا اور یہ سب دعاوی باطلہ ہیں کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب میں اسکا خلاف نہ کرتے اور ابوبکر کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر اون کے کہنے سے حضرت عمر کی خلافت قبول نہ کرتے اور پھر حضرت عمر کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی کے لیے تھی اسکو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلاف نہیں کیا نہ حضرت علی اور عباس اور ابوبکر نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعوی کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں کسی کے لیے خلافت کی وصیت کی تھی اوس نے ساری امت محمدی کو خطا کے طرف منسوب کیا اور یہ کسی اہل قبلہ کو جائز نہیں ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے انتہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَبَاکَ غَیْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا کَانَ لِیَفْعَلَ قَالَتْ اِنَّہٗ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ اَنِّیْ اُکَلِّمُہٗ فِیْ ذٰلِکَ فَسَکَتُّ حَتّٰی غَدَوْتُ وَلَمْ اُکَلِّمْہُ قَالَ فَکُنْتُ کَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِیَمِیْنِیْ جَبَلًا حَتّٰی رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَیْہِ فَسَاَلَنِیْ عَنْ حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُہٗ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَہٗ اِنِّیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ مَقَالَۃً فَآلَیْتُ اَنْ اَقُوْلَہَا لَکَ زَعَمُوْا اَنَّکَ غَیْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَاَنَّہٗ لَوْ کَانَ لَکَ رَاعِیْ اِبِلٍ اَوْ رَاعِیْ غَنَمٍ ثُمَّ جَاءَکَ وَتَرَکَہَا رَاَیْتَ اَنْ قَدْ ضَیَّعَ فَرِعَایَۃُ النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَہٗ قَوْلِیْ فَوَضَعَ رَاْسَہٗ سَاعَۃً ثُمَّ رَفَعَہٗ اِلَیَّ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَحْفَظُ دِیْنَہٗ وَاِنِّیْ لَئِنْ لَّا اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْتَخْلِفْ وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ ذَکَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ لِیَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدًا وَاَنَّہٗ غَیْرُ مُسْتَخْلِفٍ **ترجمہ**

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اونہوں نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہیں کریں گے میں نے کہا ایسا نہیں کرنے کے اونہوں نے کہا وہ ایسا ہی کریں گے میں نے قسم کہائی کہ میں اون سے اسکا ذکر

کرونگا پہر مین چپ رہا دوسرے دن صبح کو بہی مین نے اون سے نہین کہا لیکن میرا حال ایسا تہا جیسے کوئی پہاڑ
کو ہاتہہ مین لیے ہو (قسم کا بوجہہ تہا) آخر مین لوٹا اور ان کے پاس گیا اونہون نے لوگون کا حال پوچہا
مین بیان کرتا رہا پہر مین نے کہا مین نے لوگون سے ایک بات سنی تو قسم کہالی کہ آپ سے ضرور اسکا ذکر
کرونگا وہ کہتے ہین کہ آپ کسی کو خلیفہ نہین کرینگے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹون کا یا بکریون
کا پہر وہ آپ پاس چلا آوے اور اونٹون یا بکریون کو چہوڑ کر تو آپ یہ سمجہین گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے
اس صورت مین آدمیون کا خیال بہت ضروری ہے میرے اس کہنے سے اون کو خیال ہوا اور ایک گہڑی تک
وہ سر جہکائے رہے (فکر کیا کیے) پہر سر اٹہایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کریگا اور
مین اگر خلیفہ نہ کرون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اگر خلیفہ کردون تو حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کیا ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا پہر قسم خدا کی جب انہون نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر کیا تو مین سمجہ گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر
کسی کو نہین کرنیوالے اور وہ خلیفہ نہین کرنے کے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید
ابوبکر صدیق کی تقلید سے مقدم ہے گو حضرت ابوبکر کا فعل بہی خلاف شرع نہ تہا مومن کا یہی کام ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق رہے اور جب آپکا قول یا فعل بصحت پہونچ جاوے پہر اوس کے خلاف
مین دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا پیر یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچہ پرواہ نہ کرے
اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلے یا اللہ تو ہم کو عاشق اور پیرو کر دے اپنے حبیب
اکرم رسول معظم صلے اللہ علیہ وسلم کا

باب فِی النَّہْیِ عَنْ طَلَبِ الْاِمَارَۃِ وَالْحِرْصِ عَلَیْہَا

حکومت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُعْطِیْتَہَا عَنْ مَسْئَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْہَا وَاِنْ اُعْطِیْتَہَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْہَا **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے فرمایا
اے عبد الرحمن مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجہکو ملے تو خدا تجہے
چہوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدا تعالی تیری مدد کرے گا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بن سمرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث جرير ترجمه
وہی جو اوپر گذرا عن ابي موسى رضي الله تعالى عنه قال دخلت على النبي صلى الله عليه
وسلم انا ورجلان من بني عمي فقال احد الرجلين يا رسول الله امرنا على بعض ما ولاك
الله عز وجل وقال الآخر مثل ذلك فقال انا والله لا نولي على هذا العمل احدا ساله
ولا احدا حرص عليه ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا
اور میرے ساتھ دو میرے چچازاد بھائی تھے اون میں سے ایک بولا یا رسول اللہ ہمکو حکومت دیجیے کسی
ملک کی اون ملکوں میں سے جو اللہ تعالی نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا
قسم خدا کی ہم نہیں دیتے خدمت اوس شخص کو جو اوسکی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے
عن ابي موسى رضي الله تعالى عنه اقبلت الى النبي صلى الله عليه وسلم و
معي رجلان من الاشعريين احدهما عن يميني والآخر عن يساري فكلاهما سال
العمل والنبي صلى الله عليه وسلم يستاك فقال ما تقول يا ابا موسى او يا عبد الله
بن قيس قال فقلت والذي بعثك بالحق ما اطلعاني على ما في انفسهما وما شعرت
انهما يطلبان العمل قال وكاني انظر الى سواكه تحت شفته وقد قلصت فقال لن
او لا نستعمل على عملنا من اراده ولكن اذهب انت يا ابا موسى او يا عبد الله بن قيس
فبعثه على اليمن ثم اتبعه معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه فلما قدم عليه
قال انزل والقى له وسادة واذا رجل عنده موثق قال ما هذا قال هذا كان يهوديا
فاسلم ثم راجع دينه دين السوء فتهود قال لا اجلس حتى يقتل قضاء الله ورسوله
صلى الله عليه وسلم فقال اجلس نعم قال لا اجلس حتى يقتل قضاء الله ورسوله صلعم
ثلاث مرات فامر به فقتل ثم تذاكرا القيام من الليل فقال احدهما معاذ
اما انا فانام واقوم وارجو في نومتي ما ارجو في قومتي ترجمہ ابوموسی سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک
بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے آپ نے فرمایا
اے ابوموسی یا عبداللہ بن قیس (ابوموسے کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو میں نے کہا یا رسول اللہ

قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا اونھون نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہین کہی اور مجھ
معلوم نہ تہا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کرینگے گویا مین آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہون وہ
نیچے ہونٹ کو ٹہیری ہوئی تہی آپنے فرمایا ہم اوسکو کام کبھی نہین دیتے جو کام کی درخواست کرے
ف یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہو کہ اگر اوسپر اس زمانہ کے حکام عمل کرین تو ہزارون خرابیون
سے محفوظ رہین اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہین جنکو عاقبت کا ڈر بالکل نہین
ہوتا اور رشوتین لینا اور خلق اللہ کو ستانا اون کا کام ہوتا ہے پس ایسون کی سزا یہ ہو کہ اون کو کوئی
کام نہ دیا جاوے ف لیکن تم جاؤ ای ابوموسی یا عبداللہ بن قیس پہر اون کو یمن کا صوبہ کرکے
بھیجا بعد اوسکے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بہی شریک رہین اونکے) جب معاذ وہان پہونچے
تو حضرت ابوموسی نے کہا اوترو اور ایک گدہ اون کے لیے بچھایا اتفاق سے وہان ایک شخص قید مین
جکڑا ہوا تہا معاذ نے کہا یہ کیا ہے ابوموسی نے کہا یہ یہودی تہا پہر مسلمان ہوا پہر کم بخت یہودی
ہو گیا اپنا برا دین اختیار کیا معاذ نے کہا مین نہین بیٹہونگا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اللہ اور اوس کے رسول
کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا پہر ابوموسی نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اوس کے دونون نے شب
بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا مین تو سوتا بہی ہون اور عبادت بہی کرتا ہون رات کو اور مجھے امید ہے
کہ سونے مین بہی مجکو وہی ثواب ملیگا جو عبادت مین ملتا ہے ف نووی نے کہا مرتد کے
قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہو کہ اوس سے توبہ کرانا واجب ہو یا مستحب ہو مالک اور شافعی اور احمد
کے نزدیک توبہ کرادینگے اور ابن قصار نے اسپر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طاوس اور حسن اور
ماجشون مالکی اور ابو یوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کرادینگے اور جو وہ توبہ کرے تو عند اللہ
فائدہ ہوگا پر دنیا مین وہ قتل سے نہین بچے گا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اوس سے
توبہ نہ کرونگے اور اگر کافر پیدا ہوا پہر مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو توبہ کرادینگے اب شافعی اور
اون کے اصحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہو اور فی الفور توبہ کرانا چاہیے اور ایک روایت مین تین
دن کی مہلت دینگے اور یہی قول ہو مالک اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی
اللہ تعالی عنہ سے ایک مہینے کی مہلت منقول ہو اور عورت بہی اگر مرتد ہو تو اوسکا بہی حکم جمہور کے
نزدیک مثل مرد کی ہے یعنے وہ بہی قتل کیجاویگی جب توبہ نہ کرے اور اوسکو لونڈی بنانا درست

نہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کرین گے اور حسن اور قتادہ کے نزدیک اوسکو لونڈی بنا دینگے
انتہی **باب** کراہیۃ الامارۃ بغیر ضرورۃ بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہین ہے **عن**
ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی قال فضرب بیدہ علی
منکبی ثم قال یا ابا ذر انک ضعیف وانہا امانۃ وانہا یوم القیمۃ خزی وندامۃ
الا من اخذہا بحقہا وادی الذی علیہ فیہا **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ مجھے خدمت نہین دیتے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا اے ابو ذر
تو ناتوان ہے اور یہ امانت ہے (یعنے بندون کے حقوق اور خدا تعالے کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے
ہوتے ہین) اور قیامت کے دن خدمت رسوائی اور شرمندگی ہے کچھ حاصل نہین مگر جو اس کے
حق ادا کرے اور راستی سے کام کرے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جسنے المقدور
حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اوسکو قبول نہ کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور تقید ہو
انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پھر اگر انصاف کرے اور سب حق ادا کرے تو اسکا ثواب بھی
بڑا ہے **عن** ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا
ابا ذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین
مال یتیم **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر مین تجھکو
ناتوان پاتا ہون اور مین تیرے لیے وہی پسند کرتا ہون جو اپنے لیے پسند کرتا ہون مت حکم کر دو
آدمیون کے بیچ مین اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا (کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اوٹھ
جاوے یا اپنی صرف مین آجاوے اور مواخذہ مین گرفتار ہو) **باب** فضیلۃ الامیر
العادل وعقوبۃ الجائر حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی **عن** عبد اللہ بن
عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المقسطین عند اللہ علی منابر من
نور عن یمین الرحمن عز وجل وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکمہم
واہلیہم وما ولوا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہین اللہ عز وجل کے پاس منبرون پر ہون گے پروردگار کے داہنی
طرف اور اوسکے دونون ہاتھ داہنے ہین (یعنے بائین ہاتھ مین جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہے

یہ بات اللہ تعالی مین نہین کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہی اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہین جو حکم
کرتے وقت انصاف کرتے ہین اور اپنے بال بچون اور عزیزون مین انصاف کرتے ہین اور جو کام
اون کو دیا جاوے اوس مین انصاف کرتے ہین **ف** یعنے انصاف کچھ اسی مین منحصر نہین کہ آدمی
کہین کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچون اور بی بیون اور کنبے والون مین بھی انصاف کرنا چاہیے
اور ہر ایک کو حقوق موافق شریعت کے ادا کرنا چاہیے نووی علیہ الرحمہ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات
مین سے ہے اور اونکا بیان اوپر گذرا اور علما کا اختلاف ایسی حدیثون مین بیان ہو چکا بعضون نے
یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہین اور انکی تاویل کے لیے گفتگو نہین کرتے اور ان کے معنی
ہم نہین جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہین ہے بلکہ انکا معنے ایسا
ہے جو اللہ جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور ایک طائفہ متکلمین کا
اور دوسرا قول یہ ہے کہ اون کی تاویل کیجاوے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہین اور اسی بنا پر قاضی
عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگون کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجہ پر ہونا ہے ابن عرفہ
نے کہا عرب لوگ کہتے ہین وہ داہنی طرف سے آیا جب اچھی جانب سے آوے اور عرب اچھے کام اور احسان کو
کو داہنی طرف منسوب کرتے ہین اور بری کو بائین طرف اور یمین ماخوذ ہے یُمن سے جس کے معنے برکت اور
خوبی کے ہین اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون ہاتھ اوسکے داہنے ہین اس سے مقصود
تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہین ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالی کے حق مین انتہے ماقال النووی
مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالی کے جو صفات قرآن اور حدیث مین مذکور
ہین وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہین اور اون مین تاویل یا تحریف جائز نہین ہے اور پروردگار
کے ہاتھ ایسی ہی ہین جیسے اوسکی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور
قدریہ کا مذہب ہے خذلہم اللہ تعالی اس صورت مین نووی کا یہ قول کہ اوس کے ظاہری
معنے مراد نہین ہین محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالے کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہین
اور یہ صحیح ہے بلا شبہ لیس کمثلہ شیئ جیسے اوسکی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہین ہے کیونکہ
اوس کے جوڑ کا کوئی نہین ہے فقط **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَسْئَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ

فقالت كيف كان صاحبكم لكم في غزاتكم هذه فقال ما نقمنا عليه شيئا
ان كان ليموت للرجل منا البعير فيعطيه البعير والعبد فيعطيه العبد ويحتاج الى
النفقة فيعطيه النفقة فقالت اما انه لا يمنعني الذي فعل في محمد بن ابي بكر اخي
ان اخبرك ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في بيتي هذا اللهم
من ولي من امر امتي شيئا فشق عليهم فاشقق عليه ومن ولي من امر امتي شيئا
فرفق بهم فارفق به **ترجمہ** عبدالرحمن بن شماسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو اونہوں نے پوچھا تو کون سے لوگوں میں سے
ہے میں نے کہا مصر والوں میں سے اونہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی
میں (یعنے محمد بن ابی بکر کا جنکو حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن
سعد کو معزول کرکے) میں نے کہا اون کی تو کوئی بات ہمنے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ
مرجاتا تو وہ اوسکو اونٹ دیتے اور غلام مرجاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور
لاش مرداروں میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس کوٹھری میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ انپر
سختی کرے تو بھی اسپر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ انپر نرمی کرے تو بھی اسپر نرمی کر

عن عائشة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قال الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالامير الذي
على الناس راع وهو مسئول عن رعيته والرجل راع على اهل بيته وهو مسئول
عنهم والمرأة راعية على بيت بعلها وولده وهي مسئولة عنهم والعبد راع
على مال سيده وهو مسئول عنه الا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا (حاکم سے مراد

منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے اپر جو کوئی بادشاہ ہو وہ لوگون کا حاکم ہے اور اُس سے سوال ہوگا اوس
کی رعیت کا (کہ اُسنے اپنی رعیت کے حق ادا کیے اون کی جان ومال کی حفاظت کی یا نہین) اور آدمی حاکم ہے اپنی
گھر والون کا اوس سے سوال ہوگا اون کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کی گھر کی اور بچون کی اس سے انکا
سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اسکا سوال ہوگا غرض یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک
شخص حاکم ہے اور تم مین سے ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا **ف** یہانتک کہ جو شخص مجرد ہے وہ
حاکم ہے اپنے نوکرون اور غلام لونڈیون کا اگر مالدار ہو اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے اپنے نفس اور اپنے اعضا
کا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بھذا مثل حدیث اللیث عن نافع **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر وزاد فی حدیث الزھری قال وحسبت انہ قد
قال الرجل راع فی مال ابیہ ومسئول عن رعیتہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اسکا **عن** عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بھذا المعنی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الحسن قال عاد عبید اللہ
بن زیاد معقل بن یسار المزنی فی مرضہ الذی مات فیہ فقال معقل انی محدثک
حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو علمت ان لی حیاۃ ما حدثتک انی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من عبد یسترعیہ اللہ رعیۃ یموت
یوم یموت وھو غاش لرعیتہ الا حرم اللہ علیہ الجنۃ **ترجمہ** حسن سے روایت ہے عبید اللہ
بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جب بیماری مین وہ مرگئے تو معقل نے کہا مین ایک حدیث تجھ سے بیان
کرتا ہون جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مین جانتا کہ ابھی زندہ رہون گا تو
تجھ سے بیان نہ کرتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہین جسکو اللہ
تعالی ایک رعیت دیوے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق مگر خدا
تعالی حرام کر دیگا اوس پر جنت کو **ف** یہ حدیث مع فائدہ کے کتاب الایمان صفحہ ۲۶۰ مین
گذر چکی **عن** الحسن قال دخل ابن زیاد علی معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ وھو
وجع بمثل حدیث ابی الاشھب وزاد قال الا کنت حدثتنی ھذا قبل الیوم قال ما

حَدَّثْتُكَ اَوْ كُنْتُ لِاُحَدِّثَكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا تم نے یہہ حدیث مجھہ سے پہلے کیون نہین بیان کی اونہون نے کہا مین نے نہین بیان کی یا مین تجھہ سے کیون بیان کرتا **عَنْ** اَبِی الْمَلِیْحِ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ زِیَادٍ دَخَلَ عَلٰی مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ مَرَضِہٖ فَقَالَ لَہٗ مَعْقِلٌ اِنِّیْ مُحَدِّثُكَ بِحَدِیْثٍ لَوْلَا اَنِّیْ فِی الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِہٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ اَمِیْرٍ یَلِیْ اَمْرَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ لَا یَجْهَدُ لَهُمْ وَیَنْصَحُ اِلَّا لَمْ یَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ **ترجمہ** کتاب الایمان جلد اول کے صفحہ ۲۶۱ مین گذر چکا **عَنْ** اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ یَسَارٍ مَرِضَ فَاَتَاهُ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ یَعُوْدُہٗ نَحْوَ حَدِیْثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الْحَسَنِ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَاِیَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهٗ اِجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِیْ غَیْرِهِمْ **ترجمہ** حسن سے روایت ہے عائذ بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد پاس گئے اور اُس سے کہا اے بیٹے میرے مین نے سنا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کر دے) تو ایسا نہ ہونا عبید اللہ نے کہا بیٹھ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بہوسی ہے **ف** یعنی تو فضلاے صحابہ سے نہین ہے بلکہ صحابیون مین ادنے درجہ کا ہے جیسے بہوسا آٹے مین سے نکلتا ہے یہی ابن زیاد مردود کی ایک گستاخی اور بے ادبی تھی جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی **ف** عائذ نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین بہی بہوسی تھی بہوسی تو بعد والون مین ہے اور غیر لوگون مین **ف** اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور فضل تھے

باب

غِلَظِ تَحْرِیْمِ الْغُلُوْلِ غنیمت مین چوری کرنا کیا گناہ ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بَعِیْرٌ

لہ رغاء یقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیء یوم القیمۃ علی رقبتہ فرس لہ حمحمۃ فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیء یوم القیمۃ علی رقبتہ شاۃ لہا ثغاء یقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیء یوم القیمۃ علی رقبتہ نفس لہا صیاح فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیء یوم القیمۃ علی رقبتہ رقاع تخفق فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک لا الفین احدکم یجیء یوم القیمۃ علی رقبتہ صامت فیقول یا رسول اللہ اغثنی فاقول لا املک لک شیئا قد ابلغتک **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہ روایت ہے ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوگئے ہم کو نصیحت کرنے کو) تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت کے مال مین سے چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اوسکو پہر فرمایا مین نہ پاؤن تم مین سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اور اسکی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ میری مدد کیجیے مین کہون مجہے کچہ اختیار نہین ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یعنی مین بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہون نہ شفاعت اور شاید پہلے آپ غصہ سے ایسا فرماوین پہر شفاعت کرین بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان مین گذرا) نہ پاؤن مین تم مین سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گہوڑا لیے ہوے جو ہنہناتا ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے مین کہون مجہے کچہ اختیار نہین ہے مین تو تجہ سے کہہ چکا تہا (یعنی دنیا مین اللہ تعالی کا حکم پہونچا دیا تہا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پہر تو نے کاہیکو چوری کی) نہ پاؤن مین تم مین سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوے جو مین مین کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے مین کہون مجہے کچہ اختیار نہین ہے مین نے تجہے خدا تعالی کا حکم پہونچا دیا تہا۔ نہ پاؤن مین تم مین سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کوئی جان لیے ہوے جو چلا رہی ہو (جسکا اوس نے دنیا مین خون کیا ہو) پہر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے مین کہون مجہے کچہ اختیار نہین ہے مین نے تجہے اللہ تعالی کا حکم پہونچا دیا تہا نہ پاؤن مین کسی کو تم مین سے وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوے جو اوڑ رہے ہون (جنکو اوس نے چرایا تہا دنیا مین) یا چند پاٹن کاغذ کی جو اوڑ رہی ہون (جس مین اوسکے اوپر کے حقوق لکہے ہون) یا اور چیزین جو ہل رہی ہون (جنکو اوس نے دنیا مین چرایا تہا) **ف** یہ تینون ترجمے رقاع تخفق کے ہین **ت**

پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی **ف** نووی نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چرا وے تو اس مال کو پھیر دے اگر لشکر متفرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہونچانا ہر ایک حقدار کو ممکن نہ ہو تو اس میں علما کا اختلاف ہے شافعی اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اموال ضائعہ کی اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ اور حسن اور زہری اور اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اسکا امام کو دیوے اور باقی تصدق کر دیوے اور چرانے والے کو امام جیسا مناسب سمجھے سزا دیوے لیکن اسکا اسباب نہ جلاوے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اسکا گھر اور اسباب سب جلا دیا جاوے صرف ہتیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جاویں اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور دلیل انکی حدیث ہے عبد اللہ بن عمر کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اسکی ساتھ صالح بن محمد سالم سے اور وہ ضعیف ہے طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب سزا مالی درست تھی جیسے زکوۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال سے بالکل خلاف شرع ہے) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ بَعْدَ ذٰلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا يَحْيَى مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَيُّوبُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ تَحْرِيمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے **عَنْ** أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ أَبِي عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي قَالَ

فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال عامل ابعثه فيقول هذا لكم وهذا اهدي لي افلا قعد في بيت ابيه او في بيت امه حتى ينظر ايهدى اليه ام لا والذي نفس محمد بيده لا ينال احد منكم منها شيئا الا جاء به يوم القيمة يحمله على عنقه بعير له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رأينا عفرتي ابطيه ثم قال اللهم هل بلغت مرتين **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ مین سے ایک شخص کو جسکو ابن لتبیہ کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھی تحفہ کے طور پر ملا آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی اور ستایش کی پھر فرمایا کیا حال ہے اس تحصیلدار کا جسکو مین مقرر کرتا ہون پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر مین کیون نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتے کہ اسکو ہدیہ ملتا یا نہین (یعنے اگر اوس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اسکا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہو ورنہ ظاہر ہے کہ اوس نے ہدیہ دباو سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے کوئی تم مین سے ایسا مال نہ لیگا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لادکر اوسکو لاوے گا اونٹ ہوگا تو وہ بڑبڑاتا ہوگا گاے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی بکری ہوگی تو وہ ممین ممین کرتی ہوگی پھر آپنے اپنے دونون ہاتھ اٹھائے یہانتک کہ آپ کی بغلون کی سفیدی ہمکو نظر آئی اور آپ نے فرمایا یا اللہ مین نے (تیرا حکم) پہونچا دیا **عن** ابي حميد الساعدي رضي الله تعالى عنه قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم ابن اللتبية رجلا من الازد على الصدقة فجاء بالمال فدفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال هذا مالكم وهذه هدية اهديت لي فقال له النبي صلى الله عليه وسلم افلا قعدت في بيت ابيك وامك فتنظر ايهدى لك ام لا ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا ثم ذكر نحو حديث سفيان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد سے تھا **عن** ابي حميد الساعدي رضي الله تعالى عنه قال استعمل رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا من الاسد على صدقات بني سليم يدعى ابن اللتبية

فلما جاء حاسبه قال هذا مالكم وهذا هدية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا جلست في بيت ابيك وامك حتى تأتيك هديتك ان كنت صادقا ثم خطبنا فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فاني استعمل الرجل منكم على العمل مما ولاني الله فيأتي فيقول هذا مالكم وهذا هدية اهديت لي افلا جلس في بيت ابيه وامه حتى تأتيه هديته ان كان صادقا والله لا يأخذ احد منكم منها شيئا بغير حقه الا لقي الله تعالى يحمله يوم القيامة فلا عرفن احدا منكم لقي الله يحمل بعيرا له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رؤي بياض ابطيه ثم قال اللهم هل بلغت بصر عيني وسمع اذني **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جسے ابن اُتبیہ کہتے تھے نبی سلیم کے صدقہ تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ نے اوس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگون نے مجھ کو دیا) آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا مان کے گھر مین بیٹھا ہوتا پھر اپنا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے پھر آپ نے خطبہ سُنایا ہم کو اور اللہ تعالے کی تعریف کی اور ستایش کی بعد اوس کے فرمایا مین تم مین سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہون اون کامون مین سے جو اللہ تعالی نے مجھکو دیے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھکو ہدیہ ملا بھلا وہ اپنے باپ یا مان کے گھر کیون نہ بیٹھا رہا پھر اوسکا ہدیہ اوس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے قسم خدا کی کوئی تم مین سے کوئی چیز ناحق نہ لیوے مگر وہ اللہ تعالے سے ملیگا اوسکو لادے ہوے اور مین پہچانون گا تم مین سے جو کوئی اللہ تعالی سے ملیگا اونٹ اٹھاے ہوے اور وہ بڑبڑا رہا ہوگا یا گاے اوٹھاے ہوگا وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھاے ہو وہ چلاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونون ہاتھون کو اٹھایا یہانتک کہ آپ کی بغلون کی سفیدی دکھلائی دے اور آپ نے فرمایا یا اللہ مین نے پہونچا دیا ابوحمید کہتے ہین میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا **عن** هشام بهذا الاسناد وفي حديث عبدة وابن نمير فلما جاء حاسبه كما قال ابو اسامة وفي حديث ابن نمير تعلمن والله والذي نفسي بيده لا يأخذ احدكم منها شيئا وزاد في حديث سفيان قال بصر عيني وسمع اذناي وسلوا زيد بن ثابت فانه كان حاضرا معي **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے **عَنْ** اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَی الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِیْرٍ فَجَعَلَ یَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِیَ اِلَیَّ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَسَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ فِیْهِ اِلٰی اُذُنِیْ **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزین لیکر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھ ہدیہ ملا ہی پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری عروہ نے کہا مین نے ابو حمید ساعدی سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اونہون نے کہا بیشک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَةَ الْكِنْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا یَاْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقْبَلْ عَنِّیْ عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَلْیَجِیْءْ بِقَلِیْلِهٖ وَكَثِیْرِهٖ فَمَا اُوْتِیَ مِنْهُ اَخَذَ وَمَا نُهِیَ عَنْهُ انْتَهٰی **ترجمہ** عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم مین سے ہم کسی کام پر مقرر کرین پھر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چھپا رکھے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اسکو لیکر آوے گا یہ سنکر ایک کالا انصاری کھڑا ہوا گویا مین اسکو دیکھ رہا ہون اور بولا یا رسول اللہ اپنا کام مجھ سے لے لیجیے آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولا مین نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنے ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا) آپ نے فرمایا مین کہتا ہون اب بھی پر جس کو ہم کام پر مقرر کرین وہ تھوڑی بہت سب چیزین لیکر آوے پھر جو اوسکو ملے وہ لے لیوے اور جو نہ ملے اوس سے باز رہے اس صورت مین کوئی مواخذہ نہین) **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَةَ الْكِنْدِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ

وُجُوبِ طَاعَةِ الْأُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے
اُن کامون مین جو گناہ نہ ہو اور گناہ مین اطاعت کرنا حرام ہے عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ
ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ نَزَلَ فِي عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ ترجمہ حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی
اور اوس کے رسول کی اور اون کی جو حاکم ہون تمہارے عبداللہ بن حذافہ کے باب مین اوتری
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ایک فوج کا سردار کرکے بھیجا ابن جریج نے کہا بیان کیا مجھ سے
یعلی بن مسلم نے اونہون نے سنا سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہین مسلمانون کے یہی قول ہے جمہور
سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا مین سے اور بعضون نے کہا علما مراد ہین بعضون نے کہا امراء
اور علماء دونون اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہین اوس نے غلطی کی (نووی) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ
وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
نے میری اطاعت کی اوس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالے
کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جسکو مین نے مقرر کیا) اوس نے میری اطاعت کی
اور جس نے اوس کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے
کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ
عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي ترجمہ
حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت

کی اوس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی اور جس نے
میرے امیر کی اطاعت کی اوس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی
کی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ
سواء **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیثہم
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بذلک وقال من اطاع الامیر ولم یقل امیری وکذلک فی حدیث
ہمام عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک السمع والطاعۃ
فی عسرک ویسرک ومنشطک ومکرہک واثرۃ علیک **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے
سے روایت ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہپر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا
(حاکم کی بات کا) تکلیف اور راحت مین اور خوشی اور رنج مین اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دین
(یعنے اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بہی کرین اور جو شخص تم سے کم حق رکہتا ہو اوسکو تمہارے
اوپر مقدم کرین تب بہی صبر اور اطاعت کرنا چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پہیلانا منع ہے نووی نے
کہا یہ اطاعت اوسی صورت مین ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہو اور اگر شرع کے خلاف ہو
تو اطاعت نکرے) **عن** ابی ذر قال ان خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اسمع
واطیع وان کان عبدا مجدع الاطراف **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
میرے دوست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ
ایک غلام ہاتہہ پاؤن کٹا حاکم ہو **ف** نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت مین صحیح ہے
جب اوسکو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کرلیوے اور
ابتداءً اوسے حکومت دینا درست نہین بلکہ اوس کی شرط آزادی ہے انتہے **عن** ابی عمران
بہذا الاسناد وقال فی الحدیث عبدا حبشیا مجدع الاطراف **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا اس مین یہ ہے کہ غلام حبشی ہو ہاتہہ پاؤن کٹا **عن** ابی عمران بہذا الاسناد کما

قَالَ ابْنُ اِدْرِیْسَ عَبْدًا مُّجَدَّعَ الْاَطْرَافِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ یَحْیَی بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا تُحَدِّثُ اَنَّہَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَھُوَ یَقُوْلُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا ترجمہ یحیی بن حصین سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنی دادی سے وہ حدیث بیان کرتی تھیں اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ پڑھ رہے تھے حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کی موافق تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکا حکم مانو عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِیًّا عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَقُلْ حَبَشِیًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ اَنَّہَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی اَوْ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں حبشی ہاتھ پاؤں کٹے کا لفظ نہیں ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہے سنا منی میں سنا یا عرفات میں عَنْ یَحْیَی بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ جَدَّتِہٖ اُمِّ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَ سَمِعْتُہَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّۃَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَوْلًا کَثِیْرًا ثُمَّ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ حَسِبْتُہَا قَالَتْ اَسْوَدُ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا ترجمہ ام حصین یحیی ابن حصین کی دادی سے روایت ہے میں نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع تو آپ نے بہت سی باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ہاتھ پاؤں کٹا کالا غلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالی کی کتاب کے موافق تمکو چلانا چاہے تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکی بات سنو **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حاکم اسلام قریشی نہ ہو تب بھی اوسکی اطاعت اون باتوں میں جو شریعت کے خلاف نہ ہوں واجب ہے اور اوس سے بغاوت بلا وجہ حرام ہے اور اوسکے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑنا درست ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِہَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے حاکم کی بات کا خواہ اوسکو پسند ہو یا

نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا عن عُبیدِ اللہ بمعناہ الا اسنادًا ومثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن علیؓ ان رسول اللہ صلعم بعث جیشا وامر علیہم رجلا فاوقد نارا وقال ادخلوھا
فاراد ناس ان یدخلوھا وقال الاخرون انا فررنا منھا فذکر ذلک لرسول اللہ صلعم فقال للذین ارادوا ان یدخلوھا
لو دخلتموھا لم تزالوا فیھا الی یوم القیمۃ وقال للاخرین قولا حسنا وقال لا طاعۃ فی معصیۃ
اللہ انما الطاعۃ فی المعروف ترجمہ امیر المومنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اوسپر حاکم کیا ایک شخص کو اوس نے آگ جلائے
اور لوگون سے کہا اس مین گھس جاؤ بعضون نے چاہا اوس مین گھس جاوین اور بعضون نے کہا
کہ ہم آگ ہی سے بھاگ کر تو مسلمان ہوے (اور کفر چھوڑا جہنم سے ڈر کر اب پھر آگ ہی مین گھسین یہ
ہم سے نہ ہوگا) پھر اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے فرمایا ان لوگون سے جنھون نے
گھسنے کا قصد کیا تہا اگر تم گھس جاتے تو ہمیشہ اسی مین رہتے (کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت
مین حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گھسنے پر راضی نہ ہوے اون کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی
نافرمانی مین کسی کی اطاعت نہین ہے بلکہ اطاعت اُسمین ہے جو دستور کی بات ہو **ف**
یعنی شرع کے خلاف جو بات ہو اُسکو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہین بادشاہ کا باپ حکم دیوے بلکہ سب
ملکر ایسے بادشاہ کو سمجھا دین اور اوسکو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکھین اگر نہ مانے تو اوسکو معزول
کردین اور اوسکی جگہہ کسی اور کو خلیفہ مقرر کرین جو اللہ کی کتاب پر چلے پس لیہو کہ اطاعت بادشاہ یا خلیفہ
کی بالذات نہین ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بہی اور آدمیون کیطرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت
کے موافق چلتا ہے تو اسکی اطاعت بالذات نہین ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہان وہ شریعت کے
خلاف ہوا اوسکی اطاعت ضرور نہ رہی عن علیٍّ رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ واستعمل علیہم رجلا من الانصار وامرھم ان
یسمعوا لہ ویطیعوہ فاغضبوہ فی شیء فقال اجمعوا لی حطبا فجمعوا لہ ثم قال اوقدوا
نارا فاوقدوا نارا ثم قال الم یامرکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تسمعوا لی
وتطیعوا قالوا بلی قال فادخلوھا قال فنظر بعضھم الی بعض فقال انما فررنا الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من النار فکانوا کذلک وسکن غضبہ وطفئت النار

فلما رجعوا ذكروا ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال لو دخلوها ما خرجوا منها
انما الطاعة في المعروف ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سو روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور اوسپر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص
عبد اللہ بن حذافہ نہ تہے) اور حکم کیا لوگون کو اوس کی اطاعت کرنیکا اور اسکی بات سننے کا پہر اون
لوگون نے اسکو غصے کیا کسی بات مین اوس نے کہا لکڑیان جمع کرو لوگون نے لکڑیان جمع کین پہر
اوسنے کہا انگار جلاؤ اونہون نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
تم کو حکم نہین دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا وہ بولے بیشک آپنے ایسا حکم
دیا ہے اوس نے کہا تو اس انگار مین گہس جاؤ یہ سنکر لوگ ایکدوسرے کیطرف دیکہنے لگے اور
انہون نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بہاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
پہر وہ اسی حال مین رہے یہانتک کہ اوسکا غصہ فرو ہو گیا اور انگار بجہا دیے گئے جب وہ لوٹ
کر آئے تو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انگار مین گہس
جاتے تو پہر اوس مین سے نہ نکلتے اطاعت کرنا اوسی بات مین لازم ہے جو واجبی ہو (یعنے شریعت
کی روسے منع نہ ہو نووی نے کہا اسنے یہ بات امتحان کے لیے کہی تہی یا مذاق سے اور ہر حال مین
خلاف شرع بات مین سردار کی اطاعت نہین کرنا چاہیے) عن الاعمش بهذا الاسناد
نحوه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبادة بن الصامت رضي الله تعالى عنه قال
بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة في العسر واليسر والمنشط
والمكره وعلى اثرة علينا وعلى ان لا ننازع الامر اهله وعلى ان نقول بالحق
اينما كنا لا نخاف في الله لومة لائم ترجمہ عبادہ بن صامت سو روایت ہی ہم نے بیعت
کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور راحت مین اور خوشی
اور ناخوشی مین اور گو ہمارے حق کا خیال نہ کیا جاوے اور اس امر پر کہ ہم جہگڑا نہ کرین گے اوس
شخص کی سرداری مین جو اوسکے لائق ہے اور ہم سچ بات کہین گے جہان ہون گے اللہ کی راہ مین
ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہین ڈرین گے ف یہی باتین اسلام کی ہین
اور جو مسلمان دنیا ساز خوشامد باز حقبات کا چہپانے والا دنیاداروں کی ملامت سے ڈرنے والا

ہو وہ پورا مسلمان نہین ہے بلکہ اوس مین کفار کی خصلتین موجود ہین اوسکو چاہیے توبہ کرے اور رستبازی اور جرأت اور بہادری اور حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے **عن** عُبادۃ بن الصّامت قال بایعنا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم بمثل حدیث ابن ادریس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جُنادۃ بن ابی اُمیّۃ قال دخلنا علیٰ عُبادۃ بن الصّامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو مریض فقلنا حدّثنا اصلحک اللہ بحدیث ینفع اللہ بہ سمعتہ من رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فقال دعانا رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فبایعناہ فکان فیما اخذ علینا ان بایعنا علی السّمع والطّاعۃ فی منشطنا ومکرھنا وعسرنا ویسرنا واثرۃ علینا وان لا ننازع الامر اھلہ قال الّا ان تروا کفرًا بواحًا عندکم من اللہ فیہ برھانٌ **ترجمہ** جنادہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہمنے کہا بیان کرو ہمسے خدا تمکو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث جس سے اللہ فائدہ دیوے اور جس کو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے کہا ہمکو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے آپ کی بیعت کی اور آپنے جو عہد لیے اون مین یہ بھی تھا کہ ہم بیعت کرتے ہین بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی مین اور سختی اور آسانی مین اور ہماری حق تلفیان ہونے مین اور ہم جھگڑا نہ کرینگے اس شخص کی خلافت مین جو اوس کے لائق ہو مگر جب کھلا کھلا کفر دیکھین جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہو **فائدہ** نووی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہین اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اوسوقت چپ ہو بلکہ اُس سے کہدو اور حق بات بیان کردو پر مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثین ہین اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کیوجہ سے معزول نہین ہوتا مگر ہماری صحاب کی بعض کتابون مین ہے کہ وہ معزول ہوجاتا ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہی اجماع کے اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے مین فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔

قاضی عیاض نے کہا علماء کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہین ہے اور جب امام کافر ہوجاوے تو وہ معزول ہوجاوے گا اسیطرح اگر نماز ترک کردے یا بدعت شروع کرے جمہور کا یہی قول ہے پھر اگر کافر ہوجاوے یا شرع کے احکام بدلدے یا بدعت نکالے تو اوس کی ولایت جاتی رہتی

اور اُس کی اطاعت ساقط ہوجاویگی اور مسلمانون پر واجب ہے کہ اوسکو معزول کرین اور اُسکی جگہہ ایک
امام عادل کو مقرر کرین اور بدعت نکالنے کی صورت مین اُسکا معزول کرنا واجب نہین الا اُس صورت
مین کہ مسلمانون کو قدرت ہو اوسکے عزل کی پہ اُسکا ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنی دین کو بچانا چاہیے اور فاسق کی بہی
امامت ابتداء صحیح نہین لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہوجاوے تو بعضون کے نزدیک اوسکا معزول
کرنا واجب ہے اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہو سکے اور جمہور اہلسنت کا فقہا اور محدثین اور متکلمین
مین سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کیوجہ سے معزول نہ ہوگا اور معزول نہ کیا جاویگا اور اُس سے
لڑنا یا بغاوت کرنا درست نہین ہے بلکہ اُسکو نصیحت کرنا اور ڈرانا واجب ہے قاضی عیاض نے کہا
ابن مجاہد نے اسپر اجماع کا دعوی کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضون نے اس دعوی کو اسلیے کہ امام حسن
علیہ السلام اور عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالے عنہ اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اوٹہہ کہڑے
ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتہہ ہوگئی حجاج سے لڑنے کو
لیے قاضی نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تہا پہر اوسکے بعد اجماع ہوگیا واللہ اعلم انتہی مختصراً **باب**
الامام جُنَّۃٌ امام مسلمانون کی سپر ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما الامام جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ من وراۂ ویُتَّقٰی بہ فان
امر بتقوی اللہ وعدل کان لہ بذلک اجرٌ وان یامر بغیرہٖ کان علیہ منہ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام
سپر ہے اوس کے پیچہے مسلمان لڑتے ہین (کافرون سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہین تکلیف
سے (ظالمون اور لوٹیرون کے) پہر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اسکو ثواب ہوگا
اور جو اوس کے خلاف حکم دیوے تو اوسپر وبال ہوگا **باب** وجوب الوفاء ببیعۃ الخلیفۃ
الاول فالاول جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اوسی کو قائم رکہنا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت
بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لانبی بعدی
وستکون خلفاء فتکثر قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول واعطوھم
حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی

روایت ہو بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اُس کے جگہہ ہوتا میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے لوگون نے عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کرلو اوسی کی بیعت پوری کرو اور اون کا حق ادا کرو اللہ تعالے اون سے سمجھ لیگا جو اُس نے اونکو دیا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہوجاوے پھر اوس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت باطل ہے اوسکو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے ہوئے کی ہو یا بیخبری مین کی ہو خواہ ایک شہر مین ہو یا دو شہرون مین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ ایک زمانہ مین دو خلیفہ نہین ہوسکتے اگرچہ دار الاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت فاصلہ پر ہون اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہو کہ تعدد جائز ہو نووی نے کہا یہ قول مخالف ہو سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے **عن** عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اَثَرَةٌ وَاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ تَأْمُرُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللهَ الَّذِيْ لَكُمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتین ہونگی جنکو تم برا جانوگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ایسے وقت مین جو رہے اوسکو آپ کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا ادا کرو اُس حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اوسکو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اوسکو ہدایت کرے یا اوسکو بدلکر دوسرا عادل حاکم تمکو دیوے)

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَاَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرِهِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا

وَسَیُصِیبُ اٰخِرَہَا بَلَاءٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَہَا وَتَجِیْئُ فِتْنَةٌ فَیُرَقِّقُ بَعْضُہَا بَعْضًا وَتَجِیْئُ الْفِتْنَةُ

فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ ہٰذِہٖ ہٰذِہٖ مُہْلِکَتِیْ ثُمَّ تَنْکَشِفُ وَتَجِیْئُ الْفِتْنَةُ فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ ہٰذِہٖ ہٰذِہٖ

فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَیَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِہٖ مَنِیَّتُہٗ وَہُوَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ

الْاٰخِرِ وَلْیَاْتِ اِلَی النَّاسِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُّؤْتٰی اِلَیْہِ وَمَنْ بَایَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاہُ صَفْقَةَ یَدِہٖ

وَثَمَرَةَ قَلْبِہٖ فَلْیُطِعْہُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ یُنَازِعُہٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ فَدَنَوْتُ

مِنْہُ فَقُلْتُ اَنْشُدُکَ اللّٰہَ اَاَنْتَ سَمِعْتَ ہٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَہْوٰی

اِلٰی اُذُنَیْہِ وَقَلْبِہٖ بِیَدَیْہِ وَقَالَ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ فَقُلْتُ لَہٗ ہٰذَا ابْنُ عَمِّکَ مُعَاوِیَةُ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَاْمُرُنَا اَنْ نَّاْکُلَ اَمْوَالَنَا بَیْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ اَنْفُسَنَا وَاللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ

یَقُوْلُ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْۤا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا قَالَ فَسَکَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَطِعْہُ فِیْ طَاعَةِ

اللّٰہِ وَاعْصِہٖ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے مین مسجد مین

گیا وہان عبد اللہ بن عمرو بن العاص کعبے کے سایہ مین بیٹھے تھے اور لوگ اون کے پاس جمع تھے مین بھی

گیا اور بیٹھا اونہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے ایک سفر مین تو ایک جگہہ

اوترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے جانورون مین تھا اتنے مین رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پکارنیوالے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوے

آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہین گذرا جسپر ضرور نہ ہوا اپنی امت کو جو بہتر بات اوسکو معلوم ہو

بتانا اور جو بری بات معلوم ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصے مین سلامتی ہے اور

اخیر حصے مین بلا ہے اور وہ باتین ہین جو تمکو بری لگین گی اور ایسے فتنے آوین گے کہ ایک فتنہ دوسرے

کو ہلکا اور پتلا کر دیگا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھکر ہوگا کہ پہلا فتنہ اوسکے سامنے کچھ حقیقت نہ

رکھیگا) اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس مین میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا

آوے گا مومن کہے گا اسمین تباہی ہے پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت

مین جاوے اوسکو چاہیے کہ مرے اللہ تعالے اور پچھلے دن پر یقین رکھہ کر

اور لوگون سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اوس سے کرین

اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اسکو اپنا ہاتھ دیدیوے اور دل سے نیت کرلے اوسکی تابعداری کی تو
اوسکی اطاعت کرے اگر طاقت ہو اب اگر دوسرا امام اوس سے لڑنے کو آوے تو اوسکو منع کرو اگر نہ ملنے
بغیر لڑائی کے تو اوسکی گردن مار دیو یہ سنکر مین عبد اللہ کے پاس گیا اور اون سے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون اللہ
کی تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے اپنے کانون اور دل کیطرف اشارہ کیا ہاتھ
سے اور کہا میرے کانون نے سنا اور دل نے یاد رکھا مین نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہمکو حکم کرتے ہین
ایک دوسرے کا مال ناحق کہانے کے لیے اور اپنی جانون کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اے
ایمان والو مت کہاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کر کے اور مت مارو اپنی جانون کو بیشک
اللہ تعالی تمپر مہربان ہے **ف** عبد الرحمن کا مطلب یہ تہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے
امام کے مارنے کا حکم دیا جو پہلے امام سے لڑے جھگڑنا چاہے تو معاویہ کی خلافت باطل ٹہیری کس لیے کہ
لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیعت کر چکے تہے اب معاویہ جو لڑائی کی طیاری کرتے ہین تو گویا لوگون
کا مال ناحق کہاتے ہین اور اُن کی جانین مفت گنواتے ہین **ف** یہ سنکر عبد اللہ بن عمرو بن العاص
تہوڑی دیر تک چپ رہے پھر کہا معاویہ کی اطاعت کر اوس کام مین جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو
کام اللہ تعالے کے حکم کے خلاف ہو اوسمین معاویہ کا کہنا نہ مان **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ
رَأَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْأَعْمَشِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا +
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ
الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ
فُلَانًا فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ **ترجمہ** اسید بن
حضیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک انصاری نے علیحدہ ہو کر کہا مجکو حاکم کر دیجیے جیسے آپنے
فلان شخص کو حکومت دی ہے آپنے فرمایا میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہان تک کہ مجھسے
ملو حوض کوثر پر **عَنْ** أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ
خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ اسمین علیحدہ ہو نیکا [illegible]

عن علقمة بن وائل الحضرمي عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال سأل سلمة بن
يزيد الجعفي رضي الله تعالى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله
أرأيت إن قامت علينا أمراء يسألونا حقهم ويمنعونا حقنا فما تأمرنا فأعرض عنه
ثم سأله فأعرض عنه ثم سأله في الثانية أو في الثالثة فجذبه الأشعث بن قيس وقال اسمعوا وأطيعوا فإنما
عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم **ترجمہ** علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے انہوں نے
سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا نبی اللہ اگر ہمارے امیر
ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے جواب نہ دیا پھر
پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ کو کھینچا اور کہا سنو اور اطاعت کرو ان پر ان کے
عملوں کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا **عن** سماك بهذا الإسناد مثله وقال فجذبه
الأشعث بن قيس رضي الله تعالى عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا
وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم **ترجمہ** اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو انکا عمل ان کے ساتھ ہیں اور تمہارے عمل تمہارے ساتھ
ہرگز **باب** وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل
حال فتنہ اور فساد کے وقت ملکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا **عن** حذيفة
بن اليمان رضي الله تعالى عنه يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه و
سلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني فقلت يا رسول الله إنا كنا
في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير شر قال نعم فقلت
هل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير
سنتي ويهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر فقلت هل بعد ذلك الخير من
شر قال نعم دعاة على أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها فقلت يا رسول
الله صفهم لنا قال نعم هم قوم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا قلت يا رسول الله
فما ترى إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم فقلت فإن لم يكن لهم
جماعة ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض على أصل شجرة حتى

يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَىٰ ذٰلِكَ **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہلی باتون کو پوچہا کرتے اور مین بری بات کو پوچہتا اس ڈر سے کہ کہین برائی مین نہ پڑ جاؤن مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور برائی مین تہے پہر اللہ تعالی نے ہمکو یہ بہلائی دی (یعنے اسلام) اب اس کے بعد بہی کچہ برائی ہے آپ نے فرمایا ہان مین نے عرض کیا اوس برائی کے بعد پہر بہلائی ہے آپنے فرمایا ہان لیکن اسمین دہبہ ہے مین نے کہا وہ دہبہ کیا آپنے فرمایا ایسے لوگ ہون گے جو میری سنت پر نہین چلین گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلین گے اون مین اچہی باتین بہی ہونگی اور بری بہی مین نے عرض کیا پہر اسکے بعد برائی ہوگی آپنے فرمایا ہان ایسے لوگ پیدا ہون گے جو جہنم کے دروازے کیطرف لوگون کو بلاوین گے جو اون کی بات مانے گا اوسکو جہنم مین ڈالدین گے مینے کہا یا رسول اللہ اون لوگون کا حال ہم سے بیان فرمایے آپنے فرمایا اون کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولین گے مینے عرض کیا یا رسول اگر اس زمانہ کو مین پاؤن تو کیا کرون آپنے فرمایا مسلمانون کی جماعت کے ساتہ رہ اور انکے امام کے ساتہ مینے کہا اگر جماعت اور امام نہون آپنے فرمایا تو سب فرقون کو چہوڑ دو اور کاش ایک درخت کی جڑ دانت سے چبا تا رہے مرنے دم تک

ف یعنی جنگل مین چلا جاوے اور کچہ کہانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پہر ان بے دینون کو نہ ملے اور ساتہ نہ دے یہ حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی پیشین گوئی فرمائی خوارج اور قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بہلائی جسمین دہبہ ہے بعضون نے کہا عمر بن عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور مین نے ایک بانجد المحدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تہا جو بنی امیہ کی خلافت کے بعد ہوا اوس مین اگرچہ بہلائی تہی پر بدعات پہیل گئی تہی اوس کے بعد نری برائی کا زمانہ اب ہے جبکہ نیچریت اور بے دینی اور کہلم کہلا کفر ہی پہیل رہی ہے اور جہنم کیطرف بلانے والے وہ لوگ ہین جو سید احمد خان ابو النیاچرہ کے پیرو اور اون کی راہ پر چلنے والے ہین۔ اسوقت مین جماعت اسلام کا ساتہ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دین جنٹلمینون سے علیحدہ رہنا واللہ اعلم

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي

خُمَا رَانٌسِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ وَاِنْ
ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ ہم برائی مین تہے پہر اللہ تعالی نے بہلائی دی اب اسکے بعد بہی کچہ برائی ہے آپنے فرمایا
ہان مین نے کہا پہر اوس کے بعد بہلائی کہے آپ نے فرمایا ہان مین نے کہا پہر اوس کے بعد برائی ہے آپنے
فرمایا ہان مین نے کہا کیسے آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہونگے جو میری راہ پر نہین چلینگے اور
میری سنت پر عمل نہین کرینگے اور ان مین ایسے لوگ ہونگے جنکے دل شیطان کے سے اور بدن
آدمیون کے سے ہونگے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسوقت مین کیا کرون آپنے فرمایا اگر تو ایسے
زمانہ مین ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پہوڑے اور تیرا مال لے لے پر اوسکی بات
سنی جا اور اسکا حکم مانتا رہ **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً
وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ
فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا
وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعت
کا ساتھ چہوڑ دیوے پہر وہ مرے تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندہے جہنڈے کے نیچے
لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا
ہو قوم کیطرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور خدا کے رضامندی مقصود نہو) پہر وہ مارا جاوے تو اسکا
مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچہے اور
بُرے دونکو اون مین سے قتل کرے اور مومن کو بہی نہ چہوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اوسکا عہد پورا
نہ کرے تو وہ مجہہ سے علاقہ نہین رکہتا اور مین اوس سے تعلق نہین رکہتا (یعنے وہ مسلمان نہین ہے)
عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ
حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ

ثم مات مات ميتة جاهلية ومن قتل تحت راية عمية يغضب للعصبة او يقاتل
للعصبة فليس من امتي ومن خرج من امتي على امتي يضرب برها وفاجرها لا يتحاشى
من مؤمنها ولا يفي لذي عهدها فليس مني **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے
تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھادھند جھنڈے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم
کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال پر وہ میرے امت میں سے نہیں ہے اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہوا اچھے
نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں نہیں
ہے **عن** غيلان بن جرير بهذا الاسناد اما ابن المثنى فلم يذكر النبي صلى الله
عليه وسلم في الحديث واما ابن بشار فقال في روايته قال رسول الله صلى الله عليه
بنحو حديثهم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضي الله تعالى عنه
يرويه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رأى من اميره شيئا يكرهه فليصبر
فانه من فارق الجماعة شبرا فمات فميتة جاهلية **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر
کرے اسلیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جاوے اوسکی موت جاہلیت کی موت ہوگی **عن**
ابن عباس رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كره من
اميره شيئا فليصبر عليه فانه ليس احد من الناس يخرج من السلطان شبرا فمات
عليه الا مات ميتة جاهلية **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے
بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اوسی حال میں اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی **عن** جندب بن عبد الله
البجلي رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل تحت
راية عمية يدعو عصبية او ينصر عصبية فقتلة جاهلية **ترجمہ** جندب بن عبداللہ
بجلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھی جھنڈے کے تلے مارا جاوے
اور وہ بلاتا ہو تعصب اور قومی طرفداری کیطرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اسکا قتل جاہلیت

کا سا ہوگا **عن** نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حِينَ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً فَقَالَ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ أَتَيْتُكَ لِأُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عبداللہ بن مطیع پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ مین (اوس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ مین جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والون پر ہوئے خدا اس یزید مردود کو اسکا بدلہ دیوے) عبداللہ بن مطیع نے کہا ابو عبدالرحمن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی) اکے لیے توشک بچھاؤ اونہون نے کہا مین اس لیے نہین آیا کہ بیٹھون بلکہ ایک حدیث تجھکو سنانے کے لیے جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکال لے اطاعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے ملیگا اور کوئی دلیل اوس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اوس نے بیعت نہ کی ہو تو اوس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہین ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کر لین اور اوس سے بیعت کر لین **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ جو شخص مسلمانون کے اتفاق مین خلل ڈالے **عن** عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ **ترجمہ** عرفجہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہین فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اسکو تلوار سے مار ڈالو چاہے جو کوئی ہو **ف**

اگر وہ باز نہ آوے اوس کام سے سمجھانے سے تو اوسکا خون ہدر ہوگا **عن** عرفجۃ رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر ان فی حدیثہم جمیعا فاقتلوہ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** عرفجۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او
یفرق جماعتکم فاقتلوہ **ترجمہ** عرفجہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تہے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمع ہو وہ چاہے تم مین پہوٹ
ڈالنا اور جدائی کرنا تو اوس کو مار ڈالو **باب** اذا بویع الخلیفتین جب دو خلیفے سے بیعت ہو
عن ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
بویع الخلیفتین فاقتلوا الاخر منہما **ترجمہ** حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو خلیفہ سے بیعت کیجاوے تو جس سے اخیر مین بیعت
ہوئی ہو مار ڈالو (اس لیے کہ اوسکی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہی) **باب** وجوب
الانکار علی الامراء فیما یخالف الشرع اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اوسکو برا جاننا
چاہیے **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ستکون امراء فتعرفون وتنکرون فمن عرف بری ومن انکر سلم ولکن من رضی
وتابع قالوا افلا نقاتلہم قال لا ما صلوا **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ تم پر امیر مقرر ہون تم اون کے اچھے کام بہی
دیکھوگے اور برے کام بہی پہر جو کوئی برے کام کو پہچان لیوے وہ بری ہوا (اگر اوسکو روکے ہاتہ
یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بہی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور
پیروی کی اوس کی (وہ تباہ ہوا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے امیرون
سے لڑائی نہ کرین آپ نے فرمایا نہین جب تک وہ نماز پڑہا کرین اور جو نماز بہی چہوڑ دین تو انکو مار دو
اور امارت سے موقوف کردو) **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یستعمل علیکم امراء
فتعرفون وتنکرون فمن کرہ فقد بری ومن انکر فقد سلم ولکن من رضی وتابع

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نُقَاتِلُھُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا اَیْ مَنْ کَرِہَ بِقَلْبِہٖ وَاَنْکَرَ بِقَلْبِہٖ ترجمہ ام سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہونگے جن کے
تم بعضے کام بہی دیکہو گے اور بُرے بہی ہیں جو کوئی بُرے کام کو بُرا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے بُرا کہا وہ
بہی بچا لیکن جو بُرا راضی ہوا اور اُسکی پیروی کی وہ تباہ ہوا (لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اون
سے لڑین آپ نے فرمایا نہین جب تک وہ نماز پڑہتے رہین (بُرا کہا یعنے دل مین بُرا کہا گو زبان سے نہ کہہ سکے
عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی ذٰلِکَ غَیْرَ اَنَّہٗ
قَالَ فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِیَٔ وَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ سَلِمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ اِلَّا قَوْلَہٗ
وَلٰکِنْ مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ لَمْ یَذْکُرْہُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ خِیَارِ الْاَئِمَّۃِ وَشِرَارِھِمْ

اچہے اور بُرے حاکمون کا بیان عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَ
تُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ قِیْلَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ بِالسَّیْفِ فَقَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِیْکُمُ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْ وُّلَاتِکُمْ
شَیْئًا تَکْرَھُوْنَہٗ فَاکْرَھُوْا عَمَلَہٗ وَلَا تَنْزِعُوْا یَدًا مِّنْ طَاعَۃٍ ترجمہ عوف بن مالک سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر حاکم تمہارے وہ ہین جنکو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہین
وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہین اور تم اون کے لیے دعا کرتے ہو اور بُرے حاکم تمہارے وہ ہین جن کے تم
دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہین تم اونپر لعنت کرتے ہو وہ تمپر لعنت کرتے ہین لوگون نے عرض کیا یا
رسول اللہ ہم ایسے بُرے حاکمون کو تلوار سے نہ دفع کرین آپ نے فرمایا نہین جب تک وہ نماز کو تم مین
قائم کرتے رہین اور جب تم کوئی بُری بات اپنے حاکمون سے دیکہو تو دل سے اسکو بُرا جانو لیکن اون کی
اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنے بغاوت نہ کرو) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ
وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَھُمْ وَ
یُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَھُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ قَالُوْا قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُنَابِذُھُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ قَالَ لَا

ما اقاموا فيكم الصلوة قال لا ما اقاموا فيكم الصلوة الا من ولي عليه وال فراه ياتي شيئا من معصية الله فليكره ما ياتي من معصية الله ولا ينزعن يدا من طاعة قال ابن جابر فقلت يعني لرزيق حين حدثني بهذا الحديث آلله يا ابا المقدام لحدثك بهذا او سمعت هذا من مسلم بن قرظة يقول سمعت عوف بن مالك رضي الله تعالى عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجثا على ركبتيه واستقبل القبلة فقال اي والله الذي لا اله الا هو لسمعته من مسلم بن قرظة يقول سمعت عوف بن مالك يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہین جنکو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہین تم اون کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہین اور برے حاکم تمہارے وہ ہین جن کے تم دشمن ہو وہی تمہارے دشمن ہین تم اون پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کرین آپ نے فرمایا نہیں جب تک نماز پڑہتے رہین لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مین نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہون نے یہ حدیث بیان کی اے ابو المقدام تم سے مسلم بن قرظہ نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تہے مین نے عوف سے سنی وہ کہتے تہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ سنکر رزیق اپنے گہٹنون کے بل جہکے اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور کہا بے شک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے مین نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تہے مین نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا **عن** عوف بن مالك رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب استحباب مبايعة الامام الجيش عند ارادة القتال لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے

عن جابر رضي الله تعالى عنه قال كنا يوم الحديبية الفا واربع مائة فبايعناه وعمر آخذ بيده تحت الشجرة وهي سمرة وقال بايعناه على ان لا نفر ولم نبايعه على الموت **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے

روایت ہے ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو آدمی تھے تو ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور حضرت عمر آپ کا ہاتھ پکڑے ہوئے شجرہ رضوان کے تلے تھے اور وہ سمرہ کا درخت تھا (سمرہ ایک جنگلی درخت
ہے جو ریگستان میں ہوتا ہے) اور ہم نے بیعت کی آپ سے اس شرط پر کہ نہ بھاگیں گے اور بیعت نہیں کی
کہ مر جاویں گے **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال لم نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی الموت انما بایعناہ علی ان لا نفر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مر جانے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگنے پر **عن** ابی الزبیر انہ سمع جابرا رضی
اللہ تعالی عنہ یسأل کم کانوا یوم الحدیبیۃ قال کنا اربع عشرۃ مائۃ فبایعناہ و
عمر اخذ بیدہ تحت الشجرۃ وھی سمرۃ فبایعناہ غیر جد بن قیس الانصاری اختبی
تحت بطن بعیرہ **ترجمہ** ابو الزبیر نے جابر سے سنا اون سے پوچھا گیا کہ حدیبیہ کے دن کتنے آدمی تھے
اونہوں نے کہا ہم چودہ سو آدمی تھے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمر آپکا ہاتھ پکڑے
ہوئے سمرہ کے درخت کے تلے تھے پھر ہم سب نے آپ سے بیعت کی مگر جد بن قیس انصاری نے بیعت
نہیں کی وہ اپنی اونٹ کے پیٹ کے تلے چھپ رہا **عن** ابی الزبیر انہ سمع جابرا یسأل
ھل بایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی الحلیفۃ فقال لا ولکن صلی بھا ولم یبایع عند
شجرۃ الا الشجرۃ التی بالحدیبیۃ قال ابن جریج واخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنھما یقول دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی بئر الحدیبیۃ **ترجمہ**
ابو الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے جابر سے سنا اون سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
لی ذو الحلیفہ میں اونہوں نے کہا نہیں لیکن آپ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہیں لی مگر حدیبیہ
کے درخت کے پاس ابن جریج نے کہا مجھے ابو الزبیر نے بیان کیا اونہوں نے سنا جابر رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی حدیبیہ کے کنوے پر اوسکا پانی بڑھ گیا اور یہ
قصہ اوپر گذر چکا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا و
اربع مائۃ فقال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیر اھل الارض وقال
جابر لو کنت ابصر لاریتکم موضع الشجرۃ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا ہم حدیبیہ کے دن چودہ سو آدمی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا آج کے دن تم سب زمین والون سے بہتر ہو اور جابر نے کہا اگر میری بینائی ہوتی تو مین تم کو اوس درخت
کا مقام دکہلا دیتا **ف** کیونکہ وہ درخت باقی نہین رہا تہا اوسکو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے
کٹوا ڈالا تہا جب سُنا کہ لوگ اوس کے پاس جمع رہتے ہین **عَنْ** سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ سَاَلْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ فَقَالَ لَوْ کُنَّا مِائَۃَ اَلْفٍ
لَکَفَانَا کُنَّا اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَۃٍ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے مین نے جابر بن عبد اللہ
سے پوچہا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تہے اونہون نے کہا اگر ہم لاکہہ آدمی ہوتے تب بہی وہان کا کنواں ہمکو
کافی ہو جاتا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اسکا پانی بہت بڑہ گیا تہا ہم پندرہ سو آدمی تہے
عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَوْ کُنَّا مِائَۃَ اَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشْرَۃَ مِائَۃً
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ کَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ
قَالَ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَۃٍ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد نے کہا مین نے جابر سے پوچہا تم کتنے آدمی تہے
اوسدن اونہون نے کہا چودہ سو آدمی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ کَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَۃِ اَلْفًا وَّثَلَاثَ مِائَۃٍ وَّکَانَتْ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِیْنَ **ترجمہ**
عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تہے اور اسلم
کے لوگ مہاجرین کا آٹہوان حصہ تہے **عَنْ** شُعْبَۃَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ یَوْمَ الشَّجَرَۃِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبَایِعُ
النَّاسَ وَاَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِّنْ اَغْصَانِهَا عَنْ رَّاْسِہٖ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ مِائَۃً قَالَ لَمْ نُبَایِعْہُ
عَلَی الْمَوْتِ وَلٰکِنْ بَایَعْنَاہُ عَلٰی اَنْ لَّا نَفِرَّ **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے مینے اپنے آپ کو
شجرہ کے دن دیکہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیعت لے رہے تہے لوگون سے اور مین ایک شاخ
کو درخت کے آپکے سر سے اوٹہائے ہوئے تہا ہم چودہ سو آدمی تہے اور ہمنے آپسے مرنے پر بیعت
نہین کی بلکہ نہ بہاگنے پر **عَنْ** یُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ کَانَ اَبِیْ مِمَّنْ بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَۃِ
قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِیْ قَابِلٍ حَاجِّیْنَ فَخَفِیَ عَلَیْنَا مَکَانُهَا فَاِنْ کَانَتْ تَبَیَّنَتْ لَکُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ
ترجمہ سعید بن مسیب نے کہا میرے باپ اون لوگون مین سے تہے جنہون نے بیعت کی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے شجرہ رضوان کے پاس اونہون نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہہ معلوم ہے نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو **عن** سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُمْ کَانُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوْهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے **عن** سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَیْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا **ترجمہ** سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو میں اوسکے پاس آیا تو پہچان نہ سکا **ف** نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے میں یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جا کر اوس کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اسکا چھپ جانا اللہ تعالے کی رحمت ہے **عن** یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ بَایَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ قَالَ عَلَی الْمَوْتِ **ترجمہ** یزید بن ابی عبید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اونہون نے کہا مرنے پر **عن** سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ هَاذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ یُبَایِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلٰی مَاذَا قَالَ عَلَی الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَایِعُ عَلٰی هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو لوگون سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر اونہون نے کہا میں ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد **فائدہ** نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونو کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلا شروع اسلام میں دس گنے کافرون کے مقابلے بھاگنا منع تھا پھر اللہ تعالے نے آسانی کر دی اب دوگنے کافرون سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے **باب** تَحْرِیْمِ رُجُوْعِ الْمُهَاجِرِ اِلَی اسْتِیْطَانِ وَطَنِهٖ جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جاوے پھر اوسکو وہان آکر وطن بنانا حرام ہے **عن** سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَی الْحَجَّاجِ فَقَالَ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰی عَقِبَیْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِیْ فِی الْبَدْوِ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے

وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا۔ پھر جنگل مین رہنے لگا۔ سلمہ نے کہا نہین بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اجازت دی جنگل مین رہنے کی **ف** قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اُسکو وطن بنانے کے لیے حرام ہے۔ اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایسا کرتا ہون اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہون بلکہ اور کہین جنگل مین رہتے ہون دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی (انتہے مختصراً) **باب**

الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنٰى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنے **عَنْ** مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ **ترجمہ** مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپنے فرمایا ہجرت تو گذر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر **عَنْ** مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُوْ عُثْمَانَ فَلَقِيْتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ **ترجمہ** مجاشع سے روایت ہے مین اپنے بھائی

ابو معبد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد اور مین نے کہا یا رسول اللہ اِن سے
بیعت لیجیے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی مین نے کہا پھر کس چیز پر آپ بیعت لین گے
اِن سے آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر۔ ابو عثمان نے کہا مین ابو معبد سے ملا اون سے مجاشع کا
کہنا بیان کیا اونہون نے کہا مجاشع نے سچ کہا **عَنْ** عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ اَخَاهُ
فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا
هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہین رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **ف** نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا
ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب
یہ ہے کہ اب مکے سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار الاسلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب
نہ رہی نہ اب اوتنا ثواب ہے **عَنْ** مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہین رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ
وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا **ترجمہ**
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنے اپنا وطن چھوڑنا
اور مدینہ مین میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا کہ کہین اوس سے نہ ہو سکے پھر

ہجرت تو بڑا ہے) تیری پاس اونٹ ہین وہ بولا ہان ہین آپ نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیتا ہے وہ بولا ہان آپ نے
فرمایا تو سمندرون کے اوس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالی تیرے کسی عمل کو ضایع نہین کرنے کا **عن**
الاوزاعی بھذا الاسناد مثله غیر انه قال ان الله لن یترک من عملک شیئا وزاد فی الحدیث
قال فهل تحلبها یوم وردها قال نعم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اللہ تعالی تیرے
کسی عمل کو نہین چھوڑیگا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو اونکا دودہ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہین
اوس نے کہا ہان **باب** کیفیة بیعة النساء عورتین کیونکر بیعت کرین **عن** عائشة
رضی الله تعالی عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت کان المؤمنات اذا هاجرن
الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یمتحن بقول الله تعالی یا ایها النبی اذا جاءک المؤمنات
یبایعنک علی ان لا یشرکن بالله شیئا ولا یسرقن ولا یزنین الی اخر الایة قالت عائشة
رضی الله تعالی عنها فمن اقر بهذا من المؤمنات فقد اقر بالمحنة وکان رسول الله صلی
الله علیه وسلم اذا اقررن بذلک من قولهن قال لهن رسول الله صلی الله علیه وسلم
انطلقن فقد بایعتکن ولا والله ما مست ید رسول الله صلی الله علیه وسلم ید امرأة
قط غیر انه یبایعهن بالکلام قالت عائشة رضی الله تعالی عنها والله ما اخذ رسول
الله صلی الله علیه وسلم علی النساء قط الا بما امره الله تعالی وما مست کف رسول الله
صلی الله علیه وسلم کف امرأة قط وکان یقول لهن اذا اخذ علیهن قد بایعتکن کلاما
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے مسلمان عورتین جب ہجرت
کرتین تو آپ اون کا امتحان لیتے اس آیۃ کے موافق اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتین بیعت
کرنیکو آوین اس بات پر کہ شریک نہ کرین گے اللہ کا کسی کو چوری نہ کرین گی زنا نہ کرینگی اخیر تک پہر جو
کوئی عورت ان باتون کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنے بیعت ہو جاتی)
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ اقرار کرلیتین اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ مین تم سے بیعت
لے چکا قسم اللہ تعالی کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہین چھوا البتہ زبان سے آپ اون سے بیعت
لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتون سے کوئی اقرار
نہین لیا مگر جسکا اللہ تعالی نے حکم دیا اور آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبہی

نہین لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرمادیتے جب وہ اقرار کرلیتین مین تم سے بیعت کرچکا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے اون کا ہاتھ پکڑنا درست نہین اور مردون سے زبان سے ہاتھ پکڑکر اور یہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت سے ضرورت کیوقت بات کرنا درست ہے اور عورت کی آواز ستر نہین ہے البتہ اسکا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامت یا دانت نکالنے یا سرمہ لگانے کے چھونا نادرست ہے اور یہ ضرورتین بھی اسوقت ہین جب عورت یہ کام کرنے والی نملے انتہے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا اَخْبَرَتْ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ امْرَأَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِيْ فَقَدْ بَايَعْتُكِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عورتون کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہین لگا البتہ آپ زبان سے اُس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے قول دیدیتے تو آپ فرماتے جا مین نے تجھ سے بیعت کرلی **باب** الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہانتک ہوسکے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم آپ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو جتنا مجھ سے ہوسکیگا (یہ آپکی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہ ہوسکے اوسکے نہ کرنے مین گنہگار نہ ہون) **باب** بیان سِنِّ الْبُلُوْغِ آدمی کب جوان ہوتا ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ وَعَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ فَكَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ اَنْ يَّفْرِضُوْا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوْهُ فِي الْعِيَالِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی مین اور مین چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے

دالون مین داخل نہ کیا اپھر مین پیش ہوا خندق کے دن جب مین پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا نافع نے کہا مین نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی اون کے پاس آکر وہ اُن دنون خلیفہ تھے اونہون نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملونکو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اُسکا حصہ لگا دین اور جو پندرہ سے کم ہو اوسکو بال بچون مین شریک کرین **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِھِمْ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ فَاسْتَصْغَرَنِیْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ مین چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے چھوٹا سمجھا

بَابُ النَّھْیِ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ اِلٰی اَرْضِ الْکُفَّارِ اِذَا خِیْفَ وُقُوْعُہٗ بِاَیْدِیْھِمْ قرآن شریف کافرون کے ملک مین لیجانا منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ اون کے ہاتھ لگ جاوے گا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک میں لیجانے سے سفر مین

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَنْھٰی اَنْ یُّسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَۃَ اَنْ یَّنَالَہُ الْعَدُوُّ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن کو سفر مین دشمن کے ملک مین لیجانے سے اس ڈر سے کہ کہین دشمن کے ہاتھ نہ پڑجاوے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّنَالَہُ الْعَدُوُّ وَقَالَ اَیُّوْبُ فَقَدْ نَالَہُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوْکُمْ بِہٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لیجاؤ سفر مین قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ڈر ہے دشمن کے ہاتھ مین پڑجائیگا ایوب نے کہا دشمن کے ہاتھ مین پڑ گیا اور وہ لگے جھگڑا کرنے تم سے

ف نووی نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کرین اور اگر یہ ڈر نہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اُسوقت منع نہین ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال مین منع ہے اور مالک نے مکروہ رکھا ہے وہ روپیہ یا اشرفیان کافرون کو دینا جنپر اللہ تعالی کا نام لکھا ہو

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ وَالثَّقَفِیِّ فَاِنِّیْ اَخَافُ وَفِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَحَدِیْثِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَۃَ اَنْ یَّنَالَہُ الْعَدُوُّ **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا **باب** الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضْمِيرِهَا گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑون
کو تیار کرنا شرط کے لیے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ
الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دوڑ کی اون گھوڑون کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونون مقامون
مین پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور بعضون نے کہا چھ یا سات میل کا) اور جو طیار نہین کیے گئے
تھے اون کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر اون لوگون مین تھے جنہون نے
دوڑ کی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَيُّوبَ
مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا مین آگے آیا تو گھوڑا مجکو لیکر مسجد پر چڑھ گیا
ف نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑ دوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ اون کو طیار کرنا یعنے
تضمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہو اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کر دین پھر اسکو گرم جھول پہنا کر
ایک بند کوٹھری مین باندھ دین تاکہ پسینا کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے مین تیز ہو جاوے) اور
اختلاف کیا ہے علما نے کہ گھوڑ دوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہو اور
بغیر عوض تو بالاجماع درست ہی اور بالعوض جب درست ہو کہ شخص ثالث عوض دیوے یا شخص ثالث
درمیان مین ہو جاوے اور وہ کچھ نہ دیوے اور حدیث مین عوض کا ذکر نہین ہے انتہے **باب**
فَضِيلَةِ الْخَيْلِ وَأَنَّ الْخَيْلَ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا گھوڑون کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ
إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑون کی پیشانی مین برکت ہو اور خوبی قیامت تک **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْوِی نَاصِیَۃَ فَرَسِہٖ بِاِصْبَعِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ الْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَۃُ **ترجمہ** جریر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت (سے دنیا اور سے آخرت) **عَنْ** یُوْنُسَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ **ترجمہ** عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت **عَنْ** عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِی الْخَیْلِ قَالَ فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِمَ ذَاکَ قَالَ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ **ترجمہ** عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک) **عَنْ** حُصَیْنٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ عُرْوَۃُ بْنُ جَعْدٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ وَلَمْ یَذْکُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ سَمِعَ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیَّ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا وَلَمْ یَذْکُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ نحوست

گھوڑی میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعضا گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعضا منحوس

باب ما یکرہ من صفات الخیل گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو اور اس کی تفسیر آگے آتی ہے **عن** سفیان بھذا الاسناد مثلہ وزاد فی حدیث عبد الرزاق والشکال ان یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسریٰ او یدہ الیمنیٰ ورجلہ الیسریٰ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جس کا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو **ف** اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہم رنگ یا تین ہم رنگ اور ایک سفید ابن درید نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کا ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں واللہ اعلم **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث وکیع وفی روایۃ وھب عن عبد اللہ بن یزید ولم یذکر النخعی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا جہادا فی سبیلی وایمانا بی وتصدیقا برسلی فھو علیّ ضامن ان ادخلہ الجنۃ او ارجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ نائلا ما نال من اجر او غنیمۃ والذی نفس محمد بیدہ ما من کلم یکلم فی سبیل اللہ تعالیٰ الا جاء یوم القیامۃ کھیئتہ حین کلم لونہ لون دم وریحہ مسک والذی نفس محمد بیدہ لولا ان اشق علی المسلمین ما قعدت خلاف سریۃ تغزو فی سبیل اللہ ابدا ولکن لا اجد سعۃ فاحملھم ولا یجدون سعۃ ویشق علیھم ان یتخلفوا عنی والذی نفس محمد بیدہ لوددت انی اغزو فی سبیل اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل ثم اغزو فاقتل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اسکا جو نکلا اوسکی راہ میں اور نہ نکلا مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہوا اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہوا اوس کے پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ

نے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت مین ہے یا تو مین اُسکو جنت مین لیجاؤن گا یا اُسکو پہیر دون گا اوس کے گہر کیطرف ثواب یا غنیمت حاصل کرکے قسم اوسکی جسکے ہاتہہ مین محمدؐ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہین ہے جو خدا تعالی کی راہ مین لگے مگر وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آویگا جیسا دنیا مین لگا تہا اُسکا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی قسم اوسکی جسکے ہاتہہ مین محمدؐ کی جان ہے اگر مسلمانون پر دشوار نہ ہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتہہ نہ چہوڑتا جو اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کرتا ہے کبہی لیکن میرے پاس اتنی گنجایش نہین سواریون وغیرہ کی اور مسلمانون پر دشوار ہوگا میرے ساتہہ نہ جانا قسم اوسکی جسکے ہاتہہ مین محمدؐ کی جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ جہاد کرون اللہ تعالی کی راہ مین پہر مارا جاؤن پہر جہاد کرون پہر مارا جاؤن پہر جہاد کرون پہر مارا جاؤن فائدہ یعنی بار بار خدا کی راہ مین شہید ہون پہر زندہ ہون پہر شہید ہون اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بہی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اُسکے برابر دوسری کوئی عبادت نہین ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا نہایت شوق تہا اور آپ یہ چاہتے تہے کہ ہر ایک لشکر کے ساتہہ خود بہی جہاد کو نکلین پر خرچ کی وقت سے آپ مجبور تہے اور جو آپ نکلتے تو اور بہی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیون کا سامان ہر وقت مشکل تہا **عَنْ** عُمَارَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ مِنْ بَیْتِهٖ اِلَّا جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ وَتَصْدِیْقُ كَلِمَتِهٖ بِاَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ یَرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اوس کا جو کوئی جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلا اپنے گہر سے مگر خدا کی راہ مین جہاد کرنے کے واسطے اور اوس کی کلام کا یقین کرکے اس بات کا کہ لیجاوے گا اوسکو جنت مین یا پہیر دیگا اوس کے گہر کو جہان سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتہہ **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ یُّكْلَمُ فِیْ سَبِیْلِهٖ اِلَّا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَجُرْحُهٗ یَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّیْحُ رِیْحُ مِسْكٍ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

ایسا نہین جو زخمی ہو۔ اوسکی راہ مین اور اللہ تعالی جانتا ہے جو زخمی ہوا اوس کی راہ مین مگر قیامت کے دن وہ آوے گا اوس کا زخم بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی **عَنْ** ھَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ کَلْمٍ یُکْلَمُہُ مُسْلِمٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ تَکُوْنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَھَیْئَتِھَا اِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْکِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ مَا قَعَدْتُّ خَلْفَ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ لَّا اَجِدُ سَعَۃً فَاَحْمِلَھُمْ وَلَا یَجِدُوْنَ سَعَۃً فَیَتَّبِعُوْنِیْ وَلَا تَطِیْبُ اَنْفُسُھُمْ اَنْ یَّقْعُدُوْا بَعْدِیْ **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابوہریرہ نے رسول اللہ صلعم سے سنکر پھر بیان کیا کئی حدیثون کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زخم مسلمان کو لگے اللہ تعالی کی راہ مین وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تھا خون بہتا ہوا رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین محمد کی جان ہے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون پر تو مین ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ مین لیکن اتنی گنجایش نہین ہے کہ مین سب کو سواریان دون اور نہ اون کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے ساتھ رہین اور نہ اون کے دلون کو بھلا لگیگا میرے ساتھ نہ چلنا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ مَا قَعَدْتُّ خِلَافَ سَرِیَّۃٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِھِمْ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون کو تو مین ہر لشکر کے ساتھ جاتا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن پھر جلایا جاؤن اوسیطرح جیسے اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وسلم لولا ان اشق علی امتی لاحببت ان لا اتخلف خلف سریۃ تخرج ثم **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری
امت پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں جیسا اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ الی قولہ ما تخلفت
خلاف سریۃ تغزو فی سبیل اللہ تعالی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فضل
الشہادۃ فی سبیل اللہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت **عن** انس رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من نفس تموت لها عند اللہ خیر یسرها
انها ترجع الی الدنیا ولا ان لها الدنیا وما فیها الا الشہید یتمنی ان یرجع فیقتل فی
الدنیا لما یری من فضل الشہادۃ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مرجاتا ہے اور اللہ تعالی کے پاس اوسکی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی
نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اوس میں ہے وہ سب اوسکو ملے مگر شہید وہ آرزو
کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اسلیے کہتے ہیں شہید
کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جاوینگے اور ابن
انباری نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالی اور فرشتے گواہ ہیں جنت کے اوس کے واسطے بعضوں نے کہا اس
لیے کہ وہ جان نکلتے ہی مشاہدہ کرلیتا ہے اپنے اجر اور درجے کا بعضوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے
رحمت کے اوس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اسکا حال گواہ ہے اوسکے حسن خاتمہ کا یا اس لیے
کہ اسکا زخم اسکا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتوں پر قیامت کے دن انتہے ملخصاً **عن**
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من
احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا وان لہ ما علی الارض من شیء غیر
الشہید فانہ یتمنی ان یرجع فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ **ترجمہ** انس رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا اوسکو
پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اوسکو ساری زمین کی چیزیں دی جاویں پر شہید آرزو کریگا

پہر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکھیگا شہادت کی درجے کو **عن** ابی ہریرۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یعدل الجہاد فی سبیل اللہ
قال لا تستطیعوہ قال فاعادوا علیہ مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا تستطیعونہ
قال فی الثالثۃ مثل المجاہد فی سبیل اللہ کمثل الصائم القائم القانت بآیات اللہ
لا یفتر من صیام ولا صلوٰۃ حتی یرجع المجاہد فی سبیل اللہ تعالیٰ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے
کے برابر کون سی عبادت ہے آپ نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہیں رکھتے پہر اونہوں نے پوچھا دو یا
تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تہے کہ تم اوسکی طاقت نہیں رکہتے آخر تیسری بار میں آپ نے
فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز میں کہڑا ہو
اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مطیع ہو نہ روزے سے تہکے نہ نماز سے یہانتک کہ لوٹے جہاد سے **ف**
اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کر سکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بہی نہیں ہو سکتی **عن**
سہیل بہذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** النعمان بن بشیر رضی
اللہ تعالیٰ عنہما قال کنت عند منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل
ما ابالی ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اسقی الحاج وقال اخر ما ابالی ان
لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اعمر المسجد الحرام وقال اخر الجہاد فی سبیل
اللہ افضل مما قلتم فزجرہم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال لا ترفعوا اصواتکم عند
منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یوم الجمعۃ ولکن اذا صلیت الجمعۃ دخلت
فاستفتیتہ فیما اختلفتم فیہ فانزل اللہ تعالیٰ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد
الحرام کمن امن باللہ الایۃ الی اخرہا **ترجمہ** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پاس بیٹہا تہا ایک شخص بولا مجہے پرواہ نہیں مسلمان
ہوئے پر کسی عمل کی جب میں پانی پلاؤں گا حاجیوں کو دوسرا بولا مجہے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی
اسلام کے بعد میں تو مسجد حرام کی مرمت کرونگا تیسرا بولا ان چیزوں سے تو جہاد افضل ہے حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت

پکارا کرو لیکن مین جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھون گا اوس بات کو جس مین تم نے اختلاف کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ یعنے کیا تم نے حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کردیا ہرگز نہین اللہ تعالیٰ کے سامنے برابر نہین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد مین آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہانتک کہ جب نمازی جمع ہون اوسوقت ذکر اللہ یا تعلیم مین بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیون کو نماز مشکل ہوجاتی ہے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ تَوْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کی راہ مین صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ مین صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوْهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا **ترجمہ** سہل نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ مین وہ ساری دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا **ترجمہ** یہ ہو کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ مین دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اُمَّتِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَلَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا خدا کی راہ مین بہتر ہے اون سب چیزون سے جنپر آفتاب نکلا اور ڈوبا **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر

باب بَیَانِ مَا اَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْمُجَاهِدِ فِی الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ **ترجمہ** بلند درجوں کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والے کے واسطے جنت میں تیار کیے ہیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی یُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو سعید جو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اوس کے لیے جنت واجب ہوئی یہ سنکر ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمائیے یا رسول اللہ آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملینگے جنت مین اور ہر ایک درجے سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین مین ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ مین جہاد کرنا اللہ کی راہ مین جہاد کرنا اللہ کی راہ مین

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَهُ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ فِیْهِمْ فَذَکَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَتُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے صحابہ مین اور بیان کیا اون سے کہ تمام عملون مین افضل جہاد ہے اللہ تعالیٰ کی راہ مین اور ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالیٰ کی راہ

مین تو میری گناہ معاف ہو جاوینگے آپنے فرمایا ہان اگر تو مارا جاوے اللہ کی راہ مین صبر کے ساتھ
اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے پھر آپنے فرمایا تونے کیا کہا
وہ بولا اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کی راہ مین تو میرے گناہ معاف ہو جاوینگے آپنے فرمایا
ہان اگر تو مارا جاوے صبر کرکے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نموڑے مگر قرض معاف
نہوگا کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھسے اسکو **ف** نووی نے کہا نیت خالص
ہو یعنے خاص اللہ تعالے کیواسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت
کے واسطے اور قرض معاف نہوگا اسیطرح تمام حقوق العباد معاف نہونگے اور پہلے آپنے
قرض کو مستثنے نہین کیا پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپکو اوسی وقت جتایا آپنے
بیان کردیا **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ...... رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اللَّیْثِ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ...... رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ اَحَدُھُمَا عَلٰی صَاحِبِہٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَیْفِیْ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ
الْمَقْبُرِیِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ منبر پر تھے **عَنْ**
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قَالَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِلشَّہِیْدِ کُلَّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی شہید کا ہر گناہ بخشدیگا لیکن قرض نہین بخشیگا
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن
العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی
راہ مین مارا جانا مٹا دیتا ہے سب گناہون کو مگر قرض کو **باب** فِیْ بَیَانِ اَنَّ اَرْوَاحَ
الشُّہَدَآءِ فِی الْجَنَّةِ وَاَنَّھُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ شہیدون کی روحین جنت مین
ہین اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین رزق دیے جاتے ہین **عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ

سألنا عبد الله رضي الله تعالى عنه عن هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم يرزقون قال أما إنا قد سألنا عن ذلك فقال أرواحهم في جوف طير خضر لها قناديل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شاءت ثم تأوي إلى تلك القناديل فاطلع إليهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شيئا قالوا أي شيء نشتهي ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا ففعل ذلك بهم ثلاث مرات فلما رأوا أنهم لن يتركوا من أن يسألوا قالوا يا رب نريد أن ترد أرواحنا في أجسادنا حتى نقتل في سبيلك مرة أخرى فلما رأى أن ليس لهم حاجة تركوا **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے کہ ہم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا اس آیت کو ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون یعنے مت سمجھ اون لوگون کو جو قتل کیے گیے اللہ کی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندہ ہین اپنے پروردگار پاس روزی دیے جاتے ہین عبد اللہ نے کہا ہمنے اس آیت کو پوچھا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے) فرمایا شہیدون کی روحین سبز چڑیون کے قالب مین قندیلون کے اندر ہین جو عرش مبارک سے لٹک رہی ہین اور جہان چاہتی ہین جنت مین چرتی پھرتی ہین پھر اپنی قندیلون مین آرہتی ہین ایک بار اون کے پروردگار نے اون کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ چاہتی ہو اونہون نے کہا اب ہم کیا چاہین گی ہم تو جنت مین جگتی پھرتی ہین جہان چاہتی ہین پروردگار جل وعلا نے پھر پوچھا پھر پوچھا جب اونہون نے دیکھا کہ بغیر پوچھے ہمارے رہائی نہین (یعنی پروردگار جل شانہ بار بار پوچھے جاتا ہے) تو اونہون نے کہا اے پروردگار ہم یہ چاہتی ہین کہ ہماری روحون کو پھیر دے ہمارے بدنون مین (یعنے دنیا کے بدنون مین) تاکہ ہم مارے جاوین دوبارہ تیری راہ مین جب پروردگار جل جلالہ نے دیکھا کہ اب اون کو کوئی خواہش نہین تو چھوڑ دیا انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا اور وہین سے آدم علیہ الصلوۃ والسلام اتارے گئے تھے اور وہین مومن عیش کرین گے اور معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا کیجاوے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تھی اور یہ بھی نکلا کہ روح کو فنا نہین اور روح کی حقیقت مین بہت اختلاف ہے اکثر علما یہ کہتے ہین کہ بندون کو اوسکی حقیقت معلوم نہین ہے اور فلاسفہ کہتے ہین روح کوئی علیحدہ چیز نہین ہے اور اطبا کہتے ہین کہ روح ایک بخار لطیف ہے

بدن مین اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیوۃ کا نام ہے یا اجسام لطیفہ کا یا بعض جسم کا یا جسم لطیف کا جو صورت
انسان رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ مین
جو بدن مین سمائے ہوئے ہین جب وہ جدا ہوجاتے ہین تو آدمی مرجاتا ہے انتہے مختصرا

باب

فضل الجهاد و الرباط جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت **عن** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهٖ
قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهٗ وَيَدَعُ
النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے آپنے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ مین اپنے
مال اور جان سے اوسنے کہا پھر کون آپنے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی مین اللہ کو پوجے اور لوگون
کو بچادے اپنے شر سے **ف** نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی)
افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہی کہ اختلاط افضل ہی بشرطیکہ فتنون
سے حفاظت ہوسکے اور ہمین کوئی شک نہین کہ فتنہ کے زمانہ مین عزلت افضل ہے اور حدیث اسپر
محمول ہی **عن** اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ
فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَجُلٌ فِي شِعْبٍ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ
قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَطِيرُ عَلٰى مَتْنِهٖ
كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ
فِي رَاْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي
الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِي خَيْرٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگی سے اوس شخص
کی زندگی بہتر ہے جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اوسکی پیٹھ پر جب کہ

شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں مین تلاش کرتا پھرتا ہے یا اُس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریان لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہین پہاڑون کی چوٹیون سے مین سے یا پہاڑ کی کسی نالی مین انہین نالون مین سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیون سو کوئی شخص خیر مین نہین سوا اس کے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث مین دو شخصون کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے عابد درکنار کو اور حقیقت مین جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہین ہے الا وہ جب کے لوگون مین رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اُس کے لیے نقصان کا ڈر نہ ہو **عَنْ** اَبِي حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِيْ شُعْبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

قاتل اور مقتول دونون کے سب جنت مین جاوین گے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصون کو دیکھکر ایک نے دوسرے کو قتل کیا پھر دونون جنت مین گئے لوگون نے عرض کیا کیسے ہوگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا خدا تعالے کی راہ مین پھر شہید ہوا اب جس نے اوسکو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالی کی راہ مین اور شہید ہوا **ف** تو قاتل اور مقتول دونون جنتی ہوئے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالے کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لیے متعارف ہے اللہ تعالی کے لیے جائز نہین ہو سکتی اس لیے کہ وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ اون سے پاک ہے تو مراد ہنسی سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف اون کے فعل کی یا فرشتون کا ہنسنا ہے انتہی **مترجم** کہتا ہے کہ اور صفات کیطرح ضحک یعنے ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر اور نزول اور استوا

اور مجبی وغیرہ اور اوسکی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہین اور تاویل کی کوئی ضرورت نہین البتہ یہ نہین کہنا چاہیے کہ اوسکی کوئی صفت مشابہ ہے مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اللہ تعالی **عَنْ** اَبِی الزِّنَادِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْاٰخَرِ فَيَهْدِيْهِ اِلَی الْاِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت مین جاوے پھر اللہ تعالی دوسرے پر رحم کرے اوسکو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین اور شہید ہو

بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اوسکا مارنیوالا (مسلمان) دو نو جہنم مین ایک جا نہ جمع ہونگے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے اور اوسکو الزام دیوے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون جہنم مین اسطرح اکٹھا نہ ہونگے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچاوے لوگون نے عرض کیا وہ کون لوگ ہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پر قائم رہے **ف** نووی نے کہا اس مین یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم مین جاویگا نہین پھر اکٹھا نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اوسکا جواب یہ دیا ہے کہ شاید راویون سے اس حدیث مین غلطی ہو گئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جسکو کافر قتل کرے بعد اوسکے وہ کافر ایمان لا دے تو اسکا مضمون وہی ہوگا جو حدیث یضحک اللہ کا ہے یا سدد سے یہ غرض ہے

کہ ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہون سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم مین جا سکتا ہے پر وہ کافر کے ساتھ
نہ رہے گا انتہی مع زیادۃ **باب** فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ اسکی راہ مین صدقہ دینے
کا ثواب **عن** اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ
مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی نکیل سمیت
اور کہنے لگا یہ اللہ تعالی کی راہ مین دیتا ہون آپ نے فرمایا اوس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیان
ملین گی نکیل پڑی ہوئین **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ❖
باب فَضْلِ اِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللهِ بِمَرْكُوْبٍ وَّغَيْرِهٖ غازی کی مدد کرنے
کی فضیلت **عن** اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُوْلَ اللهِ اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَّحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى
خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ **ترجمہ** حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب
مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہین ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین ایسے بتلا دون
اوس شخص کو جو سواری دیدے اسکو آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتا دے اوسکو اوتنا ہی ثواب
ہے جتنا نیکی کرنے والے کو **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن اَنَسٍ اَنَّ فَتًى مِّنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّي اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا
اَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهٖ قَالَ يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِي
تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكُ لَكِ فِيْهِ **ترجمہ**
انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ مین جہاد کا
ارادہ رکھتا ہون اور میرے پاس سامان نہین آپ نے فرمایا فلانے پاس جا اوس نے سامان کیا تھا جہاد کا
پر وہ بیمار ہو گیا وہ شخص اوس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو سلام

کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ وہ سامان مجکو دیدے اوس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے) کہا اے فلانی وہ سب سامان اسکو دیدے اور کوئی چیز مت رکھہ قسم خدا کی جو چیز تو رکھے گی اوس مین برکت نہ ہوگی **عَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ فَقَدْ غَزَا **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سامان کر دیا کسی غازی کا اللہ تعالیٰ کی راہ مین اوس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی اوس نے بھی جہاد کیا (یعنے ثواب جہاد کا اوس نے کمایا) **عَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ مِنْ هُذَیْلٍ فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَهُمَا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی لحیان کیطرف بھیجا جو ہذیل قبیلے کی ایک شاخ ہے اور فرمایا دو مردون مین ایک مرد نکلے ہر گھر مین سے اور ثواب دونون کو ہوگا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد کے گھر بار کی خبرگیری کا) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا بِمِثْلِهٖ **عَنْ** یَحْیٰی بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ لِیَخْرُجْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ اَیُّکُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَیْرٍ کَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جو گھر بار کی خبرگیری رکھے اوسکو مجاہد کا آدھا ثواب ملیگا **بَابُ** حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ وَاِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِیْهِنَّ مجاہدین کی عورتون کی حرمت کا بیان اور انمین خیانت والے کے گناہ کا بیان **عَنْ** بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِهٖ فَیَخُوْنُهٗ فِیْهِمْ اِلَّا وُقِفَ

لہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَاْخُذُ مِنْ عَمَلِہٖ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّکُمْ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہو جیسے انکی ماؤن کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہکر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اوس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کو دن کھڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اسکے عمل میں سے جو تو چاہے وہ لے لے **عَنْ** عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِہٖ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظَنُّکُمْ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاویگا تو اوسکی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے یہ فرماکر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا تم کیا خیال کرتے ہو یعنے وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنیوالا نہیں سب ہی لے لیگا

باب سُقُوْطِ فَرْضِ الْجِھَادِ عَنِ الْمَعْذُوْرِیْنَ

معذور پر جہاد فرض نہیں ہے **عَنْ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا فَجَاءَ بِکَتِفٍ فَکَتَبَھَا فَشَکٰی اِلَیْہِ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ ضَرَارَتَہٗ فَنَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ قَالَ شُعْبَۃُ وَاَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدٍ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ **ترجمہ** براء نے کہا یہ آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنے والے مسلمان یعنے لڑنیوالوں کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لیکر آئے اور اوسپر یہ آیت لکھی تب عبد اللہ بن ام مکتوم نے شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنے میں اندھا ہوں اسلیے جہاد میں نہیں جا سکتا تو میرا درجہ گھٹا رہیگا) اوسوقت غیر اولی الضرر کا لفظ اوترا یعنے وہ لوگ جو معذور نہیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہیں **عَنْ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَلَّمَہُ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَنَزَلَتْ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ **ترجمہ** براء رضی اللہ تعالی عنہ نے

کہا جب یہ آیت اتری لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضرر
اترا **باب** ثُبُوْتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِیْدِ شہید کے لیے جنت ہونا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ اَیْنَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ كُنَّ فِیْ
یَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ وَفِیْ حَدِیْثِ سُوَیْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ
اُحُدٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں کہاں ہونگا
اگر مارا جاؤں آپ نے فرمایا جنت میں یہ سنکر اوس نے چند کھجوریں جو اوس کے ہاتھ میں تھیں۔
(کھانے کے لیے) پھینکدیں اور لڑا یہانتک کہ شہید ہوا اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے
دن ایک شخص نے کہا **عَنْ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی النَّبِیْتِ
قَبِیْلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ
فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ هٰذَا یَسِیْرًا وَّاُجِرَ كَثِیْرًا **ترجمہ**
براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی نبیت کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے)
آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ
اُس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہانتک کہ مارا گیا
آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُسَیْسَةَ عَیْنًا یَّنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِیْرُ اَبِیْ سُفْیَانَ
فَجَاءَ وَمَا فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَغَیْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَدْرِیْ
مَا اسْتَثْنٰی بَعْضَ نِسَائِهٖ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِیْثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْیَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ
رِجَالٌ یَّسْتَاْذِنُوْنَهٗ فِیْ ظُهْرَانِهِمْ فِیْ عُلْوِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ لَا اِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا
فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی سَبَقُوا الْمُشْرِكِیْنَ اِلٰی بَدْرٍ
وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلٰی شَیْءٍ
حَتّٰی اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا
اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ یَقُوْلُ عُمَیْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ

٢٠٢٦

يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جَنَّۃٌ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَا یَحْمِلُکَ عَلٰی قَوْلِکَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا رَجَاءَۃَ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَھْلِھَا
قَالَ فَاِنَّکَ مِنْ اَھْلِھَا قَالَ فَاَخْرَجَ تُمَیْرَاتٍ مِّنْ قَرَنِہٖ فَجَعَلَ یَاْکُلُ مِنْھُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ
اَنَا حَیِیْتُ حَتّٰی اٰکُلَ تَمَرَاتِیْ ھٰذِہٖ اِنَّھَا لَحَیٰوۃٌ طَوِیْلَۃٌ قَالَ فَرَمٰی بِمَا کَانَ مَعَہٗ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ
قَاتَلَھُمْ حَتّٰی قُتِلَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بسیسا ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لادے وہ لوٹ کر آیا
اوس وقت گھر مین میرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا راوی نے کہا مجھ یاد نہین
آپ کی کس بی بی کا انس رضی اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا پہر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باہر نکلے اور فرمایا ہمین کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ یہ سنکر چند آدمی
آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریون مین جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی مین تہین آپ نے فرمایا نہین
صرف وہ لوگ جاوین جن کی سواریان موجود ہون آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہانتک کہ مشرکین
سے پہلے بدر مین پہونچے اور مشرک بہی آگئے آپ نے فرمایا تم مین سے کوئی کسی چیز کیطرف نہ بڑہے جبتک
مین اوس کے آگے نہ ہون پہر مشرک قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو جنت مین
جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانون اور زمین کے برابر ہے عمیر بن حمام انصاری نے کہا یا رسول
اللہ جنت کی چوڑائی آسمانون اور زمین کی برابر ہے آپنے فرمایا ہان اوس نے کہا واہ سبحان اللہ آپ نے
فرمایا ایسا کیون کہتا ہے وہ بولا کچہ نہین یا رسول اللہ مین نے اس امید کہا کہ جنت کے لوگون مین سے مین بہی
ہون آپ نے فرمایا تو جنت والون مین سے ہے یہ سنکر اوس نے چند کہجورین اپنے ترکش سے نکالین اور
انکو کہانے لگا پہر بولا اگر مین جیون اپنی کہجورین کہانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی
کہجورین باقی تہین وہ پہینک دین اور لڑا کافرون سے یہانتک کہ شہید ہوا **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چہپانا درست ہے تا کہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہونچے اور یہ
بہی معلوم ہوا کہ کافرون مین گہس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت جمہور علما کا یہی قول
ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَھُوَ بِحَضْرَۃِ الْعَدُوِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ

الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَاَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ
السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ

ترجمہ عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور
کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں کے تلے
ہیں یہ سنکر ایک شخص اُٹھا غریب میلا کچیلا اور کہنے لگا اے ابو موسیٰ تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے اونہوں نے کہا ہاں یہ سنکر وہ اپنے یاروں کیطرف گیا اور کہا
میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لیکر دشمن کیطرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں
تک کہ شہید ہوا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَا الْقُرْاٰنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا
مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيْهِمْ خَالِيْ حَرَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ
يَتَعَلَّمُوْنَ وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُوْنَهٗ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهٗ وَيَشْتَرُوْنَ
بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ وَالْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَعَرَضُوْا
لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا
عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا قَالَ وَاَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ خَلْفِهٖ
فَطَعَنَهٗ بِرُمْحٍ حَتّٰى اَنْفَذَهٗ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ
فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَرَضِيْتَ عَنَّا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کچھ لوگ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجیے جو ہم کو
قرآن اور حدیث سکھلا دیں آپ نے اون کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جنکو قُرّاء (قاری
کی جمع یعنے قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے اون میں میرے ماموں حرام بھی تھے وہ لوگ قرآن مجید
پڑھا کرتے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لاکر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں
اکٹھا کرتے پھر اوسکو بیچتے اور کھانا خریدتے صفہ والوں اور فقیروں کے لیے (صفہ مسجد میں ایک مقام

تھا پیاسا ہوا اور اس مین ستر آدمی رہا کرتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون لوگون کو اون کے ساتھ کر دیا انہون نے رستہ مین انکا مقابلہ کیا اور انکو قتل کیا (یعنے اون لوگون کو
جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پر پہونچنے سے پہلے انہون نے مرتے
وقت) کہا یا اللہ ہمارے نبی کو پہونچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور راضی ہین تجھ سے اور تو ہم سے
راضی ہے ایک شخص (کافرون مین سے) حرام پاس آیا (جو ماموں تھے انس بن مالک کے) اور برچھا مارا
اون کے ایسا کہ پار ہو گیا حرام نے کہا مین مراد کو پہونچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بھائی مارے گئے اور اونہون نے یہ کہا کہ یا اللہ ہمارے
نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہین اور تو ہم سے راضی ہے (یہ خبر حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی) **عن** انس
رضی اللہ تعالی عنہ قال عمی الذی سمیت بہ لم یشھد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدرا قال
فشق علیہ قال اول مشھد شھدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیبت عنہ وان ارانی
اللہ مشھدا فیما بعد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرانی اللہ تعالی ما اصنع قال فھاب
ان یقول غیرھا قال فشھد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد قال فاستقبل
سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ فقال لہ انس یا ابا عمرو این
فقال واھا لریح الجنۃ اجدہ دون احد قال فقاتلھم حتی قتل قال فوجد فی جسدہ
بضع وثمانون من بین ضربۃ وطعنۃ ورمیۃ قال فقالت اختہ عمتی الربیع بنت النضر
فما عرفت اخی الا ببنانہ ونزلت ھذہ الایۃ رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم
من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا قال فکانوا یرون انھا نزلت فیہ
وفی اصحابہ **ترجمہ** انس نے کہا میرے چچا جنکے نام پر میرا نام رکھا گیا (یعنے اون کا بھی نام انس تھا)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوئے یہ امر اون پر بہت دشوار
گذرا اور انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی لڑائی مین غائب رہا اب اگر اللہ تعالی
دوسری کوئی لڑائی مین مجھے آپ کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالی دیکھے گا مین کیا کرتا ہون اور ڈر کر
اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنے اور کچھ دعوے کرنے سے) کہ مین ایسا کرونگا ایسا کرونگا کیونکہ شاید نہ ہو سکے

اور جو ہوئے ہون اپر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احد کی لڑائی مین تو سعد بن معاذ اون کے سامنے آئے اور انہون نے کہا ای انس ابو عمرو کہ کنیت تھی انس بن النضر بن ضمضم انصاری کے جو چچا تھے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کے) کہان جاتے ہو اونہون نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کیطرف سے مجھے آرہی ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر وہ لڑے کافرون سے یہانتک کہ شہید ہوئے (لڑائی کے بعد دیکھا) تو اون کے بدن پر اسی پر کئی زخم تھے تلوار اور برچھی اور تیر کے اون کی بہن یعنے میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا مین نے اپنے بھائی کو نہین پہچانا مگر اون کی پورین انگلیون کی دیکھکر (کیونکہ سارا بدن زخمون سے چور چور ہو گیا تھا) اور یہ آیت رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ یعنے وہ مرد جنہون نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے یعنے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہے ہین صحابہ کہتے تھے اون کے اور انکے ساتھیون کے باب مین اوتری

باب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالی کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا ہے

عن اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ اَعْلٰى فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکھانے کو تو اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا کون سا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے اسلیے کہ اللہ کا کلمہ یعنے دین بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ مین ہے

عن اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اوس شخص کو جو لڑتا ہے بہادری دکھلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمایش کے لیے کون سا لڑنا اللہ کی راہ مین ہے آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالی کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ مین ہے

عن

ابی موسیٰ قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ الرجل یقاتل منا شجاعۃ
فذکر مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا
سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القتال فی سبیل اللہ فقال الرجل یقاتل غضبا و یقاتل
حمیۃ قال فرفع راسہ الیہ وما رفع راسہ الیہ الا انہ کان قائما فقال من قاتل لتکون
کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کون سی ہے تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصے
سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں پھر آپ نے اپنا سر اوٹھایا اور سو جسے اوٹھایا کہ وہ کھڑا تھا اور آپ
بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو یعنے توحید غالب ہو شرک پر
اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ میں ہے

باب من قاتل للریاء والسمعۃ استحق النار جو شخص لڑے نمایش اور دکھلانے کے لیے وہ جہنمی ہے

عن سلیمان بن یسار قال تفرق
الناس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ ناتل اھل الشام ایھا الشیخ حدثنی حدیثا
سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اول الناس یقضی یوم القیامۃ علیہ رجل استشھد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفھا
قال فما عملت فیھا قال قاتلت فیک حتی استشھدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان
یقال جریء فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم
وعلمہ وقرا القران فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال تعلمت العلم
وعلمتہ وقرات فیک القران قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال عالم وقرات
القران لیقال ھو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل
وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال
فما عملت فیھا قال ما ترکت من سبیل تحب ان ینفق فیھا الا انفقت فیھا لک قال
کذبت ولکنک فعلت لیقال ھو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ ثم
القی فی النار **ترجمہ** سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لوگ ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والوں میں سے تھا ناتل بن قیس حزامی

فلسطین کا رہنے والا تہا اور یہ تابعی ہے اُسکا باپ صحابی تہا اے شیخ مجہہ سے ایک حدیث بیان کر جو تونے حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچہا مین نے سُنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے پہلے قیامت مین جسکا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید
ہوا جب اوسکو اللہ تعالی کے پاس لا دینگے تو اللہ تعالی اپنی نعمت اوسکو بتلا دیگا وہ پہچانے گا اللہ تعالی
پوچہے گا تونے اُسکے لیے کیا عمل کیا ہے وہ بولیگا مین لڑا تیری راہ مین یہانتک کہ شہید ہوا اللہ تعالے
فرماوے گا تونے جہوٹ کہا تو لڑا تہا اسلیے کہ لوگ بہادر کہین تجہے سو کہا گیا پہر حکم ہوگا اوسکو اوندہے منہ گہسیٹتے ہوئے
جہنم مین ڈالدینگے اور ایک شخص ہوگا جسنے دین کا علم سیکہا اور سکہلایا اور قرآن پڑہا اوسکو اللہ
تعالے کے پاس لا دینگے وہ اپنی نعمتین دکہلاویگا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جاوے گا تونے اُسکے
لیے کیا عمل کیا ہے وہ کہیگا مین نے علم پڑہا اور پڑہایا اور قرآن پڑہا اللہ تعالی فرماوے گا تو جہوٹ بولتا
ہے تونے اسلیے علم پڑہا تہا کہ لوگ تجہے عالم کہین اور قرآن اسلیے پڑہا تہا کہ لوگ قاری کہین سو تجہے عالم اور قاری دنیا مین کہا گیا پہر حکم
ہوگا اوسکو منہ کے بل گہسیٹتے ہوئے جہنم مین ڈالدینگے اور ایک شخص ہوگا جسکو اللہ تعالی نے مال دیا
تہا اور ہر قسم کے مال دیے تہے وہ اللہ تعالے کے پاس لایا جاویگا اللہ تعالی اوسکو اپنی نعمتین دکہلاویگا
وہ پہچان لیگا اللہ تعالی پوچہے گا تونے اوسکے لیے کیا عمل کیے وہ کہے گا مینے کوئی راہ مال خرچنے
کی جس مین تو خرچنا پسند کرتا تہا نہین چہوڑی تیرے واسطے اللہ تعالی فرماویگا تو جہوٹا ہے تونے اسلیے خرچ کیا
کہ لوگ سخی کہین تو تجہے لوگون نے سخی کہا دنیا مین پہر حکم ہوگا منہ کے بل کہینچکر جہنم مین ڈالدینگے **ف** تو جہاد اور علم اور صدقہ اور
تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتین ضائع ہوجاوینگی اللہ بچاوے ریا اور نمایش سے کیا بری بلا ہے
سب محنت اور مشقت اکارت کردیتی ہے بقول شخصے نیکی برباد گنہ لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے تہوڑا
ہو یا بہت خاص اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے کرے دکہلاوے کے خیال سے ہرگز نہ کرے بعض
اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر مین ایسے کام کرتے ہین کہ لوگ اونکو فاسق یا فاجر
سمجہین پر حقیقت مین وہ فسق نہین ہوتا وہ یہ چاہتے ہین کہ لوگ انکو اچہا نہ سمجہین اب جو وہ عمل کرتے
ہین خدا ہی اوسکو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملیگا غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگون کے سامنے
کیا جاوے تو بہی برا نہین بشرطیکہ نیت لوگون کو دکہلانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضامندی مقصود
ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چہپانا بہتر ہے بشرطیکہ اون کے چہپانے مین کوئی قباحت نہ ہو

مثلاً فرض نماز کو نہین چھپا سکتا کیونکہ اوس مین جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ تہجد اور عبادت چھپکر کرسکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائین ہاتھہ کو بھی داہنی ہاتھہ کی خبر نہو **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ لَہٗ نَاتِلُ الشَّامِیُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ بَیَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَّمْ یَغْنَمْ جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کماوے اسکا ثواب اوس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کماوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ غَازِیَۃٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُصِیْبُوْنَ الْغَنِیْمَۃَ اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اَجْرِھِمْ مِنَ الْاٰخِرَۃِ وَیَبْقٰی لَھُمُ الثُّلُثُ وَاِنْ لَّمْ یُصِیْبُوْا غَنِیْمَۃً تَمَّ لَھُمْ اَجْرُھُمْ **ترجمہ** حضرت عبداسد بن عمرو سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر کہ اسد کی راہ مین لڑے اور لوٹ کا مال کماوے اوسکو دو حصے ثواب کر دنیا مین مل گئے اب آخرت مین ایک ہی حصہ ملیگا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب آخرت مین ملیگا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِیَۃٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ اِلَّا کَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اُجُوْرِھِمْ وَمَا مِنْ غَازِیَۃٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُھُمْ **ترجمہ** عبداسد بن عمرو سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پھر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اوسکو آخرت کے ثوابین سے دو حصے دنیا مین ملگئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتھہ آوے اور نقصان اوٹھاوے (یعنے زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اوسکو آخرت مین پورا ثواب ملیگا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہین اور لوٹ حاصل کرلیین تو اون کا ثواب بہ نسبت اون مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہین یا سلامت رہین پر لوٹ حاصل نہ کرین اور لوٹ گویا بدل ہے ثواب کا ایک حصہ کا تو لوٹ بھی اجر مین داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اسکے خلاف کوئی حدیث صحیح اور صریح نہین آئی **بَابُ** قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ

فَہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَہِجْرَتُہٗ اِلٰی
مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عملون کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اوسنے نیت کی ہے جس کی ہجرت اللہ اور رسول
کے واسطے ہے تو اوس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت
کے بیاہنے کے لیے ہے تو اُسکی ہجرت اوسی کے لیے ہے **ف** اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے
ایک عورت کیواسطے جسکا ام قیس نام تہا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگون نے یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ
نے یہ حدیث فرمائی نووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے امام
شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر بابون مین اس حدیث کو
دخل ہے اور بعضون نے ربع اسلام کہا ہے اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف
کرے تو اس حدیث کو شروع مین لکہے تا کہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی
کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب مین سات جگہہ نقل کیا ہے حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہی کسی نے نقل نہین کیا سوا علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بہی کسی نے نقل نہین کیا سوا محمد بن ابراہیم تیمی
کے اور محمد سے بہی کسی نے نقل نہین کیا سوا یحیے بن سعید انصاری کے البتہ یحییٰ سے یہ حدیث پہیلی اور دو
سو آدمیون سے زیادہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے نقل کیا اور اسیلیے اکثر امامون نے اس حدیث کو متواتر
نہین کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام مین کیونکہ شروع اسناد مین تواتر نہین ہے اور اس حدیث مین ایک
لطف یہ ہے کہ تین تابعی اوسکو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہین یحیے اور محمد اور علقمہ جمہور علماء نے
کہا کہ انما حصر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اوسی صورت مین معتبر ہونگے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے
لغو ہون گے اور اس مین دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہین ہین ایسے ہی نماز اور زکوٰۃ
اور روزہ اور حج اور اعتکاف اور تمام عبادتین لیکن نجاست کو دہونے مین نیت شرط نہین ہے انتہے
مختصراً **عَنْ** یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ بِاِسْنَادِ مَالِکٍ وَمَعْنٰی حَدِیْثِہٖ وَفِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلَی الْمِنْبَرِ یُخْبِرُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے
تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اِسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّھَادَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تعالیٰ

کی راہ مین شہادت مانگنے کا ثواب **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ **ترجمہ** انس
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے
اوسکو شہادت کا ثواب ملجاوے گا گو شہادت نہ ملے **عن** سہل بن حنیف حدثہ
عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ
ولم یذکر ابو الطاہر فی حدیثہ بصدق **ترجمہ** سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدا سے اللہ اوسکو شہیدون کا درجہ دے گا
اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے **باب** ذم من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو
جو شخص مر جاوے بغیر جہاد کئے اور نیت جہاد کے اوسکی برائی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ
مات علی شعبۃ من نفاق قال ابن سہم قال عبد اللہ بن المبارک فنری ان ذلک کان
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
مر جاوے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقون کے طور پر
مرا عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہین کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ سے متعلق ہے **ف** اور لوگون نے کہا کہ یہ حدیث
عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقون کے مشابہ ہو گیا
جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہین ایسا ہی اوسنے بھی کیا اور
جہاد کا ترک کرنا منافقی ہے انتہی **باب** ثواب من حبسہ من الغزو
مرض او عذر آخر جو شخص جہاد نہ کر سکے بیماری یا عذر سے اوسکا ثواب **عن** جابر رضی
اللہ تعالی عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ
لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض **ترجمہ**

جابر سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک لڑائی مین تو آپ نے فرمایا مدینہ
مین چند لوگ ہین جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طی کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ مین یعنے اُنکو بھی
ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آسکے **عَنِ** الْاَعْمَشِ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **باب** فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ دریا مین جہاد کرنے کی فضیلت **عَنْ** اَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ
حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَكَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ
رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا
يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ
هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ يَشُكُّ اَيُّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ
فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا
قَالَ فِي الْاُوْلٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ
الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِيْ زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا
حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تھین یعنے رضاعی خالہ یا
آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کھانا کھلاتین اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح مین تھین
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے اونہون نے آپ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھین آپکے
سر کی جوئین دیکھتین ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ جاگے ہنستے ہوے ام حرام نے پوچھا
کہ آپ کیون ہنستے ہین یا رسول اللہ آپنے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ تعالی کی
راہ مین جہاد کے واسطے اس دریا کے بیچ مین سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہین یا بادشاہ
کیطرح تخت پر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالے سے دعا کیجیے خدا تعالی مجھکو بھی اون مین سے

کر دو آپ نے دعا کی پہر سر رکہا اور آپ سو رہے پہر جاگے ہنستے ہوئے مین نے پوچہا آپ کیون ہنستے ہین آپ نے فرمایا
چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تہے اور بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا
مین نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ مجکو بہی اُن لوگون مین کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگون
مین سے ہو چکی پہر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانہ مین سوار ہوئین دریا مین (جزیرہ قبرس فتح کرنے کے لیے
جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزون کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئین جب دریا سے نکلین
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جون کا مارنا جائز ہے اسیطرح محرم کا سر چہونا اس
کے ساتہہ خلوت کرنا اوس کے پاس سونا اور اس حدیث مین آپ کے کئی معجزے مذکور ہین **ایک** تو اپنی امت
کی ترقی کی پیشین گوئی **دوسری** یہ کہ وہ دریا مین جہاد کرین گے **تیسری** یہ کہ ام حرام جب تک زندہ
رہین گی اور اُن کے ساتہہ شہید ہون گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت مین ہوا
معاویہ کی سرداری مین یا معاویہ کی حکومت مین ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہین اس حدیث
سے یہ بہی نکلا کہ عورت اور مرد دونون دریا مین سوار ہو سکتے ہین انتہے مختصراً **عن** اُمِّ حَرَامٍ وَّ
هِيَ خَالَةُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا
فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ اُرِيْتُ قَوْمًا مِّنْ
اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكِ
مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ اَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَقُلْتُ ادْعُ
اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا
فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا **ترجمہ** ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے جیسے اوپر گذری یہ مختصر ہے اس مین
یہ ہے کہ اون سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد اوس کے اور لوگون نے جہاد کیا
سمندر مین عبادہ اُن کو بہی لے گئے اپنے ساتہہ جب وہ آئین تو ایک خچر سامنے لایا گیا اوس پر چڑہین ایکو
اوس نے گرا دیا اون کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئین) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِّنِّيْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا

اضحکک قال ناس من امتی عرضوا علیّ یرکبون ظہر ہذا البحر الاخضر ثم ذکر نحو حدیث
حماد بن زید ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے سنا
اونہونے کہا سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ایک دفعہ میرے قریب سو گئے پہر جاگے تو آپ ہنستے تہے مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہین آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تہے
اس بحر اخضر پر پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری عن انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ یقول اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنۃ ملحان رضی اللہ تعالی عنہا
خالۃ انس رضی اللہ تعالی عنہ فوضع رأسہ عندہا وساق الحدیث بمعنی حدیث اسحٰق
ابن ابی طلحۃ ومحمد بن یحیی بن حبان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب فضل الرباط فی سبیل
اللہ عزوجل اللہ کی راہ مین چوکی پہرہ دینے کی فضیلت عن سلمان رضی اللہ تعالی عنہ قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رباط یوم ولیلۃ خیر من صیام شہر وقیامہ
وان مات جری علیہ عملہ الذی کان یعملہ واجری علیہ رزقہ وامن الفتان ترجمہ
سلمان سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اللہ کی راہ مین ایک دن
رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینے بہر روزے رکہنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے جو مر جاویگا تو اوسکا یہ
کام برابر جاری رہیگا (یعنے اوسکا ثواب مرنے کے بعد بہی موقوف نہوگا تا قیامت ہی چلا جاویگا یہ حاصل
ہے اس عمل سے) اور اوسکا رزق جاری ہو جاویگا (جو شہیدون کو ملتا ہے) اور بچ جاوے گا قبر کے
فتنہ سے عن سلمان الخیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث اللیث
عن ایوب بن موسی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب بیان الشہداء شہیدون کا
بیان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بینما رجل یمشی بطریق وجد غصن شوک علی طریق فاخرہ فشکر اللہ لہ فغفر لہ
وقال الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغرق وصاحب الہدم والشہید فی
سبیل اللہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص جا رہا تہا اوسنے راہ مین ایک کانٹے کی ڈالی دیکہی وہ ہٹا دی اللہ تعالی نے اوسکا بدلہ دیا اور
اوسکو بخشدیا اور آپنے فرمایا شہید پانچ ہین جو طاعون (وبا یعنے جو مرض عام ہو جاوے اس زمانہ مین

طاعون فی دست سے ہوتا ہے) سے مرے پیٹ کے عارضہ سے مرے (جیسے اسہال یا ہیضہ یا استسقا) سے جو پانی میں ڈوب کر مرے جو مکان گر کر مرے جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الجنب سے مرے جو جلکر مرے جو عورت زچگی کے عارضہ میں مرے جو مرد اپنے مال بچانے میں مارا جاوے جو مرد اپنے بال بچوں بی بی کے بچانے میں مارا جاوے اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں انکو ثواب شہیدوں کا ملیگا لیکن انکو غسل دیا جاوے گا اور انپر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اللہ تعالی کی راہ میں جو شہید ہو انکو غسل ندینگے اور اسکا بیان کتاب الایمان میں گذرا **عَنْ** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِيْلٌ قَالُوْا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰی اَبِيْكَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ قَالَ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ جو اللہ تعالی کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا جب تو میری امت میں بہت کم شہید ہوں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اللہ تعالی کی راہ میں مرجاوے (مثلا حج یا جہاد کو جاتے ہوئے) وہ بھی شہید ہے جو طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضے سے مرے وہ بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰی اَخِيْكَ اَنَّهُ زَادَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِيْثِهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَزَادَ فِيْهِ وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ قَالَ لِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمَ مَاتَ يَحْيٰی بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُوْنِ

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ شَھَادَۃٌ لِّکُلِّ مُسْلِمٍ **ترجمہ** حفصہ
بنت سیرین سے روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے مجھہ سے پوچھا یحیی بن ابی عمرہ کس عارضے
مین مرے مین نے کہا طاعون سے مرے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون شہادت
ہے ہر مسلمان کے لیے **ف** میرے تینون بہائیون نے یعنے مولوی حاجی وحافظ مشہور مولوی
بدیع الزمان صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزمان اور مولوی حاجی سعید الزمان نے شہر حیدر آباد
مین طاعون سے انتقال کیا مطعون ہی مرے مطعون ہی اللہ تعالی انکو شہادت کا اجر دیوے اور ہمارے
اونکی ملاقات جنت مین نصیب کرے جو بہائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑہین وہ اسہم چارون بہائیون کو
اپنی دعاے خیر سے فراموش نہ فرماوین **عَنْ** عَاصِمٍ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **بَابٌ** فَضْلِ الرَّمْیِ تیر مارنے کا ثواب **عَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ
یَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ **ترجمہ**
عقبہ بن عامر سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منبر پر فرماتے تھے اللہ تعالی
فرماتا ہے تیار کرو کافرون کے لیے زور کو زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے زور
سے مراد تیر اندازی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکہنے کی
فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتہیار کی مشق کو اور گہوڑے کی
سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہون **عَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمْ اَرَضُوْنَ وَیَکْفِیْکُمُ
اللّٰہُ فَلَا یَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّلْھُوَ بِاَسْھُمِہٖ **ترجمہ** حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے چند زمین کی ملک تمہارے
ہاتہہ پر فتح ہون گے اور اللہ تمہارے لیے کافی ہے پہر کوئی تم مین سے اپنی تیر کا کہیل نہ چہوڑے (یعنے
تیر نشانہ پر لگانا سیکہے) **عَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَۃَ اَنَّ فُقَیْمًا اللَّخْمِیَّ
قَالَ لِعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تَخْتَلِفُ بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْغَرَضَیْنِ وَاَنْتَ کَبِیْرٌ

يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى **ترجمہ** عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو بوڑھے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا حارث نے کہا میں نے ابن شماسہ سے پوچھا وہ کیا بات تھی انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا گنہگار ہے

باب قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذَلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذَلِكَ **ترجمہ** حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی انکو نقصان نہ پہونچا سکے گا یہان تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آوے (یعنے قیامت) اور وہ اسیحال میں ہونگے

عَنْ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا (اس حدیث کا بیان کتاب الایمان میں گذرا)

ف اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جاوے گا اور یہ گروہ امام بخاری نے کہا اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہلحدیث نہیں ہیں تو میں نہیں جانتا اور کون ہیں قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہلحدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں **مترجم** کہتا ہے کہ اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا خلاف نہیں ہوسکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید اور اہلحدیث اور موحدیہ سب اونکے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صدہا ہزارہا

فتنون کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ مین یہی لوگ اس حدیث کے
مصداق ہین **عن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اوس کے اوپر لڑتی رہیگی ایک جماعت (کافرون اور مخالفون)
سے مسلمانون کی قیامت ہونے تک **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى
الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا غالب رہیگا
قیامت تک **عن** عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي
قَائِمَةً بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ
عَلَى النَّاسِ **ترجمہ** عمیر بن ہانی سے روایت ہے مین نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا منبر
پر وہ کہتے تھے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری
امت کا اللہ تعالیٰ کی حکم پر قائم رہے گا جو کوئی انکو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہانتک
کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آن پہونچے گا اور وہ غالب رہین گے لوگون پر **عن** مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوٰى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلٰى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اوسکو دین مین سمجھ
دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانون کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہیگی اونپر جو اون سے

رہیں قیامت تک **عن** عبد الرحمن بن شماسة المهري قال كنت عند مسلمة بن مخلد وعنده عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنه فقال عبد الله لا تقوم الساعة إلا على شرار الخلق هم شر من أهل الجاهلية لا يدعون الله بشيء إلا رده عليهم فبينا هم على ذلك أقبل عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه فقال له مسلمة يا عقبة اسمع ما يقول عبد الله فقال عقبة هو أعلم وأما أنا فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تزال عصابة من أمتي يقاتلون على أمر الله قاهرين لعدوهم لا يضرهم من خالفهم حتى تأتيهم الساعة وهم على ذلك فقال عبد الله أجل ثم يبعث الله ريحا كريح المسك مسها مس الحرير فلا تترك نفسا في قلبه مثقال حبة من الإيمان إلا قبضته ثم يبقى شرار الناس عليهم تقوم الساعة **ترجمہ** عبدالرحمن بن شماسہ مہری سے روایت ہے میں مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا اون کے پاس عبداللہ بن عمرو بن العاص تھے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہوں گے جاہلیت والوں سے اللہ تعالی سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالی انکو دیدے گا لوگ اوسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے ان سے کہا اے عقبہ عبداللہ کیا کہتے ہیں عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں پر میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالی کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب رہے گی جو کوئی انکا خلاف کرے گا انکو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا یہانتک کہ قیامت آجاویگی اور وہ اوسی حال میں ہونگے عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بے شک آنحضرت نے ایسا فرمایا لیکن پھر اللہ تعالی ایک ہوا بھیجے گا جس میں مشک سی بو ہوگی اور ریشم کیطرح بدن پر لگے گی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے برابر بھی ایمان ہوگا بلکہ اوسکو مار ڈالی جاویگی بعد اسکے سب برے کافر لوگ رہجاوینگے اونہی پر قیامت قائم ہوگی **عن** سعد بن أبي وقاص رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال أهل الغرب ظاهرين على الحق حتى تقوم الساعة **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں گے یہانتک کہ قیامت قائم ہو

باب مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن

التَّعْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ جانورون کے بہلائی کا خیال کہنا سفر مین اور رات کو رستہ مین اوترنے سی ممانعت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو چارا اور پانی کے زمانے مین یعنے اچھے موسم مین جب جانورون کو پانی اور چارہ بافراط ہو تو اونٹون کو انکا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط مین تو جلدی چلے جاؤ اور نہ ٹھہرو تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جاوین اور جب رات کو تم اترو تو راہ سے بچ کر اترو **ف** کیونکہ راہ مین اکثر جانور بھی آتے ہین اور رات کو کیڑے مکوڑے سانپ وغیرہ بھی اودھر سے گذرتے ہین کچھ کھانا وغیرہ چن لینے کے لیے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جب قحط مین سفر کرو تو جانورون کے مغز جاتے رہنے سے پہلے انکو جلد لے جاؤ اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک مین زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پاکر بالکل لٹھ ہو جاوین گے اور ان مین صرف ہڈیاں رہجاوین گی مغز نہ رہے گا

باب السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ سفر ایک عذاب ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تمکو سونے اور کھانے اور پینے سے یعنے اپنے وقت پر یہ چیزین نہین ملتین اکثر تکلیف ہو جاتی ہے تو جب کوئی تم مین سے اپنا کام سفر مین پورا کر لے تو جلد اپنے گھر کو چلا آوے

باب كَرَاهِيَةِ الطُّرُوْقِ لَيْلًا مسافر اپنے گھر مین رات کو نہ لوٹے

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَیْلًا وَکَانَ یَاْتِیْهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِیَّةً
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے بلکہ صبح یا شام کو
آتے (تاکہ عورت کو آراستہ ہونیکا موقع ملے) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ لَا یَدْخُلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِیْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰی نَدْخُلَ لَیْلًا اَیْ عِشَاءً
کَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَةُ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد میں جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو جانے لگے
آپ نے فرمایا ٹھیرو ہم رات کو جاویں گے تاکہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جسکا خاوند غائب
تھا وہ بال کی کرے (یعنے بال لیوے) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست
ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جاوے کہ فلاں شخص آج آنیوالے ہیں اور ناگہاں جانا مکروہ
ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
قَدِمَ اَحَدُکُمْ لَیْلًا فَلَا یَاْتِیَنَّ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا حَتّٰی تَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی
رات کو آوے تو اپنے گھر میں گھسا چلا آوے (بلکہ ٹھیرے) یہانتک کہ بال کی کرے وہ عورت جس کا
خاوند سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں عَنْ سَیَّارٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا
قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَیْبَةَ اَنْ یَّاْتِیَ اَهْلَهٗ طُرُوْقًا
ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مدت سے سفر میں
ہو تو ایک ہی ایکبارات کو اپنے گھر میں نہ آوے (اور جو ایک دو روز سے غائب ہو تو مضائقہ نہیں)
عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ لَیْلًا یَتَخَوَّنُهُمْ
اَوْ یَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ ترجمہ جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو

اپنے گھر میں آنے سے گھر والوں کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا اون کا قصور ڈھونڈھنے کو کیونکہ اس میں ایک تو گمان بد ہے جو شریعت میں منع ہے دوسرے عورت کی دل شکنی کا باعث ہے اور سوا اس میں صدہا قباحتیں ہیں تیسرے خدانخواستہ اگر کچھ ہو تو اپنی جان کا خوف ہے **عن** سفیان قال لا ادری ھذا فی الحدیث ام لا یعنی ان یتخونھم او یلتمس عثراتھم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکراھۃ الطروق ولم یذکر یتخونھم ویلتمس عثراتھم

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں خیانت پکڑنیکا ذکر نہیں ہے

کتاب الصید والذبائح وما یوکل من الحیوان

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

باب الصید بالکلاب المعلمۃ سدہائے ہوئے کتوں سے شکار کرنیکا بیان **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ انی ارسل الکلاب المعلمۃ فیمسکن علی واذکر اسم اللہ تعالی فقال اذا ارسلت کلبک المعلم وذکرت اسم اللہ علیہ فکل قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکھا کلب لیس معھا قلت لہ فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب فقال اذا رمیت بالمعراض فخزق فکلہ وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ

ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چھوڑتا ہوں اپنے سکھلائے ہوئے کتوں کو وہ جاکر شکار کو تہام لیتے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اوسپر **ف** نووی نے کہا شکار کی اباحت پر علماء کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے طور پر کرے تو وہ مکروہ ہے مالک کے نزدیک اور لیث اور ابن عبد الحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح کی اور اوس سے منفعت لینی کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا +

ف آپنے فرمایا جب تو اپنا سکہا ہوا کتا چھوڑے اور اللہ تعالی کا نام لیوے تو کہا جو شکار کرے میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالے جب تک دوسرا کتا اوسکے ساتھ شریک نہ ہو جو اوسکے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تہا میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں اوس سے شکار مارتا ہوں آپنے فرمایا اگر معراض پھینکے پہر وہ گھس جاوے (نوک کیطرف سے) تو کہالے اوس جانور کو اور جو پٹ لگے یعنی عرض

میں اتو ست کہا اور سکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جب کتا شکار پر چھوڑیں یا ذبح یا نحر کرنے لگیں تو
بسم اللہ کہنا بالاجماع چاہیے اب یہ واجب ہی یا سنت اس میں اختلاف ہی شافعی کے نزدیک سنت ہی اگر سہواً
یا عمداً چھوڑ دی تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہی مالک اور احمد سے اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ
چھوڑ دے عمداً ہو یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہی احمد سے اور یہی مروی ہے ابن سیرین
اور ابی ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور
علما کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً چھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور جو قصداً چھوڑ دے تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا
ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہی اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ
اور جمہور علما کا اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہیں
کیونکہ وہ شیطان ہی اور یہ ضرور ہی کہ کتا شکاری یعنے سدھا یا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھا یا ہوا نہ ہو تو اسکا شکار بالاجماع
حرام ہے اور جو سدھا یا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اسکا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک
پر اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر
شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا بن چھوڑے شریک ہوا یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہی یا مجوسی ہی تو وہ
شکار حرام ہے ورنہ حلال ہی اور معراض کہتے ہیں اُس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعضوں نے
کہا معراض وہ تیر ہے بغیر پھل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لمبا تیر ہے اور بعضوں نے کہا وہ ایک
لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے اور مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار
ہر حال میں درست ہی اور یہ خلاف ہی حدیث کے اسیطرح ان لوگوں نے اور ابن ابی لیلے نے کہا ہے کہ غُلیل
کا شکار بھی درست ہی اور سعید بن المسیب اور جمہور علما سے منقول ہے کہ گُلیل کا شکار یعنے غُلیل کا مطلقاً درست
نہیں ہے جبتک اُس جانور کو زندہ پا کر ذبح نہ کریں انتہے مختصراً **عن** عدی بن حاتم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت انا قوم نصید بھذہ الکلاب
اذا ارسلت کلابک المعلمۃ وذکرت اسم اللہ علیھا فکل مما امسکن علیک وان قتلن
الا ان یاکل الکلب فان اکل فلا تاکل فانی اخاف ان یکون انما امسک علی نفسہ و
ان خالطھا کلاب من غیرھا فلا تاکل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہیں ان کتوں سے آپ نے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتوں کو

چھوڑے اور اسم اللہ تعالیٰ کا نام لیکر چھوڑے تو کھا اون جانوروں مین سے جنکو وہ پکڑ لین اگرچہ وہ مار ڈالین مگر جس صورت مین کتا بھی اُس جانور مین سے کھالے تو اوسکو مت کھا کیونکہ مجھ کو ڈر ہے کہین کتے نے اوسکو اپنے لیے نہ پکڑا ہو اسیطرح اگر اُس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جاوین تب بھی مت کھا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا سنن ابو داود مین یہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کھالے اوس جانور مین سے اگرچہ کتا بھی اُس مین سے کھالے اور اس مین اختلاف ہے علماء کا شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور یہی حکم ہے پرندے شکاری کا بھی لیکن سوا شافعی کے اور علماء نے اوسکا کھانا جائز رکھا ہے انتہے مختصرا **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيْذٌ فَلَا تَأْكُلْ وَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا جب نوک سے معراض لگے تو کھالے اور جب پٹ لگے اور مر جاوے تو وہ وقیذ ہے (یعنے موقوذہ ہے جو پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے اور وہ قرآن مجید مین حرام ہے) مت کھا اوسکو اور مین نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کو آپ نے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر تو کھالے لیکن اگر کتا شکار مین سے کھالے تو مت کھا کیونکہ اوس نے شکار کیا اپنے لیے مین نے کہا اگر مین اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤن اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اوسکو پکڑا ہے آپنے فرمایا مت کھا اوسکو اس لیے کہ تونے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو آگے گذرا **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ

مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ أَخْذُهُ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهُ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ **ترجمہ** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اوسکو اور جو پٹ لگے تو وہ وقیذ ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کتے کے شکار کو آپنے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑلے اور اسمیں سے کھاوے نہیں تو اسکو کھالے اسلیے کہ اوسکی ذکوۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا اگر تو اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اوسکے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اوسکو اس لیے کہ تونے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ دوسرے کتے پر **عن** زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ فَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی نے کہا وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اوس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا آپ نے فرمایا مت کھا اوسکو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَإِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پاوے تو ذبح کر اسکو اور جو مار ڈالے لیکن کھاوے نہیں

نہین اوس مین سو تو بہی کہا اوسکو اور جو تیرے کتے کے ساتہہ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کہا
اوس کو کیونکہ معلوم نہین کس نے مارا اسکو اور جو تو تیر مارے تو اللہ تعالی کا نام لے پہر اگر تیرا شکار پہر کہا کہ ایک
ایک دن تک غائب رہی بعد اوس کے تو اس مین سوا اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پاوے تو کہا اوسکو اگر
تیرا جی چاہے اور جو تو اوسکو پانی مین ڈوبا ہوا پاوے تو مت کہا **عن** عدی بن حاتم رضی
اللہ تعالی عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصید قال اذا رمیت بسہمک
فاذکر اسم اللہ فان وجدتہ قد قتل فکل الا ان تجدہ قد وقع فی ماء فانک لا تدری الماء
قتلہ او سہمک **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا
شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ تعالی کا نام لے پہر اگر تو اوسکو مرا ہوا پاوے تو کہا اسکو مگر جس صورت
مین پانی مین پڑا ہو تو مت کہا اس لیے کہ معلوم نہین وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر کر مرا **عن** ابی ثعلبۃ
الخشنی رضی اللہ تعالی عنہ یقول اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول
اللہ انا بارض قوم من اہل الکتاب ناکل فی آنیتہم وارض صید اصید بقوسی واصید
بکلبی المعلم او بکلبی الذی لیس بمعلم فاخبرنی ما الذی یحل لنا من ذلک قال اما ما ذکرت
انکم بارض قوم اہل کتاب تاکلون فی آنیتہم فان وجدتم غیر آنیتہم فلا تاکلوا
فیہا وان لم تجدوا فاغسلوہا ثم کلوا فیہا واما ما ذکرت انک بارض صید فما
اصبت بقوسک فاذکر اسم اللہ ثم کل وما اصبت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ ثم
کل وما اصبت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکوتہ فکل **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب
(یعنے یہود یا نصاری) کے ملک مین رہتے ہین اون کے برتنون مین کہانا کہاتے ہین اور ہمارا ملک شکار
کا ملک ہے تو مین شکار کرتا ہون اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہون سکہائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا
ہون اس کتے سے جو سکہایا نہین گیا تو بیان کیجیے مجہ سے جو حلال ہو ان مین آپ نے فرمایا تو نے جو کہا
مین اہل کتاب کے ملک مین ہون اون کے برتنون مین کہاتا ہون تو اگر تم اور برتن مل سکین تو مت کہاو اون کے
برتنون مین اور جو اور برتن نہ ملین تو دہو لو ان کو پہر کہاو ان مین **ف** نووی نے کہا ابو داود کی
روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنے اہل کتاب اپنی ہانڈیون مین سور پکاتے ہین اور اپنے برتنون مین

شراب پیتے ہیں تب آپ نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن ملیں تو ان میں کھاؤ پیو اگر نہ ملیں تو دہو ڈالو
ان کو پھر کھاؤ پیو اون میں اور یہ حدیث مخالف ہے فقہا کے قول کے جو کہتے ہیں مشرکوں کے برتن کا استعمال
درست ہے دہو ڈالنے کے بعد اوس میں کوئی کراہت نہیں اگرچہ دوسرا برتن ملسکتا ہو اور احادیث سے
جب دوسرا برتن ملسکتا ہو تو اوسکی استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دہونے سے یہ کراہت نہیں جاتی
اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ برتن مراد ہیں جن میں سور کا گوشت پکایا کرتا ہو یا شراب پیا جاتا ہو اور
فقہا کی مراد وہ برتن ہیں جن میں نجاستوں کا استعمال نہ ہوتا ہو انتہی مختصراً **عَنْ** حَیْوَةَ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ صَیْدَ
الْقَوْسِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْ مَا لَمْ یُنْتِنْ **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تیر مارے پھر شکار غائب ہو جاوے بعد اوس کے ملے
تو کھا اوسکو جب تک بدبودار نہ ہو **عَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْ یُدْرِكُ صَیْدَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ یُنْتِنْ **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کھاوے
اسکو اگر سڑ نہ گیا ہو **عَنْ** ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ حَدِیْثَهٗ فِی الصَّیْدِ **عَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
الْعَلَاءِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ نَتُوْنَتَهٗ وَقَالَ فِی الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِلَّا اَنْ یُنْتِنَ
فَدَعْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ایک روایت میں کتے کے شکار میں بھی یہی ہے کہ تین دن کے
بعد اگر ملے تو کھا مگر جب سڑ جاوے تو چھوڑ دے اوسکو **باب** تَحْرِیْمِ اَكْلِ كُلِّ
ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ
والے پرندے کی حرمت کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰى
النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ زَادَ اِسْحَاقُ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ
فِیْ حَدِیْثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِیُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ **ترجمہ** حضرت ثعلبہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے

کے کہانے سے زہری نے کہا ہم نے نہیں سُنا اس حدیث کو جب تک شام کے ملک میں آئے **عن**
أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتَّى
حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کہانے سے ابن شہاب نے کہا ہم نے یہ حدیث
حجاز میں اپنے علماء سے نہیں سُنی یہانتک کہ مجھ سے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہوں
میں سے تھے **عن** أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزُّهْرِيِّ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَعَمْرٍو وَكُلُّهُمْ ذَكَرَ الْأَكْلَ إِلَّا صَالِحٌ وَيُوسُفُ
فَإِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ
فَأَكْلُهُ حَرَامٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کہانا حرام ہے **عن** مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ
الطَّيْرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے **عن** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے
کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور داؤد کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے
والا اسیطرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنیوالا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے

باب اباحة ميتات البحر دریا کے مردے کا مباح ہونا

عن جابر رضي الله تعالى عنه قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر علينا ابا عبيدة نتلقى عيرا لقريش وزودنا جرابا من تمر لم يجد لنا غيره فكان ابو عبيدة يعطينا تمرة تمرة قال فقلت كيف كنتم تصنعون بها قال نمصها كما يمص الصبي ثم نشرب عليها من الماء فتكفينا يومنا الى الليل وكنا نضرب بعصينا الخبط ثم نبله بالماء فناكله قال وانطلقنا على ساحل البحر فرفع لنا على ساحل البحر كهيئة الكثيب الضخم فاتيناه فاذا هي دابة تدعى العنبر قال قال ابو عبيدة ميتة ثم قال لا بل نحن رسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي سبيل الله وقد اضطررتم فكلوا قال فاقمنا عليه شهرا ونحن ثلاث مائة حتى سمنا قال ولقد رايتنا نغترف من وقب عينه بالقلال الدهن ونقتطع منه الفدر كالثور او كقدر الثور فلقد اخذ منا ابو عبيدة ثلاثة عشر رجلا فاقعدهم في وقب عينه واخذ ضلعا من اضلاعه فاقامها ثم رحل اعظم بعير معنا فمر من تحتها وتزودنا من لحمه وشائق فلما قدمنا المدينة اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرنا ذلك له فقال هو رزق اخرجه الله لكم فهل معكم من لحمه شيء فتطعمونا قال فارسلنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منه فاكله۔

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا اور ہمارا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کے لیے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا تو ابو عبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے انہوں نے کہا اسکو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اوسکے اوپر پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو ساری دن کو رات تک کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اوسکو پانی میں تر کرتے اور کھاتے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی سے پست ہمت نہ ہوتے تھے دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم اپنے توشے اپنی گردنوں پر لیے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ہو چکا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور اوس میں سے دیتے تھے **ف** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے پر

وہان ایک لنبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اوس کے پاس گئے دیکہا تو وہ ایک جانور ہی جسکو عنبر کہتے ہین ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہی پہر کہنے لگے نہین ہم اللہ کے رسول کے بہیجے ہوے ہین اور اللہ کی راہ مین نکلے ہین اور تم بیقرار ہو رہی ہو (بہوک کے ماری) تو کہاؤ اوسکو جابر نے کہا ہم وہان ایک مہینہ ہی اور ہم تین سو آدمی تہے اوسکا گوشت کہایا کیے یہانتک کہ ہم موٹے ہو گئے جابر نے کہا تم دیکہو ہم اوس کی آنکہ کے حلقہ مین سے چربی کے گہڑے کے گہڑے بہرتے تہے اور اس مین سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تہے آخر ابو عبیدہ نے ہم مین سے تیرہ آدمیون کو لیا تو وہ سب اوسکی آنکہ کے حلقے کے اندر بیٹہ گئے اور ایک پسلی اوس کی پسلیون مین سے اٹہا کر کہڑی کی پہر سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندہی اُن اونٹون مین سے جو ہمارے ساتہ تہے وہ اوس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اوس کے گوشت مین سے وشایق بنا لیے توشہ کے واسطے (وشایق جمع ہی وشیقہ کی وشیقہ وہ اُبلا ہوا گوشت جو سفر کے لیے رکہتے ہین) جب ہم مدینہ مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالی کا رزق تہا جو تمہارے لیے اوس نے نکالا تہا اب تمہارے پاس کچہ ہو اُسکا گوشت تو ہمکو بہی کہلاؤ جابر نے کہا ہم نے اُسکا گوشت آپکے پاس بہیجا آپ نے اوسکو کہایا **ف**

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پہلے ابو عبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اوسکو مردار کہا پہر انکا اجتہاد بدل گیا اور انہون نے کہا کہ یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر تہے اور مضطر کے لیے مردار بہی حلال ہے اور حضرت صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے جو اسکا گوشت مانگا تو اون کے دل کو خوش کرنے کے لیے کیونکہ وہ حلال تہا یا اس لیے کہ وہ خاص اللہ تعالی کا بہیجا ہوا تہا تو آپ نے اُسکو متبرک سمجہا اور اسمین دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی شے مانگنا درست ہی اور یہ سوال حرام نہین ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بہی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہی خواہ خود مر جاوے خواہ شکار سے مر جاوے اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے مچہلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک کے سوا اور دریائی جانورون مین تین قول ہین سب مین صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہین اور امام مالک کے نزدیک مینڈک بہی درست ہی اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سوا مچہلی کے اور کوئی دریا کا جانور درست نہین ہے اسیطرح وہ مچہلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوے ہمارے

اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہو اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل مین جو جابر کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہی استدلال کے لائق نہین ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے انتہی مختصرا

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ثلاث مائۃ راکب امیرنا ابو عبیدۃ بن الجراح نرصد عیرا لقریش فاقمنا بالساحل نصف شہر فاصابنا جوع شدید حتی اکلنا الخبط فسمی جیش الخبط فالقی لنا البحر دابۃ یقال لہا العنبر فاکلنا منہا نصف شہر وادہنا من ودکہا حتی ثابت اجسامنا قال فاخذ ابو عبیدۃ ضلعا من اضلاعہ فنصبہ ثم نظر الی اطول رجل فی الجیش واطول جمل فحملہ علیہ فمر تحتہ قال وجلس فی حجاج عینہ نفر قال واخرجنا من وقب عینہ کذا وکذا قلۃ ودک قال وکان معنا جراب من تمر فکان ابو عبیدۃ یعطی کل رجل منا قبضۃ قبضۃ ثم اعطانا تمرۃ تمرۃ فلما فنی وجدنا فقدہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا اور ہم تین سو سوار تہے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تہے ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تہے تو ہم سمندر کے کنارے آدہے مہینے تک پڑے رہے اور وہان سخت بہوکے ہوئے یہانتک کہ پتے کہانے لگے اور اُس لشکر کا نام ہی ہوگیا پتون کا لشکر پہر سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور پہینکا جسکو عنبر کہتے ہین اوس مین سے ہم آدہے مہینے تک کہایا کیے اور اوسکی چربی بدن پر ملا کیے یہانتک کہ ہم زوردار ہوگئے پہر ابو عبیدہ نے اوسکی ایک پسلی لیکر کہڑی کی اور سب سے زیادہ لنبا آدمی لشکر مین دیکہا اور سب سے زیادہ لنبا اونٹ اُس آدمی کو اُس اونٹ پر سوار کیا وہ اوسکی پسلی کے تلے سے نکل گیا اور اوسکی آنکہہ کے حلقہ مین کئی آدمی بیٹہہ گئے جابر نے کہا ہم نے اوسکی آنکہہ کے حلقہ مین سے اتنے گہڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتہہ (اُس جانور کے ملنے سے پہلے) ایک بورہ تہا کہجور کا تو ابو عبیدہ ہم مین سے ہر ایک کو ایک ایک مٹہی کہجور دیا کرتے پہر ایک ایک کہجور دینے لگے جب وہ بہی نہ ملی تو ہمکو معلوم ہوا اسکا نہ ملنا (یعنے ایک کہجور سے کیا ہوتا ہے پہر جب وہ بہی نہ رہی اُسوقت معلوم ہوا کہ ایک کہجور بہی غنیمت تہی)

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول فی جیش الخبط ان رجلا نحر ثلاث جزائر ثم ثلاثا ثم ثلاثا ثم نہاہ ابو عبیدۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے پتون کے لشکر مین ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے پہر تین اونٹ پہر تین اونٹ پہر ابو عبیدہ نے منع کر دیا اونٹون کے کاٹنے سے اس خیال سے کہ کہین اونٹ تمام ہوجاوین اور

جہاد مین خلل واقع ہو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ بَعَثَنَا النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَۃٍ نَحْمِلُ أَزْوَادَنَا عَلٰی رِقَابِنَا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا۔
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَخْبَرَہُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً ثَلَاثَ مِائَۃٍ وَأَمَّرَ عَلَیْہِمْ أَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَفَنِیَ زَادُہُمْ
فَجَمَعَ أَبُوْ عُبَیْدَۃَ زَادَہُمْ فِیْ مِزْوَدٍ فَکَانَ یُقَوِّتُنَا حَتّٰی کَانَ یُصِیْبُنَا کُلَّ یَوْمٍ تَمْرَۃٌ ترجمہ
جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیون کا اور اُن کا سردار
ابو عبیدہ کو کیا اونکا توشہ تمام ہو گیا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے ایک توشہ دان مین اکٹھا کیے اور ہر
روز ہمکو ایک کھجور دیا کرتے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً أَنَا فِیْہِمْ إِلٰی سِیْفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوْا جَمِیْعًا بَقِیَّۃَ الْحَدِیْثِ
کَنَحْوِ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ وَأَبِی الزُّبَیْرِ غَیْرَ أَنَّ فِیْ حَدِیْثِ وَہْبِ بْنِ کَیْسَانَ فَأَکَلَ مِنْہَا
الْجَیْشُ ثَمَانَ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا مین بھی اوس مین تھا سمندر کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح
اس مین یہ ہے کہ لوگون نے اٹھارہ دن تک اوس جانور کا گوشت کھایا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْثًا إِلٰی أَرْضِ جُہَیْنَۃَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَیْہِمْ رَجُلًا
وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِہِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** تَحْرِیْمِ أَکْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ
الْإِنْسِیَّۃِ بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہے **ف** جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباس نے
کہا حرام نہین ہے اور مالک کے تین قول ہین سب مین مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح
حرمت ہے نووی مختصرًا عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی
عَنْ مُتْعَۃِ النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِیَّۃِ ترجمہ امیر المومنین حضرت علی
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتون کے ساتھ متعہ
کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدہون کے گوشت سے عَنِ الزُّہْرِیِّ بِہٰذَا الْإِسْنَادِ
وَفِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَعَنْ أَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِیَّۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن

أبي ثعلبة قال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم لحوم الحمر الأهلية **ترجمہ** ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت اون گدہوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنے گورخر باتفاق حلال ہے) **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن أكل لحوم الحمر الأهلية **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدہوں کے گوشت سے **عن** ابن عمر رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكل الحمار الأهلي يوم خيبر وكان الناس احتاجوا إليها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہے کہانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تہی **عن** الشيباني قال سألت عبد الله بن أبي أوفى رضي الله تعالى عنه عن لحوم الحمر الأهلية فقال أصابتنا مجاعة يوم خيبر ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد أصبنا للقوم حمرا خارجة من المدينة فنحرناها فإن قدورنا لتغلي إذ نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم أن اكفؤوا القدور ولا تطعموا من لحوم الحمر شيئا فقلت حرمها تحريم ماذا قال تحدثنا بيننا فقلنا حرمها البتة وحرمها من أجل أنها لم تخمس **ترجمہ** شیبانی سے روایت ہے کہ پوچھا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا بستی کے گدہوں کے گوشت کو انہوں نے کہا ہم خیبر کے دن بہوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے اور ہم نے یہود کے گدہے جو شہر سے نکل رہے تہے پکڑ لیے تہے پہر ہم نے اون کو کاٹا اور ہماری ہانڈیوں میں ان کا گوشت ابل رہا تہا اتنے میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا ہانڈیاں اولٹ دو اور گدہوں کا گوشت مت کہاؤ میں نے کہا آپ نے گدہوں کا گوشت کیسے حرام کیا یہ باتیں ہم نے آپس میں کیں بعضوں نے کہا آپ نے انکو قطعی حرام کر دیا بعضوں نے کہا اسوجہ سے کہ اون کا خمس نہیں نکلا تہا (یعنے تقسیم سے پہلے انہوں نے گدہے کاٹ ڈالے) اس وجہ سے آپ نے حرام کیا **عن** سليمان الشيباني رضي الله تعالى عنه قال سمعت عبد الله بن أبي أوفى رضي الله تعالى عنهما يقول أصابتنا مجاعة ليالي خيبر قال فلما كان يوم خيبر وقعنا في الحمر الأهلية فانتحرناها فلما غلت بها القدور

نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اکفؤا القدور ولا تاکلوا من لحوم
الحمر شیئا قال فقال ناس انما نہی عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہا لم
تخمس وقال آخرون نہی عنہا البتۃ **ترجمہ** سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ
بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتوں کو بھوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدہوں پر
گرے اور ان کو کاٹا جب دیگیں ابلنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا
اونڈہا دو دیگوں کو اور گدہوں کے گوشت میں سے کچھ مت کہاؤ سو بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے اسلیے
کہ گدہوں کی تقسیم نہیں ہوئی اور بعضوں نے کہا نہیں آپ نے اسکو حرام کردیا **عن** البراء وعبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ
تعالی عنہما یقولان اصبنا حمرا فطبخناہا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکفؤا القدور
ترجمہ براء اور عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہمنے گدہوں کو پکڑا اور انکو پکایا پھر آپ کے منادی
نے آواز دی اولٹ دو ہانڈیوں کو **عن** ابی اسحاق قال قال البراء رضی اللہ تعالی عنہ
اصبنا یوم خیبر حمرا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اکفؤا القدور
ترجمہ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے براء نے کہا ہمنے خیبر کے دن گدہے
پکڑے پھر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ اولٹ دو ہانڈیوں کو **عن**
البراء رضی اللہ تعالی عنہ یقول نہینا عن لحوم الحمر الاہلیۃ **ترجمہ** براء سے
روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدہوں کے گوشت سے **عن** البراء بن عازب رضی
اللہ تعالی عنہ قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نلقی لحوم الحمر
الاہلیۃ نیئۃ ونضیجۃ ثم لم یامرنا باکلہ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہوں کا گوشت پھینکدینے
کا کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اوس کے کہانیکا **عن** عاصم بہذا الاسناد نحوہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال لا ادری انما
نہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اجل انہ کان حمولۃ الناس فکرہ
ان تذہب حمولتہم او حرمہ فی یوم خیبر لحوم الحمر الاہلیۃ **ترجمہ**
حضرت ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے منع کیا گدہوں کے گوشت سے اسوجہ سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ نے
اونکا تلف کرنا یا حرام کیا خیبر کے دن بستی کے گدہوں کا گوشت **عن** سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر ثم ان اللہ فتحھا علیھم
فلما امسی الناس الیوم الذی فتحت علیھم اوقدوا نیرانا کثیرۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما ھذہ النیران علی ای شیء توقدون قالوا علی لحم قال علی ای لحم
قالوا علی لحم حمر الانسیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھریقوھا واکسروھا فقال
رجل یا رسول اللہ او نھریقھا ونغسلھا قال او ذاک **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف پہر اللہ تعالیٰ نے فتح کر دیا خیبر کو جسدن فتح ہوا اوس کے
شام کو لوگوں نے بہت انگار جلائے آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں لوگوں نے
عرض کیا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کاہیکا گوشت لوگوں نے کہا بستی کے گدہوں کا آپ نے فرمایا
گوشت بہادو اور ہانڈیاں توڑ ڈالو ایک شخص بولا ہم گوشت بہا دیں اور ہانڈیاں دہو ڈالیں آپ نے
فرمایا اچہا ایسا ہی کرو **عن** یزید بن ابی عبید بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔
عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر
اصبنا حمرا خارجا من القریۃ فطبخنا منھا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم الا ان اللہ ورسولہ ینھیانکم عنھا فانھا رجس من عمل الشیطان فاکفئت القدور بما
فیھا وانھا لتفور بما فیھا **ترجمہ** انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح
کیا تو گانوں سے جو گدہے نکل رہے تہے ہم نے اون کو پکڑا پہر اون کا گوشت پکایا اتنے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی خبردار رہو جاؤ اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول دونوں تم کو منع کرتے
ہیں گدہوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اوسکا کہانا پہر سب ہانڈیاں اولٹی
گئیں اور گوشت اونمیں اوبل رہا تہا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما کان
یوم خیبر جاء جاء فقال یا رسول اللہ اکلت الحمر ثم جاء آخر فقال یا رسول اللہ
افنیت الحمر فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا طلحۃ فنادی ان اللہ ورسولہ
ینھیانکم عن لحوم الحمر فانھا رجس او نجس من عمل الشیطان فاکفئت القدور بما فیھا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گدہے
کہا لیے گئے پہر دوسرا آیا اور بولا گدہے فنا ہو گئے تب آپ نے ابو طلحہ کو حکم کیا انہون نے پکارا
اللہ اور رسول اوسکا تمکو منع کرتے ہین گدہون کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہین یا ناپاک ہین۔ انس رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر ہانڈیان اولٹی گئین **باب** اِبَاحَةِ اَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ گہوڑون
کا گوشت حلال ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور
خلف کا یہ قول ہے کہ گہوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما
کے نزدیک مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ ترجمہ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے
دن بستی کے گدہون کے گوشت سے اور اجازت دی گہوڑون کا گوشت کہانے کی **عَنْ**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ
الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہمنے خیبر کے زمانہ مین گہوڑون کا اور گورخرون کا گوشت کہایا اور
منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہے سے **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَاهُ **ترجمہ** اسما رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک
گہوڑا کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پہر اوسکا گوشت کہایا **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اِبَاحَةِ الضَّبِّ گوہ کا گوشت حلال ہے
(یعنی سوسمار کا) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا گوہ کا گوشت
آپ نے فرمایا نہ مین اوسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **ف** آپ نے نہین کہایا کیونکہ وہ آپ
کے ملک مین نہین ہوتا تہا تو آپ کو اوس سے کراہت ہوئی جیسا دوسری روایت ہے پر صحابہ نے

کہایا آپ کے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اور اسپر اجماع ہے مسلمانوں کا پر ابو حنیفہ سے منقول ہے
کہ اونہوں نے مکروہ کہا (نووی) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال سأل رجل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضب فقال لا آکلہ ولا احرمہ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گوہ کہانے کو آپ نے فرمایا
نہ میں اوسکو کہاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں **عن** ابن عمر قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وهو علی المنبر عن اکل الضب فقال لا آکلہ ولا احرمہ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تہے **عن** عبید اللہ بمثلہ فی هذا الاسناد **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الضب بمعنی حدیث
اللیث عن نافع غیر ان حدیث ایوب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضب فلم یأکلہ
ولم یحرمہ وفی حدیث اسامة قال قام رجل فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
المنبر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان معہ ناس من اصحابہ فیهم سعد واتوا بلحم ضب فنادت امرأة من نساء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لحم ضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا
فانہ حلال ولکنہ لیس من طعامی **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کئی اصحاب تہے ان میں سعد بہی تہے وہ گوہ کا گوشت لائے گئے
ایک عورت نے آپ کی بی بیوں میں سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے صحابہ سے
فرمایا تم کہاو وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کہانا نہیں ہے (یعنی مجہے اوس کے کہانیکا اتفاق نہیں ہوا
اس وجہ سے کراہت آتی ہے) **عن** توبة العنبری قال قال لی الشعبی أرأیت حدیث
الحسن رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقاعدت ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ قریبا من سنتین او سنة ونصف فلم اسمعہ روی عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم غیر هذا قال کان ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیهم سعد
بمثل حدیث معاذ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
قال دخلت انا وخالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ
اللَّاتِيْ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا
يُرِيْدُ اَنْ يَّاْكُلَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں اور خالد بن الولید رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ کے گھر میں گئے وہان ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوسپر جھکایا بعضی عورتون نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
گھر مین تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا جس کو آپ کہانیوالے تہے (یعنی کہدیا کہ یہ گوہ ہے)
یہ سنتے ہی آپنے اپنا ہاتھ کہینچ لیا مین نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا نہین وہ میرے ملک مین
نہتا ہو جسے مجھکو کراہت ہوئی خالد نے کہا مین نے اسکو اپنی طرف کہینچا اور کہا یا اور آپ دیکھ
رہے تہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ
الَّذِيْ يُقَالُ لَهٗ سَيْفُ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهٗ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ
عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا قَدِمَتْ بِهٖ اُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدَّمُ اِلَيْهِ الطَّعَامُ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهٖ
وَيُسَمّٰى لَهٗ فَاَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ اِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ
الْحُضُوْرِ اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهٗ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ
قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِيْ
ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید جنکو سیف اللہ کہتے تہے وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہ کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بی تہین اور خالہ تہین خالد اور ابن عباس کی اون کے پاس گوہ دیکہا بہنا ہوا جو لائین تہین میمونہ

کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے پہر وہ گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکہا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپکے سامنے کوئی کہانا رکہا جاوے اور بیان
نکیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے کہ وہ کیا کہانا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ بڑہایا گوہ کیطرف
ایک عورت عورتون مین سے جو موجود تہین بول اٹہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہدیا جو
آپکے سامنے لائی تہین وہ کہنے لگین یہ گوہ ہے یارسول اللہ یہ سنکر آپنے اپنا ہاتہہ کہینچ لیا خالد بن الولید
نے کہا کیا گوہ حرام ہے یارسول اللہ آپنے فرمایا نہین حرام نہین ہے لیکن یہ میرے ملک مین نہین ہوتا اسوجہ
سے مجکو نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا پہر مین نے اوسکو کہینچا اور کہایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکہہ رہے
تہے تو نہین منع کیا مجکو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهٗ فَقُدِّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهٖ اُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِنْ نَجْدٍ وَ
كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْكُلُ شَيْئًا
حَتّٰى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْاَصَمِّ
عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَكَانَ فِيْ حَجْرِهَا ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے خالد بن
الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ میمونہ بنت حارث کے گہر مین گئے وہ خالد کی خالہ تہین تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اوسکو ام حفید بنت حارث نجد سے لائے تہین اور
وہ بنی جعفر مین سے ایک شخص کے نکاح مین تہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہین کہاتے
تہے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ وہ کیا چیز ہے پہر بیان کیا اوسیطرح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيْدَ بْنَ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ دو گوہ آئے بہنے ہوئے عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ
مَيْمُوْنَةَ وَعِنْدَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَهْدَتْ خَالَتِيْ اُمُّ حُفَيْدٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُہدِیَ اِلیٰ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم سمناً واَقِطاً واَضُبّاً فاکل
مِنَ السَّمنِ والاَقِطِ وتَرَکَ الضَّبَّ تَقَذُّراً واُکِلَ علیٰ مائدۃِ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم
ولو کان حراماً ما اُکِلَ علیٰ مائدۃِ رسولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی
اور پنیر اور گوہ بھیجی آپنے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ سے نفرت کرکے چھوڑدیا اور گوہ آپکے دسترخوان پر
کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپکے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا **عن** یزیدَ بنِ الاَصَمِّ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال دعانا عروسٌ بالمدینۃِ فقرَّبَ الینا ثلاثۃَ عشرَ ضبّاً فآکلٌ وتارکٌ فلقیتُ
ابنَ عباسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہما مِنَ الغدِ فاخبرتُہ فاکثرَ القومُ حولَہ حتیٰ قال
بعضُہم قال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم لا آکلُہ ولا اَنہیٰ عنہ ولا اُحرِّمُہ فقال ابنُ عباسٍ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما بئسما قلتم ما بُعِثَ نبیُّ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم الا محلّاً ومحرِّماً
اِنَّ رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ہو عند میمونۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعندہ
الفضلُ بنُ عباسٍ وخالدُ بنُ الولیدِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وامراۃٌ اُخریٰ اِذ قُرِّبَ الیہم
خوانٌ علیہ لحمٌ فلما اراد النبیُّ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکلَ قالت لہ میمونۃُ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا انہ لحمُ ضبٍّ فکفَّ یدَہ وقال ہذا لحمٌ لم آکلْہ قطُّ وقال لہم
کُلُوا فاکل منہ الفضلُ وخالدُ بنُ الولیدِ رضی اللہ تعالیٰ عنہم والمراۃُ وقالت میمونۃُ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا لا آکلُ مِن شیءٍ الا شیئاً یاکلُ منہ رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ
وسلم **ترجمہ** یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولہہ نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے
بعضوں نے کہائی بعضوں نے نہ کہائی پہر میں دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا اور اون سے
یہ حال بیان کیا لوگوں نے اونکے سامنے بہت باتیں کہیں بعضوں نے یہانتک کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ میں اُسکو کہاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی لیے بہیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال
کہیں یا حرام (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت یہی آئی ہے یُحِلُّ لَہُمُ الطَّیِّبٰتِ
وَیُحَرِّمُ عَلَیْہِمُ الْخَبٰٓئِثَ) الغرض آپ ایک روز میمونہ کے پاس تہے اور فضل بن عباس اور خالد بن الولید

بہی تہے ایک عورت اور بہی تہی اتنے مین اُن لوگون کے سامنے ایک خوان لایا گیا اوس مین گوشت
بہی تہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے کہانیکا قصد کیا تو میمونہ نے کہدیا وہ گوہ کا گوشت
ہے یہ سنکر آپ نے ہاتہہ کہینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو مین نے کبہی نہین کہایا اور اُن لوگون سے فرمایا
تم کہاؤ تو فضل اور خالد بن الولید اور اُس عورت نے وہ گوشت کہایا اور میمونہ نے کہا مین تو وہی
چیز کہاؤنگی جسمین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاوینگے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
يَقُوْلُ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَاَبٰی اَنْ يَّاْکُلَ مِنْهُ وَقَالَ لَا اَدْرِیْ
لَعَلَّهٗ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِیْ مُسِخَتْ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لایا گیا آپنے انکار کیا اوس کے کہانے سے اور فرمایا مجہے معلوم نہین
ہے یہ اون قومون مین سے ہے جو مسخ ہو گئین (گویا عذاب کی صورت ہے اگرچہ یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ
ہوئے تہے وہ مر گئے) عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ
فَقَالَ لَا تُطْعِمُوْهُ وَقَذِرَهٗ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُحَرِّمْهُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَنْفَعُ بِهٖ غَیْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ
عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ کَانَ عِنْدِیْ طَعِمْتُهٗ ترجمہ ابو الزبیر سے روایت ہے مین نے جابر بن
عبد اللہ انصاری سے گوہ کو پوچہا اونہون نے کہا مت کہاؤ اوسکو اور ناپاک سمجہا اوسکو اور کہا کہ حضرت
عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو حرام نہین کیا اور اللہ تعالی فائدہ دیتا ہے اُس
سے بہتون کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کہاتے ہین اور جو میرے پاس ہوتا تو مین بہی کہاتا عَنْ
اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَاْمُرُنَا
اَوْ فَمَا تُفْتِیْنَا قَالَ ذُکِرَ لِیْ اَنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُسِخَتْ فَلَمْ یَاْمُرْ وَلَمْ یَنْهَ قَالَ
اَبُوْ سَعِیْدٍ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّ اللّٰہَ لَیَنْفَعُ بِهٖ غَیْرَ
وَاحِدٍ وَاِنَّهٗ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ کَانَ عِنْدِیْ لَطَعِمْتُهٗ اِنَّمَا عَافَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ ہم ایسے ملک مین ہین جہان گوہ بہت ہین تو آپ کیا حکم دیتے ہین آپ نے فرمایا بنی اسرائیل
کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تہا پہر آپنے نہ حکم دیا گوہ کہانے کا نہ منع کیا اوس سے ابو سعید رض نے

کہا اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اللہ تعالی اوس سے فائدہ دیتا ہے بہتون کو اور وہی غذا
ہے اکثر چرواہون کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو مین کہاتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے
نفرت ہوئی **عن** ابی سعید رضی اللہ تعالی عنہ ان اعرابیا اتی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال انی فی غائط مضبۃ وانہ عامۃ طعام اھلی قال فلم یجبہ فقلنا
عاودہ فعاودہ فلم یجبہ ثلاثا ثم نادٰہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الثالثۃ
فقال یا اعرابی ان اللہ عز وجل لعن او غضب علی سبط من بنی اسرائیل فمسخھم دواب
یدبون فی الارض فلا ادری لعل ھذا منھا فلست اکلھا ولا انھی عنھا **ترجمہ**
ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا ہم
ایسی زمین مین رہتے ہین جہان گوہ بہت ہین اور وہی اکثر کہانا ہے ہمارے گہروالون کا آپ نے اسکو
جواب نہ دیا ہمنے کہا پہر پوچھہ اوسنے پہر پوچھا آپنے تین بار جواب نہ دیا پہر تیسری بار کے بعد
آپنے اوسکو آواز دی اور فرمایا اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے
ایک گروہ پر تو انکو جانور کردیا وہ زمین پر چلتے تہے مین نہین جانتا شاید گوہ انہین جانورون مین سے
ہے بہرحال اس سے مین اسکو نہین کہاتا نہ اوسکو حرام کہتا ہون **باب** اباحۃ الجراد
ٹڈی کہانا درست ہے **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سبع غزوات ناکل الجراد **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہمنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیان کین اور ٹڈیان کہاتے رہے **عن** ابی یعفور
بھذا الاسناد قال ابوبکر فی روایتہ سبع غزوات وقال اسحاق ست وقال ابن ابی عمر
ست او سبع **ترجمہ** ابو یعفور سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری اسحاق نے چہہ لڑائیان
روایت کین ہین اور ابن ابی عمر نے شک کے ساتھ چہہ یا سات **عن** ابی یعفور بھذا الاسناد
وقال سبع غزوات **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ٹڈی کے
حلال ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہے اب شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ٹڈی
ہر حال مین حلال ہے خواہ ذبح کیجاوے یا ذکی جاوے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مرجاوے
اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہین ہے اگر خود مرجاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا

اوسکا کانٹین یا اوسکو دبا بیٹین یا زندہ انکا رین ڈالین یا بھونین تو حلال ہی انتہے **باب** اِبَاحَۃِ الاَرنَبِ خرگوش حلال ہی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوْا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتّٰی اَدْرَكْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهٗ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہم جا رہے تہے جبتے مرالظہران مین (جوایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا پہلے لوگ اوسپر دوڑے لیکن تہک گیئے پہر مین دوڑا تو مینے پکڑلیا اور ابو طلحہ کے پاس لایا اونہون نے اوسکو ذبح کیا اور اوسکا پٹہہ اور دونون رانین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجین مین لیکر آیا آپنے لیا **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما کے نزدیک مگر عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلے سے اوسکی کراہت منقول ہی اور کسی حدیث سے ممانعت اوسکی ثابت نہین ہے انتہے **باب** اِبَاحَۃِ مَا يُسْتَعَانُ بِهٖ عَلَى الْاِصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَكَرَاهَةِ الْخَذْفِ شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضرور ہو وہ درست ہی لیکن چہوٹی چہوٹی لکڑیان پہینکنا درست ہی **عَنْ** ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَاٰى عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ قَالَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ فَاِنَّهٗ لَا يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَاُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ اُخْبِرُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ اَرَاكَ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** ابن بریدہ سے روایت ہی عبد اللہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکہا اپنے یارون مین سے خذف کرتے ہوے (خذف کنکری مارنا یا گٹہلی مارنا یا کوئی اور چیز اون کے مانند دو انگلیون کے بیچ مین رکہکر یا انگلی اور انگوٹہے کے بیچ مین رکہکر) عبد اللہ نے اوس سے کہا تو خذف مت کر اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تہے یا منع کرتے تہے خذف کو کیونکہ نہ اوس سے شکار ہوتا ہی نہ دشمن مرتا ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکہہ پہوٹ جاتی ہے (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے)

پھر عبداللہ نے اسکو دیکھا خذف کرتے ہوئے تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو خذف کیے جاتا ہے اب میں تجھ سے بات نہ کروں گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں کی ملاقات ترک کرنا چاہیے اسیطرح اون لوگوں کی جو جان بوجھکر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جب ہے کہ اپنے حظ نفس یا دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اس حدیث کی موید اور حدیثیں ہیں جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی انتہے **مترجم** کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور داخل ہیں اس میں وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف میں واجب العمل نہ جانیں بلکہ اون کا گناہ سخت ہے اوس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کرسکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے **عن** کہمس بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخذف قال ابن جعفر فی حدیثہ وقال انہ لا ینکا العدو ولا یقتل الصید ولکنہ یکسر السن ویفقا العین وقال ابن مھدی انھا لا تنکا العدو ولم یذکر تفقا العین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان قریبا لعبد اللہ بن مغفل خذف قال فنہاہ وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الخذف وقال انھا لا تصید صیدا ولا تنکا عدوا ولکنھا تکسر السن وتفقا العین قال فعاد فقال احدثک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہ ثم تخذف لا اکلمک ابدا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا۔

عن ایوب بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرۃ ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھرے کو تیز کرنا چاہیے **عن** شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ثنتان حفظتھما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالیٰ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا

الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ **ترجمہ**
شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں میں نے یاد رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا اللہ
تعالی نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب ذبح کرو
تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور
اپنے جانور کو آرام دیوے اور یہ بھی مستحب ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک
جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچکر لے جاوے **عن** خالد
الحذاء باسناد حدیث ابن علیۃ ومعنی حدیثہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
النھی عن صبر البھائم جانوروں کو باندھکر مارنا منع ہے **عن** ھشام بن زید بن
انس بن مالک قال دخلت مع جدی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ دار الحکم بن
ایوب فاذا قوم قد نصبوا دجاجۃ یرمونھا قال فقال انس رضی اللہ تعالی عنہ نھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تصبر البھائم **ترجمہ** ہشام بن زید بن انس بن مالک
سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے
ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اوسپر تیر مار رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
جانوروں کو باندھکر مارنے سے **ف** اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی
ہے اور مال تلف ہوتا ہے نووی نے کہا عربی میں اسکو صبر کہتے ہیں یعنے جانور کو باندھ دینا اور وہ
زندہ ہو پھر اوسکو تیروں وغیرہ سے مارنا **عن** شعبۃ بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ **عن**
شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن جبیر
قال مر ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بنفر قد نصبوا دجاجۃ یترامونھا فلما راوا ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہ تفرقوا عنھا فقال ابن عمر من فعل ھذا ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن من فعل ھذا **ترجمہ** حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اوس پر تیر چلا رہے تھے جب اون لوگوں نے ابن عمر کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے ابن عمر نے کہا یہ کام کس نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لعنت کی ہے اوس پر جو ایسا کام کرے **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بفتیان من قریش قد نصبوا طیرا وھم یرمونہ وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئۃ من نبلھم فلما راوا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفرقوا فقال ابن عمر من فعل ھذا لعن اللہ من فعل ھذا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے چند جوانوں پر گذرے اونہوں نے ایک پرندہ لگایا تھا نشانے پر اور اوسکو تیر مار رہے تھے اور جسکا پرندہ تھا اوس سے ٹھہرایا تھا کہ جو تیر نشانے پر نہ لگے اوس تیر کو وہ لیوے جب اون لوگوں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا تو الگ ہو گئے ابن عمر نے کہا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اوس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ ان یقتل شیء من الدواب صبرا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھکر مارنے سے +

كتاب الاضاحى

کتاب قربانیوں کے بیان میں +

باب وقتھا قربانی کا وقت کیا ہے **عن** جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ قال شھدت الاضحی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلوتہ سلم فاذا ھو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلاتہ فقال من کان ذبح اضحیتہ قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانھا اخری ومن کان لم یذبح فلیذبح باسم اللہ - **ترجمہ** جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عید اضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھہ موجود تہا آپنے ابہی نماز نہین پڑہی تہی اور نماز سے فارغ نہین ہوئے تہے اور سلام نہین پہیرا تہا کہ دیکہا قربانیون کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تہین نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی تو آپنے فرمایا جس شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہین ہوئی) اور جسنے نہین کاٹی وہ اللہ تعالی کا نام لیکر کاٹے *

ف نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہی یا نہین جمہور علما کے نزدیک قربانی سنت ہی اگر ترک کریگا تو گنہگار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی اور یہی مذہب ہی مالک اور احمد اور ابو یوسف اور اسحاق اور ابو ثور اور مزنی اور داؤد وغیرہم کا اور ربیعہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہی اور نخعی نے کہا مالدار پر واجب ہی بشرطیکہ وہ منا مین حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والون پر واجب ہے اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھہ نماز پڑہنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اسپر کہ طلوع فجر سے پہلے دسوین تاریخ کی قربانی درست نہین ہے اور اختلاف ہی اوسکے بعد مین تو شافعی اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہی کہ جب آفتاب نکلا دسوین تاریخ اور اتنا وقت گذر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر مین ہوتے ہین تو قربانی کا وقت آگیا اب اگر قربانی کرے گا تو کافی ہے گو امام کے ساتھہ عید کی نماز نہ پڑہے یا عید کی نماز ہی نہ پڑہے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اوسوقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو اور عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤن اور جنگل والون کے لیے قربانی کا وقت دسوین تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والون کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک نہین ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک قربانی درست نہین ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہین اور اوسکی نماز کے بعد درست ہی گو اوسنے ابہی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری اون کے نزدیک برابر ہین اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک درست نہین ہے اور ربیعہ نے کہا جہان امام نہین ہے وہان آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہین ہے اور اوسکے بعد درست ہی اب اخیر وقت قربانی کا تیرہوین کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک بارہوین کی شام تک اور رات کو بہی قربانی درست ہی لیکن مکروہ ہی اور

مالک کے نزدیک درست نہیں انتہے مختصراً **عَن** جندب بن سفیان قال شہدت الاضحٰی مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضٰی صلاتہ بالناس نظر الی غنم قد ذبحت فقال من
ذبح قبل الصلوٰۃ فلیذبح شاۃ مکانہا ومن لم یکن ذبح فلیذبح علی اسم اللہ **ترجمہ**
جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عید اضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ
چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور
جس نے ذبح نہیں کیا ہو وہ اللہ کا نام لیکر ذبح کرے **عَن** الاسود بن قیس بھذا الاسناد وقال علی اسم اللہ کحدیث ابی الاحوص **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَن** جندب البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال شہدت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم اضحٰی ثم خطب فقال من کان ذبح قبل ان یصلی
فلیعد مکانہا ومن لم یکن ذبح فلیذبح باسم اللہ **ترجمہ** جندب بجلی سے روایت ہے میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا عید اضحٰی کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے
نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کاٹے **عَن**
شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال ضحّٰی خالی ابو بردۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل الصلوٰۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تلک شاۃ لحم فقال یا رسول اللہ ان عندی جذعۃ من المعز فقال ضح بہا
ولا تصلح لغیرک ثم قال من ضحّی قبل الصلوٰۃ فانما ذبح لنفسہ ومن ذبح بعد الصلوٰۃ
فقد تم نسکہ واصاب سنۃ المسلمین **ترجمہ** براء سے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے
پہلے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی (یعنے قربانی کا ثواب نہیں ہے)
ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک چھ مہینے کا بچہ ہے بکری کا آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی
کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضرور ہے) پھر آپ
نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اوس نے اپنی ذات کے لیے کاٹا (یعنے گوشت کھانے کو
لیے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اوسکی قربانی پوری ہوگی
اور وہ پاگیا مسلمانوں کی سنت کو **عَن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
خالہ ابا بردۃ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذبح قبل ان یذبح النبی صلی اللہ علیہ

فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا یَوْمُ اللَّحْمِ فِیْہِ مَکْرُوْہٌ وَاِنِّیْ عَجَّلْتُ نَسِیْکَتِیْ لِاُطْعِمَ اَھْلِیْ
وَجِیْرَانِیْ وَاَھْلَ دَارِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعِدْ نُسُکًا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقَ لَبَنٍ ھِیَ خَیْرٌ مِّنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَقَالَ ھِیَ خَیْرُ نَسِیْکَتِکَ وَلَا تَجْزِیْ
جَذَعَۃٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ **ترجمہ** برا ابن عازب سے روایت ہے اون کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی سے پہلے قربانی کرلی تو کہنے لگا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس
مین گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچون کے دل مین گوشت کی خواہش
باقی رکھنا اسدن برا ہے اور بعض نسخون مین مکروہ کے بدلے مقروم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن
ہے جسمین گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور مین نے اپنی قربانی جلدی کی تاکہ کھلاؤن مین اپنے بال بچون
اور ہمسایون اور گھر والون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کر وہ بولا یا رسول اللہ میرے
پاس ایک دودہ والی کمسن بکری ہے (ایک برس سے کم کی اوسکو عربی مین عناق کہتے ہین) اور
وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے آپنے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونون قربانیون مین
(اگرچہ پہلی بکری قربانی نہ ہی مگر چونکہ تو بودہ نے اوسکو نیت خیر سے کاٹا تہا اسوجہ سے اُس مین بہی ثواب
ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بہیڑ درست ہی)
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا یَذْبَحَنَّ اَحَدٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ قَالَ فَقَالَ خَالِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ
ھٰذَا یَوْمُ اللَّحْمِ فِیْہِ مَکْرُوْہٌ ثُمَّ ذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ھُشَیْمٍ **ترجمہ** برا ابن عازب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سُنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نکرے نماز
سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس مین گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا
ہے پہر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا **عَنِ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَوَجَّہَ قِبْلَتَنَا وَنَسَکَ نُسُکَنَا فَلَا
یَذْبَحْ حَتّٰی یُصَلِّیَ فَقَالَ خَالِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ نَسَکْتُ عَنِ ابْنٍ لِّیْ فَقَالَ ذَاکَ شَیْءٌ عَجَّلْتَہٗ
لِاَھْلِکَ قَالَ اِنَّ عِنْدِیْ شَاۃً خَیْرٌ مِّنْ شَاتَیْنِ فَقَالَ ضَحِّ بِھَا فَاِنَّھَا خَیْرُ نَسِیْکَۃٍ
ترجمہ برا رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری

طرح نماز پڑہی اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنے مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے
جبتک ہم نماز نہ پڑہ لین میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ مین تو اپنے بکرے کیطرف سے قربانی کر چکا آپ نے
فرمایا اس مین تو نے جلدی کی اپنے گہر والون کے لیے اوسنے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے جو
دو بکریون سے بہتر ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی مین گوشت کی کثرت افضل نہین
ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریون سے بہتر ہے) آپنے فرمایا قربانی کر اوس کی
وہ تیری دونون قربانیون مین بہتر ہے **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ھذا نصلی ثم نرجع فننحر فمن
فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح فانما ھو لحم قدمہ لاھلہ لیس من النسک فی
شیء وکان ابو بردۃ بن نیار رضی اللہ تعالی عنہ قد ذبح فقال عندی جذعۃ خیر
من مسنۃ فقال اذبحھا ولن تجزی عن احد بعدک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہین وہ یہ ہے کہ نماز پڑہتے ہین (عید کی)
پہر گہر کو لوٹ کر قربانی کرتے ہین تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقہ پر چلا اور جو نماز سے پہلے ذبح
کرے تو وہ گوشت ہے جسکو اوسنے تیار کیا اپنے گہر والون کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نیار نے
ذبح کر لیا تہا پہر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ
عمر کا) آپ نے فرمایا تو ذبح کر اوسکو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہین **عن** البراء بن عازب
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** البراء بن عازب
قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوۃ ثم ذکر نحو حدیثھم
ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا **عن** البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی یوم نحر فقال لا یذبحن احد حتی یصلی قال رجل عندی عناق لبن ھی خیر
من شاتی لحم قال فضح بھا ولا تجزی جذعۃ عن احد بعدک **ترجمہ** براء بن عازب
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا نماز
سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے ایک شخص بولا میرے پاس ایک دودہ والی (یعنے کمسن ابہی دودہ پیتی
تہی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے آپنے فرمایا اوسی کی قربانی کر

اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنے بکری کا جذعہ) **عن** البراء بن عازب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذبح ابو بردۃ قبل الصلوٰۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ابدلہا فقال یا رسول اللہ لیس عندی الا جذعۃ قال شعبۃ واظنہ قال وہی خیر
من مسنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلہا مکانہا ولن تجزی عن احد بعدک
ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدل دوسرے قربانی کرو وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور
کچھ نہیں شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اوس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اچھا اوسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا **عن** شعبۃ بہذا الاسناد
ولم یذکر الشک فی قولہ ہی خیر من مسنۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر من کان ذبح قبل
الصلوٰۃ فلیعد فقام رجل فقال یا رسول اللہ ہذا یوم یشتہی فیہ اللحم وذکر ہنۃ
من جیرانہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ قال وعندی جذعۃ
ہی احب الی من شاتی لحم افاذبحہا قال فرخص لہ فقال لا ادری ابلغت رخصتہ من
سواہ ام لا قال وانکفأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی کبشین فذبحہما فقام
الناس الی غنیمۃ فتوزعوہا او قال فتجزعوہا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ یوم النحر کو فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ
ذبح کرے ایک شخص بولا یا رسول یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں
کی محتاجی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سچا کہا پھر وہ شخص بولا میرے پاس
ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنے جذعہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجکو پسند ہے کیا میں
اوسکو ذبح کروں آپ نے اوسکو اجازت دی راوی نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ یہ اجازت اوروں کو بھی
ہوئی یا نہیں پھر آپ جھکے دو مینڈھوں پر انکو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا
افضل ہے پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو بانٹ لیا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی ثم خطب فامر من کان ذبح قبل

الصَّلٰوۃِ اَنْ يُّعِيْدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى قَالَ فَوَجَدَ رِيْحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّذْبَحُوْا قَالَ مَنْ كَانَ ضَحّٰى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحی کے روز پھر گوشت کی بو پائی اور منع کیا انکو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے پھر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذری

باب سِنِّ الْاُضْحِيَةِ قربانی کی عمر کا بیان

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس کا ہو کر دوسری میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو (جو چھ مہینے کا ہو کر ساتویں میں لگا ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ درست نہیں اور اسپر اجماع ہے مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے اور دنبہ کا جذعہ ہمارے اور اکثر علما کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اور حسن سے منقول ہے کہ نیل گائے بھی سات آدمیوں کیطرف سے اور ہرن ایک آدمی کیطرف سے درست ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعضوں نے کہا چھ مہینے کا اور بعضوں نے کہا سات کا اور بعضوں نے کہا آٹھ کا اور بعضوں نے کہا دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک اونٹ ہے پھر گائے بیل پھر دنبہ بہتر ہے پھر بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو انتہے مختصرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ اَنْ يُّعِيْدَ بِنَحْرٍ اٰخَرَ وَلَا يَنْحَرُوْا حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آگے ہی

سے قربانی کرلی اللہ یہ سمجھ کر کہ آپ بھی قربانی کرلی ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کرلی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں وہ بھی نہ کریں (اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی نہ کرے لوگ بھی نہ کریں)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا عَلٰى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى صَحَابَتِهِ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو بکریاں دین اپنے یارون کو بانٹنے کے لیے قربانی کے لیے پھر ایک برس کا بچہ رہا بکری کا اونھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اوسکی قربانی کر۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا ضَحَايَا فَأَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ مین ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ مین ایک جذعہ آیا آپ نے فرمایا اوسیکی قربانی کر

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ

قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسیطرح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھون کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار آپ نے ذبح کیا اون دونون کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤن رکھا اون کی گردن پر کاٹتے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی مین بے سینگ جانور یعنے جسکا سینگ اوگا ہی نہ ہو درست ہے اور جسکا سینگ ٹوٹ گیا ہو اوس مین اختلاف ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلی اور کانے

اور لنگڑے جانور کی قربانی درست نہین اور ایسا ہی اندہے یا لنجے کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل
رنگ قربانی مین سفید ہر پہر زرد پہر خاکی پہر چت کبلا پہر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتہہ سے ذبح کرنا اور جائز ہے
کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اس حالت مین مستحب ہر کہ ذبح کے وقت خود بہی موجود رہے اور اگر وکیل کرے
یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو انتہے مختصرا **عن**
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین
قال فرأیتہ یذبحہما بیدہ قال ورأیتہ واضعا قدمہ علی صفاحہما قال وسمے وکبر **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بمثلہ قال قلت انت سمعتہ من انس قال نعم **عن** انس رضی اللہ تعالے
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال ویقول بسم اللہ واللہ اکبر
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپنے کاٹتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن
یطأ فی سواد ویبرک فی سواد وینظر فی سواد فاتی بہ لیضحی بہ فقال لہا یا عائشۃ ہلمی
المدیۃ ثم قال اشحذیہا بحجر ففعلت ثم اخذہا واخذ الکبش فاضجعہ ثم
ذبحہ ثم قال بسم اللہ اللہم تقبل من محمد وآل محمد ومن امۃ محمد ثم ضحی
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم دیا ایک مینڈہا سینگ دار لانیکا جو چلتا ہو سیاہی مین اور بیٹہتا ہو سیاہی مین اور دیکہتا ہو
سیاہی مین (یعنے پاؤن اور پیٹ اور آنکہون کے گرد سیاہ ہو) پہر لایا گیا ایک ایسا ہی مینڈہا قربانی
کے لیے آپنے فرمایا اے عائشہ چہری لا پہر فرمایا تیز کرلے اوسکو پتہر سے مین نے تیز کردی پہر آپ نے چہری
لی اور مینڈہے کو پکڑا اوسکو لٹایا پہر اوسکو ذبح کیا پہر فرمایا بسم اللہ یا اللہ قبول کر محمد کیطرف سے
اور محمد کی آل کیطرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے پہر قربانی کی اوس کی **ف** نووی علیہ الرحمۃ
نے کہا اجماع ہے اسپر کہ جانور کو بائین کروٹ پر لٹادے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو دہنے چہری
داہنے ہاتہہ مین پکڑے اور بائین ہاتہہ سے اوسکا سر تہامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک
آدمی اور اسکے گہر والون کیطرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملیگا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے

اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اسکو مکروہ رکھا ہے اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور علما نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعوی سے نہین ہو سکتی انتہے

باب جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہا دے سوا دانت اور ناخون اور ہڈی کے **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ أَعْجِلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہین اور ہمارے پاس چھریان نہین ہین آپنے فرمایا جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے اُسکو کہا سوا دانت اور ناخون کے اور مین تجہسے کہون گا اوسکی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیون کے چھریان ہین راوی نے کہا ہم کو لوٹ مین ملے اونٹ اور بکری پہر اون مین سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اوسکو تیر سے مارا وہ ٹہیر گیا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان اونٹون مین بہی بعضے بگڑ جاتے ہین اور بہاگ نکلتے ہین جیسے جنگلی جانور بہاگتے ہین پہر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اوس کے ساتھہ یہی کرو **ف** یعنی تیر برچہی وغیرہ سے اوسکو مار لو اللہ تعالی کا نام لیکر اگر وہ اوس زخم سے مر جاوے تو اُسکو کہا لو وہ حلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کر ڈالو جمہور علما کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخون اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہین باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چھری نیزہ پتہر لکڑی کانچ نرکل ٹہیکری تانبے وغیرہ سے درست ہے اگر وہ ہمروار ہون اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسیطرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اوس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک ہڈی سے درست ہے اور یہہ دونون مذہب باطل ہین اور خلاف ہین سنت کے (نووی مختصرا) **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ

بِجُزُرٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذو الحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے (یہ ذو الحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے جاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں اور وہ ذو الحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے) وہاں ہمکو بکریاں اور اونٹ ملے لوگوں نے جلدی کر کے انکو جوش دیا ہانڈیوں میں (یعنے اون کے گوشت کو کاٹ کر) آپ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیاں اوندھا دی گئیں پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکہیں اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح **ف** آپنے ہانڈیوں کو اوندھوا دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دار الاسلام میں پہونچ جاوے اور دار الحرب میں ضرورت سے کہانے کی چیز کا استعمال درست ہے **عَنْ** عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ قَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَصْنَاهُ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نرکل کے چھلکوں سے پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم میں کا بھڑک نکلا ہم نے اسکو تیروں سے مارا یہانتک کہ گرا دیا اوسکو **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَنَسْخِهِ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کہانے سے ممانعت اور اسکے منسوخ ہونے کا بیان

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَدَأَ بِالصَّلَوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** ابو عبید سے روایت ہے میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تھا اونہوں نے نماز پہلے پڑہی اور خطبہ اوس کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت کہانے سے تین دن کے بعد **ف** ایک طائفہ

علمار نے اسی حدیث پر عمل کرکے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کیا ہے اور جمہور
علمار کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے (نووی مختصراً) **عن**
اَبِی عُبَیدٍ مَولَی ابنِ اَزھَرَ اَنَّہٗ شَھِدَ العِیدَ مَعَ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ
قَالَ ثُمَّ صَلَّیتُ مَعَ عَلِیِّ بنِ اَبِی طَالِبٍ قَالَ فَصَلّٰی لَنَا قَبلَ الخُطبَۃِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ
اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَد نَھَاکُم اَن تَاکُلُوا لُحُومَ نُسُکِکُم فَوقَ ثَلَاثِ
لَیَالٍ فَلَا تَاکُلُوا **ترجمہ** ابو عبید سے روایت ہے اونہوں نے عید کی نماز پڑہی حضرت عمر کے ساتھہ
پہر اونہوں نے کہا میں نے نماز پڑہی حضرت علی کے ساتھہ اونہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑہائی پہر خطبہ
سنایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کہانے سے
تین دن سے زیادہ تو مت کہاؤ (تین دن کے بعد بلکہ تین دن تک کہاؤ اور خیرات کرو) **عن** الزُّھرِیِّ
بِھٰذَا الاِسنَادِ مِثلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لَا یَاکُلُ اَحَدٌ کُم مِن لَحمِ اُضحِیَتِہٖ فَوقَ ثَلَاثَۃِ
اَیَّامٍ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کہاوے **عن** ابنِ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِمِثلِ حَدِیثِ اللَّیثِ **عن** ابنِ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَن تُوکَلَ لُحُومُ الاَضَاحِیِّ
بَعدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَکَانَ ابنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ لَا یَاکُلُ لُحُومَ الاَضَاحِیِّ
فَوقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابنُ اَبِی عُمَرَ بَعدَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کہانے سے تین دن کے بعد سالم نے کہا
ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کہاتے تہے **عن** عَبدِ اللّٰہِ بنِ وَاقِدٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ نَھٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَن اَکلِ لُحُومِ الضَّحَایَا بَعدَ
ثَلَاثٍ قَالَ عَبدُ اللّٰہِ بنُ اَبِی بَکرٍ فَذَکَرتُ ذٰلِکَ لِعَمرَۃَ فَقَالَت صَدَقَ سَمِعتُ
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہَا تَقُولُ دَفَّ اَھلُ اَبیَاتٍ مِن اَھلِ البَادِیَۃِ حَضرَۃَ الاَضحٰی
زَمَنَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوا

ثلاثا ثم تصدقوا بما بقی فلما کان بعد ذلک قالوا یا رسول اللہ ان الناس یتخذون الاسقیۃ من ضحایاھم ویجملون فیہا الودک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک قالوا نہیت ان توکل لحوم الضحایا بعد ثلاث فقال انما نہیتکم من اجل الدافۃ التی دفت فکلوا وادخروا وتصدقوا **ترجمہ** عبداللہ بن واقد سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا سچ کہا عبداللہ نے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آئے عید اضحی میں شریک ہونیکو (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کر دو (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور انکو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے (اون کی کھالوں کی) اور اون میں چربی پگھلاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ آپنے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (اور اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ کہنا نہ چاہیے) آپ نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا اون محتاجوں کیوجہ سے جو اسوقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفلی ہو تو اوس میں سے صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے علما نے کہا ہے کہ تہائی کھا دے اور تہائی صدقہ دیوے اور تہائی دوستوں کو ہدیہ کرے اور ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھا دے آدھا خیرات کرے اور کھانا اوس میں سے مستحب ہے واجب نہیں ہے اور بعض سلف سے اسکا وجوب منقول ہے انتہی مختصرا **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن اکل لحوم الضحایا بعد ثلاث ثم قال بعد کلوا وتزودوا وادخروا **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اوس کے بعد فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت منسوخ ہوگئی) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول کنا لا ناکل من لحوم بدننا فوق ثلاث منی فارخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا وتزودوا فاکلنا

لِلطَّعَامِ قَالَ جَابِرٌ حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم اپنی
قربانیون کا گوشت تین دن سے زیادہ نہین کہاتے تھے منا مین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت
دی اور فرمایا کہاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا) مین نے عطا سے کہا جابر نے یہی کہا یہانتک کہ ہم آئے مدینہ
کو انہون نے کہا ہان **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ
ثَلَاثٍ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَاْكُلَ مِنْهَا يَعْنِيْ فَوْقَ
ثَلَاثٍ **ترجمہ** جابر نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہین رکھتے تھے پھر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا اوس مین سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کہانیکا **عَنْ**
جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک مین **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَا تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ
الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَشَكَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَاحْبِسُوْا وَادَّخِرُوْا قَالَ ابْنُ
الْمُثَنّٰى شَكَّ عَبْدُ الْاَعْلٰى **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے مدینہ کے لوگو مت کہاؤ قربانیون کا گوشت تین دن سے زیادہ لوگون نے شکایت کی آپ
سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہین ان کو ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھہ چھوڑنے کی آپ نے
فرمایا کہاؤ اور کہلاؤ اور رکھہ لو اور یا رکھہ چھوڑو **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِيْ بَيْتِهِ بَعْدَ
ثَالِثَةٍ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ
اَوَّلَ فَقَالَ لَا اِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيْهِ بِجَهْدٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ يَفْشُوَ فِيْهِمْ **ترجمہ**
سلمہ بن اکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے قربانی کرے تو تیسرے
دن کے بعد اوس کے گہر مین کچھ نہ رہے (اوس مین سے یعنے سب خرچ کر ڈالے) جب دوسرا سال ہوا
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسا ہی کرین جیسے پہلے سال کیا تہا آپ نے فرمایا نہین وہ

سال محتاجی کا تہا تو مین نے چاہا کہ سب لوگون کو گوشت ملے **عن** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ فَلَمْ أَزَلْ أُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ **ترجمہ** ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کاٹی پہر فرمایا اے ثوبان اسکا گوشت بنا رکہہ مین آپ کو وہ گوشت کہلاتا رہا یہانتک کہ آپ مدینہ منورہ مین آئے **عن** مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ قَالَ فَأَصْلَحْتُهُ فَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِيْنَةَ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے جو مولی تہے (غلام آزاد کیے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا مجہہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اے ثوبان یہ گوشت بنا رکہہ مین نے بنا لیا پہر آپ اوس مین سے کہاتے رہے یہانتک کہ مدینہ مین پہونچے **عن** يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر مین توشہ رکہنا توکل کے خلاف نہین ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو اور ہمارا اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور نخعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہین ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر پر منا اور مکہ مین قربانی نہین ہے **عن** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا **ترجمہ** حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تم کو منع کیا تہا قبرون کی زیارت سے اب زیارت کرو انکی اور مین نے تمکو منع کیا تہا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکہنے سے اب رکہو جب تک چاہو اور مین نے تمکو منع کیا تہا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور برتنون مین اب جس برتن مین چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نشہ کرنے والی چیزون کو **ف** نووی نے کہا ان حدیثون مین ناسخ اور منسوخ دونو کا بیان ہے اور نسخ کبہی اسطرح معلوم ہوتا ہے کبہی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپکا وضو نہ کرنا تہا

اون چیزون کے کہانے سے جو آگ سے پکی ہون اور کبھی تاریخ سے جب جمع ممکن نہو اور کبھی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہین ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل ہوا انتہے **عَنْ** بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ فَذَکَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ سِنَانٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** الْفَرَعِ وَالْعَتِیْرَۃِ فرع اور عتیرہ کا بیان **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِیْرَۃَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ کَانَ یُنْتَجُ لَهُمْ فَیَذْبَحُوْنَہٗ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ ابن رافع نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جسکو مشرک ذبح کیا کرتے تھے **ف** اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے اول دہے مین کرتے تھے اُسکو رجبی کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تھا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تھے وہ ذبح کرتا پہلوٹھی کے بچے کو بتون کے واسطے اور یہ دونون جاہلیت کی رسمین تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ اون کی کوئی اصل نہین ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثون مین اوسکی اجازت آئی ہے **بَابُ** نَهْیِ مَنْ دَخَلَ عَلَیْہِ عَشْرُ ذِی الْحِجَّۃِ وَهُوَ مُرِیْدُ التَّضْحِیَۃِ اَنْ یَّاْخُذَ مِنْ شَعْرِہٖ اَوْ اَظْفَارِہٖ شَیْئًا جو شخص قربانی والا ہو وہ ذیحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کتراوے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَیْئًا قِیْلَ لِسُفْیَانَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ لَا یَرْفَعُہٗ قَالَ لٰکِنِّیْ اَرْفَعُہٗ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دہا آجاوے (یعنے پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم مین سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالون اور ناخنون مین سے کچہ نہ لیوے (سفیان جو راوی ہین اس حدیث کے اُن سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہین کرتے اونہون نے کہا مین تو مرفوع کرتا ہون **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا بعض علما کا عمل اسی حدیث پہ ہے اور اُن کے نزدیک یہ نہی حرمت کے لیے ہے احمد اور اسحاق اور داود کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بہی نہین ہے اور

بالک ہو دو روایتین مین اسکے مختصرا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَرْفَعُهُ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ اُضْحِيَّةٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يُقَلِّمَنَّ ظُفُرًا ترجمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دہا آجاوے اور قربانی جسکی ہو جسکو وہ قربانی کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخون ترا شے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهٖ وَاَظْفَارِهٖ ترجمہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی حجہ کا چاند دیکھو اور تم مین سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخون یون ہی رہنے دے عَنْ عُمَرَ اَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ ذِبْحٌ يَّذْبَحُهٗ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جسکے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذیحجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخون نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الْاَضْحٰى فَاطَّلٰى فِيْهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَمَّامِ اِنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا اَوْ يَنْهٰى عَنْهُ فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ترجمہ عمرو بن مسلم بن عمار لیثی سے روایت ہے ہم حمام مین تھے عید اضحے سے ذرا پہلے تو بعض لوگون نے نورہ لگایا بعض حمام والون نے کہا کہ سعید بن المسیب اسکو مکروہ کہتے ہین یا اس سے منع کرتے ہین پھر مین سعید بن المسیب سے ملا اور ان سے بیان کیا اونہون نے کہا اے بھتیجے میری یہ حدیث کا مضمون ہے جسکو لوگون نے بہلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب تَحْرِيْمِ الذَّبْحِ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَعْنِ فَاعِلِهٖ جو اللہ تعالے نے

کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَۃَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلَیْکَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلَیَّ شَیْئًا یَکْتُمُہُ النَّاسَ غَیْرَ اَنَّہُ قَدْ حَدَّثَنِیْ بِکَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا ھُنَّ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَہٗ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ **ترجمہ** ابو الطفیل عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھپا کر کیا بتلاتے تھے یہ سنکر حضرت علیؓ غصے ہوئے اور کہنے لگے آپ نے مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو **ف** کیونکہ آپ پیغمبر تھے اور آپ کو ساری امت کے لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو کچھ آپ نے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو سکھایا اور بتلایا یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپ نے حضرت علیؓ کو ہی خاص کر عمدہ عمدہ علوم سکھائے اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے معاذ اللہ اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک الزام آتا ہے لاحول ولا قوۃ **ف** مگر آپ نے مجھے فرمایا چار باتیں کو وہ شخص بولا وہ کیا ہیں اے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اوس پر جو لعنت کرے اپنی باپ اور لعنت کرے اللہ اوس پر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اوس پر جو زمین کی نشان کو بدلے **ف** یہ حدیث کتاب الحج کے اخیر میں گذر چکی امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیکر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبے کا یا مانند اسکے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی اسپر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اسپر اتفاق ہے پھر اگر اس کے ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اسکی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے اگر ذبح کرنے والا اس سے پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹے جاتے ہیں اہل بخارا نے اون کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ وہ مَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ میں داخل ہیں اور رافعی نے کہا کہ اون

جانورون کو بادشاہ کی سواری کی خوشی مین کاٹتے ہین تو وہ ایسا ہی ہے جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی وجہ نہین **مترجم** کہتا ہے کہ رافعی کا قول اوسوقت درست ہوگا جب ذبح سے اون کی نیت غیر اسکی تعظیم ہو بلکہ ذبح اسہ تعالی ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اسہ تو وہ جانور حرام ہوگا گو اوسپر اسہ تعالی کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور ہمین فریقین کیطرف سے جدا جدا رسالے پہونچے ہین اور احتیاط یہی ہے کہ ایسے جانور سے جو غیر اسہ کی تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو اوسپر کاٹتے وقت اسہ تعالی کا نام لیا جاوے **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبِرْنَا بِشَیْءٍ اَسَرَّہٗ اِلَیْکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَسَرَّ اِلَیَّ شَیْئًا کَتَمَہُ النَّاسَ وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ الْمَنَارَ **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت علی رضی اسہ تعالی عنہ سے کہا وہ بات ہمکو بتلاؤ جو رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے پوشیدہ تمکو سکھائی ہو اونہون نے کہا آپ نے کوئی بات مجھی پوشیدہ نہین بتلائی جو لوگون سے چھپائی ہو لیکن مین نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کی اسہ تعالے نے اوسپر جو کاٹے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اسہ تعالی نے اوسپر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اسہ تعالی نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی اسہ تعالی نے جو بدل دیوے زمین کے نشان کو کیونکہ اس مین مسافرون کو تکلیف ہوگی **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخَصَّکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِہِ النَّاسَ کَافَّۃً اِلَّا مَا کَانَ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ ھٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِیْفَۃً مَکْتُوْبٌ فِیْھَا لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَہٗ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے حضرت علی رضی اسہ تعالی عنہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے کسی بات سے اونہون نے کہا ہم سے خاص کوئی بات نہین فرمائی جو سب لوگون سے نہ فرمائی ہو البتہ چند باتین ہین جو میری تلوار کے غلاف مین ہین پھر اونہون نے ایک کاغذ نکالا جس مین لکھا تھا لعنت کی اسہ تعالے نے اوسپر جو ذبح کرے جانور کو سوا اسہ تعالے کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اسہ تعالی نے اوسپر جو زمین کی نشان چراوے اور لعنت کی اسہ تعالے نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی

اللہ تعالیٰ نے اوسپر جو جاے دیوے بدعتی کو یعنے بدعتی کو اپنے گہر اتارے یا اوسکی مدد کرے معاذ اللہ بدعت یعنی
دین مین نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہو کتنا بڑا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر
لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی خدا بچاوے ۱۲

كتاب الاشربة

کتاب شرابون کے بیان مین

باب تحريم الخمر خمر کی حرمت کا بیان **عن** علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه
قال اصبت شارفا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مغنم يوم بدر واعطاني رسول
الله صلى الله عليه وسلم شارفا اخرى فانختهما يوما عند باب رجل من الانصار وانا اريد
ان احمل عليهما اذخرا لابيعه ومعي صائغ من بني قينقاع فاستعين به على وليمة فاطمة
رضي الله تعالى عنها وحمزة بن عبد المطلب رضي الله تعالى عنه يشرب في ذلك البيت
معه قينة تغنيه فقالت الا يا حمز للشرف النواء فثار اليهما حمزة بالسيف فجب
اسنمتهما وبقر خواصرهما ثم اخذ من اكبادهما قلت لابن شهاب ومن السنام قال
قد جب اسنمتهما فذهب بها فقال ابن شهاب قال علي فنظرت الى منظر افظعني
فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة فاخبرته الخبر فخرج
ومعه زيد وانطلقت معه فدخل على حمزة فتغيظ عليه فرفع حمزة بصره فقال
هل انتم الا عبيد لآبائي فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقهقر حتى خرج
عنهم **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لوٹ مین اور آپنے ایک اونٹنی مجھے اور دی مینے اون دونون کو ایک انصاری
کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تہا کہ اونپر اذخر (ایک گھانس ہے خوشبودار) لادکر لاؤن اور بیچون
اور میرے ساتھ ایک سنار بہی تہا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تہا) مین سے اور مجہے مدد ملے حضرت فاطمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ولیمہ کے لیے (یعنے اون کے ساتھ جو مینے نکاح کیا تہا تو ولیمہ نہین کیا

تھا پس میرا قصد یہ تھا کہ اذخر لاکر بیچکر کچھ پیسہ کماؤن اور ولیمہ کرون) اور اونکی کجاوے میرے گھر کے دروازے پر مین اونٹنیان بٹھا گیا تھا) حمزہ بن عبد المطلب (حضرت کے چچا سید الشہدا رضی اللہ تعالی عنہ) شراب پی رہے تھے (اوسوقت تک شراب حرام نہین ہوا تھا) اون کے پاس ایک لونڈی تھی جو گا رہی تھی آخر اوسنے یہ گایا الا یا حمز للشرف النواء **ف** وھن معقلات بالفناء + ضع السکین فی اللبات منہا وضرجھن حمزۃ بالدماء + وعجل من اطایبہا لشرب + قدیدا من طبیخ او شواء یہ اشعار ہین انکا ترجمہ نظم مین یہ ہے **نظم** چل اے حمزہ ان موٹے اونٹون پہ جا بندہے ہین صحن مین جو سب ایک جا جلا ان کی گردن پہ جلدی چھرا ملا ان کو تو خون مین اور لٹا بنا اون کے ٹکڑون سے عمدہ جو ہون گزک گوشت کا ہو پکایا بھنا **ف** یہ سنکر حمزہ اپنی تلوار لیکر اونپر دوڑے اور انکی کوہان کاٹ ڈالی اور اون کی کوکھین پھاڑ ڈالین پھر اون کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج نے کہا مین نے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بھی لیا یا نہین اونہون نے کہا کوہان تو کاٹ ہی لیے اور لے گئے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جو کام کیا یعنے شراب کا پینا اونٹنیون کی کوہان کاٹ لینا اون کی کوکھین پھاڑ ڈالنا اونکا گوشت کہا لینا ان مین سے کسی کام کا گناہ اون پر نہین ہوا کیونکہ شراب پینا تو اوس زمانے مین مباح تھا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اوسکی کوئی اصل نہین اب رہ گئی باقی کام وہ نشہ مین سرزد ہوے اوسوقت تکلیف نہین رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پئے پھر اوسکی عقل جاتی رہی یا سرکہ سمجھکر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور نشہ مین کوئی کام گناہ کا کر بیٹھے تو اوسپر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور شاید امیر حمزہ نے وہ نقصان حضرت علی کو دیدیا ہو یا حضرت علی نے معاف کر دیا ہو یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کیطرف سے ادا کر دیا ہو اور عمر بن شبہ کی کتاب مین ہے کہ آپ نے حمزہ سے اون دونون اونٹنیون کا تاوان دلایا اور اجماع ہے علماء کا کہ متوالا یا پاگل کسیکا مال تلف کر دے تو تاوان لازم ہوگا اور یہ جو کوہان اونٹنیون کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تھے اور جو نحر سے پہلے کاٹ لیے تو حرام تھے باجماع لیکن اون کے کہانے مین حمزہ پر گناہ نہین ہوا کیونکہ وہ نشہ کے حالت مین تھے اور اسحالت مین تکلیف نہین ہے انتہی مختصرا **ف** حضرت علی نے

کہا مین نے جو یہ حال دیکھا اپنے اونٹون کا اجھیر الگا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کے پاس زید بن حارثہ تھے مین نے سب قصہ کہا آپ نکلے اور آپ کے ساتھ زید تھے مین بھی آپ کے ساتھ چلا یہان تک کہ حمزہ پاس پہونچے آپ حمزہ پر غصے ہوئے حمزہ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادون کے غلام ہو **ف** یہ حمزہ نے نشہ مین کہا حضرت علی اور زید کو دیکھکر زید تو واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے اور حضرت علی حمزہ کے چھوٹے اور بچے کیطرح تھے وہ بھی گویا غلام ہوئے اور یہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تھا اور اگر آپ کیطرف بھی ہو تو نشہ مین یہ بات اون سے نکل گئی اور ایسی حالت مین تکلیف نہین ہے علاوہ اوس کے حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی چچا تھے اور باعتبار رشتہ قرابت کے بزرگ تھے دوسرے یہ کہ حمزہ نے اپنے باپ دادون کا غلام کہا نہ اپنا اور حمزہ کے باپ عبد المطلب تھے اور عبد المطلب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا تھے **ف** یہ سنکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولٹے پاؤن پھرے یہانتک کہ وہان سے نکل گئے (کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ حمزہ نشہ مین ہین اور ایسی حالت مین وہان ٹھیرنا مناسب تھا) **عن** ابن جریج بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا

عن حسین بن علی رضی اللہ تعالی عنہ اخبرہ ان علیا رضی اللہ تعالی عنہ قال کانت لی شارف من نصیبی من المغنم یوم بدر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی شارفا من الخمس یومئذ فلما اردت ان ابتنی بفاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعدت رجلا صواغا من بنی قینقاع یرتحل معی فناتی باذخر اردت ان ابیعہ من الصواغین فنستعین بہ فی ولیمۃ عرسی فبینا انا اجمع لشارفی متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال وشارفای مناختان الی جنب حجرۃ رجل من الانصار وجمعت حین جمعت ما جمعت فاذا شارفی قد اجتبت اسنمتھما وبقرت خواصرھما واخذ من اکبادھما فلم املک عینی حین رایت ذلک المنظر منھما قلت من فعل ھذا قالوا فعلہ حمزۃ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنہ وھو فی ھذا البیت فی شرب من الانصار عندہ قینۃ واصحابہ فقالت فی غنائھا الا یا حمز للشرف النواء فقام حمزۃ بالسیف فاجتب اسنمتھما وبقر خواصرھما واخذ من اکبادھما فقال علی فانطلقت حتی ادخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ زید بن حارثۃ قال فعرف رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم في وجهي الذي لقيت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لك قلت يا رسول الله والله ما رأيت كاليوم قط عدا حمزة رضي الله تعالى عنه على ناقتي فاجتب أسنمتهما وبقر خواصرهما وها هو ذا في بيت معه شرب قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بردائه فارتداه ثم انطلق يمشي فاتبعته أنا وزيد بن حارثة رضي الله تعالى عنه حتى جاء الباب الذي فيه حمزة رضي الله تعالى عنه فاستأذن فأذنوا له فإذا هم شرب فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوم حمزة رضي الله تعالى عنه فيما فعل فإذا حمزة رضي الله تعالى عنه محمرة عيناه فنظر حمزة رضي الله تعالى عنه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صعد النظر إلى ركبتيه ثم صعد النظر فنظر إلى سرته ثم صعد النظر فنظر إلى وجهه فقال حمزة رضي الله تعالى عنه وهل أنتم إلا عبيد لأبي فعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه ثمل فنكص رسول الله صلى الله عليه وسلم على عقبيه القهقرى فخرج وخرجنا معه **ترجمہ** امام ہمام حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھ بدر کی لوٹ مین سے ایک اونٹنی ملی اور اوسی دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خمس مین سے بھی ایک اونٹنی مجکو دی پھر جب مین نے چاہا کہ صحبت کرون حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے جو صاحبزادی تھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تو مین نے وعدہ کیا ایک سنار سے بنی قینقاع کے وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونون ملکر اذخر لاوین اور سنارون کے ہاتھ بیچین اور اوس سے مین ولیمہ کرون اپنی شادی کا تو مین اپنی دونون اونٹنیون کا سامان اکھٹا کر رہا تھا پالان رکابین رسیان اور وہ دونون بیٹھی تھین ایک انصاری کی کوٹھری کے بازو جس وقت مین یہ سامان جو اکھٹا کرتا تھا اکھٹا کر چکا تو کیا دیکھتا ہون کہ دونون اونٹنیون کی کوہان کٹے ہوئے ہین اور اون کی کوکھین پھٹی ہوئی ہین مجھسے یہ دیکھکر رہا نہ گیا اور میری آنکھین تھم نہ سکین یعنی مین رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہرا اور رسول اللہ کے حق مین جو تقصیر ہوئی اوس خیال سے تھا) مین نے پوچھا یہ کس نے کیا لوگون نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر مین ہین انصار کے ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہین اون کے سامنے ایک گانے والی نے گایا اور اون کے ساتھیون نے گانے مین یہ کہا اے حمزہ اوٹھ ان موٹی اونٹنیون کو لے اوسی وقت

حمزہ تلوار لیکر اوٹھے اور اونکی کوہان کاٹ لیے اور کوکھین پہاڑ ڈالین اور جگر (کلیجہ) نکال لیا حضرت علی نے کہا یہ دیکھ کر مین چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا وہان زید بن حارثہ بیٹھے تہے آپنے مجہے دیکھتے ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تہا اور فرمایا کیا ہوا تجھکو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آج کا سا دن کبھی نہین دیکھا حمزہ نے میری دونون اونٹنیون پر ستم کیا اون کی کوہان کاٹ لیے کوکھین پہاڑ ڈالین اور وہ اس گھر مین ہین چند شرابیون کے ساتھ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اوسکو اوڑھا پہر چلے پا پیادہ مین اور زید بن حارثہ دونون آپکے پیچھے تہے یہانتک کہ آپ اُس دروازے پر آئے جہان حمزہ تہے اور اجازت مانگی اندر آنیکی لوگون نے اجازت دی دیکھا تو وہ شراب پیے ہوئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اس کام پر ملامت شروع کی اور حمزہ کی آنکھین سرخ تہین (نشے سے) اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پہر آپکے گھٹنون کو دیکھا پہر نگاہ بلند کی تو ناف کو دیکھا پہر نگاہ بلند کی اور منہ کو دیکھا پہر کہا تم ہو کیا میرے باپ دادون کے غلام ہو تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ وہ نشہ مین مست ہین آپ اولٹے پاؤن پہرے اور باہر نکلے ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِيْ بَيْتِ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا شَرَابُهُمْ اِلَّا الْفَضِيْخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ فَقَالَ اُخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْ اَلَا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ اُخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوْا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ قَالَ فَلَا اَدْرِيْ هُوَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جبکہ شراب حرام ہوا تو مین لوگون کا ساقی تہا ابو طلحہ کے گھر مین اور انکا شراب نہین تہا مگر گدر کھجور یا خشک کھجور کا اتنے ہی مین سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابو طلحہ نے کہا نکل کر دیکھ مین نکلا تو وہ پکار رہا تہا خبردار رہو شراب حرام ہو گیا ہے پہر تمام مدینہ کے رستون مین بہہ نکلی ابو طلحہ نے مجہسے کہا اوٹھ اور بہا دے شراب کو جو باقی ہے مین نے بہا دیا تب بعضون نے کہا فلان اور فلان تباہ ہو گئے اون کے پیٹون مین شراب ہی رہی یعنے وہ پی چکے تب حرمت

ف سے پہلے) اور یہ آیت اتری لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا اخیر تک یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں اُنپر کچھ گناہ نہیں اُسکا جو کھا چکے جب آئندہ سے پرہیز کریں اور ایمان دار رہیں اور نیک کام کریں نووی نے کہا امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو ذکر کیا ہے اون سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شرابیں جنمیں نشہ ہو حرام ہیں اور اون سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کھجور کا ہو یا انگور کا یا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر ہیں ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا شیرہ حرام ہے اسیطرح خشک انگور کا بھگو یا کچا شربت لیکن پکا ہوا انگور کا اور کچی اور پکا انگور کے سوا اور چیزوں کا درست ہے جبتک اوسمیں نشہ نہ ہو اور ابو حنیفہ نے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دو تہائی غائب کردیں اور ایک تہائی رہجاوے تو حلال ہے اور نبیذ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اُسکو تھوڑا پکا لیں اور بن پکائے انگور کا حرام ہے پر اوس کے پینے والے پر حد نہ پڑیگی جب تک نشہ نہ ہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور یہ اختلاف علماء کا اوس شراب میں ہے جس میں نشہ نہ ہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے باجماع اہل اسلام انتہے مختصراً

عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ قَالَ سَأَلُوْا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ الْفَضِیْخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَیْرَ فَضِیْخِكُمْ هٰذَا الَّذِیْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِیْخَ اِنِّیْ لَقَائِمٌ اَسْقِیْهَا اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَرِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِنَا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ یَا اَنَسُ اَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوْهَا وَلَا سَأَلُوْا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ

ترجمہ عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالک سے لوگوں نے پوچھا فضیخ کو (فضیخ وہ شراب ہے جو گدر کھجور سے بنتا ہے اوسکو توڑ کر پانی ڈالدیتے ہیں اور رہنے دیتے ہیں یہانتک کہ جھاگ مارے اونہوں نے کہا فضیخ کے سوا اور کوئی خمر نہ تھا ہمارا اور میں کھڑا ہوا یہی فضیخ ابو طلحہ اور ابو ایوب اور انصار کے کئی آدمیوں کو پلا رہا تھا اپنے گھر میں اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا تم کو کچھ خبر پہنچی ہمنے کہا نہیں وہ بولا شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے کہا اے انس بہادے ان مشکوں کو پھر کبھی اُنہوں نے شراب نہیں پیا نہ اُسکا حال پوچھا اس خبر کے بعد

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

قَالَ اِنِّی لَقَائِمٌ عَلَی الْحَیِّ عَلٰی عُمُوْمَتِیْ اَسْقِیْھِمْ مِنْ فَضِیْخٍ لَّھُمْ وَاَنَا اَصْغَرُھُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ اِنَّھَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا اکْفِئْھَا یَا اَنَسُ فَکَفَأْتُھَا قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَّا ھُوَ قَالَ
بُسْرٌ وَّرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَانَتْ خَمْرَھُمْ یَوْمَئِذٍ
قَالَ سُلَیْمَانُ وَحَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ ذٰلِکَ اَیْضًا **ترجمہ**

انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے قبیلے کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا
تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہوگیا اونہوں نے کہا بہا دو شراب کو اے انس میں نے
بہا دیا سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کاہے کا تھا اونہوں نے کہا گدر اور پکی کھجور کا
ابوبکر بن انس نے کہا اون دنوں خمر اونکا یہی تھا سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا انس
نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ بھی یہی کہتے تھے **عَنْ** الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کُنْتُ قَائِمًا عَلَی الْحَیِّ اَسْقِیْھِمْ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ
قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَنَسٍ کَانَ خَمْرُھُمْ یَوْمَئِذٍ وَاَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شَاھِدٌ فَلَمْ یُنْکِرْ
اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ذٰلِکَ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ
بَعْضُ مَنْ کَانَ مَعِیَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ کَانَ خَمْرُھُمْ یَوْمَئِذٍ۔
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اَسْقِیْ اَبَا
طَلْحَۃَ وَاَبَا دُجَانَۃَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فِیْ رَھْطٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ
عَلَیْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ قَالَ فَاَکْفَأْنَاھَا یَوْمَئِذٍ وَّاِنَّھَا لَخَلِیْطُ
الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَۃُ وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ
وَکَانَتْ عَامَّۃُ خُمُوْرِھِمْ یَوْمَئِذٍ خَلِیْطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں ابوطلحہ اور
ابودجانہ اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر
آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہوگیا پھر ہم نے اوس دن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب
گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر اونکا یہی تھا
خلیط یعنے گدر اور خشک کھجور کا ملا کر **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنِّیْ
لَاَسْقِیْ اَبَا طَلْحَۃَ وَاَبَا دُجَانَۃَ وَسُھَیْلَ بْنَ بَیْضَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ مِنْ مَّزَادَۃٍ فِیْھَا خَلِیْطُ

بسر و تمر بنحو حدیث سعید ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یخلط التمر والزھو ثم یشرب
وان ذلک کان عامۃ خمورھم یوم حرمت الخمر ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اوسکو پینے سے اور اکثر شراب
اون لوگوں کا یہی تھا جب شراب حرام ہوا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال
کنت اسقی ابا عبیدۃ بن الجراح وابا طلحۃ وابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم شرابا
من فضیخ وتمر فاتاھم آت فقال ان الخمر قد حرمت فقال ابو طلحۃ یا انس قم الی
ھذہ الجرۃ فاکسرھا فقمت الی مھراس لنا فضربتھا باسفلہ حتی تکسرت ترجمہ
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ابو عبیدہ اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو فضیخ کا شراب
پلا رہا تھا اور کھجور کا اتنے میں ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھ
اور یہ گھڑا اسپر ڈال میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اوسکے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا عن انس بن
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لقد انزل اللہ الآیۃ التی حرم اللہ فیھا الخمر وما
بالمدینۃ شراب یشرب الا من تمر ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
اللہ تعالیٰ نے وہ آیۃ اتاری جسمیں شراب کو حرام کیا اور اوس وقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھا جو پیا جاتا
ہو سوا کھجور کے **باب** تحریم تخلیل الخمر شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے عن
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الخمر تتخذ خلا فقال لا ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شراب کو سرکہ بنا لیویں آپ نے فرمایا نہیں **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام شافعی اور جمہور علما کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں
اور نہ وہ پاک ہوگا سرکہ ہونے سے اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک
ہے (انتہے مختصرا) **باب** تحریم التداوی بالخمر وبیان انھا لیست
بدواء شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے عن طارق بن سوید الجعفی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنھاہ او کرہ ان یصنعھا
فقال انما اصنعھا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء ترجمہ طارق بن سوید جعفی نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپنے منع کیا یا ناپسند کیا اوسکے بنانے کو وہ بولا مین دوا کے لیے بناتا ہون آپنے فرمایا وہ دوا نہین ہے بلکہ بیماری ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یا وہ دوا استعمال کرنا جس مین شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسیطرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کی حالت مین لیکن اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور اوسکو اتارنے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اوتار سکتا ہے انتہی مع زیادۃ

باب بیان اَنَّ جَمِيعَ مَا يُنْبَذُ مِمَّا يُتَّخَذُ مِنَ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ يُسَمّٰى خَمْرًا کھجور کا شراب بھی خمر ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختون سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ اَلْكَرْمِ وَالنَّخْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جاوے گدر یا خشک یا کھجور یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا اور ان حدیثون کا یہ مطلب نہین ہے کہ جوار یا شہد یا جو کا خمر نہین ہوتا کیونکہ دوسری حدیثون مین صاف موجود ہے کہ اون سے بھی خمر ہوتا ہے

باب كَرَاهَةِ انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَخْلُوْطَيْنِ کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایسے نبیذ مین جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہین ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور ایسا نبیذ حرام نہین ہے جب تک اوس مین نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علماء کا اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابوحنیفہ اور ابویوسف کے نزدیک اسمین کراہت بھی نہین ہے

اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِیْبُ جَمِیْعًا وَنَھٰی اَنْ یُّنْبَذَ
الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِیْعًا ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے
کھجور اور انگور کو یا پکی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوْا بَیْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَیْنَ الزَّبِیْبِ وَ
التَّمْرِ نَبِیْذًا ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا مت ملا کر بھگوو پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی اَنْ یُّنْبَذَ
الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًا وَنَھٰی اَنْ یُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِیْعًا ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے
سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَھُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَ
الْبُسْرِ اَنْ یُّخْلَطَ بَیْنَھُمَا ترجمہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ
نَخْلِطَ الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ وَاَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَۃَ
بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ النَّبِیْذَ مِنْکُمْ فَلْیَشْرَبْہُ زَبِیْبًا فَرْدًا
اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیے تو صرف انگور کا پیے
یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُسْلِمِ الْعَبْدِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ
نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِیْبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَہٗ
مِنْکُمْ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوا الزَّھْوَ وَالرُّطَبَ

جمیعا ولا تنتبذوا الزبیب والتمر جمیعا وانتبذوا کل واحد منهما علی حدته ترجمہ ابو قتادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر
اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو **عن** یحیی بن ابی کثیر
بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی قتادة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تنتبذوا الزهو والرطب جمیعا ولا تنتبذوا الرطب
والزبیب جمیعا ولكن انتبذوه علی حدته وزعم یحیی انه لقی عبد الله بن
ابی قتادة فحدثه عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
یحیی بن ابی کثیر بهذین الاسنادین غیر انه قال الرطب والزهو والتمر والزبیب
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه ان نبی الله صلی الله علیه
وسلم نهی عن خلیط التمر والبسر وعن خلیط الزبیب والتمر وعن خلیط الزهو والرطب وقال
انتبذوا کل واحد علی حدته قال حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن عن ابی قتادة
رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل هذا الحدیث ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن الزبیب والتمر والبسر والتمر وقال ینتبذ کل واحد منهما علی حدته ترجمہ ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم بمثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما
قال نهی النبی صلی الله علیه وسلم ان یخلط التمر والزبیب جمیعا وان یخلط البسر والتمر جمیعا و
کتب الی اهل جرش ینهاهم عن خلیط التمر والزبیب قال وحدثنیه وهب بن بقیة
قال انا خالد یعنی الطحان عن الشیبانی بهذا الاسناد فی التمر والزبیب ولم یذکر البسر والتمر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے بھیجا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے انکو کھجور اور انگور کو خلیط سے **عن**
ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه انه كان یقول قد نهی ان ینبذ البسر والرطب جمیعا والتمر والزبیب جمیعا
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع ہے گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر یا کھجور اور منقی کا ملا کر بھگونا **عن** ابن عمر انه قال قد نهی ان
ینبذ البسر والرطب جمیعا والتمر والزبیب جمیعا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** النهی عن الانتباذ فی المزفت والدباء والحنتم

وَالنَّقِيرِ وَبَيَانِ نَسْخِهِ مرتبان اور تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن مین نبیذ بنانے کی ممانعت اور
اسکی منسوخی کا بیان عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکھی برتن) مین نبیذ بنانے سے **فائدہ**
الحدیث کا بیان کتاب الایمان مین تفصیل سے گذرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوا تو چند
مدت تک جن برتنون مین شراب بنتا تھا آپ نے اون مین نبیذ بنانا بھی منع کر دیا اس خیال سے
کہ اوس مین کہین نشہ نہ ہو جاوے اور لوگون کو خبر نہ ہو پھر یہ ممانعت جاتی رہی عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ
أَنْ يُنْبَذَ فِيهِ قَالَ وَأَخْبَرَهُ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا تونبے اور مرتبان مین نبیذ بنانے سے ابو سلمہ نے سفیان سے بیان کیا اونہون نے سنا
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نبیذ بناؤ تونبے
اور مرتبان مین پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تھے بچو سبز لاکھی برتنون سے عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ
وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ قَالَ قِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور حنتم اور لکڑی
کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہین وہ کھجور کی لکڑی کا کرید کر بناتے ہین) کسی نے ابو ہریرہ سے
پوچھا حنتم کیا ہے اونہون نے کہا سبز گھڑے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ
الْمَزَادَةِ الْمَجْبُوبَةِ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَأَوْكِهِ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا مین تمکو منع کرتا ہون تونبے اور سبز
ٹھلیا اور نقیر اور مقیر (روغن دار برتن) سے اور حنتم سے کہ مشک سے

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حنتم سے اور منع کیا سر کٹی مشک
سے جو مثل مشکے کے ہو جاتی ہے **ف** لیکن پی اپنی چاہیے کہ گل سے اوپر ڈاٹ لگا اوس مین تاکہ
کیڑا وغیرہ نہ جاوے) **عن** علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان ینتبذ فی الدباء والمزفت هذا حدیث جریر وفی حدیث عبثر وشعبة
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الدباء والمزفت **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن مین نبیذ بنانے سے **عن** ابراهیم
قال قلت للاسود هل سألت ام المؤمنین عما یکره ان ینتبذ فیه قال نعم قلت یا
ام المؤمنین اخبرینی عما نهی عنه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتبذ
فیه قالت نهانا اهل البیت ان ننتبذ فی الدباء والمزفت قال قلت له اما ذکرت
الحنتم والجر قال انما احدثك ما سمعت أحدثكم ما لم اسمع **ترجمہ** ابراہیم سے روایت
ہے مین نے اسود سے کہا تم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کن برتنوں مین نبیذ
بنانا مکروہ ہے اونہوں نے کہا ہان مین نے کہا اے ام المؤمنین مجھے بتلاؤ کن برتنوں مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے اونہوں نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبیذ بنانے
سے تونبے اور لاکھی برتن مین مین نے اون سے کہا تم نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہین کیا اونہوں نے کہا
مین تو وہ بیان کرتی ہون جو مین نے سنا ہے کیا مین وہ بیان کردون جو نہین سنا ہے **عن** عائشة
رضی اللہ تعالیٰ عنها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الدباء والمزفت **ترجمہ** ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور
لاکھی برتن سے **عن** عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ثمامة بن حزن القشیری قال لقیت عائشة
رضی اللہ تعالیٰ عنها فسألتها عن النبیذ فحدثتنی ان وفد عبد القیس قدموا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبیذ فنهاهم
ان ینتبذوا فی الدباء والنقیر والمزفت والحنتم **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت
ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اور اون سے پوچھا نبیذ کو اونہوں نے کہا عبد القیس کے

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کو آپ نے
منع کیا انکو تونبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن سے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ
نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز اور
چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** اِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ
الْمُزَفَّتِ الْمُقَيَّرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین لاکھی کے عوض روغنی برتن مذکور ہے **عن**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَفِيْ
حَدِيْثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ الْمُزَفَّتَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے عبد القیس
کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا مین تمکو منع کرتا ہون تونبے اور سبز برتن
اور چوبین اور روغنی سے یا لاکھی سے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے **عن**
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ
وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے تونبے اور سبز اور لاکھی
اور روغنی برتن کی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ .... قَالَ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور چوبین اور لاکھی برتن سے
عن اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ
الْجَرِّ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا مین نبیذ
بنانے سے **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** قَتَادَةَ بِهٰذَا

الاسناد ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان ینتبذ فذکر مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب فی الحنتم والدباء والنقیر ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبی اور چوبین بینی سے عن سعید بن جبیر قال اشہد علی ابن عمر وابن عباس انہما شہدا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں ابن عمر اور ابن عباس پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے عن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سالت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن نبیذ الجر فقال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فاتیت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقلت الا تسمع ما یقول ابن عمر قال وما یقول قلت قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فقال صدق ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فقلت وای شیء نبیذ الجر فقال کل شیء یصنع من المدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ٹھلیا کی نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا حرام کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو میں ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے کہا تم نے نہیں سنا ابن عمر جو کہتے ہیں انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے انہوں نے کہا سچ کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنے وہ ٹھلیا کے مثل ہے عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فی بعض مغازیہ قال ابن عمر فاقبلت نحوہ فانصرف قبل ان ابلغہ فسالت ماذا قال قالوا نہی ان ینتبذ فی الدباء والمزفت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو میں ادھر چلا خطبہ سننے کو آپ میرے پہونچنے سے پہلے فارغ ہو گئے میں نے لوگوں سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا منع کیا آپ نے نبیذ بنانے سے تونبے اور لاکھی میں عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بمثل حدیث مالک ولم یذکر فی بعض مغازیہ الا مالک واسامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ثابت قال قلت لابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر قال فقال قد زعموا ذاک قلت انہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد

زعموا ذاک ترجمہ ثابت سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے اونہون نے کہا لوگ ایسا کہتے ہین مین نے کہا کیا آپ نے
منع کیا ہے اوس سے اونہون نے کہا لوگ ایسا کہتے ہین عن طاوس رضی اللہ تعالی عنہ قال
قال رجل لابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ انھی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر
قال نعم ثم قال طاوس واللہ انی سمعتہ منہ ترجمہ طاوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے اونہون نے کہا ہان طاوس نے کہا قسم خدا تعالی کی مین نے یہ سنا ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا جاءہ فقال انھی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبذ فی الجر والدباء قال نعم ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص اون کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا ہے ٹھلیا اور تونبے مین نبیذ بنانے سے اونہون نے کہا ہان عن ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الجر والدباء ترجمہ ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا اور تونبے سے عن
طاوس رضی اللہ تعالی عنہ یقول کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ
فجاءہ رجل فقال انھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر والدباء والمزفت
قال نعم ترجمہ طاوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین
ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے اور تونبے
سے اور مرتبان سے اونہون نے کہا ہان عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتم والدباء والمزفت قال سمعتہ غیر
مرۃ ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور رالکہی سے محارب نے کہا مین نے یہ ابن عمر سے کئی بار سنا
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ قال
وزادہ قال والنقیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین نقیر کا بھی ذکر ہے عن ابن عمر

رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ یقول نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الجر والدباء والمزفت و
قال انتبذوا فی الاسقیۃ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور لاکہی برتن سے اور فرمایا نبیذ بناؤ مشکیزون مین **عن** ابن عمر رضی
اللّٰہ تعالیٰ عنہ یحدث قال نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الحنتمۃ فقلت ما
الحنتمۃ قال الجرۃ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حنتمہ سے مین نے کہا حنتمہ کیا ہے کہا ٹھلیا **عن** زاذان قال قلت لابن عمر رضی
اللّٰہ تعالیٰ عنہ حدثنی بما نھی عنہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الاشربۃ بلغتک
وفسرہ لی بلغتنا فان لکم لغۃ سوی لغتنا فقال نھی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن
الحنتم وھی الجرۃ وعن الدباء وھی القرعۃ وعن المزفت وھو المقیر وعن النقیر وھی
النخلۃ تنسح نسحا وتنقر نقرا وامر ان ینتبذ فی الاسقیۃ **ترجمہ** زاذان سے روایت ہے مین نے
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حدیث بیان کرو مجھسے اون شرابون کی جن سے جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا اپنی زبان مین اور ترجمہ کرو اوسکا ہماری زبان مین کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان
سے جدا ہے اونہون نے کہا منع کیا آپنے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دبا سے اور وہ تونبا ہے
اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کہجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کرید دی جاتی ہے
اور حکم کیا آپنے نبیذ بنانے کا مشکون مین **عن** شعبۃ فی ھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** سعید بن المسیب یقول سمعت عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ
یقول عند ھذا المنبر واشار الی منبر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قدم وفد عبد القیس
علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فسألوہ عن الاشربۃ فنھاھم عن الدباء والنقیر
والحنتم فقلت لہ یا ابا محمد والمزفت وظننا انہ نسیہ فقال لم اسمعہ یومئذ من
عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما وقد کان یکرہ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے
مین نے سنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے منبر کیطرف کہ عبد القیس کے لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا
آپ سے شرابون کو آپنے منع کیا انکو تونبے اور چوبین اور حنتم سے مین نے کہا اے ابو محمد اور لاکہی

سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئی اونہوں نے کہا اوسدن تو میں نے لاکہی کا لفظ عبد اللہ بن عمر سے نہیں
سنا لیکن وہ مکروہ جانتے تھے لاکہی کو بھی **عن** جابر و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن النقیر والمزفت والدباء **ترجمہ** جابر اور ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوبین اور لاکہی اور تونبے سے
عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی
عن الجر والدباء والمزفت قال ابو الزبیر وسمعت جابر بن عبد اللہ یقول نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن الجر والمزفت والنقیر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
لم یجد شیئا ینتبذ له فیه نبذ له فی تور من حجارة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تونبے اور
لاکہی سے ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ٹھلیا سے اور لاکہی سے اور چوبین برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے
تو نبیذ بنایا جاتا آپ کے لیے کونڈے میں پتھر کے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان ینتبذ له فی تور من حجارة **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے کونڈے میں **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان ینبذ
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فاذا لم یجدوا سقاء نبذ له فی تور من حجارة فقال
بعض القوم وانا اسمع لابی الزبیر من برام قال من برام **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک میں جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے
کونڈے میں بناتے بعضوں نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے وہ کونڈا برام کا تہا یعنے پتھر کا *
عن بریدة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیة کلها ولا تشربوا مسکرا **ترجمہ** بریدہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تہا نبیذ بنانے
سے سوا مشک کے اور برتنوں میں اب سب برتنوں میں بناؤ لیکن نہ پیو اوس شراب کو جس میں نشہ ہو
عن بریدة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نہیتکم عن الظروف

وَاِنَّ الظُّرُوْفَ اَوْظَرْفًا لَا یُحِلُّ شَیْئًا وَّلَا یُحَرِّمُہٗ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ترجمہ حضرت بریدہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتنوں سے
کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فِیْ
ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِیْ کُلِّ وِعَاءٍ غَیْرَ اَنْ لَّا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا ترجمہ بریدہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سو اب
پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانیوالی چیز کو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ لَمَّا نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیْذِ فِی الْاَوْعِیَۃِ قَالُوْا لَیْسَ کُلُّ
النَّاسِ یَجِدُ فَاَرْخَصَ لَہُمْ فِی الْجَرِّ غَیْرِ الْمُزَفَّتِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چمڑے
کی مشک نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو **باب** بَیَانِ اَنَّ کُلَّ
مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّاَنَّ کُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے عَنْ
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْبِتْعِ فَقَالَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَہُوَ حَرَامٌ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لوگوں نے بتع کو (شہد کے شراب کو) آپ نے
فرمایا جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تَقُوْلُ سُئِلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ
شَرَابٍ اَسْکَرَ فَہُوَ حَرَامٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الزُّہْرِیِّ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ
وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَہُوَ فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ وَّفِیْ حَدِیْثِ
صَالِحٍ اَنَّہَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ شَرَابٍ مُسْکِرٍ حَرَامٌ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا
وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَابًا یُّصْنَعُ
بِاَرْضِنَا یُقَالُ لَہُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِیْرِ وَشَرَابًا یُقَالُ لَہُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ

ترجمہ ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا مین نے
کہا یا رسول اللہ ہمارے ملک مین ایک شراب بنتا ہے جسکو مزر کہتے ہین وہ جو سے بنتا ہے (انگریزی مین
اسکو بیر کہتے ہین) اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جسکو بتع کہتے ہین آپ نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا شراب
حرام ہے **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ و
معاذا الی الیمن فقال لہما بشرا و یسرا و علما ولا تنفرا واراہ قال وتطاوعا قال فلما ولی
رجع ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا رسول اللہ ان لہم شرابا من العسل یطبخ
حتی یعقد والمزر یصنع من الشعیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ما اسکر
عن الصلوۃ فہو حرام **ترجمہ** ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا اور ان دونون سے فرمایا لوگون کو خوش رکھنا اور سانپر آسانی کرنا
اور دین کی باتین سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونون اتفاق سے رہنا جب اونہون نے پیٹھ موڑی
تو حضرت ابوموسی لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ یمن والون کے پاس ایک شراب ہوتا ہے جو پکایا
جاتا ہے یہانتک کہ جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر جو کا آپنے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے
وہ حرام ہے **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم و معاذا الی الیمن فقال ادعوا الناس و بشرا ولا تنفرا و یسرا ولا تعسرا قال فقلت یا رسول
اللہ افتنا فی شرابین کنا نصنعہما بالیمن البتع وہو من العسل ینبذ حتی یشتد و
المزر وہو من الذرۃ والشعیر ینبذ حتی یشتد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قد اعطی جوامع الکلم بخواتیمہ فقال انہی عن کل مسکر اسکر عن الصلوۃ **ترجمہ**
ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا
تو فرمایا بلاؤ لوگون کو اسلام کیطرف اور خوش رکھو انکو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری
مت ڈالو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو فتوے دیجیے دو شرابون مین جنکو ہم بنایا کرتے تھے یمن مین
ایک تو بتع شہد کا بنتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے مزر جو جوار یا جو کا ہوتا ہے اوسکو بھگوتے
ہین یہانتک کہ تیز ہو جاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے وہ باتین دی تھین جنمین لفظ
تھوڑے ہون اور معنے بہت ہون بے حد آپنے فرمایا مین منع کرتا ہون ہر نشہ لانیوالے شراب سے جو نما

رکھو نماز سے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلاً قدم من جیشان وجیشان من الیمن
فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب یشربونہ بارضہم من الذرۃ یقال لہ المزر
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اومسکر ہو قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کل مسکر حرام ان علی اللہ عہداً لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال
قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق اہل النار او عصارۃ اہل النار **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں اوس نے
پوچھا اُس شراب کو جو پیتے تھے اوس کے ملک میں اور وہ جوار سے بنتا تہا اوسکو مزر کہتے تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسمیں نشہ ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد
کیا ہے جو نشہ پیے اسکو طینۃ الخبال پلاویگا آخرت میں لوگوں نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا
رسول اللہ آپ نے فرمایا پسینہ جہنمیوں کا **باب** عقوبۃ من شرب الخمر اذا لم یتب منہا
جو شخص دنیا میں شراب پیے اور توبہ نہ کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات
وہو یدمنہا لم یتب منہا لم یشربہا فی الآخرۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے
والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پیے گا پھر مر جاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو
اُسکو آخرت میں خمر نہیں ملیگا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل مسکر حرام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ لانیوالا
شراب حرام ہے **عن** موسیٰ بن عقبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہذا الاسناد مثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولا اعلمہ الا عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل خمر حرام **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام
ہے **ف** یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانیوالا حرام ہے اور

مین کوئی خصوصیت نہین کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اب بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ حدیث سے اوس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہوجاوے اور قلیل کی حرمت نہین نکلتی اوسکا جواب یہ ہو کہ دوسری حدیث مین صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اُس مین سے قلیل بھی حرام ہے تو اب کوئی شبہ باقی نہ رہا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین شراب پیے وہ آخرت مین شراب سے محروم رہے گا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيْلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو شخص دنیا مین شراب پیے پھر اُس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت مین شراب سے محروم رہے گا اور اوسکو نہ پیے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا عبد اللہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے انہون نے کہا ہان **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ يَّتُوْبَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا مین خمر پیے وہ آخرت مین نہ پیے گا مگر جب توبہ کرے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اِبَاحَةِ النَّبِيْذِ الَّذِيْ لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا جس نبیذ مین تیزی نہ آئی ہو نہ اوس مین نشہ ہوا ہو وہ حلال ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْتَبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات مین نبیذ بھگو دیتے آپ اوسکو پیتے صبح کو پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اوسکے بعد جو بچتا تو آپ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا **ف** اگر اوس مین تیزی نہ آتی اور نشہ کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دیتے ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس

مدت مین تیزی نہین آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے **عن** یحیی البھرانی قال ذکر والنبیذ
عند ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتبذ
لہ فی سقاء قال شعبۃ من لیلۃ الاثنین فیشربہ یوم الاثنین والثلاثاء الی العصر فان
فضل شیء سقاہ الخادم او صبہ **ترجمہ** یحیی بھرانی سے روایت ہے لوگون نے نبیذ کا ذکر
کیا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے نبیذ بنایا جاتا مشک مین شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پھر آپ پیتے اوسکو پیر کے دن اور منگل کے دن
عصر تک پھر جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقع لہ الزبیب فیشربہ الیوم والغد وبعد
الغد الی مساء الثالثۃ ثم یامر بہ فیسقی او یھراق **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے جاتے آپ اوس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اوسکے پینے کا
(جبتک نشہ نہو) یا گرا دینے کا (جب نشہ ہو) **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینبذ لہ الزبیب فی السقاء فیشربہ یومہ والغد وبعد الغد فاذا کان مساء الثالثۃ شربہ
وسقاہ فان فضل شیء اھراقہ **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے
جاتے مشک مین آپ اوس دن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اوسکو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اوسکو بہا دیتے **عن**
یحیی النخعی قال سال قوم ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ عن بیع الخمر وشرائھا والتجارۃ
فیھا فقال امسلمون انتم قالوا نعم قال فانہ لا یصلح بیعھا ولا شراؤھا ولا التجارۃ
فیھا قال فسالوہ عن النبیذ فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر ثم
رجع وقد نبذ ناس من اصحابہ فی حناتم ونقیر ودباء فامر بہ فاھریق ثم امر
بسقاء فجعل فیہ زبیب وماء فجعل من اللیل فاصبح فشرب منہ یومہ ذلک ولیلتہ
المستقبلۃ ومن الغد حتی امسی فشرب وسقی فلما اصبح امر بما بقی منہ فاھریق **ترجمہ**
یحیی نخعی سے روایت ہے کچھ لوگون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت
کو انہون نے کہا تم مسلمان ہو وہ بولے ہان ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو نہ اوسکی بیع
درست ہے نہ خرید نہ تجارت اوسکی پھر لوگون نے اون سے نبیذ کو پوچھا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سفر مین نکلے پھر لوٹے تو لوگون نے آپکے اصحاب مین سے نبیذ بنایا تھا سبز گھڑون مین اور چوبین ظروف مین اور تونبے مین آپنے حکمدیا وہ بہا یا گیا پھر آپنے حکمدیا ایک مشک مین انگور اور پانی ڈالا وہ رات بھر یون ہی رہا پھر صبح کو آپنے اوس مین سے پیا اور دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور پلایا پھر تیسرے دن جو بچا آپنے حکمدیا وہ بہا یا گیا **عن** ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هٰذِهِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ أَنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَأُوكِيهِ وَأُعَلِّقُهُ فَإِذَا أَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملا اون سے نبیذ کو پوچھا اونھون نے ایک حبشن لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچھ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا کرتی تھی اوس نے کہا مین آپکے لیے مشک مین رات کو نبیذ بھگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور لٹکا دیتی صبح کو آپ اوس مین سے پیتے **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک مشک مین نبیذ بھگوتے اور ڈاٹ لگا دیتے اوس مین سوراخ تھا صبح کو ہم بھگوتے اور رات کو بھگوتے صبح کو آپ پیتے **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اون کی عورت ہی کام کرتی تھی اوس دن اور وہی دولہن بھی تھی سہل نے کہا تم جانتے ہو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا تھا رات کو اوس نے چند کھجورین بھگو دین تھین ایک کونڈے مین جب آپ کھانا کھا چکے تو اوسکا شربت آپ کو پلایا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمان کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کھانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اور دن کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ خاطر کرنے سے عَنْ سَهْلٍ يَقُوْلُ اِنَّ اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہو کہ جب آپ
کھانے سے فارغ ہوے تو اس عورت نے ملا اُن کھجورون کو اور صرف آپ کو پلایا وہ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ
اَنْ يُرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ اُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّيْ فَقَالُوْا لَهَا اَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتْ
لَا فَقَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ فَقَالَتْ اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ
ذٰلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ
سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ
قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا فِيْهِ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ
فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابو اسید کو حکم کیا پیام دینے
کا اونھون نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعون مین اوتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے
اور اُس کے پاس تشریف لے گئے جب وہان پہونچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوے آپ نے اُس سے
بات کی وہ بولی مین اللہ تعالی کی پناہ مانگتی ہون تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے تئین
بچا لیا مجھ سے (یعنے اب مین تجھ سے کچھ نہین کرنے کا) لوگون نے اوس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہین وہ
بولی نہین مین نہین جانتی لوگون نے کہا اللہ تعالی کے رسول ہین اللہ کی رحمت اور سلام ہو اون پر وہ تشریف
لائے تہی تجھ سے نسبت کرنیکو وہ بولی مین بدقسمت تہی (جب تو مین نے پناہ مانگی آپ سے (اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کیطرف دیکھنا درست ہی) سہل نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور سید آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے میں بیٹھے آپ اور آپکے اصحاب پھر آپنے فرمایا اے سہل ہمکو پلا سہل نے کہا مین نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا۔ ابو حازم نے کہا سہل نے وہ پیالہ نکالا ہم لوگون نے بہی اوس مین پیا (برکت کے لیے) پھر عمر بن عبد العزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے مین) وہ پیالہ سہل سے مانگا سہل نے دیدیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے برکت لینا چاہیے اور جس چیز کو آپ نے چھوا یا پہنا وہ سب متبرک ہو اور سلف اور خلف نے اجماع کیا کہ جہان پر آپنے نماز پڑھی ہے روضہ مین وہان نماز پڑھنا برکت کے لیے اسیطرح اوس غار مین جانا جس مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور اسی قسم مین ہے جو آپنے ابو طلحہ کو اپنے بال دیے تھے لوگون کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تھا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر شاخین لگا دی تہین اور ملحان کی بیٹی نے آپ کا پسینا اکٹھا کیا تھا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے بدن پر ملا اور آپ کی تہوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نظائر بہت ہین صحیح حدیثون مین اور یہ واضح ہے اس مین کچھ بہی شک نہین ہے **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لقد سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقدحی ھذا الشراب کلہ العسل والنبیذ والماء واللبن **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین نے اپنے اس پیالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور نبیذ اور پانی اور دودھ پلایا **باب** جواز شرب اللبن دودھ پینے کا بیان **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ مررنا براع وقد عطش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فحلبت لہ کثبۃ من لبن فاتیتہ بھا فشرب حتی رضیت **ترجمہ** براء سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تھے مین نے تھوڑا دودھ دوہا اور لیکر آیا آپ نے پیا یہان تک کہ مین سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اُن جانورون کا مالک کافر حربی ہو گا اور اُسکا مال لے لینا درست ہو یا وہ آپکے پینے سے ناراض نہ ہو گا یا عرب کے ملک مین یہ امر دستور کے خلاف نہ ہو گا **عن** البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول لما اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ الی المدینۃ قال فاتبعہ سراقۃ بن مالک بن جعشم

قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ **ترجمہ** براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (مشرکوں کی طرف سے) آپنے اوس کے لیے بددعا کی اوسکا گھوڑا دھنس گیا (یعنی زمین نے اوسکو پکڑ لیا) تو وہ بولا آپ میرے لیے دعا کیجیے مین آپ کو نقصان نہین پہونچاؤن گا آپنے دعا کی (اوسکو نجات ملی) پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریون کا ایک چرواہا ملا ابوبکر نے کہا مین نے پیالہ لیا اور تہوڑا دودہ آپ کے لیے دوہا وہ لیکر آیا آپنے پیا یہانتک کہ مین سمجھا بس آپ کو کافی ہوگیا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جس رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس مین لائے گئے تو آپ پاس دو پیالے آئے ایک مین شراب تہا اور ایک مین دودہ آپنے دونون کو دیکہا اور دودہ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا شکر ہے اوس خدا کا جسنے تمکو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوجاتی اسحدیث کا بیان کتاب الایمان مین گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بِإِيلِيَاءَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اِسْتِحْبَابِ تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَغَيْرِهِ برتنون کو ڈہانپ دینے اور دروازون کا بیان

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أُمِرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ دودہ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق مین) جو ڈھنپا ہوا نہ تہا آپنے فرمایا تو نے اسکو ڈہانپا کیون نہین ایک لکڑی ہی آڑی اوسپر رکہدیتا (اگر ڈھنپنے کو کچھ نہ تہا) ابوحمید نے کہا آپنے

حکم کیا رات کو مشک میں ڈاٹ لگانیکا اور دروازونکو بند کر دینے کا **عن** ابی حمید الساعدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدح لبن بمثلہ قال ولم یذکر
زکریا قول ابی حمید باللیل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقی فقال رجل یا رسول اللہ
الا نسقیک نبیذا فقال بلی فخرج الرجل یسعی فجاء بقدح فیہ نبیذ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا قال فشرب **ترجمہ** جابر بن عبداللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپنے پانی مانگا ایک شخص بولا یا رسول
اللہ میں آپ کو نبیذ پلاؤں آپنے فرمایا اچھا وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپنے فرمایا تونے
اسکو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا پھر پیا آپنے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال جاء رجل یقال لہ ابو حمید بقدح من لبن من النقیع فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک
شخص جسکو ابو حمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپنے فرمایا تونے اسکو ڈھانپا کیوں نہیں کاش
ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم انہ قال غطوا الاناء واوکوا السقاء واغلقوا الباب واطفؤا السراج فان الشیطان
لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی
انائہ عودا ویذکر اسم اللہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اھل البیت بیتھم
ولم یذکر قتیبۃ فی حدیثہ واغلقوا الباب **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگا دو مشک کو اور بھیڑ دو دروازوں
کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا
پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سوا ایک لکڑی کے اوسی کو آڑا رکھدے اور اللہ کا نام لیوے اس
لیے کہ چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے (چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے) قتیبہ کی روایت میں
دروازہ بند کرنیکا ذکر نہیں ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بھذا الحدیث غیر انہ قال واکفئوا الاناء او خمروا الاناء ولم یذکر تعریض

اَلْعُوْدِ عَلَى الْاِنَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں آڑی لکڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے عن
جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ
حَدِيْثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَخَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَقَالَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ
حَدِيْثِهِمْ وَقَالَ وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلٰى اَهْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ
جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ
سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا
مُّغْلَقًا وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ
اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهَا شَيْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجاوے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لیے کہ
شیطان اس وقت پھیل نکلتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گذر جاوے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے
بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں پر ڈاٹ لگا دو
اور اللہ عزوجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے
تو ان پر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَقُوْلُ نَحْوًا مِّمَّا اَخْبَرَ عَطَاءٌ اِلَّا اَنَّهُ لَا يَقُوْلُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ كَرِوَايَةِ
رَوْحٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْسِلُوْا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ
فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو
مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشا کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان بھیجے
جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشا کی تاریکی جانے تک عن جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ

النبی صلے اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث زہیر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول غطوا
الاناء واوکوا السقاء فان فی السنۃ لیلۃ ینزل فیھا وباء لا یمر باناء لیس علیہ غطاء
او سقاء لیس علیہ وکاء الا نزل فیہ من ذلک الوباء **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک
بند کر دو اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی
ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اوس میں سما جاتی ہے **ف** اور جو کوئی اُس برتن کے کھانے میں سے
کھاتا ہے یا اُس پانی میں سے پیتا ہے اوسکو وبا ہو جاتی ہے اسیطرح لوگوں میں وبا پھیل جاتی ہی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں ہوتی اور اسکی دلیل یہ ہے کہ
ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو وبا ہوتی ہے بعضونکو
نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے حکیم اور ڈاکٹر وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اسکی دھن میں بہت سے خاک
اوڑا رہے ہیں پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جسپر پورا پورا اطمینان ہو سکے
بعض کہتے ہیں کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوئلوں اور ریت میں
ٹپکا کر پینا چاہیے بعض کہتے ہیں یہ ہوا کا فساد ہے اور اُس سے گریز نہیں بجز اس کے کہ چونہ کی ڈھیر
یا کوئلوں کے گھر میں رکھیں سر کہ دیواروں پر چھڑکیں نجاست کو دور کریں سڑاوٹ کو داب
دیں ڈاہر گندھک کے دھونی دیں کافور سونگھیں بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کی فساد سے پیدا ہوتی ہے
بعض کہتے ہیں ترکاریوں کے فساد سے بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے
اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں ملجاتا ہے تو کالرا کا مرض پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب
عن لیث بن سعد بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال فان فی السنۃ یوما
ینزل فیہ وباء وزاد فی آخر الحدیث قال اللیث فالاعاجم عندنا یتقون ذلک
فی کانون الاول **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن وبا
اترتی ہے اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ کانون اول میں اس سے بچتے ہیں
کانون اول وہ مہینا ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ میں آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ

مہینا ہے جو دونون میں آتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو انگار کو اپنے گھرون مین جب سونے لگو **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ
اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلٰى اَهْلِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا
عَنْكُمْ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رات کو مدینہ مبارک مین کسیکا گھر جل گیا جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے تو جب سونے لگو اسکو بجھا دو **باب**
اٰدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ کھانے اور پینے اور سونے کے آداب کا بیان **عَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَأَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعَ يَدَهٗ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا
تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ
كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ
الطَّعَامَ اَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا
فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ يَدَهٗ فِيْ يَدِيْ مَعَ
يَدِهَا **ترجمہ** حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ ڈالتے جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے ایک بار ہم آپکے ساتھ کھانے
پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اوسکو ہانکے لئے ہے اور اوسنے اپنا ہاتھ کھانے مین
ڈالنا چاہا آپ نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپنے اوسکا ہاتھ تھام لیا پھر فرمایا کہ شیطان
اوس کھانے پر قدرت پاتا ہے جسپر اللہ تعالی کا نام نہ لیا جاوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اوس کھانے پر
قدرت حاصل کرنے کو مین نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس گنوار کو لایا اسی غرض سے مین نے اسکا بھی ہاتھ پکڑ
لیا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میری ہاتھ مین ہے اس لڑکی کے
ہاتھ کے ساتھ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ
کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بھول گیا ہو وہ بھی سنکر کہے اور جو شروع مین بسم اللہ

کہنا بھول جاوے اور کہانے مین یاد آوے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع نہین ہے اب ٹھیک مذہب جمہور علما ہے سلف و خلف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین وہ یہ ہے کہ یہ حدیث اور جو حدیثین شیطان کے کہانے کے باب مین آئین ہین وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہین اور شیطان حقیقۃً کہاتا ہے اس لیے کہ عقلاً یہ محال نہین ہے اور شرع نے اسکا انکار نہین کیا بلکہ ثابت کیا تو واجب ہے قبول کرنا اسکا اور اعتقاد رکھنا اسپر انتہےٰ مختصراً **عن** حُذَیفَۃَ بنِ الیَمَانِ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ کُنَّا اِذَا دُعِینَا مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِلیٰ طَعَامٍ فَذَکَرَ بِمَعنیٰ حَدِیثِ اَبِی مُعَاوِیَۃَ وَقَالَ کَاَنَّمَا یُطرَدُ وَفِی الجَارِیَۃِ کَاَنَّہَا تُطرَدُ وَقَدَّمَ مَجِیئَ الاَعرَابِیِّ فِی حَدِیثِہٖ قَبلَ مَجِیئِ الجَارِیَۃِ وَزَادَ فِی اٰخِرِ الحَدِیثِ ثُمَّ ذَکَرَ اسمَ اللہِ وَاَکَلَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین پہلے گنوار کے آنیکا ذکر ہے اور اخیر حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپنے اللہ کا نام لیا اور کہایا **عن** الاَعمَشِ بِہٰذَا الاِسنَادِ وَقَدَّمَ مَجِیئَ الجَارِیَۃِ عَلیٰ مَجِیئِ الاَعرَابِیِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرِ بنِ عَبدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیتَہٗ فَذَکَرَ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ عِندَ دُخُولِہٖ وَعِندَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیطَانُ لَا مَبِیتَ لَکُم وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَم یَذکُرِ اللہَ عِندَ دُخُولِہٖ قَالَ الشَّیطَانُ اَدرَکتُمُ المَبِیتَ وَاِذَا لَم یَذکُرِ اللہَ عِندَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدرَکتُمُ المَبِیتَ وَالعَشَاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر مین جاتا ہے پہر گھر مین جاتے وقت اور کہانے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے رفیقون (دوسرے شیاطین) سے کہتا ہے نہ تمہارے رہنے کا یہان ٹھکانا ہے نہ کہانا ہے اور جب گھر مین آتے وقت اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہین رہنے کا ٹھکانا ملگیا اور جب کہانے کے وقت بھی اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانا ہوا اور کہانا بھی ملا **عن** جَابِرِ بنِ عَبدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ یَقُولُ اِنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ بِمِثلِ حَدِیثِ اَبِی عَاصِمٍ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وَاِن لَم یَذکُرِ اسمَ اللہِ عِندَ طَعَامِہٖ وَاِن لَم یَذکُرِ اسمَ اللہِ عِندَ دُخُولِہٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ عَن رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاکُلُوا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّیطَانَ یَاکُلُ بِالشِّمَالِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائین ہاتھ سے مت کہاؤ کیونکہ شیطان بائین سے کہاتا ہے

عَن ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِشِمَالِہٖ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھاوے تو داہنے ہاتھہ سے کھاوے اور جب پیوے تو اپنے ہاتھہ سے پیوے اسلیے کہ شیطان بائین ہاتھہ سے کھاتا ہے اور بائین ہاتھہ سے پیتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھہ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائین ہاتھہ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائین ہاتھہ سے بھی درست ہے۔

عَن الزُّھْرِیِّ بِاِسْنَادِ سُفْیَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِھَا فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِھَا قَالَ وَکَانَ نَافِعٌ یَّزِیْدُ فِیْھَا وَلَا یَاْخُذُ بِھَا وَلَا یُعْطِیْ بِھَا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِی الطَّاھِرِ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدُکُمْ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے نہ کھاوے اپنے بائین ہاتھہ سے اور نہ پیے بائین ہاتھہ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائین ہاتھہ سے اور پیتا ہے اوسے نافع کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ نہ لیوے اور نہ دیوے بائین ہاتھہ سے

عَن سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَکَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِہٖ فَقَالَ کُلْ بِیَمِیْنِکَ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَہٗ اِلَّا الْکِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَھَا اِلٰی فِیْہِ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائین ہاتھہ سے کھایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھہ سے کھا وہ بولا مجھہ سے نہین ہو سکتا آپ نے فرمایا خدا کرے تجھہ سے نہ ہو سکے (اور اُس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا) وہ اُس ہاتھہ کو منہ تک نہ اُٹھا سکا **ف** اوسکا ہاتھہ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اوس کے رسول کی مخالفت کی بعضون نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اسکا نام بسر بن راعی العیر تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اوسپر بد دعا کرنا درست ہے

عَن عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ یَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مین تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی ماں ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھہ پیالہ مین سب طرف

گھوم رہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو اوس سے کھا **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَکَلْتُ یَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلْ مِمَّا یَلِیْكَ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا تو مین نے پیالے کے سب کنارون سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ **ترجمہ** حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کو اولٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ منہ مین چلا جاوے) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکون کو اولٹ کر اون کے منہ سے پانی پینے سے **عَنْ** الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ یُّقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ یُشْرَبَ مِنْهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب فِی الشُّرْبِ قَائِمًا کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالْاَکْلُ فَقَالَ ذَاكَ اَشَرُّ وَاَخْبَثُ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے قتادہ نے کہا ہمنے کہا اور کھڑے ہو کر کھانا کیسا ہے انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین قتادہ کا قول مذکور نہین ہے **ف** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت مین ہے کہ آپ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے

رزوی، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر
عن الشرب قائما ترجمہ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے
ہو کر پینے سے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نھی عن الشرب قائما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقی
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے
کھڑا ہو کر نہ پیے اور جو بھولے سے پی لے تو قے کر ڈالے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب وھو قائم ترجمہ
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اور
آپ کھڑے تھے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شرب من زمزم من دلو منھا وھو قائم ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر عن ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وھو قائم
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم میں
سے پیا کھڑے ہو کر عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال سقیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب قائما واستسقی وھو عند البیت ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے
پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا خدا سے کعبہ کے پاس عن شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیثھما
فاتیتہ بدلو ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب کراھۃ التنفس فی نفس الاناء واستحباب التنفس ثلثا خارج الاناء

پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر
مستحب ہے عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یتنفس فی الاناء ترجمہ
ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر سانس
لینے سے عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلٰثًا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تین بار سانس لیتے برتن میں دینے پینے میں برتن کے باہر یعنے تین گھونٹ میں پیتے **عَنْ** اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا
وَيَقُوْلُ اِنَّهٗ اَرْوٰى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا اَتَنَفَّسُ فِي
الشَّرَابِ ثَلٰثًا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں
تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی
ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بھی پینے میں تین بار
سانس لیتا ہوں **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ
وَقَالَ فِي الْإِنَاءِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** اسْتِحْبَابِ اِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَ
نَحْوِهِمَا عَلٰى يَمِيْنِ الْمُبْتَدِئِ دودھ یا پانی یا اور کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنے طرف سے
تقسیم کرنا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَشَرِبَ
ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا آپ کے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور
بائیں طرف ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے دودھ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا داہنی
طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنی طرف کا اگرچہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے رتبہ میں
کم ہو) **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ
وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ اُمَّهَاتِيْ يَحُثُّنَنِيْ عَلٰى خِدْمَتِهٖ فَدَخَلَ
عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهٗ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيْبَ لَهٗ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ شِمَالِهٖ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ اَبَابَكْرٍ فَاَعْطَاهُ اَعْرَابِيًّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مدینہ میں تشریف لائے اوس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اوس وقت میں

میں برسکا تھا اور میری مائیں رغبت دلاتیں مجھکو آپ کی خدمت کرنیکی آپ ہمارے گھر میں آئے ہم نے آپکے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر میں ایک کنوان تھا اُسکا پانی اوس دودھ میں ملایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو پیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اب ابوبکر کو دیجیئے اور آپکے بائیں طرف بیٹھے تھے آپنے ایک پیالی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف بیٹھا تھا اور فرمایا داہنے سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنے سے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یحدث قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دارنا فاستسقی فحلبنا له شاة ثم شبته من ماء بئرنا هذه فاعطیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر عن یساره وعمر وجاهه واعرابی عن یمینه قال فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شربه قال عمر هذا ابوبکر یا رسول اللہ یریه ایاه فاعطاه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاعرابی وترک ابابکر وعمر رضی اللہ تعالی عنهما وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمنون الایمنون الایمنون قال انس رضی اللہ تعالی عنہ فهی سنة فهی سنة فهی سنة **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں آئے اور پانی مانگا ہمنے بکری کا دودھ دوہا پھر اوس میں پانی ملایا اپنے اس کنوے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے پیا اور ابوبکر آپ کی بائیں طرف بیٹھے تھے اور عمر سامنے اور داہنی طرف ایک اعرابی تھا آپنے اعرابی کو دیا اور ابوبکر اور عمر کو نہیں دیا اور فرمایا داہنی طرف والے مقدم ہیں پھر داہنی طرف والے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو یہ سنت ہے سنت ہے سنت ہے **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بشراب فشرب منه وعن یمینه غلام وعن یساره اشیاخ فقال للغلام اتاذن لی ان اعطی هؤلاء فقال الغلام لا واللہ لا اوثر بنصیبی منک احدا قال فتله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یده **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کی کوئی چیز آئی آپنے پیا اور داہنی طرف آپکے ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بڑے لوگ تھے آپنے لڑکے سے فرمایا تو مجکو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگوں کو دینے کی وہ بولا نہیں قسم خدا کی میں اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا یہ سنکر آپنے اوس لڑکے کے ہاتھ میں دیدیا

ف بعضوں نے کہا وہ لڑکے عبد اللہ بن عباس تھے اور بڑے دن میں خالد بن الولید تھے اور آپ نے لڑکے سے اجازت مانگی اسلیے کہ اوسکی ناراضی کا ڈر نہ تھا اور گنوار سے اجازت نہیں مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض نہ ہو اور تباہ ہو جاوے اور داہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلا خلاف اور مالک سے اوسکی تخصیص پلانے ہی میں منقول ہے (نووی مختصراً) **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولَا ثُمَّ تَلَّهُ وَلٰكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ اٰدَابِ الطَّعَامِ کہانے کے آداب کا بیان **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے کہانا کہاوے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک اوسکو چاٹ نہ لیوے یا چٹا نہ دیوے (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانیں بلکہ خوش ہوں) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَقُ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلَاثَ وَقَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینوں انگلیوں چاٹتے ہوئے دیکھا کہانے کے بعد **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کہاتے اور ہاتھ پونچھنے سے پہلے انکو چاٹتے **عَنْ** كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا **ترجمہ** کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کہاتے پہر جب فارغ ہوتے تو انگلیوں کو چاٹتے **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع و
الصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایہ البرکۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا تم نہیں
جانتے برکت کس میں ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا وقعت لقمۃ احدکم فلیاخذھا فلیمط ما کان بھا من اذی ولیاکلھا
ولا یدعھا للشیطان ولا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ
البرکۃ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
مین سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جا نجس نہ ہو) تو اوسکو اٹھالے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اوسکو صاف
کرے اور کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ
لے کیونکہ اوسکو معلوم نہیں کون سے کھانے مین برکت ہے **عن** سفیان بھذا الاسناد مثلہ
وفی حدیثہما لا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعقھا او یلعقھا وما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
اسمین یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیء من شانہ
حتی یحضرہ عند طعامہ فاذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بھا من اذی
ثم لیاکلھا ولا یدعھا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی
ای طعامہ تکون البرکۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان تم مین سے ایک کے پاس اوسکے ہر کام کے وقت
موجود رہتا ہے یہانتک کہ کھانے کیوقت بھی پھر جب تم مین سے کسیکا نوالہ گر پڑے تو اسکو صاف
کرے کجری وغیرہ سے جو اوس مین لگ جاوے پھر اوسکو کھاوے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کھانے
سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا اوسکے کون سے کھانے مین برکت ہے **عن**
الاعمش بھذا الاسناد اذا سقطت لقمۃ احدکم الی اخر الحدیث ولم یذکر
اول الحدیث ان الشیطان یحضر احدکم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی
اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذکر اللعق وعن ابی سفیان عن جابر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وذکر اللقمۃ نحو حدیثہما ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلاث قال وقال اذا سقطت لقمۃ احدکم
فلیمط عنہا الاذی ولیاکلہا ولا یدعہا للشیطان وامرنا ان نسلت القصعۃ قال فانکم
لا تدرون فی ای طعامکم البرکۃ ترجمہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کہانا کہاتے تو اپنی تینون انگلیان
چاٹتے اور فرماتے تم مین سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اسکو صاف کرکے کہالے اور شیطان کے لیے
نہ چہوڑے اور حکم کیا ہمکو پیالہ پونچھ لینے کا اسلیئے فرمایا تم کو معلوم نہین کون سے کہانے مین
برکت ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتہن البرکۃ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم مین سے کوئی کہانا کہاوے تو اپنی انگلیان چاٹ لیوے کیونکہ اوسکو معلوم نہین کونسی انگلی مین
برکت ہے عن حماد بہذا الاسناد غیر انہ قال ولیسلت احدکم الصحفۃ
وقال فی ای طعامکم البرکۃ او یبارک لکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا
زیادہ ہے کہ پونچھ لیوے ایک تم مین کا پیالہ کو اور فرمایا کون سے کہانے مین برکت ہے یا برکت ہوتی ہے
تمہارے لیے باب ما یفعل الضیف اذا تبعہ غیرہ من دعاۃ صاحب الطعام
اگر مہمان کے ساتھہ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا کرے عن ابی مسعود الانصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رجل من الانصار یقال لہ ابو شعیب وکان لہ غلام
لحام فرأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرف فی وجہہ الجوع فقال لغلامہ
ویحک اصنع لنا طعاما لخمسۃ نفر فانی ارید ان ادعو النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خامس خمسۃ قال فصنع ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ خامس خمسۃ
واتبعہم رجل فلما بلغ الباب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا اتبعنا فان
شئت ان تاذن لہ وان شئت رجع قال لا بل اذن لہ یا رسول اللہ ترجمہ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی انصار مین ایک مرد تہا جسکا نام ابو شعیب تہا اوسکا ایک غلام تہا جو گوشت بیچا کرتا تہا اوس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور آپ کے چہرہ پر بہوک معلوم ہوئی اوسنے اپنے غلام سے کہا ارے ہم پانچ آدمیون کے لیے کہانا طیار کر کیونکہ مین چاہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا اور آپ پانچوین ہین پانچ آدمیون کے پہر اوس نے کہانا طیار کیا اور وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کو دعوت دی آپ پانچوین تہے پانچ کے اون کے ساتہہ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ دروازے پر پہونچے تو فرمایا صاحب خانہ سے یہ شخص ہمارے ساتہ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اوسکو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاویگا اوسنے کہا نہین مین اوسکو اجازت دیتا ہون یا رسول اللہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتہ اگر کوئی شخص طفیلی چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اوسکے دروازے پر پہونچے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے کہ اجازت دے اگر اوسمین کوئی ضرر نہ ہو **عن** اَبِی مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ فِی رِوَایَتِہٖ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِیْقُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِی مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ جَارًا لِّرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَارِسِیًّا کَانَ طَیِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ وَھٰذِہٖ لِعَائِشَۃَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا فَعَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذِہٖ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ عَادَ یَدْعُوْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذِہٖ قَالَ نَعَمْ فِی الثَّالِثَۃِ فَقَامَا یَتَدَافَعَانِ حَتّٰی اَتَیَا مَنْزِلَہٗ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمسایہ شوربا عمدہ بناتا وہ فارس کا تہا اوسنے ایک بار شوربا بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور آپکو بلانے آیا آپنے فرمایا عائشہ کی بہی دعوت ہی اوسنے کہا نہین آپنے فرمایا تو مین بہی نہین آتا

پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں بھی نہیں آتا پھر سہ بارہ آپ کو بلانے کے لیے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے وہ بولا تیسری بار میں ہاں پھر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے یعنے حضرت رسول اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ یہاں تک کہ اوس کے مکان پر پہونچے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تہا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپ نے بغیر عائشہ کے قبول نہ کی اسوجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہونگی تو آپ نے اکیلے کہانا منظور نہ کیا اور حسن معاشرت ہے اور بعض علما کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے

بَابُ جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ إِلَى دَارِ مَنْ يَثِقُ بِرِضَاهُ بِذٰلِكَ اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کے ساتھ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لیجا سکتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِيْ أَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهُ فَأَتٰى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَظَرَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات باہر نکلے آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو دیکھا پوچھا تم کیوں نکلے اسوقت انہوں نے

کہا بہوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے مین بہی اسیوجہ سے نکلا چلو پہر وہ آپکے ساتہہ چلے آپ ایک انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گہر مین نہین تہا اوس کی عورت نے آپکو دیکہا وہ کہنے لگی آئیے آپ چہر آئے اپنے لوگون مین آپنے فرمایا فلان شخص یعنی اوس کے خاوند کو فرمایا کہان گیا ہے وہ بولی ہمارے لیے میٹہا پانی لینے گیا ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اوسکو درست ہے عذر سے اسی طرح عورت اوس مرد کو گہر مین بلا سکتی ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو اتنے مین وہ مرد انصاری آگیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے دونون ساتہیون کو دیکہا تو کہا شکر ہے خدا تعالی کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت والے مہمان نہین ہین جیسے میرے پاس ہین پہر گیا اور کہجور کا ایک خوشہ لیکر آیا جس مین گدر اور سوکہی اور تازی کہجورین تہین اور کہنے لگا اس مین سے کہاؤ پہر اوس نے چہری لی آپنے فرمایا دودہ والی بکری مت کاٹنا اوس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اوسکا گوشت کہایا اور کہجور بہی کہائی اور پانی پیا جب سیر ہوئے کہانے اور پینے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر اور عمر سے قسم اوس کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے تم سے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گہرون سے نکلے بہوک کے مارے پہر نہین لوٹے یہانتک کہ تمکو یہ نعمت ملی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کرام کی زندگی کیونکر گذری ایک حدیث مین ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہین بہرا اور وفات کیوقت زرہ گرو تہی اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ بہوک کیحالت مین اپنی دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اسکو تکلیف نہ ہو **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ بَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَاعِدٌ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَعَهٗ اِذْ اَتَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَقْعَدَكُمَا هٰهُنَا قَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوْعُ مِنْ بُيُوْتِنَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيْفَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا فَانْكَفَاْتُ اِلَى امْرَاَتِيْ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَاِنِّيْ رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ لِيْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا

وطحنت ففرغت الى فراغي فقطعتها في برمتها ثم وليت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالت لا تفضحني برسول الله صلى الله عليه وسلم ومن معه قال فجئته فساررته فقلت
يا رسول الله انا قد ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير كان عندنا فتعال انت
في نفر معك فصاح رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال يا اهل الخندق ان جابرا قد
صنع لكم سورا فحي هلا بكم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم
ولا تخبزن عجينكم حتى اجيء فجئت وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم الناس
حتى جئت امرأتي فقالت بك وبك قلت قد فعلت الذي قلت لي فاخرجت له عجينا
فبصق فيها وبارك قال ادعوا لي خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها وهم
الف فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجيننا
او كما قال الضحاك ليخبز كما هو **ترجمہ** جابر بن عبداسہ رضی اسہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب خندق
کھودی گئی (مدینہ کے گرد) تو مین نے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا مین اپنی بی بی کے پاس لوٹا
اور کہا تیرے پاس کچھ ہے کیونکہ مین نے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا ہے اوس نے ایک تھیلی
نکالا جس مین ایک صاع جو تہے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا پلا ہوا اور پلا ہوا مین نے اوسکو
ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیا وہ بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی مین نے اسکا گوشت کاٹ کر ہانڈی
مین ڈالا بعد اوسکے مین رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا عورت بولی مجکو رسوا نہ کرنا رسول
اسہ صلی اسہ علیہ وسلم اور آپکے ساتھیون کے سامنے (یعنے کہانا تھوڑا ہے کہین بہت سے آدمی کی دعوت
نہ کر دینا) جب مین آپ کے پاس آیا تو چپکے سے مین نے عرض کیا یا رسول اسہ ہمنے ایک بکری کا بچہ
ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تھا طیار کیا ہی تو آپ چند لوگون کو اپنے ساتھ لیکر
تشریف لائیے یہ سنکر رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا اے خندق والو جابر نے تمہاری
دعوت کی ہے تو چلو اور آپنے فرمایا اپنی ہانڈی کو مت اوتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا جب تک
مین نہ آلون پھر مین گھر مین آیا اور جناب رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے آپ آگے
تہے اور لوگ آپکے پیچھے تہے مین اپنی عورت پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہوگا اور تجھے ہی لوگ
برا کہینگے مین نے کہا مین نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تھا اپنے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وآلہ وسلم نے فاش

ثم عمد الى برمتنا فبصق فيها وبارك ۱۲

کردیا اور سب کو دعوت سُنادی آخر اُسنے وہ آٹا نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لب مبارک تھوک ڈالا اور
برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کیطرف چلے اُسمین بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اسکے فرمایا ایک روٹی پکانے والی
اور بلالے جو تیرے ساتھ ملکر پکاوے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی مین سے ڈوئی ڈالکر نکالتی جا اُسکو اتارنا مت جابر رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا آپکے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو مین قسم کہاتا ہون کہ سبنے کہایا یہانتک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ
گئے اور ہانڈی کا وہی حال تھا اُبل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اُسکی روٹیان بن رہی تہین **ف** نووی نے کہا اس حدیث
مین آپکے دو معجزے ہین ایک تو تھوڑا کہانا بہت ہو جانا دوسرے آپکو معلوم ہو جانا پیشتر سے کہ یہ کہانا سب کو کافی
ہو جاویگا۔ دوسری روایت مین انس رض سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہو جب چند روٹیان جو کی ستر یا اسی آدمیونکو کافی
ہو گئی تہین اُسکا قصہ آگے آتا ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ
اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِيْ وَ
رَدَّتْنِيْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ الطَّعَامِ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهُ قُوْمُوْا قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ
يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ
فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ
اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ
يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ
لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ . . . . . .
. . . . حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَ
شَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُوْنَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ابو طلحہ نے

ام سلیم سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مین کمزوری پائی مین سمجھتا ہون آپ بہوکے ہین
توتیرے پاس کچھ ہے کہانے کو وہ بولی ہان ہے پہر اوس نے جو کی کئی روٹیان نکالین اور اپنی اوڑھنی
لی اوس مین روٹیون کو لپیٹا اور میرے کپڑے مین چہپا دیا کچھ میرے کو اوڑھا دیا یعنی ایک ہی کپڑے مین
سے کچھ مجھے اوڑھا دیا اور کچھ کپڑے مین روٹی چہپا دی) پہر مجکو بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
مین اوسکو لیکر گیا مین نے آپ کو مسجد مین بیٹھا ہوا پایا آپکے ساتھ لوگ تہے مین کہڑا رہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھکو ابو طلحہ نے بہیجا ہے مین نے کہا ہان آپنے فرمایا کہانا ہے مین نے کہا ہان آپ
نے اپنی سب ساتھیون سے فرمایا اوٹھو اور آپ چلے مین سب کے سامنے چلا یہانتک کہ ابو طلحہ کے پاس آیا اونکو
خبر کی ابو طلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیکر تشریف لائے اور ہمارے پاس اون کے
کہلانے کو کچھ نہین ہے ام سلیم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے پہر ابو طلحہ چلے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے (آگے بڑہکر ملے) بعد اوس کے آپ تشریف لائے اور ابو طلحہ بہی ساتھ تہے آپنے
فرمایا اے ام سلیم تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیان لیکر آئی آپنے حکم دیا وہ سب روٹیان توڑی گئین
پہر ام سلیم نے نچوڑ دی کپی اوس پر ڈالدیا وہ گویا سالن تہا پہر جو اللہ تعالے کو منظور تہا آپنے فرمایا دعا کی،
بعد اوس کے فرمایا دس آدمیون کو بلاؤ اونہون نے کہایا پیٹ بہر کر وہ نکلے پہر فرمایا اور دس کو بلاؤ اونہون نے
بہی کہایا سیر ہوکر اور چلے پہر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہان تک کہ سب نے کہایا سیر ہوکر اور سب ستر یا اسی
آدمی تہے **ف** آپنے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چہوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اوس کے گرد
حلقہ نہ کرسکتے ہون گے **منہ** اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابو طلحہ گہبرا
گئے پر وہ پریشان نہین ہوئین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَدْعُوَهٗ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ
فَاَقْبَلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ اَجِبْ
اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ
فَمَسَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ اَدْخِلْ نَفَرًا مِّنْ
اَصْحَابِيْ عَشَرَةً وَقَالَ كُلُوْا وَاَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِّنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا
فَخَرَجُوْا فَقَالَ اَدْخِلْ عَشَرَةً فَاَكَلُوْا حَتّٰی خَرَجُوْا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً

۷ ام سلیم ابو طلحہ کی بیبی اور انس کی ماں ہین

حتی لم یبق منہم احد الا دخل فاکل حتی شبع ثم ھیأھا فاذا ھی مثلھا حین اکلوا
منھا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجھے ابوطلحہ نے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دعوت دینے کے لیے اور کھانا اونہون نے طیار کیا تھا مین آیا اوسوقت آپ لوگون کے ساتھ بیٹھے تھے
آپنے میری طرف دیکھا مجھے شرم آئی مین نے عرض کیا ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجیے آپنے لوگون سے فرمایا
چلو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ مین نے تو آپ کے لیے تھوڑا کھانا طیار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس کھانے کو چھوا اور دعا کی اوس مین برکت ہونے کی پھر آپنے فرمایا میرے ساتھیون مین سے دس آدمیون
کو بلالے آپنے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیون کے بیچ مین سے کچھ نکالا اونہون نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ
گئے پھر آپنے فرمایا اور دس کو بلالے انہون نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسیطرح آپ دس دس کو اندر بلاتے
اور دس دس باہر جاتے یہانتک کہ کوئی اون مین سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو پھر آپنے اوس کھانیکو
ایک جگہہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جب اونہون نے کھانا شروع کیا تھا **عن** انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ قال بعثنی ابوطلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث بنحو حدیث
ابن نمیر غیر انہ قال فی آخرہ ثم اخذ ما بقی فجمعہ ثم دعا فیہ بالبرکۃ قال
فعاد کما کان فقال دونکم ھذا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپنے
اوسکو اکٹھا کیا اور دعا کی اوس مین برکت کی وہ اوتنا ہی ہوگیا جیسے پہلے تھا پھر آپنے فرمایا لے لو
اسکو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال امر ابوطلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ
ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا ان تصنع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لنفسہ خاصۃ
ثم ارسلنی الیہ وساق الحدیث وقال فیہ فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ وسمی
علیہ ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم فدخلوا فقال کلوا وسموا اللہ فاکلوا حتی
فعل ذلک بثمانین رجلا ثم اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک واھل البیت
وترکوا سؤرا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپنے اپنا ہاتھ اوس کھانے پر رکھا
اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا دس آدمیون کو آنے دو اونہون نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے
آپنے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو انہون نے کھایا یہان تک کہ اسی آدمیون کو اسیطرح بلایا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گھر والون نے سب کے بعد کھایا تب بھی کھانا بچ رہا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فِىْ طَعَامِ اَبِىْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيْهِ فَقَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّمَا كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا فَقَالَ هَلُمَّهٗ
فَاِنَّ اللهَ سَيَجْعَلُ فِيْهِ الْبَرَكَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ابوطلحہ دروازے پر کھڑے ہوے
یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کہانا ہے آپنے فرمایا اوسی کو
لے آ اللہ جل جلالہ اوس مین برکت دیگا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاَفْضَلُوْا مَا اَبْلَغُوْا جِيْرَانَهُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے
کہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گہر والون نے کہایا اور اتنا کہانا بچا کہ اپنے ہمسایون کو بہیجا **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰى اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِى الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَاَتٰى اُمَّ سُلَيْمٍ
فَقَالَ اِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِى الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ
وَاَظُنُّهٗ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَبُوْ طَلْحَةَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَاَنَسٌ وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَاَهْدَيْنَاهُ لِجِيْرَانِنَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ابوطلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکہا مسجد مین لیٹے ہوے آپ پیٹ کو میٹہہ بناتے (یعنے اسکو زمین سے لگاتے) پس آئے ام سلیم پاس اور کہا مینے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد مین لیٹے ہوے دیکہا ہے اور پیٹ کو میٹہہ بنا رہے ہین اور مین سمجہتا ہون کہ آپ بہوکے ہین پہر
بیان کیا حدیث کو اس مین یہ ہے کہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہایا اور ابوطلحہ نے اور ام سلیم نے اور انس
نے اور کچہ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایون کو حصہ بہیجا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ جِئْتُ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهٗ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابِهٖ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ
عَصَبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ قَالَ اُسَامَةُ وَاَنَا اَشُكُّ عَلٰى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ اَصْحَابِهٖ لِمَ عَصَبَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهٗ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِىْ طَلْحَةَ
وَهُوَ زَوْجُ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا اَبَتَاهُ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهٗ بِعِصَابَةٍ فَسَاَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ

عَلٰی اُمِّی فَقَالَ هَلْ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِی کِسَرٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّتَمَرَاتٌ فَاِنْ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ مَعَهٗ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَکَرَ سَائِرَ الْحَدِیْثِ بِقِصَّتِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکدن آیا میں نے دیکھا آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہیں اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی آپ نے کیوں باندھی ہے اوس نے کہا بھوک کیوجہ سے میں ابو طلحہ کے پاس گیا وہ خاوند تھے ام سلیم کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا بابا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے میں نے آپکے ایک صحابی سے پوچھا تو اُس نے کہا بھوک کیوجہ سے باندھی ہے یہ سنکر ابو طلحہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے وہ بولی ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف لاویں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو اور کوئی بھی آپکے ساتھ آوے تو کھانا کم پڑے گا پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَعَامِ اَبِیْ طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب جَوَازِ اَکْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ اَکْلِ الْیَقْطِیْنِ

ترجمہ شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اِنَّ خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِّنْ شَعِیْرٍ وَّمَرَقًا فِیْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِیْدٌ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَیِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ یَوْمَئِذٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا انس نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ گیا اوس کھانے پر پھر آپ کے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈ کر کھاتے تھے اوس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا

ہے اور درزی کا کسب حلال ہے اور شوربا درست ہے اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے اسیطرح ہر چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اوس کے حاصل کرنے پر اور دسترخوان پر کھانیوالون کو سخت ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت مین ہے کہ آپ پیالے کے کنارون سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے اس کے دو مطلب ہو سکتے مین ایک تو یہ کہ آپ اپنی ہی طرف کے کنارون سے ڈھونڈھتے تھے نہ دوسری طرفون سے دوسرے یہ کہ ممانعت اسکی اسوجہ سے ہے کہ دوسرے کھانیوالون کو کراہت نہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپکے آثار شریف سے برکت حاصل کرتے یہانتک کہ آپ کی تھوک اور بلغم کو اپنے مونہون پر ملتے۔

نووے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَجِيْئَ بِمَرَقَةٍ فِيْهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهٗ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ اُلْقِيْهِ اِلَيْهِ وَلَا اَطْعَمُهٗ قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِيَ الدُّبَّاءُ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی مین بھی آپکے ساتھ گیا وہان شوربا آیا جس مین کدو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کھانا شروع کیا یہ ٹکڑے سے جب مین نے یہ دیکھا تو مین کدو کے ٹکڑے آپکے طرف ڈالتا تھا اور خود نہین کھاتا تھا انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اوس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِيْ طَعَامٌ بَعْدُ اَقْدِرُ اَنْ يُّصْنَعَ فِيْهِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنا زیادہ ہے اس روایت مین کہ انس نے کہا پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لیے طیار کیا گیا اور مجھ سے ہو سکا اس مین کدو شریک کیا گیا **ف** کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصاً عرب اور ہند گرم ملکون کے لیے گوشت کے ساتھ کدو کا کھانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور مالیخولیا صفراوی بخار اور تپ دق

باب استحباب في وضع النوى خارج التمر کہجور کہاتے وقت گہٹھلیاں علیحدہ رکہنا مستحب ہے عن عبد الله بن بسر قال نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على أبي قال فقربنا إليه طعاما ووطبة فأكل منها ثم أتي بتمر فكان يأكله ويلقي النوى بين إصبعيه ويجمع السبابة والوسطى قال شعبة هو ظني وهو فيه إن شاء الله إلقاء النوى بين الإصبعين ثم أتي بشراب فشربه ثم ناوله الذي عن يمينه قال فقال أبي وأخذ بلجام دابته ادع الله لنا فقال اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم

ترجمہ عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پاس اُترے ہم نے کہانا پیش کیا اور وطبہ (وطبہ ایک کہانا ہے جو کہجور اور رہنیر اور گہی کو ملا کر بنتا ہے) آپ نے کہایا پہر سوکہی کہجوریں آئیں آپ اون کو کہاتے تہے اور گہٹلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکہتے جاتے کلمہ اور بیچ کی اونگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجہے یہی خیال ہے اور میں سمجہتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے گہٹلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گہٹلیاں کہجور میں نہیں ملاتے تہے جدا رکہتے تہے) پہر پینے کے لیے کچھ آیا آپ نے پیا بعد اوس کے داہنی طرف جو بیٹہا تہا اوس کو دیا پہر میرے باپ نے آپ کے جانور کی باگ تہامی اور عرض کیا دعا کیجیے ہمارے لیے آپ نے فرمایا یا اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخشدے ان کو اور رحم کر ا نپر عن شعبة بهذا الإسناد ولم يشك في إلقاء النوى بين الإصبعين ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب أكل القثاء بالرطب کہجور کے ساتہہ ککڑی کہانا عن عبد الله بن جعفر رضي الله تعالى عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل القثاء بالرطب ترجمہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کہاتے ہوئے کہجور کے ساتہہ ف اس میں بہی بڑی مصلحت ہے کہ کہجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت ملکر اعتدال ہو جاوے اور کہجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے باب استحباب تواضع الأكل وصفة قعوده کیونکر بیٹہ کے کہانا چاہیے عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مقعيا يأكل تمرا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ اقعا کے طور پر بیٹہے تہے

٢١٣٩

کھجور کھا رہے تھے **ف** اقعا کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین پر لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دے

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسمہ وھو محتفز یاکل منہ اکلا ذریعا وفی روایۃ زھیر اکلا حثیثا **ترجمہ** حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجوریں آئیں آپ انکو بانٹنے لگے اور اسطرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے یعنے اکڑوں اور جلدی جلدی اوس میں سے کھا رہے تھے (کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا)

باب النھی عن القران فی جماعۃ جب لوگوں کے ساتھ کھاتا ہو تو دو دو لقمہ یا دو دو کھجوریں ایک ہی بار نہ کھاوے

عن جبلۃ بن سحیم قال کان ابن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ یرزقنا التمر قال وقد کان اصاب الناس یومئذ جھد فکنا ناکل فیمر علینا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ونحن ناکل فیقول لا تقارنوا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الاقران الا ان یستاذن الرجل اخاہ قال شعبۃ لا اری ھذہ الکلمۃ الا من کلمۃ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یعنی الاستیذان **ترجمہ** جبلہ بن سحیم سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر ہم کو کھجوریں کھلاتے اون دنوں لوگوں پر تکلیف تھی (کھانے کی) ہم کھا رہے تھے کہ عبد اللہ بن عمر سامنے سے نکلے اور اونہوں نے کہا دو دو لقمہ مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنی بھائی سے اجازت لیوے شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر کا قول ہے

ف دو لقمہ یا دو کھجوریں یا تین یا زیادہ ایک بارگی اٹھا کر کھانا منع ہے اسلیے کہ جماعت میں اوروں کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کھانے میں سب کا حق ہے پھر اوروں سے زیادہ چکھنا مروت کے خلاف ہے اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کھانا مشترک ہو تو حرام ہے بغیر اجازت اور شرکا کے اور جو ایک شخص کا ہو تو اوس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر کھانا قلیل ہو اور جو کھانا بہت ہو تب بھی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے (نووی مختصرا)

عن شعبۃ بھذا الاسناد ولیس فی حدیثھما قول شعبۃ ولا قولہ وقد کان اصاب الناس یومئذ جھد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے

عن جبلۃ بن سحیم قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول نھی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل بین التمرتین حتی یستاذن اصحابہ ترجمہ جبلہ
بن سحیم سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لیوے **باب**
فی ادخار التمر ونحوہ من الاقوات للعیال کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا
عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوع اھل
بیت عندھم التمر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر والے بھوکے نہیں گے جن کے پاس کھجور ہو **عن** عائشۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ بیت لا تمر فیہ جیاع اھلہ یا
عائشۃ بیت لا تمر فیہ جیاع اھلہ او جاع اھلہ قالہا مرتین او ثلاثا **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جس گھر
میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں دو بار یہی فرمایا یا تین بار **باب** فضل تمر المدینۃ مدینہ کی
کھجور کی فضیلت **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل سبع تمرات مما بین لابتیھا حین یصبح لم
یضرہ سم حتی یمسی **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھا لیوے صبح کے وقت اسکو
شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا **عن** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم و
لا سحر **ترجمہ** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے جو شخص سویرے سات عجوہ کھجوریں (عجوہ ایک عمدہ قسم ہے مدینہ کی کھجور کی) کھا
لیوے اسکو اس دن نہ زہر نقصان کرے گا نہ جادو **عن** ھاشم بن ھاشم بھذا الاسناد
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ولا یقولان سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان فی عجوۃ العالیۃ شفاء او انھا تریاق اول البکرۃ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالیہ (وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک) کی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح

بَاب فَضْلِ الْكَمْأَةِ وَمُدَاوَاةِ الْعَيْنِ بِهَا کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے ہیں کھنبی من سے ہے (یعنے وہ من جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خودرو ہے تو گویا من کی طرح ہوا) اور اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی اوس من میں سے ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَىٰ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَاب فَضِيلَةِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَبَاثِ پیلو کے پکے ہوئے پھل کی فضیلت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَأَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا أَوْ نَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مرالظہران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم
کباث چن رہے تھے (کباث کہتے ہیں اراک کے پھل کو اور اراک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ دیکھکر چنو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے
آپ نے بکریاں چرائی ہیں (تب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں
ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا **ف** کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا
ہوتا ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت
پیدا ہوتی ہے (نووی) **باب** فضیلۃ الخل سرکہ کی فضیلت **عن** عائشۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال نعم الادم او الادام
الخل **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ **عن** سلیمان بن بلال بھذا الاسناد وقال نعم الادم
ولم یشک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سال اھلہ الادم فقالوا ما عندنا الا الخل فدعا بہ فجعل
یاکل بہ ویقول نعم الادم الخل نعم الادم الخل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے آپ سے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے
پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے آپ نے سرکہ منگوایا پھر اوس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے
سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ذات یوم الی منزلہ فاخرج
الیہ فلقا من خبز فقال ما من ادم فقالوا لا الا شیء من خل قال فان الخل نعم
الادم قال جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فما زلت احب الخل منذ سمعتھا من
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال طلحۃ ما زلت احب الخل منذ سمعتھا من
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر پھر چند ٹکڑے روٹی
کے آپ پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے لوگوں نے کہا کچھ نہیں سرکہ ہے آپ نے

فرمایا سرکہ تو اچھا سالن ہے جابر نے کہا اُس وقت سے مجھے سرکہ سے محبت ہوگئی جب سے مین نے آپ سے یہ سنا
اور طلحہ نے کہا (جو اسحدیث کو روایت کرنے ہین جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے) جب سے مین نے
یہ حدیث جابر سے سنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَنْزِلِهٖ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ
اِلٰى قَوْلِهٖ فَنِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ دَارِيْ فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ
نِسَائِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوْا
نَعَمْ فَاُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى بَتِّيٍّ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُرْصًا فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا اٰخَرَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ
الثَّالِثَ فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ
هَلْ مِنْ اُدُمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدُمُ هُوَ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین اپنے گہر مین بیٹہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجہپر سے گذرے اور مجھکو اشارہ کیا مین آپ کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتہ پکڑ لیا پہر ہم چلے
یہانتک کہ آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہونچے اور اندر گئے پہر مجھے اجازت دی تو اُس بی بی
نے پردہ کر لیا آپ نے پوچہا کچہ کہانا ہے لوگون نے کہا ہان پہر تین روٹیان آپکے سامنے لائی
گئین اور چہال کی ایک دسترخوان پر رکہی گئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی لی
اوسکو اپنے سامنے رکہا پہر دوسری روٹی لی اوسکو میرے سامنے رکہا پہر تیسری روٹی لی اسکے
دو ٹکڑے کیے آدہی اپنے سامنے رکہی اور آدہی میرے سامنے پہر فرمایا کچہ سالن ہے لوگون نے
کہا نہین مگر سرکہ ہے آپنے فرمایا لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے **باب** اِبَاحَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ
لہسن کہانا درست ہے **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ اِلَيَّ
وَاِنَّهٗ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلِهٖ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهٗ اَحَرَامٌ هُوَ

قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهِ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ **ترجمہ** ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کہانا آتا آپ اُس مین سے کہاتے اور جو بچتا وہ مجھے بھیجدیتے ایک بار آپنے کہانا بھیجا اور اُس مین سے نہین کہایا کیونکہ اُس مین لہسن تہی مین نے آپسے پوچہا کیا لہسن حرام ہے آپنے فرمایا نہین لیکن بو کی وجہ سے مجھے بری معلوم ہوتی مینے کہا جو چیز آپکو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے **عن** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّفْلِ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ فِي الْعُلْوِ فَانْتَبَهَ اَبُوْ اَيُّوْبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمْشِيْ فَوْقَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِيْ جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسُّفْلُ اَرْفَقُ فَقَالَ لَا اَعْلُوْ سَقِيْفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلْوِ وَاَبُوْ اَيُّوْبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَاِذَا جِيْءَ بِهِ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِهِ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ لَمْ يَاْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهُ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ اَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْوَحْيِ **ترجمہ** ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس اترے تو آپ نیچے کے مکان مین رہے اور ابوایوب اوپر کے درجہ مین تہے ایکبار ابوایوب رات کو جاگے اور کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے ہین پہر ہٹ کر رات کو ایک کونے مین ہو گئے بعد اوس کے ابوایوب نے کہا آپسے اوپر جانے کے لیے آپنے فرمایا نیچے کا مکان آرام کا ہے (رہنے والون کے لیے اور آنے والون کے واسطے اور اسی لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیچے کے مکان مین رہے تہے) ابوایوب نے کہا مین اوس چہت پر نہین رہ سکتا جس کے نیچے آپ ہون یہ سُنکر آپ اوپر کے درجے مین تشریف لے گئے اور ابوایوب نیچے کے درجے مین آرہے۔ ابوایوب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کہانا طیار کیا کرتے تہے پہر جب کہانا آپکے پاس آتا اور آپ کہاتے بعد

اوس کے بچا ہوا کھانا واپس جاتا) تو ابو ایوب (آدمی سے) پوچھتے آپ کی انگلیان کھانے کی کس جگہہ پر لگی ہین وہین سے وہ کھاتے (برکت کے لیے) ایکبار ابو ایوب نے کھانا پکایا جس مین لہسن تہی جب کھانا واپس گیا تو ابو ایوب نے پوچھا آپ کی انگلیان کہان لگی تہین لوگون نے کہا آپ نے نہین کہایا یہ سنکر ابو ایوب گہبرائے اور اوپر گئے اور پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپنے فرمایا نہین لیکن مجھے بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی مجھے بہی بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتون کو لہسن کی بو سے تکلیف ہوتی اسواسطے آپ نہ کھاتے)

بَابُ اِکْرَامِ الضَّیْفِ مہمان کی خاطرداری کرنا چاہیے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ یُّضِیْفُ هٰذَا اللَّیْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صِبْیَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِیْهِمْ بِشَیْءٍ فَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَاَطْفِئِی السِّرَاجَ وَاَرِیْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰی لِیَاْكُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ حَتّٰی تُطْفِئِیْهِ قَالَ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّیْفُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِیْعِكُمَا بِضَیْفِكُمَا اللَّیْلَةَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجھے بڑی تکلیف ہو (کھانے پینے کی) آپنے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بہیجا وہ بولی قسم اوس کی جسنے آپ کو سچائی کے ساتہہ بہیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچہ نہین ہے پہر آپنے دوسری بی بی کے پاس بہیجا اوس نے بہی ایسا ہی کہا یہانتک کہ سب عورتون نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچہ نہین سوا پانی کے آپنے فرمایا کون اوسکی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اوسپر رحم کرے تب ایک انصاری اوٹھا اور کہنے لگا مین کرتا ہون یا رسول اللہ پہر وہ اوسکو اپنے ٹھکانے لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچہ ہے وہ بولی کچہ نہین البتہ میرے بچون کا کھانا ہے انصاری نے کہا بچون کو کچہ بہانہ کر دے اور جب ہمارا مہمان

اندر آوے تو چراغ بجہاوے اور اُسکو ایسا دکہلاوے جیسے ہم کہا رہے ہین پہر جب کہانے لگے تو چراغ کے
پاس جا اور اُسکو بجہا دے اوس نے ایسا ہی کیا اور میان بی بی بہوکے بیٹہہ رہے اور مہمان نے کہانا کہالیا
جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے
تعجب کیا اوس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتہہ کیا اس رات کو **ف** اپ کو سونت غیر کا لذت
عربی مین اسکو ایثار کہتے ہین یہ بڑے بزرگون کا کام ہے قرآن شریف مین ایسے لوگون کی فضیلت
اوتری وَیُؤْثِرُونَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ اور بچون پر ایثار اسوقت درست ہے جب بہوک
کے مارے اون کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ انکو کہلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے **عن**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِہٖ ضَیْفٌ وَّلَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ اِلَّا
قُوْتُہٗ وَقُوْتُ صِبْیَانِہٖ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِہٖ نَوِّمِی الصِّبْیَۃَ وَاَطْفِئِی السِّرَاجَ وَقَرِّبِیْ لِلضَّیْفِ
مَا عِنْدَکِ قَالَ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی ایک انصاری پاس مہمان آیا اوس کے پاس کچہ نہ تہا
سوا اُس کے اور اُس کے بچون کے کہانے کے اوس نے اپنی عورت سے کہا بچون کو سلادے اور چراغ
بجہادے اور جو کچہ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکہدے اوس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت
اوتری وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ یعنے اپنی راحت پر دوسرون کے آرام کو مقدم کرتے
ہین گو خود محتاج ہون **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُضَیِّفَہٗ فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ مَا یُضَیِّفُہٗ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یُّضَیِّفُ ھٰذَا رَحِمَہُ
اللہُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی
رَحْلِہٖ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَّذَکَرَ فِیْہِ نُزُوْلَ الْاٰیَۃِ کَمَا ذَکَرَہٗ وَکِیْعٌ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا مہمان آپ پاس کچہ نہ تہا اوس کی مہمانی کو آپنے فرمایا کوئی اُسکی مہمانی کرتا ہے خدا اُسپر
رحم کرے ایک انصاری بولا جسکو ابوطلحہ کہتے تہے مین کرتا ہون پہر وہ لے گیا اوسکو اپنے گہر اخیر
حدیث تک **عن** الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِیْ وَقَدْ
ذَھَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَہْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللہِ

صلى الله عليه وسلم فليس احد منهم يقبلنا فاتينا النبي صلى الله عليه وسلم فانطلق
بنا الى اهله فاذا ثلاثة اعنز فقال النبي صلى الله عليه وسلم احتلبوا هذا اللبن
بيننا قال فكنا نحتلب فيشرب كل انسان منا نصيبه ونرفع للنبي صلى الله عليه
وسلم نصيبه قال فيجيء من الليل فيسلم تسليما لا يوقظ نائما ويسمع اليقظان قال ثم
ياتي المسجد فيصلي ثم ياتي شرابه فيشرب فاتاني الشيطان ذات ليلة وقد
شربت نصيبي فقال محمد ياتي الانصار فيتحفونه ويصيب عندهم ما به حاجة
الى هذه الجرعة فاتيتها فشربتها فلما ان وغلت في بطني وعلمت انه ليس اليها سبيل
قال ندمني الشيطان فقال ويحك ما صنعت اشربت شراب محمد صلى الله عليه وسلم
فيجيء فلا يجده فيدعو عليك فتهلك فتذهب دنياك وآخرتك وعلي شملة اذا
وضعتها على قدمي خرج راسي واذا وضعتها على راسي خرج قدماي وجعل لا يجيئني
النوم واما صاحباي فناما ولم يصنعا ما صنعت قال فجاء النبي صلى الله عليه وسلم
فسلم كما كان يسلم ثم اتى المسجد فصلى ثم اتى شرابه فكشف عنه فلم يجد
فيه شيئا فرفع راسه الى السماء فقلت الان يدعو علي فاهلك فقال اللهم
اطعم من اطعمني واسق من اسقاني قال فعمدت الى الشملة فشددتها علي واخذت
الشفرة فانطلقت الى الاعنز ايها اسمن فاذبحها لرسول الله صلى الله عليه وسلم
فاذا هي حافلة واذا هن حفل كلهن فعمدت الى اناء لآل محمد صلى الله
عليه وسلم ما كانوا يطمعون ان يحتلبوا فيه قال فحلبت فيه حتى علته رغوة فجئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
اشربتم شرابكم الليلة قال قلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولني فقلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولني
فلما عرفت ان النبي صلى الله عليه وسلم قد روي واصبت دعوته ضحكت حتى القيت الى الارض قال فقال النبي صلى
الله عليه وسلم احدى سوآتك يا مقداد فقلت يا رسول الله كان من امري كذا وكذا وفعلت كذا فقال النبي صلى الله عليه
وسلم ما هذه الا رحمة من الله عز وجل افلا كنت آذنتني فنوقظ صاحبينا فيصيبان منها قال فقلت والذي بعثك بالحق ما
ابالي اذا اصبتها واصبتها معك من اصابها من الناس **ترجمہ** مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے میں اور
میرے دونوں ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے)

ہم اپنے تئین پیش کرتے تہے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے آپ ہمکو اپنے گھر لے گئے وہان تین بکریان تہین آپنے فرمایا انکا دودہ دوہو
ہم تم سب پئین گے پہر ہم اُنکا دودہ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم مین سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ اُٹھا رکہتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام
کرتے جس سے سونیوالا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے پہر آپ مسجد مین آتے اور نماز پڑہتے پہر اپنے
دودہ کے پاس آتے اور اوسکو پیتے ایک رات شیطان نے مجھکو بہڑکایا مین اپنا حصہ پی چکا تہا
شیطان نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہین وہ آپ کو تحفہ دیتے
ہین اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ ملجاتا ہے آپ کو اس ایک گھونٹ دودہ کی کیا احتیاج
ہوگی آخر مین آیا اور وہ دودہ پی گیا جب دودہ پیٹ مین سما گیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ اب وہ
دودہ نہین ملنے کا اوسوقت شیطان نے مجکو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے
کیا کام کیا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا اب وہ آوین گے اور دودہ کو نہ پاوینگے
پہر تجھپر بد دعا کرینگے تیری دنیا اور آخرت دونون تباہ ہونگی مین ایک چادر اوڑہے
تہا جب اوسکو پاؤن پر ڈالتا تو سر کہل جاتا اور جب سر ڈہانپتا تو پاؤن کہلجاتے اور نیند
ہی مجھکو نہ آئی میرے ساتھی سو گئے اونہون نے یہ کام نہین کیا تہا جو مین نے کیا تہا آخر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پہر مسجد مین آئے اور نماز پڑہی بعد
اوسکے دودہ کے پاس آئے برتن کہولا تو اُس مین کچہ نہ تہا آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اُٹھایا
مین سمجہا اب آپ بد دعا کرتے ہین اور تو تباہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا یا اللہ کہلا اوسکو جو
مجکو کہلا دے اور پلا اوسکو جو مجھے پلا دے یہ سنکر مین نے اپنی چادر کو مضبوط باندہا اور
چہری لی اور بکریون کیطرف چلا کہ جو ان مین سے موٹی ہو اوسکو ذبح کرون رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے دیکہا تو اوس کے تہن مین دودہ بہرا ہوا ہے پہر دیکہا تو اور بکریون کے
تہنون مین بہی دودہ بہرا ہوا ہے مین نے انکے گہر والون کا ایک برتن لیا جس مین وہ دودہ
نہ دوہتے تہے (یعنے اوس مین دوہنے کی خواہش نہین کرتے تہے) اوس مین مین نے دودہ
دوہا یہانتک کہ اوپر پہین آگیا (اتنا بہت دودہ نکلا) اور اُسکو مین لیکر آیا آپ کے پاس آپنے

فرمایا تم نے اپنے حصے کا دودہ رات کو پیا یا نہین مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دودہ پیجیے آپ
نے پیا پہر مجھے دیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اور پیجیے آپ نے اور پیا پہر مجھے دیا جب مجکو
معلوم ہوا کہ آپ سیر ہو گئے اور آپ کی دعا مین نے لے لی اسوقت مین ہنسا یہانتک کہ خوشی
کے مارے زمین پر لوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقداد تو نے کوئی بری
بات کی وہ کیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہوا اور مین نے ایسا قصور کیا
آپ نے فرمایا اسوقت کا دودہ جو خلاف معمول اترا اللہ کی رحمت تھی تو نے مجہہ سے پہلے
ہی کیون نہ کہا ہم اپنے دونون ساتہیون کو بہی جگا دیتے وہ بہی یہ دودہ پیتے مین نے عرض
کیا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بہیجا اب مجہکو کوئی پرواہ نہین جب مین نے خدا
کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتہہ حاصل کی تو کوئی بہی اسکو حاصل کرے **عن** سُلیمانَ
ابنِ المُغیرۃِ بھذا الاسنادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبدِ الرحمٰنِ بنِ ابی بکرٍ رَضِیَ
اللہُ تعالیٰ عنہُما قالَ کُنّا معَ النبیِّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم ثلاثینَ ومِائۃً فقالَ النبیُّ
صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم ھل معَ احدٍ منکم طعامٌ فاذا معَ رجلٍ صاعٌ من طعامٍ او نحوُہٗ
فعُجِنَ ثُمَّ جاءَ رجلٌ مشرکٌ مُشعانٌّ طویلٌ بغنمٍ یسوقُھا فقالَ النبیُّ صلَّی اللہُ
علیہِ وسلَّم اَبیعٌ امْ عطیَّۃٌ او قالَ امْ ھبۃٌ قالَ لا بلْ بیعٌ فاشتری منہُ شاۃً فصُنِعَتْ
وامرَ رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم بسوادِ البطنِ ان یُشوٰی قالَ وایمُ اللہِ ما منَ
الثلاثینَ ومِائۃٍ الا حزَّ لہٗ رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّم حُزَّۃً من سوادِ بطنِھا
ان کانَ شاھدًا اعطاہُ وان کانَ غائبًا خبأَ لہٗ قالَ وجعلَ قصعتینِ فاکلنا
منھا اجمعونَ وشبِعنا وفضلَ فی القصعتینِ فحملتُہٗ علی البعیرِ او کما قالَ **ترجمہ**
عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایکسو تیس آدمی
تھے آپنے فرمایا تمہارے پاس کہانا ہے تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس
ایسا ہی پہر وہ سب گوندہا گیا بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکہرے ہوئے تہے لنبا بکریان
لیکر ہانکتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بیچتا ہے یا یون ہی دیتا ہے اوس نے کہا نہین
بیچتا ہون آپنے ایک بکری اوس سے خریدی اسکا گوشت طیار کیا گیا اور آپ نے حکم دیا اسکا کلیجہ بہوننے کا

راوی نے کہا قسم خدا کی ان ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی نہ رہا جس کے لیے آپ نے ایک ٹکڑا اس کلیجی
میں سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تہا تو اوسکو دیدیا ورنہ اوسکا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالوں میں آپ
نے گوشت نکالا پھر ہم سب نے اون میں سے کھایا اور سیر ہو گئے بلکہ پیالوں میں کچھ بچ رہا اوسکو میں
نے لاد لیا اونٹ پر یا ایسا ہی کہا اس حدیث میں آپ کے دو معجزے ہیں ایک تو کلیجے میں برکت دوسرے
بکری میں برکت **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ ان اصحاب الصفۃ
کانوا اناسا فقراء وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مرۃ من کان عندہ طعام
اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب بخامس بسادس
او کما قال وان ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ جاء بثلاثۃ وانطلق نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بعشرۃ وابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ بثلاثۃ قال فہو انا وابی وامی
ولا ادری ہل قال وامرأتی وخادم بین بیتنا وبیت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ
قال وان ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم
لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی نعس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امرأتہ ما حبسک عن اضیافک
او قالت ضیفک قال او ما عشیتہم قالت ابوا حتی تجیء قد عرضوا علیہم فغلبوہم
قال فذہبت وانا فاختبأت فقال یا غنثر فجدع وسب وقال کلوا لا ہنیئا وقال و
اللہ لا اطعمہ ابدا قال فایم اللہ ما کنا ناخذ من لقمۃ الا ربا من اسفلہا
اکثر منہا قال حتی شبعنا وصارت اکثر مما کانت قبل ذلک فنظر الیہا ابو بکر
رضی اللہ تعالی عنہ فاذا ہی کما ہی او اکثر قال لامرأتہ یا اخت بنی فراس
ما ہذا قالت لا وقرۃ عینی لہی الآن اکثر منہا قبل ذلک بثلاث مرار فاکل
منہا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ وقال انما کان ذلک من الشیطان یعنی یمینہ
ثم اکل منہا لقمۃ ثم حملہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصبحت عندہ
قال وکان بیننا وبین قوم عقد فمضی الاجل فعرفنا اثنا عشر رجلا مع کل
رجل منہم اناس اللہ اعلم کم مع کل رجل قال الا انہ بعث معہم فاکلوا

مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ کَمَا قَالَ ترجمہ عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہو اصحاب صفہ محتاج لوگ تہے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو آدمیون کا کہانا ہو وہ تین کو لیجاوے
اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچوین یا چہٹے کو بہی لیجاوے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ
تین آدمیون کو لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیون کو لے گئے (آپکے اہل وعیال
بہی دس کے قریب تہے تو گویا آدہا کہانا مہمانون کے لیے ہوا) عبدالرحمن نے کہا ہمارے گہر مین مین
تہا اور میری باپ اور میری مان - راوی نے کہا شاید اپنی بی بی کو بہی کہا اور ایک خادم جو میرے
اور ابو بکر دونون کے گہر مین تہا عبدالرحمن نے کہا ابو بکر نے رات کا کہانا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہہ کہایا پہر وہین ٹہیرے رہے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑہی گئی پہر نماز سے فارغ ہو کر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے اور وہین رہے یہانتک کہ آپ سو گئے غرض بڑی رات گذرنے
کے بعد جتنی اللہ تعالی کو منظور تہی ابو بکر گہر مین آئے اون کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانون کو چہوڑ کر
کہان رہ گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم نے انکو کہانا نہین کہلایا اونہون نے کہا
مہمانون نے نہین کہایا تمہارے آنے تک اور اونہون نے مہمانون کے سامنے کہانا پیش کیا تہا
لیکن مہمان انپر غالب ہوئے نہ کہانے مین - عبدالرحمن نے کہا مین (ابو بکر کی خفگی کے ڈر سے)
چہپ گیا اونہون نے مجکو پکارا اے سست مجہول یا احمق تیری ناک کٹے اور برا کہا مجکو اور
مہمانون سے کہا کہاؤ ہر چند یہ کہانا خوشگوار نہین (کیونکہ بیوقت ہے) اور ابو بکر نے کہا قسم خدا
کی مین نہین کہاؤن گا اسکو کبہی عبدالرحمن نے کہا قسم خدا کی ہم جو لقمہ اوٹہاتے نیچے سے اوتنا
ہی وہ کہانا بڑہ جاتا یہانتک کہ ہم سیر ہو گئے اور کہانا جتنا پہلے تہا اوس سے بہی زیادہ ہو
گیا ابو بکر نے اوس کہانے کو دیکہا تو وہ اوتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا اونہون نے اپنی عورت
سے کہا اے بنی فراس کی بہن (اون کا نام ام رومان تہا اور بنی فراس اونکا قبیلہ تہا) یہ کیا ہے
وہ بولی قسم میری آنکہون کی ٹہنڈک کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلے سے بہی
زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ کی کرامت تہی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اولیا کی کرامت حق ہے) پہر حضرت ابو بکر نے اوس مین سے کہایا اور کہا یہ قسم
جو مین نے کہائی تہی شیطان کیطرف سے تہی (غصے مین) پہر ایک لقمہ اوس مین سے کہایا بعد

اوس کے وہ کہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے مین بہی صبح کو وہین تہا اور ہمارے اور ایک
قوم کے بیچ مین عقد تہا (یعنے اقرار تہا صلح کا) تو مدت اقرار کی گذر گئی آپ نے ہمارے افسر
بارہ آدمی کیے اور ہر ایک کے ساتہہ لوگ تہے اللہ تعالی جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتہہ کتنے لوگ تہے پہر
وہ کہانا اون کے ساتہہ کر دیا سب لوگون نے اوس مین سے کہایا **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا أَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ أَبِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَتَحَدَّثُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
افْرُغْ مِنْ أَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَأَبَوْا فَقَالُوا حَتّٰى يَجِيءَ
أَبُو مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ وَإِنَّكُمْ إِنْ لَمْ تَفْعَلُوا
خِفْتُ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ أَذًى قَالَ فَأَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَأْ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ
أَفَرَغْتُمْ مِنْ أَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللّٰهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ أَلَمْ آمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
قَالَ وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ قَالَ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ
أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي إِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ
مَا لِي ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ أَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ أَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يَطْعَمُوا حَتّٰى
تَجِيءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ أَلَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ فَقَالَ
مَا رَأَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ أَلَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا الْأُولٰى
فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوا قِرَاكُمْ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَأَكَلَ وَأَكَلُوا قَالَ فَلَمَّا أَصْبَحَ
غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَرُّوا وَحَنِثْتُ قَالَ فَأَخْبَرَهُ
فَقَالَ بَلْ أَنْتَ أَبَرُّهُمْ وَأَخْيَرُهُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ **ترجمہ** عبدالرحمن بن
ابی بکر سے روایت ہے ہمارے پاس مہمان اوترے اور میرا باپ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے باتین کیا کرتے تہے وہ چلے اور مجہہ سے کہہ گئے اے عبدالرحمن تم مہمانون کی خدمت
کر لینا جب شام ہوئی ہم اون کے لیے کہانا لائے اونہون نے انکار کیا کہانے سے اور کہا جب
تک گہر کے صاحب نہ آوین اور ہمارے ساتہہ نہ کہاوین ہم بہی نہین کہاوینگے مین نے اون سے

کہا اون کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کہاؤ گے تو مجھے ڈر ہے اون سے ایذا پہونچیے گا اونہون نے نہ مانا جب
ابوبکر آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانون کی خدمت تم کر چکے لوگون نے کہا نہین۔ اونہون نے کہا مین
تو عبدالرحمن سے کہہ گیا تہا (عبدالرحمن نے کہا مین سرک گیا تہا اون کے سامنے سے) اُنہون نے
پکار اعبدالرحمن مین سرک گیا پہر کہا اے نالائق مین تجھے قسم دیتا ہون اگر تو میرے آواز سنتا ہو
تو آجیو مین گیا اور مین نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی قصور نہین آپ اپنے مہمانون سے پوچھیے مین
اون کے پاس کہانا لے گیا تہا اونہون نے کہا ہم نہین کہاوینگے جب تک آپ نہ آوین ابوبکر نے اون
سے کہا تم نے کہانا کیون نہین کہایا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی مین تو آج کی رات
کہانا ہی نہ کہاؤنگا مہمانون نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کہاوینگے جب تک تم نہ کہاؤ گے ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے ایسی بری رات کبہی نہین دیکہی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی
قبول نہین کرتے پہر ابوبکر نے کہا مین نے جو قسم کہائی وہ شیطان کیطرف سے تہی لاؤ کہانا لاؤ آخر
کہانا آیا اور ابوبکر نے بسم اللہ کہکر کہایا مہمانون نے بہی کہایا جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی
اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مہمانون کی قسم تو سچی
ہوئی اور میری قسم جہوٹی ہوئی آپ نے فرمایا تو اون سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچہا ہے عبدالرحمن
نے کہا مجھے خبر نہین ہوئی کہ ابوبکر نے کفارہ دیا ہو یعنی قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد تو کفارہ دینا
ضرور ہے **باب** فَضِيلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ تہوڑے کہانے مین مہمانی
کرنے کی فضیلت **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیون
کا کہانا تین کو کافی ہوجاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہوجاتا ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ
يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ
وَفِي رِوَايَةِ اِسْحَاقَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ **ترجمہ** جابر
بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کہانا

دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن جریج **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی
الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو **عن** جابر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طعام الرجل یکفی رجلین وطعام
رجلین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی ثمانیۃ **ترجمہ** اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ
کو **باب** المؤمن یأکل فی معی واحد والکافر یأکل فی سبعۃ امعاء مومن
ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکافر یأکل فی سبعۃ امعاء والمؤمن یأکل فی
معی واحد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات
آنتون مین کھاتا ہے اور مومن ایک آنت مین کھاتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
دوسری روایت مین ہے کہ یہ حدیث آپ نے اسوقت فرمائی جب ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ
سات بکریون کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری
بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا قاضی نے کہا بعضون نے کہا کہ یہ حدیث اوسی معین شخص کے باب
مین ہے اور طبیبون نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتین ہین ایک معدہ اور تین آنتین باریک
اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے
اور بعضون نے کہا سات آنتون سے سات بری صفتین مراد ہین حرص اور طمع اور اسید اور فنا
اور حسد اور موٹاپا اور لالچ وغیرہ انتہی مختصراً **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال رای ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسکینا فجعل یضع بین یدیہ و
یضع بین یدیہ قال فجعل یأکل اکلا کثیرا قال لا یدخلن ھذا علی فانی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الکافر یأکل فی سبعۃ امعاء

ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے ایک مسکین کو دیکھا تو اوس کے سامنے کھانا رکھتے جاتے تھے
وہ چلا کھاتا جاتا تھا بہت کھا گیا تب اونہون نے کہا یہ میرے سامنے نہ آوے کیونکہ مین نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافر سات آنتون مین کھاتا ہے عن جابر و ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معی
واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء ترجمہ جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمایا مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر ابن عمر عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم
ترجمہ ان روایتون کا وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضافہ ضیف وھو کافر فامر لہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بشاۃ فحلبت فشرب حلابہا ثم اخری فشربہ ثم اخری فشربہ
حتی شرب حلاب سبع شیاہ ثم انہ اصبح فاسلم فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بشاۃ فشرب حلابہا ثم امر باخری فلم یستتمہا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المؤمن یشرب فی معی واحد والکافر یشرب فی سبعۃ امعاء ترجمہ
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ ہوا انکی ضیافت
کی آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا
وہ بھی پی گیا یہانتک کہ سات بکریون کا دودھ پی گیا پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہوگیا پھر آپ نے
حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اوس نے اوسکا دودھ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورا بھی نہ پیا تب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر سات آنتون مین باب
لایعیب الطعام کھانے کا عیب نہین بیان کرنا چاہیے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط کان اذا اشتہی
شیئا اکلہ وان کرہہ ترکہ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو چھوڑ دیتے **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **عَنِ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَشْتَهِهٖ سَكَتَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جو جی نہ چاہتا تو چپ رہتے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِی الشُّرْبِ وَغَيْرِهٖ عَلَی الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ يَشْرَبُ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے **عَنْ** نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِیْ حَدِيْثِ عَلِیِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْاَكْلِ وَالذَّهَبِ اِلَّا فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اجماع ہے علما کا کہ چاندی اور سونے کے برتن

مین کہانا اور پینا حرام ہے اور شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہین ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کہانا درست ہے اور یہ دونون قول باطل ہین انتہے مختصراً **عن** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِّنْ جَهَنَّمَ **ترجمہ** حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پیے سونے یا چاندی کے برتن مین وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ کو **باب**

تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ چاندی اور سونے کی استعمال کا بیان **عن** مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمَ أَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ **ترجمہ** معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے مین براء بن عازب کے پاس گیا مین نے اون سے سنا وہ کہتے تہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتون کا اور منع کیا سات باتون سے حکم کیا ہمکو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانیکا (قبر تک) اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت قبول کرنیکا اور سلام کو فاش کرنے کا اور منع کیا ہمکو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن مین پینے سے اور زین پوش (یعنے ریشمی زین پوشون سے اگر ریشمی نہ ہون تو منع نہین ہے) اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا قس ایک قریہ ہے بلاد مصر مین) اور ریشمی کپڑا کے پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بہی دونون ریشمی کپڑے مین) **عن** أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ إِلَّا قَوْلَهُ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ أَوِ الْمُقْسِمِ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيْثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ وَإِنْشَادِ الضَّالِّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین قسم پورا کرنے کا ذکر نہین ہے اوس کے بدل گمی ہوی چیز ڈہونڈنے کا ذکر

عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ زُھَیْرٍ وَقَالَ اِبْرَارِ الْمُقْسِمِ
مِنْ غَیْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِیْھَا
فِی الدُّنْیَا لَمْ یَشْرَبْ فِیْھَا فِی الْاٰخِرَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو
کوئی دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں اُس میں نہ پیے گا عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ
بِاِسْنَادِھِمْ وَلَمْ یَذْکُرْ زِیَادَةَ جَرِیْرٍ وَّابْنِ مُسْھِرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
اَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ بِاِسْنَادِھِمْ وَمَعْنٰی حَدِیْثِھِمْ اِلَّا قَوْلَهٗ اِفْشَآءِ السَّلَامِ فَاِنَّهٗ قَالَ
بَدَلَھَا وَرَدِّ السَّلَامِ وَقَالَ نَھَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّھَبِ وَخَاتَمِ الذَّھَبِ
مِنْ غَیْرِ شَكٍّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب
دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے عَنْ اَشْعَثَ
ابْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ بِاِسْنَادِھِمْ وَقَالَ وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّھَبِ مِنْ غَیْرِ شَكٍّ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ قَالَ کُنَّا مَعَ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْهُ بِالْمَدَآئِنِ فَاسْتَسْقٰی حُذَیْفَةُ فَجَآءَهٗ دِھْقَانٌ بِشَرَابٍ فِیْ اِنَآءٍ مِّنْ فِضَّةٍ
فَرَمَاهُ وَقَالَ اِنِّیْ اُخْبِرُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَمَرْتُهٗ اَنْ لَّا یَسْقِیَنِیْ فِیْهِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِیْ اِنَآءِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّیْبَاجَ وَالْحَرِیْرَ
فَاِنَّهٗ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَھُوَ لَکُمْ فِی الْاٰخِرَةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ترجمہ عبداللہ بن عکیم سے روایت
ہے ہم حذیفہ کے ساتھ تھے مدائن میں انہوں نے پانی مانگا ایک گاؤں والا چاندی کے برتن
میں پانی لایا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس
برتن میں مجکو پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیو سونے اور چاندی
کے برتن میں اور مت پہنو دیبا اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے
لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُکَیْمٍ یَقُوْلُ کُنَّا عِنْدَ حُذَیْفَةَ
بِالْمَدَآئِنِ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِی الْحَدِیْثِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنِ ابْنِ عُکَیْمٍ قَالَ کُنَّا مَعَ حُذَیْفَةَ بِالْمَدَآئِنِ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَقُلْ
یَوْمَ الْقِیَامَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ

شهدت حذيفة رضي الله تعالى عنه استسقى بالمدائن فأتاه إنسان بإناء من
فضة فذكر بمعنى حديث ابن عكيم عن حذيفة رضي الله تعالى عنه **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عن** شعبة بمثل حديث معاذ وإسناده ولم يذكر أحد منهم
في الحديث شهدت حذيفة غير معاذ وحده إنما قالوا إن حذيفة استسقى
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** حذيفة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله
عليه وسلم بمعنى حديث من ذكرنا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الرحمن
ابن أبي ليلى قال استسقى حذيفة فسقاه مجوسي في إناء من فضة فقال إني سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تلبسوا الحرير ولا الديباج ولا تشربوا في آنية
الذهب والفضة ولا تأكلوا في صحافها فإنها لهم في الدنيا **ترجمہ** عبد الرحمن
بن ابی لیلے سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا ایک مجوسی اون کے لیے پانی لایا چاندی کے
برتن مین اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت
پہنو حریر اور دیباج کو اور مت پیو سونے اور چاندی کے برتنون مین اور مت کہاؤ سونے اور
چاندی کی رکابیون مین کیونکہ یہ چیزین کافرون کے لیے ہین دنیا مین **عن** ابن عمر
أن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه رأى حلة سيراء عند باب المسجد فقال
يا رسول الله لو اشتريت هذه فلبستها يوم الجمعة وللوفد إذا قدموا عليك
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما يلبس هذه من لا خلاق له في الآخرة
ثم جاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم منها حلل فأعطى عمر منها حلة فقال
عمر رضي الله تعالى عنه يا رسول الله كسوتنيها وقد قلت في حلة عطارد
ما قلت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لم أكسكها لتلبسها فكساها عمر
أخا له مشركا بمكة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر
نے ایک ریشمی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول آپ اسکو خرید کر لیتے اور پہنتے جمعہ کے
دن لوگون مین اور جب باہر کے لوگ آتے ہین تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنیگا جس کو آخرت
مین کچھ حصہ نہین ہے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے

آپنے ایک جوڑا اون مین سے حضرت عمرؓ کو دیا اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھے پہناتے ہین اور آپ ہی نے عطارد کے جوڑے مین ایسا فرمایا تہا (عطارد اُس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تہا) آپنے فرمایا مینے تجھے پہننے کے لیے نہین دیا ہے پہر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک بہائی کو جو مشرک تہا مکہ مین دیدیا پہننے کو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جوڑا نری ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس مین ریشم اور سوت ملا ہوا ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اُسکا پہننا حرام نہین ہے البتہ عورتون کو نِرا ریشم بہی پہننا درست ہے اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بہی احسان کرنا ہدیہ دینا درست ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث مالک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عطارد التمیمی یقیم بالسوق حلۃ سیراء وکان رجلا یغشی الملوک ویصیب منہم فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا رسول اللہ انی رایت عطاردا فی السوق یقیم حلۃ سیراء فلو اشتریتہا فلبستہا لوفود العرب اذا قدموا علیک واظنہ قال ولبستہا یوم الجمعۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الآخرۃ فلما کان بعد ذلک اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحلل سیراء فبعث الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحلۃ وبعث الی اسامۃ بن زید بحلۃ واعطی علی بن ابی طالب حلۃ وقال شققہا خمرا بین نسائک قال فجاء عمر بحلتہ یحملہا فقال یا رسول اللہ بعثت الی بہذہ وقد قلت بالامس فی حلۃ عطارد ما قلت فقال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا الیک لتصیب بہا واما اسامۃ فراح فی حلتہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرا عرف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انکر ما صنع فقال یا رسول اللہ ما تنظر الی فانت بعثت الی بہا فقال انی لم ابعث الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا لتشققہا خمرا بین نسائک **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے عطارد تمیمی کو دیکہا بازار مین ایک ریشمی جوڑا رکہے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تہا جو بادشاہون کے پاس جایا کرتا اور اون سے روپیہ حاصل کرتا حضرت عمرؓ

رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے عطارد کو دیکھا
اُس نے بازار مین ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اُسکو خرید لین اور جب عرب کے ایلچی آتے ہین
اُسوقت پہنا کرین تو مناسب ہے راوی نے کہا مین سمجھتا ہون اونہون نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ
پہنا کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا مین وہ پہنے گا جسکا آخرت مین حصہ
نہین پھر اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند ریشمی جوڑے آئی آپ نے حضرت عمر کو بھی
ایک جوڑا دیا اور اُسامہ بن زید کو ایک اور حضرت علی کو ایک اور فرمایا اسکو پھاڑ کر اپنی عورتون کی
سربندین بنا دو حضرت عمر اپنا جوڑا لیکر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھے
بھیجا اور کل ہی آپ نے عطارد کے جوڑے کے باب مین کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا مین نے یہ جوڑا
تمہارے پاس پہننے کے لیے نہین بھیجا بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو اسکو بیچکر
اور اُسامہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ
اُنکو معلوم ہو گیا آپ ناراض ہین اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا دیکھتے ہین آپ ہی
نے تو یہ جوڑا مجھکو بھیجا آپ نے فرمایا مین نے اسلیے نہین بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پھاڑ کر
اپنی عورتون کے سربندین بنا دے **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ
وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَخَذَهَا
فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قَالَ فَلَبِثَ
عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ إِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ قُلْتَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ
أَرْسَلْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار
مین بک رہا تھا اُنہون نے اوسکو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور عرض
کیا آپ اسکو خرید لیجیے عید مین پہننے کے لیے اور جب وقت باہر والون کے گروہ آوین رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اوسکا لباس ہے جسکو آخرت مین حصہ نہین پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے
کو منظور تہا ٹہرے رہے اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے پاس ایک جبہ بہیجا دیباج
کا استبرق اور دیباج دونون ریشمی کپڑے ہین حضرت عمر اوسکو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تہا یہ اوسکا لباس ہے جسکا آخرت مین حصہ نہین
پہر آپ نے مجہے کیسے بہیجا آپ نے فرمایا تو اوسکو بیچڈال اور اوسکی قیمت کام مین لا عن ابن شہاب
بہذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر ان عمر رای علی
رجل من عطارد حلۃ من دیباج او حریر فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اشتریتہ
فقال انما یلبس ہذہ من لا خلاق لہ فاہدی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
حلۃ سیراء فارسل بہا الی قال قلت ارسلت بہا الی وقد سمعتک قلت فیہا ما قلت
قال انما بعثت بہا الیک لتستمتع بہا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ایک شخص کو عطارد کے اولاد مین سے قبا پہنے دیکہا دیبا
کی یا حریر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اسکو خرید لیجیے آپ نے فرمایا یہہ
وہ پہنے گا جسکو آخرت مین حصہ نہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ
آیا آپ نے اوسکو میرے پاس بہیجدیا مین نے عرض کیا یہ جوڑا آپ نے مجہے بہیجا اور مین آپ سے سن چکا
ہون جو آپ نے اوس کے باب مین فرمایا تہا آپ نے فرمایا مین نے اس لیے بہیجا کہ تو اس سے فائدہ اوٹہاوے
(بیچکر) عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان عمر رضی اللہ تعالے
عنہ رای علی رجل من آل عطارد بمثل حدیث یحیی بن سعید غیر انہ قال انما
بعثت بہا الیک لتنتفع بہا ولم ابعث بہا الیک لتلبسہا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اس مین یہ ہے کہ مین نے تم کو اس لیے بہیجا کہ تم اس سے فائدہ اوٹہاو اور اسلیے نہین بہیجا کہ تم
پہنو عن یحیی بن ابی اسحاق قال قال لی سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہما فی الاستبرق قال قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منہ فقال سمعت عبد اللہ
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما یقول رای عمر رضی اللہ تعالی عنہ علی رجل حلۃ
من استبرق فاتی بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحو حدیثہم غیر انہ

قال فقال إنما بعثت بها إليك لتصيب بها مالا ترجمہ یحیی بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے
سالم بن عبداللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیبا ہے اور سخت اور سالم نے کہا
میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا
ایک شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے
کہ میں نے تجھے اسلیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے **عن** عبد الله مولى أسماء بنت
أبي بكر وكان خال ولد عطاء قال أرسلتني أسماء إلى عبد الله بن عمر رضي الله تعالى
عنه فقالت بلغني أنك تحرم أشياء ثلاثة العلم في الثوب وميثرة الأرجوان
وصوم رجب كله فقال لي عبد الله أما ما ذكرت من رجب فكيف بمن يصوم الأبد
وأما ما ذكرت من العلم في الثوب فإني سمعت عمر بن الخطاب رضي الله تعالى
عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنما يلبس الحرير من
لا خلاق له فخفت أن يكون العلم منه وأما ميثرة الأرجوان فهذه ميثرة عبد الله
فإذا هي أرجوان فرجعت إلى أسماء رضي الله تعالى عنها فخبرتها فقالت هذه
جبة رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخرجت إلي جبة طيالسة كسروانية لها
لبنة ديباج وفرجيها مكفوفين بالديباج فقالت هذه كانت عند عائشة
رضي الله تعالى عنها حتى قبضت فلما قبضت قبضتها وكان النبي صلى الله عليه
وسلم يلبسها فنحن نغسلها للمرضى نستشفي بها ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے جو مولی تھا
اسماء بنت ابی بکر کا اور ماموں تھا عطا کے لڑکے کا اوس نے کہا مجکو اسماء نے عبداللہ بن عمر
کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس
میں ریشمی نقش ہوں دوسرے ارجوان (یعنے سرخ ڈھڈھانا) زین پوش کو تیسرے تمام رجب کے مہینے
میں روزے رکھنے کو تو عبداللہ بن عمر نے کہا رجب کے مہینے کے روزونکو کون حرام کہیگا جو شخص ہمیشہ
روزے رکھیگا (عبداللہ بن عمر ہمیشہ روزہ باستثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور انکا مذہب
یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کے ریشمی نقشوں کا تو میں نے حضرت عمر رض سے سنا
وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حریر وہ پہنیگا

جسکو آخرت مین حصہ نہین تو مجہے ڈر ہوا کہین نقشی کپڑا بہی حریر نہ ہو اور ارجوانی زین پوش تو خود عبد اللہ کا زین پوش ارجوانی ہے یہ سب مین نے جاکر اسماء سے کہا اونہونے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ موجود ہے پہر اُنہون نے ایک جبہ نکالا کالی چادرون کا اون کی کسروانی (منسوب ہے طرف کسریٰ کی یعنے بادشاہ فارس کی) جسکا گریبان دیباکا تہا اور اُس کے دامنون پر سنجاف تہے دیباج کے اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پاس تہا اون کی وفات تک جب وہ مر گئین تو یہ جبہ مین نے لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پہنا کرتے تہے اب ہم اوسکو دہوکر اسکا پانی بیمارون کو پلاتے ہین شفا کے لیے (سنجاف حریر یعنے ریشم کی چار اونگل تک درست ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث مین آتا ہے (نووی) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُوْلُ اَلَا لَا تُلْبِسُوْا نِسَائَكُمُ الْحَرِيْرَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهٗ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر خطبہ پڑہتے تہے اور کہتے تہے خبردار ہو اے لوگو مت پہناؤ اپنی عورتون کو ریشمی کپڑے کیونکہ مین نے سُنا حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ سے وہ کہتے تہے مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی اوسکو دنیا مین پہنیگا وہ آخرت مین نہین پہنے گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ ابن الزبیر کا مذہب ہے اوسکے بعد اجماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتون کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور مین ہے کہ سونا اور حریر حرام ہے میری امت کے مردون پر اور حلال ہے عورتون کے لیے انتہے مختصراً **عَنْ** اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيْجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اَبِيْكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوْسَ الْحَرِيْرِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لَبُوْسِ الْحَرِيْرِ قَالَ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هُوَ فِي الْكِتَابِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ اِصْبَعَيْهِ **ترجمہ** عثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضے اللہ تعالی عنہ نے ہمکو لکہا ہم آذربیجان مین تہے (وہ ایک ملک ہے ایران مین) اے عتبہ بن فرقد

یہ جو مال تیرے پاس ہو نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو اون کے
ٹھکانوں مین جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے مین (یعنے بغیر طلب کے اون کو پہنچا دے) اور بچے
تم عیش کرنے سے اور مشرکوں کی وضع سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے مگر اتنا اور اوٹھایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی اونگلی کو اور ملا لیا اونکو یعنے دو انگل حریر اگر حاشیہ میں
یا اور کہین لگا ہو تو درست ہی عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِی الْحَرِیْرِ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ کُنَّا مَعَ عُتْبَۃَ بْنِ فَرْقَدٍ
فَجَآءَنَا کِتَابُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ اِلَّا مَنْ لَّیْسَ لَہٗ مِنْہُ شَیْءٌ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا ھٰکَذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَیْہِ
اللَّتَیْنِ تَلِیَانِ الْاِبْھَامَ فَرَاَیْتُھُمَا اَزْرَارَ الطَّیَالِسَۃِ حَتّٰی رَاَیْتُ الطَّیَالِسَۃَ
ترجمہ ابو عثمان سے روایت ہی ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تہے تو حضرت عمر کا فرمان آیا اوس میں لکہا
تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہنے گا حریر مگر وہ شخص جسکو آخرت مین کچہ ملنے
والا نہین مگر اتنا درست ہی اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دونو انگلیون سے جو انگوٹہے کے پاس ہین
جتنے گھنڈیان ہوتی ہین طیالسہ کی یہ مین نے طیالسہ کو دیکہا (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور
اور وہ سیاہ چادرین ہین عرب کی) عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا
مَعَ عُتْبَۃَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ
النَّھْدِیِّ قَالَ جَآءَنَا کِتَابُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِیْجَانَ مَعَ عُتْبَۃَ
ابْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْحَرِیْرِ اِلَّا ھٰکَذَا
اِصْبَعَیْنِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَمَا عَتَّمْنَا اَنَّہٗ یَعْنِی الْاَعْلَامَ ترجمہ ابو عثمان نہدی سے
روایت ہی ہمارے پاس حضرت عمر کی کتاب آئی اور ہم آذربیجان مین تہے عتبہ بن فرقد کے
ساتہہ یا شام مین تہے اوس مین یہ لکہا تہا اما بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگل کے برابر تو ہم نے دیر نہین کی سمجہنے مین کہ مراد آپ کی نقش ہین
عَنْ قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ اَبِیْ عُثْمَانَ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

خطب بالجابية فقال نهى نبي الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير إلا موضع إصبعين
أو ثلاث أو أربع **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے)
تو کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگل یا تین یا چار انگل کے برابر **عن**
قتادة بهذا الإسناد مثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى
عنه يقول لبس النبي صلى الله عليه وسلم يوما قباء من ديباج أهدي له ثم أوشك أن
نزعه فأرسل به إلى عمر بن الخطاب فقيل قد أوشك ما نزعته يا رسول الله فقال نهاني
عنه جبريل عليه الصلاة والسلام فجاءه عمر رضي الله تعالى عنه يبكي فقال يا رسول
الله كرهت أمرا وأعطيتنيه فما لي فقال إني لم أعطكه لتلبسه إنما أعطيتكه تبيعه
فباعه بألفي درهم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیبا
کی قبا پہنی جو تحفہ آئی تھی آپکے پاس پھر آپنے اسیوقت نکال ڈالی اور حضرت عمر کو بھیجدی لوگوں نے کہا آپنے
تو ابھی نکال ڈالی یا رسول اللہ آپنے فرمایا جبرئیل نے مجھکو منع کیا یہ سنکر حضرت عمر روتے ہوئے آپکے
پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ جس چیز کو آپنے ناپسند کیا وہ مجکو دی میرا کیا حال ہوگا آپ نے
فرمایا میں نے تمکو پہننے کو نہیں دی میں نے اسلیے دی کہ تم اوسکو بیچڈالو پھر حضرت عمر نے وہ دو ہزار
درم کو بیچی **عن** علي رضي الله تعالى عنه قال أهديت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم حلة سيراء فبعث بها إلي فلبستها فعرفت الغضب في وجهه فقال إني لم أبعث
بها إليك لتلبسها إنما بعثت بها إليك لتشققها خمرا
بين النساء **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا آپ نے وہ مجھے بھیجدیا میں نے اوسکو پہنا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو غصہ پایا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اسلیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ
پھاڑ کر اپنی عورتوں کے سربند بنا دے **عن** أبي عون بهذا الإسناد في حديث
معاذ فأمرني فأطرتها بين نسائي وفي حديث محمد بن جعفر فأطرتها بين نسائي ولم
يذكر فأمرني **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** علي رضي الله تعالى عنه أن
أكيدر دومة أهدى إلى النبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فأعطاه عليا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال شققتہ خمرا بین الفواطم وقال ابو بکر و ابو کریب بین النسوۃ
ترجمہ حضرت علی رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اکیدر دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا آپنے وہ مجکو دیدیا اور فرمایا اسکو پھاڑ کر سربندہیں بنادے تینوں فاطمہ
کے (ایک فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالیشان صاحبزادی دوسری فاطمہ بنت اسد
حضرت علی کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی ہو اللہ تعالے ان سب سے اور ہمارا حشر اُن کے
غلاموں میں کرے) **ف** دومہ ایک شہر تہا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہان کے حاکم کو اکیدر
کہتے تہے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتقاد رکہتا تہا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان
ہوکر اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر رہا اور خالد بن الولید نے اسکو قتل کیا ابو بکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ
کی خلافت مین **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کسانی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فخرجت فیہا فرأیت الغضب فی وجہہ قال فشققتہا
بین نسائی **ترجمہ** امیر المومنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا مجہے دیا مین پہنکر نکلا تو آپ کو غصہ پایا پہر مین نے اسکو پہاڑ کر
عورتوں کو دے دیا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الی عمر بجبۃ سندس فقال عمر بعثت بہا الی وقد قلت فیہا ما قلت
قال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا انما بعثت بہا الیک لتنتفع بثمنہا **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ایک جبہ بہیجا سندس کا اور جو
ایک ریشمی کپڑا ہے حضرت عمر نے کہا آپنے مجکو بہیجا اور آپ ایسا ایسا فرما چکے مین اس کے باب مین
آپنے فرمایا مین نے تمکو پہننے کے لیے نہین بہیجا بلکہ اسلیے کہ تم اوسے بیچکر اوسکی قیمت سے فائدہ اوٹہا
عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس
الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ **ترجمہ** حضرت انس رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا مین حریر پہنے گا وہ آخرت مین اسکو نہ پہنے گا **عن**
ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر
فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عقبۃ بن

ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج
حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا کالکارہ لہ ثم
قال لا ینبغی ھذا للمتقین **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک قبا آئی حریر کی تحفہ مین آپ نے اوسکو پہنا اور نماز پڑہی اوس مین پہر نماز سے فارغ
ہوکر اوسکو زور سے اوتارا جیسے برا جانتے ہین اوسکو پہر فرمایا یہ پرہیزگارون کے لائق نہین **عن**
یزید بن ابی حبیب بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اباحۃ
لبس الحریر للرجل اذا کان بہ حکۃ او نحوھا مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست
ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی
القمص الحریر فی السفر من حکۃ کانت بھما او وجع کان بھما **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام
کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر مین اسوجہ سے کہ انکو خارش ہوگئی تہی یا اور کچہ مرض تہا **عن** سعید
بھذا الاسناد ولم یذکر فی السفر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس قال
رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او رخص للزبیر بن العوام وعبد الرحمن
ابن عوف فی لبس الحریر لحکۃ کانت بھما **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اوس مین صرف خارش
کا ذکر ہے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس ان
عبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما شکوا الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم القمل فرخص لھما فی قمص الحریر فی غزاۃ لھما **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤن کی آپ نے اون دونون کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی
جہاد کے سفر مین **ف** نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست
ہے اور مالک کے نزدیک درست نہین اور یہ حدیث اونپر حجت ہے **باب** النھی
عن لبس الرجل الثوب المعصفر کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہین ہے **عن**

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیکھا کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافرون کے کپڑے ہین انکو مت پہن **عن** یحییٰ بن ابی کثیر بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ اُمُّکَ اَمَرَتْکَ بِھٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُھُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْھُمَا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر کسم مین رنگے ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری ماں نے تجھے ایسا حکم دیا ہے مین نے کہا مین انکو دہو ڈالتا ہون آپنے فرمایا جلا دے انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم مین رنگے ہوئے کپڑون مین تو جمہور علماء انکا پہننا مباح کہتے ہین اور شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک کا یہی قول ہے اور بعضون نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثین شاید نہین پہونچین ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی نے باسناد صحیح شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہو اور میرا قول چھوڑ دو انتہے مختصراً **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُبْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّھَبِ وَعَنْ قِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ فِی الرُّکُوْعِ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قسی (ایک ریشمی کپڑا ہے) اور کسم مین رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع مین قرآن پڑہنے سے **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ نَھَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَۃِ وَاَنَا رَاکِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّھَبِ وَالْمُعَصْفَرِ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع مین قرآن مجید پڑہنے سے اور سونا اور کسم مین رنگا ہوا کپڑا پہننے سے **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ

بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ ترجمہ
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی
انگوٹھی پہننے سے اور قسی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قرارت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے

باب فَضْلِ لِبَاسِ الْحِبَرَةِ یمن کی چادروں کی فضیلت **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْ أَعْجَبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ ترجمہ قتادہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے ہمنے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا پسند تھا انہوں نے کہا
یمن کی چادر (جو کارٹی دار مخطط ہوتی ہے واقعہ یمن یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے)
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْحِبَرَةُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالِاقْتِصَارِ
عَلَى الْغَلِيظِ مِنْهُ موٹا جھوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس میں **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا
غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ ترجمہ ابوبردہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا پاس گیا انہوں نے ایک موٹا تہبند نکالا
جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمل جسکو ملبدہ کہتے ہیں ہر قسم کہاتی اسکی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ان دونو کپڑوں میں ہوئی **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا إِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِي هٰذَا قُبِضَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ إِزَارًا غَلِيظًا ترجمہ ابوبردہ سے
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے میرے سامنے ایک تہبند اور ایک کمل پیوند لگا ہوا
نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی **عَنْ** أَيُّوبَ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزَارًا غَلِيظًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں موٹا تہبند مذکور ہے **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِّنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو نکلے اور آپ ایک کمل اوڑہے تہے جسپر پالان کی تصویرین
بنی ہوئی تہین کالے بالون کا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تہا اوس کے اندر
کہجور کی چہال بہری تہی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچہونا جسپر آپ سوتے
تہے چمڑے کا تہا اوسکے اندر کہجور کی چہال بہری تہی **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ضِجَاعُ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **بَابُ** جَوَازِ اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ قالین یا سوزنیون کا بیان **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اَتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا
قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُونُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
جب مینے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا تونے سوزنیان بنائین مین نے کہا
ہمارے پاس سوزنیان کہان آپنے فرمایا اب قریب ہوگی (جب ملک فتح ہونگے اور مسلمان مالدار ہو
جاوینگے پہر ایسا ہی ہوا یہ آپ کا معجزہ ہے) **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَ
اَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُونُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَاَتِي نَمَطٌ فَاَنَا اَقُولُ نَحِّيهِ
عَنِّي وَتَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُونُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے جب مینے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس سوزنیان
ہین مین نے کہا ہمارے پاس سوزنیان کہان آپنے فرمایا اب ہوجاوینگی جابر نے کہا میری بی بی کے
پاس ایک سوزنی ہے مین کہتا ہون دور کر اوسکو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اب سوزنیان ہونگی (تو جابر اوسکو دور کرتے تہے مگر وہ جانتے کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی **عَنْ** سُفْيَانَ

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فَكَانَ لِعَادَ عَهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** كَرَاهِيَةِ مَا زَادَ عَلَى

الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے **عَنْ**

(فراش الرجل) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ

وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا

اوسکی بی بی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا **ف** یعنی

بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان اونپر جلوس کریگا مقصود

حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بقصد کبر اور فخر ہو تو

حرام ہے **بَابُ** تَحْرِيْمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے **عَنْ**

ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ

خُيَلَاءَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ تعالی (قیامت کے دن) اوس شخص کیطرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے غرور

سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ يَجُرُّ

ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثِيَابَهُ

ترجمہ ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى

رَجُلًا يَجُرُّ اِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهُ فَاِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ فَعَرَفَهُ

ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيَّ

هاتين يقول من جر ازاره لا يريد بذلك الا المخيلة فان الله لا ينظر اليه يوم القيمة **ترجمه**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں
نے پوچھا تو کس قبیلہ کا ہے اوس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا ابن عمر نے اوسکو پہچانا تو کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اپنے اندونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی ازار
لٹکا دے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اوس کیطرف نہ دیکھیگا **عن** ابن عمر رضی
الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله غير ان في حديث ابي يونس عن
مسلم ابي الحسن وفي روايتهم جميعا من جر ازاره ولم يقولوا ثوبه **ترجمه** وہی جو اوپر
گذرا **عن** محمد بن عباد بن جعفر يقول امرت مسلم بن يسار مولى نافع بن عبد الحارث
ان يسال ابن عمر رضي الله تعالى عنه وانا جالس بينهما اسمعت من النبي صلى الله
عليه وسلم في الذي يجر ازاره من الخيلاء شيئا قال سمعته يقول لا ينظر الله اليه
يوم القيامة **ترجمه** محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولے
تھے نافع بن عبد الحارث کے ابن عمر سے پوچھنے کا اور میں اون دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا کیا تمنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اوس شخص کے باب میں جو اپنی تہبند غرور سے لٹکا دے
اونہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی اوسکی طرف نہ دیکھیگا قیامت کے دن
عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال مررت على رسول الله صلى الله عليه
وسلم وفي ازاري استرخاء فقال يا عبد الله ارفع ازارك فرفعته ثم قال زد فزدت
فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الى اين فقال انصاف الساقين **ترجمه** ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا اور میری ازار
لٹک رہی تھی آپنے فرمایا اے عبد اللہ اپنی ازار اونچی کر میں نے اوٹھا لی آپنے فرمایا اور اونچی
کر میں نے اور اونچی کی پھر میں برابر اوٹھاتا رہا یہانتک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا کہانتک اوٹھا دی
آپنے فرمایا پنڈلی کے نصف تک **عن** محمد وهو ابن زياد قال سمعت ابا هريرة
رضي الله تعالى عنه وراى رجلا يجر ازاره فجعل يضرب الارض برجله
وهو امير على البحرين وهو يقول جاء الامير جاء الامير قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان

اللہ لا ینظر الیٰ من یجر ازارہ بطرا **ترجمہ** محمد بن زیاد سے روایت ہے مین نے ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اونہون نے دیکھا ایک شخص کو اپنے تہبند لٹکائے ہوئے اور مارنے
لگا زمین کو اپنے پاؤن سے وہ امیر تہا بحرین پر اور کہتا تہا امیر آیا امیر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اللہ نہین دیکہے گا اس شخص کو جو اپنے ازار غرور سے لٹکاوے **عن** شعبۃ
بھذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر کان مروان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یستخلف
اباھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفی حدیث ابن مثنی کان ابوھریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ یستخلف علی المدینۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے
کہا اسبال یعنے لٹکانا ازار اور قمیص اور عمامہ سب مین ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنون سے نیچے جائز
نہین اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے
غرور سے لیکن عورتون کو اسبال درست ہے اور مستحب ہے کہ قمیص اور ازار دونون نصف ساق تک
ہون لیکن ٹخنون تک بہی جائز ہے **باب** تحریم التبختر فی المشی مع اعجابہ
بثیابہ کپڑون وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی قد اعجبتہ جمتہ
وبرداہ اذ خسف بہ الارض فھو یتجلجل فی الارض حتی تقوم الساعۃ **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص
جا رہا تہا وہ اپنے بالون اور چادر پر اتراتا آخر زمین مین دہنسایا گیا پہر وہ قیامت تک اوسی مین اترتا
جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت مین ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت مین تہا) **عن** ابی
ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو ھذا **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال بینما رجل یتبختر یمشی فی بردیہ قد اعجبتہ نفسہ فخسف اللہ بہ
الارض فھو یتجلجل فیھا الیٰ یوم القیامۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اکڑ رہا تہا چلنے مین اپنی دو چادرون مین
اور اترا رہا تہا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو زمین مین دہنسا دیا پہر وہ قیامت تک اوسی مین گہستا چلا جاتا ہے

عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة رضي الله تعالى عنه عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم بينما رجل يتبختر في بردين ثم ذكر مثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ان رجلا ممن كان قبلكم يتبختر في حلة ثم ذكر مثل حديثهم **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین چادرون کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے **باب** تحريم خاتم
الذهب على الرجال سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى
عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن خاتم الذهب **ترجمہ** ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے
عن شعبة بهذا الاسناد وفي حديث ابن مثنى قال سمعت النضر بن انس
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنه ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم راى خاتما من ذهب في يد رجل فنزعه فطرحه وقال
يعمد احدكم الى جمرة من نار فيجعلها في يده فقيل للرجل بعد ما ذهب رسول
الله صلى الله عليه وسلم خذ خاتمك انتفع به قال لا والله لا آخذه ابدا وقد
طرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ مین
آپ نے اوتار کر پھینک دی اور فرمایا تم مین سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے انگارے کا پھر اوسکو
اپنے ہاتھ مین لے لیتا ہے جب آپ تشریف لے گئے تو لوگون نے اوس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی
اٹھا لے اور اوس سے نفع حاصل کر (یعنے اوس کی قیمت سے) وہ بولا قسم خدا کی مین اوسکو ہاتھ نہین
لگانے کا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا (سبحان اللہ صحابہ کا تقوے اور اتباع
اس درجہ کو پہونچا تھا اگر وہ اٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا) **عن** عبد الله رضي الله تعالى
عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اصطنع خاتما من ذهب فكان يجعل
فصه في باطن كفه اذا لبسه فصنع الناس ثم انه جلس على المنبر فنزعه

فَقَالَ اِنِّی کُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰی بِهٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ
لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ لِیَحْیٰی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اسکا نگ آپ ہتھیلی کیطرف
رکہتے جب پہنتے پہر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اوتار ڈالی اور فرمایا مین اس انگوٹھی
کو پہنتا تہا اور اسکا نگ اندر کیطرف رکہتا پہر پہینک دیا اوسکو اور فرمایا قسم خدا تعالی کی اب مین
اسکو کبہی نہین پہنون گا یہ دیکہکر لوگون نے بہی اپنی انگوٹہیان پہینکدین **ف** نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹہی عورت کو درست ہے اور مردون کو
حرام ہے مگر ابن حزم سے اوسکی اباحت منقول ہے اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہین ہے
اور یہ دونون مذہب باطل ہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا
الْحَدِیْثِ فِیْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهٗ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰی
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹہی آپ کے داہنے ہاتہہ مین تہی ۔
عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاتَمِ
الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَكَانَ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ
كَانَ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثُمَّ كَانَ فِیْ یَدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
ثُمَّ كَانَ فِیْ یَدِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَتّٰی وَقَعَ مِنْهُ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ حَتّٰی وَقَعَ فِیْ بِئْرٍ وَلَمْ یَقُلْ مِنْهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹہی بنائی وہ
آپکے ہاتہہ مین تہی پہر ابو بکر کے ہاتہہ مین رہی پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ہاتہہ مین
رہی پہر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتہہ مین رہی پہر اون کے ہاتہہ سے اریس کے کنوے
مین گر گیے اوس انگوٹہی کا نقش یہ تہا محمد رسول اللہ **ف** جس روز سے یہ انگوٹہی گر
گئی اوسی زمانہ سے خلافت مین خلل پڑا اور فتنے شروع ہوے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹہی پر نقش
کرنا درست ہے اور نقش مین اللہ کا نام لکہنا بعضون نے اسکو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے

(الزوی) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال اتخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ذہب ثم القاہ ثم اتخذ خاتما من ورق ونقش فیہ محمد رسول اللہ وقال لا ینقش احد علی نقش خاتمی ہذا وکان اذا لبسہ جعل فصہ مما یلی بطن کفہ وہو الذی سقط من معیقیب فی بئر اریس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پہر اوسکو پہینک دیا اور چاندی کی بنائی اور سپر کندہ تہا محمد رسول اللہ اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی مین یہ کندہ نہ کرا دے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اسکا نگینہ اندر کیطرف رکہتے وہی انگوٹھی معیقیب کو ہاتہہ سے بیر اریس مین گر گئی **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ وقال للناس انی اتخذت خاتما من فضۃ ونقشت فیہ محمد رسول اللہ فلا ینقش احد علی نقشہ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنائی چاندی کی اور اسمین کہدوایا محمد رسول اللہ اور لوگون سے فرمایا کہ مین نے ایک انگوٹھی بنائی ہے چاندی کی اور اس مین محمد رسول اللہ کہدوایا ہے تو کوئی اپنی مہر مین یہ نہ کہدا وے **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا ولم یذکر فی الحدیث محمد رسول اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی الروم قال قالوا انہم لا یقرؤن کتابا الا مختوما قال فاتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من فضۃ کانی انظر الی بیاضہ فی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقشہ محمد رسول اللہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے جب ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکہنے کا لوگون نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہین پڑہتے ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا مین اوس کی سفیدی کو دیکہہ رہا ہون آپ کے ہاتہہ مین اوسپر نقش تہا محمد رسول اللہ **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اراد ان یکتب الی العجم فقیل لہ ان العجم لا

يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوا عرب کے اور لوگوں کو) لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اوسپر مہر نہ ہو پھر آپنے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں آپکے ہاتھ میں اوسکی سفیدی دیکھ رہا ہوں **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةُ فِضَّةٍ وَنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کسری (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اوسپر مہر نہ ہو آخر آپنے انگشتری بنوائی جسکا حلقہ چاندی کا تھا اور اوسمیں نقش تھا محمد رسول اللہ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ اَبْصَرَ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہنیں پھر آپنے اپنی انگوٹھی پھینک دی لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اوتار کر پھینکدیں (یعنے سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ يَوْمًا وَّاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَّرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرِقٍ وَّكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی

اور اسکا نگینہ حبشی تہا (یعنے عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن مین ہے اور بعضون نے کہا کہ حبشی سے
مراد سیاہ ہو یعنے سیاہ عقیق کا) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهٖ فِيْهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ
فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهٗ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی
پہنی چاندی کی — داہنے ہاتھ مین اور اسکا نگینہ آپ اندر کو ہتھیلی کیطرف رکھتے **عَنْ** يُوْنُسَ
ابْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهٖ وَ
اَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی
اِس اونگلی مین تہی اور بائین ہاتھ کی خنصر کو تبلایا (یعنے چہنگلیا کو) **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ نَهَانِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهٖ
اَوِ الَّتِيْ تَلِيْهَا لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِيْ اَيِّ الثِّنْتَيْنِ وَنَهَانِيْ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوْسٍ عَلَى
الْمَيَاثِرِ قَالَ فَاَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُؤْتٰى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيْهَا شِبْهُ كَذَا
وَاَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَآءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الْاُرْجُوَانِ
ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس انگلی مین اور اس کے پاس والی مین انگوٹھی پہننے سے (عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد
نرہا کونسی دو انگلی بتلائی) دوسری روایت مین ہے کہ سبابہ اور وسطیٰ کو تبلایا یا وسطے اور اُس
کے پاس والی کو) اور منع کیا مجکو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشون پر بیٹھنے سے اونہون
نے کہا قسی تو وہ کپڑے ہین خاندار جو مصر سے آتے ہین اور شام سے زین پوش وہ ہے جو عورتین
کجاوون پر بچہاتین ہین اپنے خاوندون کے لیے جیسے ارغوانی چادرین **عَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ نَهٰى
اَوْ نَهَانِيْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم اَنْ اَتَخَتَّمَ فِی اِصْبَعِیْ ھٰذِہٖ اَوْ ھٰذِہٖ قَالَ فَاَوْمٰی اِلَی الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِیْھَا **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی مین یا اس انگلی مین انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اوس کے پاس والی انگلی کیطرف کیونکہ یہ انگلیان ہر کام مین شریک ہوتی ہین اور انگوٹھی سے حرج ہو گا البتہ چھنگلیا الگ رہتی ہے اوسی مین انگوٹھی پہننا بہتر ہے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انگوٹھی داہنی اور بائین دونون ہاتھ مین پہننا جائز ہے اور کسی مین کراہت نہین لیکن افضل کیا ہے اوس مین خلاف ہی

باب اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ جوتی پہننا مستحب ہی **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ غَزَوْنَاھَا یَقُوْلُ اسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَایَزَالُ رَاکِبًا مَّا انْتَعَلَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر مین جسمین ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے جوتیان بہت پہنا کرو کیونکہ جوتی سے آدمی سوار رہتا ہے یعنے مثل سوار کے پاؤن کو تکلیف نہین پہنچتی

باب اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النَّعْلِ فِی الْیُمْنٰی اَوَّلًا وَّالْخَلْعِ مِنَ الْیُسْرٰی اَوَّلًا وَکَرَاھَۃِ الْمَشْیِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ پہلے داہنا جوتا پہنو اور پہلے بایان اتارے اور صرف ایک جوتا پہنکر چلنا مکروہ ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَاْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْیُنْعِلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْھُمَا جَمِیْعًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے پاؤن سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائین سے شروع کرے اور چاہیے کہ دونون کو پہنے یا دونون اتار ڈالے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْشِ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ لِیُنْعِلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْھُمَا جَمِیْعًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے ایک جوتا پہنکر نہ چلے بلکہ دونون پہنے یا دونون اتار ڈالے ورنہ پاؤن مین موچ آجانے کا احتمال ہے اور بدنمائی ہے **عَنْ** اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی جَبْھَتِہٖ فَقَالَ اَلَا اِنَّکُمْ تَحَدَّثُوْنَ اَنِّیْ اَکْذِبُ عَلٰی

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَهْتَدُوْا وَاَضِلُّ اَلَا اِنِّیْ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَهَا
ترجمہ ابورزین سے روایت ہو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھہ اپنی
پیشانی پر مارا پھر کہا تم کہتے ہو کہ مین جھوٹ بولتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ
اور مین گمراہ ہون خبردار رہو مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی
آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے
جبتک اوسکو درست نہ کرے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ الْمَعْنٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بابُ** النَّهْیِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ
وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے مین احتباء کرنے کی ممانعت **عَنْ**
جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ
بِشِمَالِہٖ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ کَاشِفًا
عَنْ فَرْجِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بائین ہاتھہ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہنکر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے
ف جسکو عرب مین اشتمال صماء کہتے ہین یعنے کسی طرف سے کپڑا اٹھا نہ ہو اور سارے بدن کو
ڈھانپ لیوے ایک ہی کپڑے سے اس سے منع کیا کیونکہ اس مین آدمی مثل قیدی کے ہو جاتا ہے اور
کپڑا ہٹانا اوڑھانا یا ہاتھہ نکالنا دشوار ہو جاتا ہے **ف** یا گوٹ مارکر بیٹھنے سے ایک کپڑے
مین اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جسکو احتبا کہتے ہین یہ ایک کپڑے مین منع ہے ستر کھلنے کے خیال
سے اور کئی کپڑے ہون یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِہٖ فَلَا یَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰی
یُصْلِحَ شِسْعَہٗ وَلَا یَمْشِ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدَةٍ وَلَا یَاْکُلْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ
وَلَا یَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہنکر نہ چلے جب تک اُسکا

تسمہ درست نہ کرے اور ایک موزہ پہنکر نہ چلے اور بائین ہاتھ سے نہ کہاوے اور ایک کپڑے مین گوٹ
مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صماء نہ کرے (اسکے معنے اوپر بیان ہو چکے) عن جابر رضی اللہ
تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی
ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وھو مستلق علی ظہرہ ترجمہ
جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور
گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے مین اور ایک پاؤن دوسرے پر رکہنے سے چت لیٹ کر (کیونکہ ستر
کہلنے کا ڈر ہے) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یحدث ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمش فی نعل واحدۃ ولا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل
بشمالک ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی الاخری اذا استلقیت ترجمہ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چل ایک جوتے مین اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک
تہبند مین اور مت کہا بائین ہاتھ سے اور مت اشتمال صماء کر اور مت رکہہ اپنا ایک پاؤن دوسرے پر چت لیٹ کر (ایسی صورت
مین ہو جب تہبند باندھے ہو کیونکہ اس حالت مین ستر کہلنے کا ڈر ہے اور جو ستر کہلنے کا خوف نہ ہو یا پائجامہ
پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤن دوسرے پر رکہنا درست ہے اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
بہی ثابت ہے) عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یستلق احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری ترجمہ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم
مین سے چت نہ لیٹے ایک پاؤن دوسرے پر رکہکر عن عباد بن تمیم عن عمہ رضی اللہ
تعالی عنہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی
رجلیہ علی الاخری ترجمہ عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ بن زید بن عاصم) سے سنا
انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا چت لیٹے ہوئے مسجد مین ایک پاؤن دوسرے
پر رکہے ہوئے عن الزہری بہذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

باب نہی الرجل عن التزعفر مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران مین رنگا
ہوا کپڑا پہننا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نَهٰی عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَیْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ یَعْنِیْ لِلرِّجَالِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنے مردون کو **عن** اَنَسٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
منع کیا آپ نے مرد کو زعفران کے رنگ سے **باب** اِسْتِحْبَابِ خِضَابِ الشَّیْبِ ترجمہ بڑھاپے مین
بالون پر خضاب کرنا مستحب ہے **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ اَوْ جَاءَ عَامَ
الْفَتْحِ اَوْ یَوْمَ الْفَتْحِ وَرَاْسُهٗ وَلِحْیَتُهٗ مِثْلُ الثَّغَامِ اَوِ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاُمِرَ بِهٖ اِلٰی نِسَائِهٖ قَالَ
غَیِّرُوْا هٰذَا بِشَیْءٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال مکہ
فتح ہوا آئے انکا سر اور انکی ڈاڑہی ثغامہ کیطرح سفید تہی (ثغامہ ایک گہانس ہے سفید) آپ
نے اونکی عورتون کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اُتِیَ بِاَبِیْ قُحَافَةَ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْیَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ
بَیَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیِّرُوْا هٰذَا بِشَیْءٍ وَّاجْتَنِبُوا السَّوَادَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بچو سیاہی سے **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری
خضاب نہین کرتے تو تم انکا خلاف کرو **ف** اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ
کی عادات اور لباس اور وضع مین حتے المقدور کافرون کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک
قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکہنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہہ
نہایت ذلت اور بیغیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنین اور اندہا دہند اون کی وضع
اور روش اختیار کرین۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے اون لوگون کا جو نصاری کی تقلید لباس اور
وضع مین جائز خیال کرتے ہین **نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا ابو قحافہ ابو بکر کے باپ تہے انکا
نام عثمان تہا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب
عورت اور مرد دونون کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضون کے نزدیک
مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا بعضے کہتے ہین خضاب

کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے ابن عمر اور ابو ہریرہ زرد خضاب کرتے حنا اور
وسمہ سے اور زعفران سے بہی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بہی کیا ہے اون مین سے
ہین حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابن سیرین اور ابو بردہ رضے اللہ عنہم
انتہے مختصراً

باب تَحْرِيمِ تَصْوِيرِ صُورَةِ الْحَيَوَانِ جانور کی صورت بنانا حرام ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِيْ سَاعَةٍ يَاْتِيْهِ فِيْهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَاْتِهِ وَفِيْ يَدِهٖ عَصًا فَاَلْقَاهَا مِنْ يَدِهٖ وَقَالَ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلَا رُسُلُهٗ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هٰهُنَا فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَجَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتَنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَاْتِ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جبریل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنیکا ایک وقت مین پہر وہ وقت آگیا اور جبریل علیہ السلام نہ آئے اُسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ مبارک مین ایک لکڑی تہی آپنے اُسے پہینک دیا اور فرمایا اللہ تعالی اپنا وعدہ خلاف نہین کرتا نہ اوس کے ایلچی وعدہ خلاف کرتے ہین پہر آپنے ادہر ادہر دیکھا تو ایک پلّہ کتے کا تخت کے تلے دکھلائی دیا آپنے فرمایا اے عائشہ یہ پلّہ کب آیا اسجگہہ انہون نے کہا قسم خدا کی مجہکو خبر نہین پہر آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اوسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے مجہہ سے وعدہ کیا تہا اور مین تمہاری انتظار مین بیٹہا تہا لیکن تم نہین آئے اونہون نے کہا یہ کتا جو تمہارے گہر مین تہا اوسنے مجہکو روک رکہا تہا ہم اوس گہر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا ہو یا صورت

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جاندار کی صورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے مین ہو یا فرش مین یا روپیہ یا اشرفی مین یا پیسہ مین یا برتن مین یا دیوار مین البتہ درخت یا پالان یا اُن چیزون کی جنمین جان نہین صورت بنانا حرام نہین ہے اور جس چیز مین تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے مین پہنی جاوے یا عمامہ پر ہو جو

ذلیل نہین تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہہ پر ہو جیسے بچھونے پر جو روندا جاوے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام نہین ہے لیکن اس مین کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بہی فرشتے گھر مین آوین گے یا نہین اور ہمارے نزدیک کوئی فرق نہین اوس صورت مین جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علماء صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور بعض سلف نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اوسکا رکہنا حرام نہین ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس پردے پر خفا ہوے اوسپر بے سایہ تصویرین تہین اور احادیث مطلق ہین اون مین کسی صورت کی تخصیص نہین ہے اور بعضون کے نزدیک کپڑے پر جو نقش ہون تصویرون کے وہ درست ہین اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہو لیکن اجماع ہے اون تصویرون کی حرمت پر جو سایہ دار ہون اور اونکا توڑنا واجب ہے قاضی نے کہا اون مین سے بچون کی گڑیان مستثنی ہین اون کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڑیون کا بہی خرید کرنا اپنے بچے کے لیے مکروہ رکہا ہے اور بعضون نے کہا کہ گڑیون سے کہیلنے کی بہی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہوگئی واللہ اعلم انتہے

عن ابی حازم بھذا الاسناد ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام وعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتیہ فذکر الحدیث ولم یطولہ کتطویل ابن ابی حازم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

عن میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبح یوما واجما فقالت میمونۃ یا رسول اللہ لقد استنکرت ہیئتک منذ الیوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی ام واللہ ما اخلفنی قال فظل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومہ ذلک علی ذلک ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط لنا فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ فلما امسی لقیہ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال لہ قد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انہ یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر

ترجمہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن

صبحکو اوٹھے جب چپ چپ جیسے کوئی رنجیدہ ہوتا ہے) مینے عرض کیا یا رسول اللہ آج مینے آپ کی
شکل ایسی دیکھی کہ ویسی آج تک نہین دیکھی تھی آپنے فرمایا جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھہ
سے وعدہ کیا تھا اس رات ملنے کا مگر نہین ملے اور انہون نے کبھی وعدہ خلاف نہین کیا قسم
خدا کی میمونہ نے کہا پہر سارے دن آپ اسیطرح رہے بعد اوس کے آپکے دل مین خیال آیا ایک
کتے کے بچے کا جو ہماری ڈیرے مین تھا وہ نکالکر باہر کیا گیا پہر آپ نے پانی لیا اور جہان وہ کتا
بیٹھا تھا وہان پانی چھڑک دیا جب شام ہوئی تو جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام آئے آپنے فرمایا
تم نے مجھہ سے وعدہ کیا تھا گذشتہ رات کو آنیکا اونہون نے کہا ہان لیکن ہم اوس گھر مین نہین
جاتے جس مین کتا ہو یا مورت پہر اوسکی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کتون کے قتل
کا یہانتک کہ آپ نے چھوٹے باغ کا بہی کتا قتل کرا دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا **ف**
کیونکہ بڑے باغ کی حفاظت بغیر کتے کے دشوار ہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جو فرشتے کتے کی وجہ
سے نہین آتے وہ رحمت اور برکت کے فرشتے ہین لیکن محافظ فرشتے تو ہر وقت ساتھ رہتے ہین اور
ہر جگہہ جاتے ہین کیونکہ وہ اعمال کو لکھتے ہین اور خطابی نے کہا جس کتے کا پالنا درست ہے جیسے
شکاری کتا یا کہیت کا وہ فرشتون کو نہین روکتا انتہے مختصرا) **عن** ابی طلحۃ رضی اللہ
تعالے عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب
ولا صورۃ **ترجمہ** ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا یا مورت ہو **عن** ابی طلحۃ رضی
اللہ تعالے عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملئکۃ
بیتا فیہ کلب ولا صورۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزہری بہذا
الاسناد مثل حدیث یونس وذکر الاخبار فی الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن ابی طلحۃ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الملئکۃ لا تدخل بیتا فیہ صورۃ قال بسر ثم
اشتکی زید فعدناہ فاذا علی بابہ ستر فیہ صورۃ قال فقلت لعبید اللہ الخولانی
ربیب میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الم یخبرنا زید عن الصور یوم

الاَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ حِيْنَ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ **ترجمہ** ابوطلحہ سے روایت
ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جس کے اندر صورت ہو بُسر نے کہا زید بیمار ہوئے ہم اون کی بیمار پرسی
کو گئے اون کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا تھا جسپر صورت تھی مین نے عبید اللہ خولانی سے
کہا جو اُم المومنین میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا کا ربیب تھا خود زید ہی نے ہم سے صورت کی حدیث
بیان کی تھی (اور اب پردہ لٹکایا ہے صورت کا) عبید اللہ نے کہا تم نے اون سے نہین سُنا اونہون
نے یہ بھی کہا تھا مگر جو نقش ہو کپڑے مین **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ
بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِیْ بَيْتِهٖ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ
لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِیِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِی التَّصَاوِيْرِ قَالَ اِنَّهٗ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ اَلَمْ
تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰی قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوطلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو۔ بُسر نے کہا پھر زید بن
خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہین) ہم اون کے پوچھنے کو گئے اون کے گھر پر ایک
پردہ لٹکتا تھا جس مین تصویرین بنی تھی مین نے عبید اللہ خولانی سے کہا اُنہون نے ہم سے حدیث
بیان کی تصویرون کے باب مین اُنہون نے کہا ہان یہ بھی تو کہا تھا تم نے نہین سُنا مگر جو نقش
ہو کپڑے پر مین نے کہا مین نے نہین سُنا اُنہون نے کہا زید نے یہ کہا تھا **عَنْ** اَبِیْ طَلْحَةَ
الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيْلُ قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقُلْتُ اِنَّ
هٰذَا يُخْبِرُنِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ
كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيْلُ فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَا
وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكَ مَا رَاَيْتُهٗ فَعَلَ رَاَيْتُهٗ خَرَجَ فِیْ غَزَاتِهٖ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهٗ
عَلَی الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَی النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِیْ وَجْهِهٖ فَجَذَبَهٗ حَتّٰی
هَتَكَهٗ اَوْ قَطَعَهٗ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَّكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ قَالَ فَقَطَعْنَا مِنْهُ

وِسَادَتَيْنِ وَحَشْوُهُمَا لِيْفٌ فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ **ترجمہ** ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہی میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اُس گھر مین نہیں
جاتے جسکے اندر کتا ہو یا تصویرین ہون ۔ زید نے کہا مین یہ سنکر ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ ابو طلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہین تم نے بہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا ہے اونہون نے کہا نہین مین نے جو دیکہا ہے وہ تجہ سے بیان کرتی ہون
ایکبار آپ جہاد کو تشریف لے گئے تو مین نے ایک چادر لیا اور اُسکو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ
لوٹکر آئے اور چادر دیکہا آپ کو برا معلوم ہوا آپنے اُسکو کہینچا یہانتک کہ پہاڑ ڈالا یا کاٹ
ڈالا اُسکو بعد اوس کے فرمایا اللہ تعالی نے ہمکو حکم نہین دیا پتہر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پہر ہمنے اوسکو کاٹ کر دو تکیہ بنا ڈالے اور اُن کے اندر
کہجور کی چہال بہری آپنے اوسپر عیب نہین کیا **ف** اُس چادر پر تصویرین تہین گہوڑون
کی جیسے دوسرے روایت مین ہے **اس حدیث** سے یہ بہی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا چہانا منع
ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہین ہے اور ابو الفتح نے کہا کہ حرام ہے **عَنْ** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ
اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلِيْ هٰذَا فَإِنِّيْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ
ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيْفَةٌ كُنَّا نَقُوْلُ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا ـ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی ہمارے پاس ایک پردہ
تہا اوس مین پرندہ کی تصویر بنی تہی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اوس کے سامنے ہوتی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو نکال جب مین اندر آتا اوسکو دیکہتا ہون تو دنیا یاد آتی ہے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تہی جسپر ریشمی بیل
تہی ہم اوسکو پہنا کرتے **عَنْ** ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ وَعَبْدِ الْأَعْلٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ
مُثَنّٰى وَزَادَ فِيْهِ يُرِيْدُ عَبْدَ الْأَعْلٰى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِهِ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلٰى بَابِيْ دُرْنُوْكًا فِيْهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ

الا جنحة فامرنی فنزعتہ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تھا جس
پر پردار گھوڑوں کی صورتیں بنی تھیں آپ نے حکم دیا میں نے اوسکو توڑ ڈالا عن وکیع
بھذا الاسناد ولیس فی حدیث عبدة قدم من سفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
عائشة رضی اللہ تعالی عنها قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا
متسترة بقرام فیہ صورة فتلون وجهه ثم تناول الستر فهتكه ثم قال ان من
اشد الناس عذابا یوم القیامة الذین یشبھون بخلق اللہ عز وجل ترجمہ ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور
میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویردار آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اُس پردے کو لیکر
پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالی کی مخلوق
کی صورت بناتے ہیں عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دخل علیها بمثل حدیث ابراهیم بن سعد غیر انه قال ثم اهوی
الی القرام فهتكه بیده ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر آپ جھکے پردے کیطرف
اور اسکو اپنے ہاتھ سے پھاڑ ڈالا عن الزهری بهذا الاسناد وفی حدیثهما ان اشد
الناس عذابا لم یذكرا من ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشة رضی اللہ تعالی
عنها تقول دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد سترت سهوة لی بقرام
فیہ تماثیل فلما راه هتكه وتلون وجهه وقال یا عائشة اشد الناس عذابا عند اللہ
یوم القیمة الذین یضاهون بخلق اللہ تعالی قالت عائشة رضی اللہ تعالی عنها
فقطعناه فجعلنا منه وسادة او وسادتین ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں نے ایک طاق
یا مچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈھانکا تھا جس میں تصویریں تھیں جب آپ نے یہ دیکھا تو اسکو پھاڑ
ڈالا اور آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا ای عائشہ سب سے زیادہ سخت عذاب
قیامت میں ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالے کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں حضرت عائشہ رضہ

نے کہا میں نے اسکو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیہ بنائے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها ۱۷
انه كان لها ثوب فيه تصاوير ممدود الى سهوة فكان النبي صلى الله عليه وسلم
يصلي اليه فقال اخريه عني قالت فاخرته فجعلته وسائد **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ادھر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اسکو ہٹا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے کہا میں نے اسکو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے **عن** شعبة بهذا الاسناد **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت دخل النبي صلى الله
عليه وسلم علي وقد سترت نمطا فيه تصاوير فنحاه فاتخذت منه وسادتين **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اسکو سرکا دیا میں نے
اوس کے دو تکیے بنا ڈالے **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه
وسلم انها نصبت سترا فيه تصاوير فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزعه
قالت فقطعته وسادتين فقال رجل في المجلس حينئذ يقال له ربيعة بن عطاء
مولى بني زهرة افما سمعت ابا محمد يذكر ان عائشة رضي الله تعالى عنها
قالت فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرتفق عليهما قال ابن القاسم لا قال
لكني سمعته يريد القاسم بن محمد **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جسمیں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا
میں نے اوس کے دو تکیے بنا دیے ایک شخص بولا مجلس میں اوس وقت جسکا نام ربیعہ بن عطا تھا تم نے
نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تکیوں
پر آرام کرتے تھے ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا **عن** عائشة
رضي الله تعالى عنها انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما راها رسول الله
صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت او عرفت في وجهه

الكراهية فقالت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ فماذا اذنبت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ھذہ النمرقۃ فقالت اشتریتھا لک تقعد علیھا و
توسدھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون
ویقال لھم احیوا ما خلقتم ثم قال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملئکۃ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی انہون نے ایک توشک خریدی
جس مین تصویرین تہین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکہا تو آپ دروازے پر کہڑے
ہو رہے اور اندر نہ گئے مین نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رنج ہے مین نے کہا یا رسول
اللہ مین توبہ کرتی ہون اللہ تعالے اور اوس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا
یہ توشک کیسی ہے مین نے کہا اسکو مین نے خریدا ہے آپکے بیٹہنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ
نے فرمایا جنہون نے یہ تصویرین بنائین اونکو عذاب ہوگا اور اون سے کہا جاوے گا ان مین جان
ڈالو پہر فرمایا جس گہر مین تصویرین ہون وہان فرشتے نہین آتے عن عائشۃ بھذا
الحدیث وبعضھم اتم حدیثا لہ من بعض وزاد فی حدیث ابن اخی الماجشون قالت
فاخذتہ فجعلتہ مرفقتین فکان یرتفق بھما فی البیت ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا
زیادہ ہے کہ مین نے اوس کے دو تکیے بنا ڈالے آپ اون پر تکیہ لگاتے گہر مین عن ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذین یصنعون
الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مورتین بناتے ہین
اونکو قیامت مین عذاب ہوگا اون سے کہا جاوے گا جلاؤ اونکو جنکو تمنے بنایا عن ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ عن
نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون ولم یذکر الاشج ان
ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت مین تصویر بنانیوالون کو ہوگا **عن** الاعمش بِهٰذَا الاسناد
وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى وَابِي كُرَيبٍ عَنْ ابِي مُعَاوِيَةَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عَذَابًا الْمُصَوِّرُوْنَ وَحَدِيْثُ سُفْيَانَ كَحَدِيْثِ وَكِيْعٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوْقٍ فِي بَيْتٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ هٰذَا
تَمَاثِيْلُ كِسْرٰى فَقُلْتُ لَا هٰذِهِ تَمَاثِيْلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدُّ
النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ **ترجمہ** مسلم بن صبیح سے روایت ہے مین مسروق کے
ساتھہ ایک گھر مین تھا جس مین تصویرین تھین مسروق نے کہا یہ کسرے (بادشاہ ایران) کی تصویرین
ہین مینے کہا نہین یہ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویرین ہین مسروق نے کہا مین نے عبد اللہ بن
مسعود سے سُنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب
قیامت کے دن تصویر بنانے والون کو ہوگا **عن** سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ اِنِّي رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَاَفْتِنِي فِيْهَا
فَقَالَ لَهُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ وَقَالَ اُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ
فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ وَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا
فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ فَاَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ **ترجمہ** سعید بن ابی الحسن سے
روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور
کہنے لگا مین تصویر بنانے والا ہون تو اسکا کیا حکم ہے بیان کیجیے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا میرے پاس آوہ پاس گیا پھر اونہون نے کہا پاس آوہ اور پاس گیا یہانتک کہ
ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنا ہاتھہ اوس کے سر پر رکھا اور کہا مین تجھہ سے کہتا ہون
وہ جو مین نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے ہر
ایک تصویر بنانیوالا جہنم مین جاویگا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جاویگا
گا جو تکلیف دیگا اوسکو جہنم مین اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی

بناتا ہے تو دوزخ کی ہا اور کسی بیجان چیز کی تصویر بنا **عن** النضر بن انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ قال کنت جالسا عند ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فجعل یفتی ولا یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سالہ رجل فقال انی رجل اصور ھذہ الصورۃ
فقال لہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما ادنہ فدنا الرجل فقال ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صور صورۃ فی الدنیا
کلف ان ینفخ فیھا الروح یوم القیمۃ ولیس بنافخ **ترجمہ** نضر بن انس بن مالک سے روایت
ہے میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا وہ فتوی دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے
یہانتک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میرے پاس آوے وہ
پاس آیا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے جو شخص دنیا میں کوئی صورت بناوے اوسکو قیامت میں تکلیف دیجاویگی اوس میں جان ڈالنے
کی اور وہ جان ڈال نہ سکیگا **عن** النضر بن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا اتی
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی زرعۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال دخلت مع ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ فی دار مروان فرای فیھا تصاویر فقال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عز وجل ومن اظلم ممن ذھب یخلق خلقا کخلقی
فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ **ترجمہ** ابوزرعہ سے روایت ہے میں
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابوہریرہ رض
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہے اوس سے
زیادہ کون قصوروار ہوگا جو میری مخلوق کیطرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنادیں ایک چیونٹی
یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا **عن** ابی زرعۃ قال دخلت انا وابوھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ دارا تبنی بالمدینۃ لسعید او لمروان قال فرای مصورا یصور فی
الدار فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر او لیخلقوا
شعیرۃ **ترجمہ** ابوزرعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں اور ابوہریرہ ایک گھر میں گئے

جو بن رہتا مدینہ مین سعید کا یا مروان کا وہان ایک مصور کو دیکھا جو گھر مین تصویرین بنا رہا تھا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا دیا ہی جیسا اوپر گزرا اسمین جو کا ذکر نہین ہے **عَنْ** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ اَوْ تَصَاوِيْرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس گھر مین نہین جاتے جس مین مورتین ہون **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِی السَّفَرِ سفر مین گھنٹا اور کتا رکھنے کی کراہت

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہین رہتے اون مسافرون کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنے رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکروہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے) **عَنْ** سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باجا ہے

بَابُ كَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِی رَقَبَةِ الْبَعِيْرِ تانت کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالنے کی ممانعت **ف** نووی نے کہا عرب کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالتے آپنے یہ موقوف کر دیا اس وجہ سے کہ نظر بد اس ہار سے نہین رکتی اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا حاجت کے لیے یا اور کوئی ہار سوا تانت کے **عَنْ** اَبِی بَشِيْرِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی بَعْضِ اَسْفَارِهِ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِی مَبِيْتِهِمْ لَا تُبْقَيَنَّ فِی رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اُرٰی ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ **ترجمہ** ابوبشیر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین تو آپنے ایک پیام پہونچانے والے کو بھیجا عبداللہ بن ابی بکر نے کہا مین

سمجھتا ہون لوگ اوس وقت اپنی سونے کے مقامون مین تھے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے مین
تانت کا ہار نہ رہے یا ہار اور اوس کو کاٹ ڈالین امام مالک نے کہا مین خیال کرتا ہون یہ نظر
لگنے کے خیال سے ڈالتے تھے **باب** النَّھْیِ عَنْ ضَرْبِ الْحَیَوَانِ فِیْ وَجْھِہٖ وَوَسْمِہٖ
فِیْہِ جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِی الْوَجْہِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِی الْوَجْہِ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر
داغ دینے سے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَیْہِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الَّذِیْ وَسَمَہٗ **ترجمہ** جابر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گذرا
جس کے منہ پر داغ دیا گیا تھا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اوس پر جس نے اوسکو داغا **عن** ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِمَارًا مَوْسُوْمَ
الْوَجْہِ فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَا اَسِمُہٗ اِلَّا فِیْ اَقْصٰی شَیْءٍ مِّنَ الْوَجْہِ فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَّہٗ
فَکُوِیَ فِیْ جَاعِرَتَیْہِ فَھُوَ اَوَّلُ مَنْ کَوَی الْجَاعِرَتَیْنِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے
اوسکو برا کہا اور فرمایا قسم خدا کی مین تو داغ نہین دیتا مگر اوس جگہہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے
پٹھا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدھے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھون پر اور سب سے پہلے
آپ ہی نے پٹھون پر داغا **باب** جَوَازِ وَسْمِ الْحَیَوَانِ غَیْرِ الْاٰدَمِیِّ سوا آدمی کے
جانور کو داغ دینا درست ہے **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ لِیْ یَا اَنَسُ انْظُرْ ھٰذَا الْغُلَامَ فَلَا یُصِیْبَنَّ شَیْئًا حَتّٰی
تَغْدُوَ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَنِّکُہٗ قَالَ فَغَدَوْتُ فَاِذَا ھُوَ فِی الْحَائِطِ
وَعَلَیْہِ خَمِیْصَۃٌ حُوَیْتِیَّۃٌ وَھُوَ یَسِمُ الظَّھْرَ الَّذِیْ قَدِمَ عَلَیْہِ فِی الْفَتْحِ **ترجمہ** حضرت
انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جب ام سلیم جنین تو مجھ سے کہا اے انس اس بچہ

کو دیکھتا رہے کچھ کہانے نہ پاوے جب تک تو اُسکو صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجا اور آپ کچھ چاب کر اُس کے منہ مین نہ ڈالین انس نے کہا پہر مین صبح کو آپ کے پاس گیا آپ باغ مین تہے اور ایک کملی حویت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑہی تہی داغ دے رہے تہے اون اونٹون پر جو فتح مین آپ پاس آئے تہے **ف** نووی نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ مین منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوۃ اور جزیے کے جانورون پر اور جائز ہے اور جانورون کو اور ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے اور اون پر یہ حدیث حجت مین **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ یحدث ان امہ حین ولدت انطلقوا بالصبی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحنکہ قال فاذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مربد یسم غنما قال شعبۃ واکثر علمی انہ قال فی اذانہا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے اون کی ماں جب جنین تو انہون نے کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چبا کر اوس کے موہنہ مین کچھ ڈالین گے مین نے دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریون کے تہان مین تہے داغ دے رہے تہے اون کے کانون مین **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ یقول دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مربدا وھو یسم غنما قال احسبہ قال فی اذانہا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تہان مین آپ داغ دے رہے تہے بکریون کے کانون پر **عن** شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال رایت فی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیسم وھو یسم ابل الصدقۃ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک مین داغ کا ہتیار دیکہا آپ صدقہ کے اونٹون پر داغ دے رہے تہے **باب**

کراھۃ القزع قزع کی ممانعت **ف** نووی نے کہا قزع کے معنے تہوڑا سر منڈانا تہوڑا نہ منڈانا یا جگہہ جگہہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اُس صورت مین جب علاج کے لیے ہو اور کراہت تنزیہی ہے اور بعضون نے بچون کے لیے جائز کہا ہے لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ مرد اور عورت دونون کے لیے مطلقا مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے یا بدنما ہے انتہے

عَن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن القزع قال قلت لنافع وما القزع قال یحلق بعض رأس الصبی ویترک بعض ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قزع سے عبداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے اونہوں نے کہا بچہ کا کچھ سر مونڈنا کچھ چھوڑ دینا عَن عبیداللہ بمثل الاسناد وجعل التفسیر فی حدیث ابی اسامۃ من قول عبیداللہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَن عبیداللہ مثلہ والحقا التفسیر فی الحدیث عَن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

باب النہی عن الجلوس فی الطرقات رستون میں بیٹھنے کی ممانعت

عَن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والجلوس فی الطرقات قالوا یا رسول اللہ ما لنا بد من مجالسنا نتحدث فیہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حقہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی عن المنکر ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمکو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرنے کے لیے آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا (اور غیر محرم کیطرف بدنظر نہ کرنا) اور راہ میں ایذا نہ دینا (کسیکو چلنے میں) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا عَن زید بن اسلم بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب تحریم فعل الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ والنامصۃ والمتنمصۃ والمتفلجات والمغیرات خلق اللہ

بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدانا اور منہ کی روئیں نکالنا اور نکلوانا اور دانتوں کا کشادہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنا حرام ہے

عَن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت جاءت امراۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان لی ابنۃ عریسا اصابتھا حصبۃ فتمرق

شَعرَهَا أَفَأَصِلُهُ قَالَ لَعَنَ اللهُ الوَاصِلَةَ وَالمُستَوصِلَةَ **ترجمہ** اسما بنت ابی بکر رضی اللہ
تعالی عنہا سے روایت ہے ایک عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول
اللہ میری بیٹی دولہن ہوئی ہے اور اُس کے چیچک نکلی ہے بال گر گئے کیا مین جوڑ لگا دون اوس کے
بالون مین آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالی نے جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر **ف**
ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعضون نے جائز رکھا ہے اور یہی
منقول ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے لیکن یہ روایت صحیح نہین ہے **عَن** هِشَامِ
ابنِ عُروَةَ بِهٰذَا الإِسنَادِ نَحوَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيرَ أَنَّ وَكِيعًا وَشُعبَةَ فِي
حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعرُهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** أَسمَاءَ بِنتِ أَبِي بَكرٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهَا أَنَّ امرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت إِنِّي زَوَّجتُ
ابنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعرُ رَأسِهَا وَزَوجُهَا يَستَحسِنُهَا أَفَأَصِلُ شَعرَهَا يَا رَسُولَ اللهِ فَنَهَاهَا
ترجمہ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس اور عرض کیا مین نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی۔ اُس کے بال گر گئے ہین اور اُسکا
خاوند بالون کو پسند کرتا ہے کیا مین جوڑ لگا دون اوس کے بالون مین یا رسول اللہ آپ نے منع کیا اسکو
عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الأَنصَارِ تَزَوَّجَت وَأَنَّهَا مَرِضَت
فَتَمَرَّطَ شَعرُهَا فَأَرَادُوا أَن يَصِلُوهُ فَسَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ عَن ذٰلِكَ
فَلَعَنَ الوَاصِلَةَ وَالمُستَوصِلَةَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے لوگون نے
قصد کیا اون مین جوڑ لگانیکا تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لعنت کی جوڑ
لگانیوالی اور لگوانیوالی پر **عَن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهَا أَنَّ امرَأَةً مِنَ الأَنصَارِ
زَوَّجَت ابنَةً لَهَا فَاشتَكَت فَتَسَاقَطَ شَعرُهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَت إِنَّ زَوجَهَا يُرِيدُهَا أَفَأَصِلُ شَعرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ
لُعِنَ الوَاصِلَاتُ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انصار
کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اُسکا خاوند قصد کرتا ہے اُسکا کیا میں جوڑ لگا دوں اُسکے بالوں میں آپ نے فرمایا لعنت ہے جوڑ لگانیوالیوں پر **عن** اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِمِثْلِهِ وَقَالَ لُعِنَ الْمُوَصِّلَاتُ **ترجمہ** اسمیں لگوانیوالیوں پر لعنت ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر اور گودنے والی اور گدانے والی پر **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِيَ لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں اور گدانے والیوں پر اور مُنہ کے بال نکالنے والیوں پر اور نکلوانے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر خوبصورتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہوں) اللہ کی خلقت بدلنے والیوں پر پھر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہونچی جسکا نام اُم یعقوب تھا وہ قرآن پڑھا کرتی تھی تو وہ آئی عبداللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر پہونچی ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدانے اور منہ کے بال اُکھاڑنے اور اوکھڑوانے اور دانتوں کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالی کی خلقت کو بدلنے والیوں پر عبداللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اوسپر جسپر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی میں نے تو دونو جلدوں میں جسقدر قرآن ہے سارا پڑھا
مجھے نہیں ملا عبد اللہ نے کہا اگر تو پڑھتی جیسا چاہیے تہا غور کر کے تو تجکو ملتا اللہ فرماتا ہے جو رسول تمکو بتلاوے وہ لو اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو
وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعضی بات تمہاری عورت بہی کرتی ہے عبد اللہ نے کہا جا دیکھ وہ
گئی اُنکی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پہر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی نہیں ہے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی عبد اللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی
تو ہم اُس سے صحبت نہ کرتے **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ
وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِيْ حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُوْمَاتِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ اُمِّ يَعْقُوْبَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
يَقُوْلُ زَجَرَ النَّبِيُّ صلعم اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ بِرَاْسِهَا شَيْئًا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں جوڑا لگانے سے **عَنْ** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ
عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ
نِسَاؤُهُمْ **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں
کا جوڑا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ منع کرتے تھے اس
جوڑے لگانے سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل اسیطرح تباہ ہو گئے جب انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش و عشرت و شہوت پرستی میں
پڑ گئے تو الٰہی سزا کے مستحق ہوئے **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ اِنَّمَا عُذِّبَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ
اُرٰى اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُهٗ اِلَّا الْيَهُوْدَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم بَلَغَهٗ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ
مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہمکو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا اور کہا میں سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کریگا سوا یہود کے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ زور ہے یعنی مکاری اور دغابازی **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ
مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ زِيَّ سُوْءٍ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلعم نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا
عَلٰى رَاْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ اَلَا وَهٰذَا الزُّوْرُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ اَشْعَارَهُنَّ مِنَ
الْخِرَقِ **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری گت نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے منع کیا زور سے ایک شخص آیا ایک لکڑی لیکر اوسکی نوک پر چیتھڑا لگا تھا معاویہ نے کہا یہی زور ہے قتادہ نے کہا مراد یہ ہے
کہ عورتین چیتھڑے لگاکر اپنے بال بہت کرلیتی ہین **بَابُ** النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ
الْمُمِيلَاتِ اون عورتونکا بیان جو پہنتی ہین لیکن ننگی ہین آپ ہی سیدہ راہ سے گمراہ ہین خاوند کو بہی موڑ دیتی ہین
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ
سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ
الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمین ہین دوزخیون کی جنکو مین نے نہین دیکھا ایک تو
وہ لوگ جنکے پاس کوڑے ہین بیلون کی دم کیطرح لوگونکو اوس سے مارتے ہین دوسرے وہ عورتین جو پہنتی ہین مگر ننگی ہین
یعنے ستر کے لائق اعضا کہلے ہین جیسے حیدرآباد مین عورتونکے سر اور پیٹ اور پاون کہلے رہتے ہین یا کپڑا ایسا باریک
پہنتی ہین جنمین سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہین اسیدہی راہ سے بہکانیوالی خود بہکنے والی اونکے سر بختی (ایک قسم
ہے اونٹ کی) اونٹ کی کوہان کیطرح ایکطرف جہکی ہوئی وہ جنت مین نجاوینگی بلکہ اوسکی خوشبو بہی اونکو نہ ملیگی حالانکہ
جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے **بَابُ** النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ فریب
کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اوسکو بہی کہنے کی ممانعت **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقُولُ إِنَّ
زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ
سے روایت ہے ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ مین (سوت کو جلانے کو) کہون کہ خاوند نے مجہے وہ دیا ہے جو اوس نے نہین دیا آپ نے فرمایا
جو کہے فلانی چیز میرے پاس ہے لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرنیکو غرور سے اور وہ اوسکے پاس نہ ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے
کوئی فریب کو دو کپڑے پہنے **عَنْ** أَسْمَاءَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ **ترجمہ** اسما سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجہکو گناہ ہوگا اگر مین (اوسکو دل جلانیکو) یہ کہون کہ خاوند نے
مجہے یہ دیا ہے جو اوس نے نہین دیا آپ نے فرمایا جسکو کوئی چیز نہ ملے اور وہ ملی ہوئی بیان کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب
کے دو کپڑے پہنے اور اپنے تئین اہل تقوی جتلایا حالانکہ اصل مین دنیادار فریبی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ
عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

کتاب الاداب

کتاب آداب کے بیان مین

باب النَّهْيِ عَنِ التَّكَنِّي بِاَبِي الْقَاسِمِ وَبَيَانِ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے نامون کا بیان **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيْعِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَعْنِكَ اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا البقیع مین اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادہر دیکھا وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے آپ کو نہین پکارا تہا بلکہ فلان شخص کو (اس کی کنیت بہی ابو القاسم ہوگی) آپ نے فرمایا نام رکہو میرے نام سے اور مت کنیت رکہو میری کنیت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مسئلہ مین علماء کے بہت مذہب ہین ایک تو شافعی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکہنا کسی کو درست نہین خواہ اسکا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچہ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور یہ کنیت رکہنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے تیسرے یہ کہ یہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تہی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بہی باقی ہے چوتہی یہ کہ ممانعت اسکو ہے جسکا نام محمد یا احمد ہو پانچوین یہ کہ ابو القاسم کنیت رکہنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکہنا چہٹے یہ کہ محمد نام رکہنا منع ہے اور اس مین ایک حدیث بہی ہے کہ تم بچون کا نام محمد رکہتے ہو پہر اون پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے منع کر دیا تہا محمد نام رکہنے سے (انتہے مختصراً) **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہین عبد اللہ اور عبد الرحمن

ف اسیطرح عبدالرحیم عبدالملک عبدالقدوس عبدالسلام وغیرہ جن سے اللہ تعالی کی بندگی نکلے اور برے نام وہ ہین جن سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبدالحسین عبدالنبی عبدالحسن وغیرہ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقال لہ قومہ لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق بابنہ حاملہ علی ظہرہ فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ولد لی غلام فسمیتہ محمدا فقال لی قومی لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلعم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما انا قاسم اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اور نے اوسکا نام محمد رکہا اوس کی قوم نے کہا ہم تجہے یہ نام نہین رکہنے دین گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکہتا ہے بہر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لادکر لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا لڑکا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام محمد رکہا میری قوم کے لوگ کہتے ہین ہم تجہے نہین چہوڑنے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکہتا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکہو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکہو کیونکہ قاسم مین ہون تقسیم کرتا ہون تم مین جو کچہ ملتا ہے (غنیمت یا زکوۃ کا مال) اسلیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکہنا زیبا نہین) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقلنا لا نکنیک برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نستامرہ فاتاہ فقال انہ ولد لی غلام فسمیتہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قومی ابوا ان یکنونی بہ حتی تستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اوسکا نام محمد رکہا ہم لوگون نے کہا ہم تیری کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہین رکہنے کے (یعنے تجہے ابو محمد نہین کہنے کے) جب تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے وہ شخص آپ پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا ہوا ہے تو مین نے اوسکا نام اللہ تعالے کے رسول کے نام پر رکہا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہین اس نام کی کنیت مجہے دینے سے جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دین آپنے فرمایا میرے نام پر نام رکہو لیکن میری کنیت نہ رکہو کیونکہ قاسم مجہکو بہیجا گیا مین تقسیم کرتا ہون تمکو اور اپنی رائے سے نہین کچہ تمام

عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاِسْمِىْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِىْ فَاِنِّىْ اَنَا اَبُوالْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِىْ رِوَايَةِ
اَبِىْ بَكْرٍ وَلَا تَكْتَنُوْا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا
نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں بانٹتا ہوں تم کو **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ
مُحَمَّدًا فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاِسْمِىْ
وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِىْ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے
چاہا اسکا نام محمد رکھنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے پوچھا آپنے فرمایا اچھا کیا
انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَهُمْ مِنْ قَبْلُ
وَفِىْ حَدِيْثِ النَّضْرِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيْهِ حُصَيْنٌ وَّسُلَيْمَانُ قَالَ حُصَيْنٌ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ
وَقَالَ سُلَيْمَانُ فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيْكَ
اَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ
سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا
پیدا ہوا اوس نے اسکا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہ دینگے اور تیری
آنکھ ٹھنڈی نہ کرینگے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ بیان کیا آپنے فرمایا تیرے
بیٹے کا نام عبدالرحمن ہے **عَنْ** جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ
وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاِسْمِىْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِىْ

قال عمرو عن ابی ھریرۃ ولم یقل سمعت **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال لما قدمت نجران سألونی فقالوا انکم تقرؤن یا اخت ھارون وموسی قبل عیسی بکذا وکذا فلما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألتہ عن ذلک فقال انھم کانوا یسمون بانبیائھم والصالحین قبلھم **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جب نجران میں میں آیا تو وہاں کے لوگوں نے (نصاری نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورہ مریم) میں پڑھتے ہو یا اخت ھارون (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسی علیہ السلام کے بھائی تھے اور) حضرت موسی حضرت عیسی علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تھے (پھر مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہو سکتی ہیں) جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا (یہ وہ ہارون تھوڑے ہیں جو موسی کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تھی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اگلے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے

باب کراھۃ التسمیۃ بالاسماء القبیحۃ
برے ناموں کا بیان

عن سمرۃ بن جندب قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نسمی رقیقنا باربعۃ اسماء افلح ورباح ویسار ونافع **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کے نام چار رکھنے سے افلح اور رباح اور یسار اور نافع **ف** نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسکی وجہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ جب کوئی پوچھے یہاں افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے کہ نہیں ہے اس میں ایک قسم کی بدفالی ہے کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنے فائدہ مند اور یسار کے معنے تونگر اور نافع کے معنے فائدہ دینے والا **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسم غلامک رباحا ولا یسارا ولا افلح ولا نافعا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الکلام

اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا یَضُرُّکَ بِاَیِّھِنَّ بَدَأْتَ وَ
لَا تُسَمِّیَنَّ غُلَامَکَ یَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِیْحًا وَلَا اَفْلَحَ فَاِنَّکَ تَقُوْلُ اَثَمَّ ھُوَ فَلَا
یَکُوْنُ فَیَقُوْلُ لَا اِنَّمَا ھُنَّ اَرْبَعٌ فَلَا تَزِیْدُنَّ عَلَیَّ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ و
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان میں سے جسکو تو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا
نام یسار اور رباح اور نجیح (اس کے وہی معنے ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھیو اسلیے کہ
تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنے یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے سمرہ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے **عن**
مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ زُھَیْرٍ فَاَمَّا حَدِیْثُ جَرِیْرٍ وَرَوْحٍ فَکَمِثْلِ حَدِیْثِ زُھَیْرٍ بِقِصَّتِہٖ وَ
اَمَّا حَدِیْثُ شُعْبَۃَ فَلَیْسَ فِیْہِ اِلَّا ذِکْرُ تَسْمِیَۃِ الْغُلَامِ وَلَمْ یَذْکُرِ الْکَلَامَ الْاَرْبَعَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ اَرَادَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْھٰی عَنْ اَنْ یُّسَمّٰی بِیَعْلٰی وَبِبَرَکَۃَ وَبِاَفْلَحَ وَبِیَسَارٍ وَبِنَافِعٍ
وَبِنَحْوِ ذٰلِکَ ثُمَّ رَاَیْتُہٗ سَکَتَ بَعْدُ عَنْھَا فَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَنْہَ عَنْ ذٰلِکَ ثُمَّ اَرَادَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ یَّنْھٰی عَنْ ذٰلِکَ ثُمَّ
تَرَکَہٗ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ یعلی اور
برکت اور افلح اور یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کردیں پھر آپ چپ ہو رہے
اور کچھ نہیں فرمایا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپنے اس سے منع
نہیں کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اوس کے چھوڑ دیا اور منع نہیں
کیا **باب** اِسْتِحْبَابِ تَغْیِیْرِ الْاِسْمِ الْقَبِیْحِ برے نام کا بدلنا مستحب ہے **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیَّرَ اِسْمَ عَاصِیَۃَ
وَقَالَ اَنْتِ جَمِیْلَۃُ قَالَ اَحْمَدُ مَکَانَ اَخْبَرَنِیْ عَنْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نام بدلدیا جسکا نام عاصیہ تھا
اور فرمایا تو جمیلہ ہے (عاصیہ کے معنے نافرمان گنہ گار اور جمیلہ کے معنے نیک اور خوب صورت

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ابنۃ لعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کانت
یقال لہا عاصیۃ فسماہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیلۃ ترجمہ حضرت عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نام جمیلہ رکہدیا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال کانت جویریۃ اسمہا برۃ فحول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمہا جویریۃ
وکان یکرہ ان یقال خرج من عند برۃ وفی حدیث ابن ابی عمر عن کریب
قال سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نام جویریہ رکہدیا آپ
برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکلی (کیونکہ برہ کے معنے نیک اور صالح اور نیک کے پاس سے
نکل جانا گویا نیکی کا چہوڑنا ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان زینب کان
اسمہا برۃ فقیل تزکی نفسہا فسماہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب ولفظ
الحدیث لہؤلاء دون ابن بشار وقال ابن ابی شیبۃ حدثنا محمد بن جعفر عن
شعبۃ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تہا لوگوں
نے کہا اپنے آپ تعریف کرتی ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نام زینب رکہا عن
زینب بنت ام سلمۃ قالت کان اسمی برۃ فسمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زینب قالت ودخلت علیہ زینب بنت جحش واسمہا برۃ فسماہا زینب
ترجمہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میرا نام برہ تہا پہر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے زینب رکہدیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں اُنکا بہی نام برہ تہا
آپنے زینب رکہدیا عن محمد بن عمرو بن عطاء قال سمیت ابنتی برۃ فقالت
لی زینب بنت ابی سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ہذا الاسم
وسمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم
باہل البر منکم فقالوا بم نسمیہا قال سموہا زینب ترجمہ محمد بن عمرو بن عطاء
سے روایت ہے میں نے اپنے بیٹی کا نام برہ رکہا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت تعریف
کرو اپنی اللہ تعالی جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اسکا آپ نے
فرمایا زینب رکھو **باب** تَحْرِيمِ التَّسَمِّي بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ شاہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا
بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ
تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْأَشْعَثِيُّ قَالَ
سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنْ أَخْنَعَ فَقَالَ
أَوْضَعُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام خدا تعالی کے پاس اس شخص کا ہے جبکو لوگ ملک الملوک کہیں
ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالی کے سفیان نے
کہا ملک الملوک کی مانند ہے شہنشاہ **ف** ملک الملوک یعنے بادشاہوں کا بادشاہ اور
شہنشاہ کے بھی یہی معنے ہیں یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں نووی
نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسیطرح اللہ کے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان قدوس مہیمن خالق
الخلق وغیرہ **مترجم** کہتا ہے مہاراج بھی اسم ہے اور اسکے معنے بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی
بندے کے لیے کہنا درست نہیں اسیطرح قاضی القضاۃ بھی **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ
هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَأَخْبَثُهُ وَأَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ
غصہ اللہ تعالی کو قیامت کے دن اور سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالے کے نزدیک وہ شخص ہوگا جسکو
بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہوں کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالے کے **باب** اِسْتِحْبَابِ
تَحْنِيكِ الْمَوْلُودِ وَغَيْرِهِ بچے کے منہ میں کچھ چاب کر ڈالنے کا اور اور چیزوں کا بیان **عَنْ**
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ
فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری کو جب وہ پیدا ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ اُسوقت ایک کملی اوڑھی تھی اور اپنے اونٹ پر روغن
مل رہے تھے آپ نے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے میں نے کہا ہے پھر میں نے آپ کو چند کھجوریں دیں آپ
نے انکو منہ میں ڈالکر چبایا بعد اوس کے بچے کا مونہہ کھولا اور اُس کے مونہہ میں ڈالدیا بچہ اوسکو چوسنے لگا
آپنے فرمایا انصار کو عشق ہے کھجور سے اور اسکا نام عبد اللہ رکھا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی
تحنیک (چبا کر اوس کے منہ میں کچھ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہوا اور یہ بالاجماع سنت ہے اور بہتر
ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور اون
کی تھوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کھجور سے تحنیک افضل ہے اسیطرح عبد اللہ
نام رکھنا انتہیٰ مختصر **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ
يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ
مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ
أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا
فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ
عَبْدَ اللهِ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا تو ابو طلحہ
باہر گئے وہ لڑکا مرگیا جب وہ لوٹ کر آئے تو اونہوں نے پوچھا میرا بچہ کہاں ہے ام سلیم
(اون کی بی بی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اسکو آرام ہے

یہ کنایہ ہے موت سے اور کچہ جہوٹ بہی نہین پہر ام سلیم شام کا کہانا اون کے پاس لائین اونہون نے کہانا
بعد اوس کے ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوے تو ام سلیم نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کر دو پہر صبح
کو ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے پوچہا کیا
تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے ابو طلحہ نے کہا ہان آپ نے دعا کی یا اللہ برکت دے ان دونو
کو پہر ام سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابو طلحہ نے مجہ سے کہا اس بچہ کو اٹہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے جا اور ام سلیم نے بچہ کے ساتہہ تہوڑی کہجورین بہیجین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس بچہ کو لیا اور پوچہا اس کے ساتہہ کچہ ہے لوگون نے کہا کہجورین ہین آپ نے کہجور کو
لیکر چبایا پہر اپنے موہنہ سے نکالکر بچہ کے موہنہ مین ڈالا پہر اسکا نام عبد اللہ رکہا **ف**
اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تہین انہون نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی
اس خیال سے کہ وہ کہانا نہ کہاوینگے اور رات بہر رنج مین رہینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا اون دونون کے حق مین قبول ہوئی اور اس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا راوی
نے کہا اس عبد اللہ کی اولاد مین اسحاق پیدا ہوے اور اون کے نو بہائی اور سب کے سب علماء
اور صالحین تہے **مترجم** کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گذرا ہے پہلے
میرا ایک ہی لڑکا تہا اشرف اسکا نام تہا جب مین بار دوم سنہ ۱۲۹۴ ہجری مقدس مین مکہ معظمہ گیا
تو وہ لڑکا بعارضہ ہیضہ و بخار مکہ مین گذر گیا اور جسوقت اسکا انتقال ہونے لگا مین تفسیر معالم
التنزیل کے مطالعہ مین مصروف تہا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی حقتعالی نے اس سے
بہتر تین لڑکے متواتر مرحمت فرمائے جنکے نام یہ ہین **اشرف ۔ احسن ۔ محسن ۔**
حقتعالی اونکی عمر مین برکت دیوے اور انکو عالم باعمل کرے آمین یا رب العالمین **عن**
أَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** أَبِي مُوسَى قَالَ وُلِدَ
لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ **ترجمہ**
ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا آپ نے اسکا نام ابراہیم رکہا اور اس کے موہنہ مین ایک کہجور چبا کر ڈالی
عن عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ أَسْمَاءُ

بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حِیْنَ ھَاجَرَتْ وَھِیَ حُبْلٰی بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ فَقَدِمَتْ
قُبَاءَ فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بِقُبَاءَ ثُمَّ خَرَجَتْ حِیْنَ نُفِسَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لِیُحَنِّکَہٗ فَاَخَذَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھَا فَوَضَعَہٗ فِیْ حَجْرِہٖ ثُمَّ
دَعَا بِتَمْرَۃٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَمَکَثْنَا سَاعَۃً نَلْتَمِسُھَا قَبْلَ
اَنْ نَجِدَھَا فَمَضَغَھَا ثُمَّ بَصَقَھَا فِیْ فِیْہِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ دَخَلَ بَطْنَہٗ لَرِیْقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَہٗ وَصَلّٰی عَلَیْہِ وَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ ثُمَّ
جَاءَ وَھُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانٍ لِیُبَایِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَہٗ بِذٰلِکَ
الزُّبَیْرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَاٰہُ مُقْبِلًا
اِلَیْہِ ثُمَّ بَایَعَہٗ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسما بنت ابی بکر
حضرت زبیر کی بی بی جب ہجرت کے لیے نکلین تو اون کے پیٹ مین عبداللہ بن زبیر تھے وہ قبا
مین آئین جو مدینہ منورہ سے ایک میل پر ہی وہان عبداللہ کو جنین پھر اوسکو لیکر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین تاکہ آپ تحنیک کرین اوسکی (تحنیک اوسکو کہتے ہین کچھ چبا کر بچے
کے مونہہ مین ڈالنا) آپنے عبداللہ کو اسمار سے لے لیا اور اپنی گود مین رکھا پھر کھجور منگوائی۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈھتے رہے آخر
آپنے کھجور چبائی اور عبداللہ کے منہ مین تھوک دی تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ مین
گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا اسمار نے کہا پھر آپ نے عبداللہ پر ہاتھ پھیرا
اور اون کے لیے دعا کی اور اونکا نام عبداللہ رکھا جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر
کے اشارہ سے وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے لیے آپ نے جب اون کو
آتے دیکھا تو تبسم فرمایا پھر اون سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کم سن تھے) **عن** اَسْمَاءَ
اَنَّھَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِمَکَّۃَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ
وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُہٗ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَہٗ فِیْ حَجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَھَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ
فَکَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ دَخَلَ جَوْفَہٗ رِیْقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّکَہٗ

بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی مین حاملہ تھی مکہ معظمہ مین اور میرے پیٹ مین عبد اللہ بن زبیر
تھے جب مین مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہوگئی تھی پھر مین مدینہ مین آئی اور قبا مین اوتری
وہان عبد اللہ پیدا ہوے پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپنے عبد اللہ کو اپنی
گود مین رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اوسکو چبایا پھر عبد اللہ کے منہ مین تھوک دی تو سب سے پہلی چیز
عبد اللہ کے پیٹ مین گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر دعا کی اون کے لیے اور
برکت کی دعا کی اور عبد اللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے مین پیدا ہوے (یعنے ہجرت کے
بعد مدینہ مین ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوے تھے **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ
الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِي اُسَامَةَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ **ترجمہ** ام المؤمنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بچے لائے جاتے آپ برکت کی دعا کرتے اون کے لیے اور تحنیک کرتے اون کی **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا **ترجمہ** ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی ہم عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہمنے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اوسکا
ملنا مشکل ہوگیا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِي
اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِهِ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمَرَ اَبُوْ اُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰى فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ

فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اسْمُهٗ قَالَ فُلَانٌ قَالَ وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ
فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے منذر ابو اُسید کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اُسکو اپنی ران پر رکھا اور ابو اُسید (اُسکے
باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز مین اپنے سامنے متوجہ ہوئے ابو اُسید نے حکم دیا وہ بچہ آپکی
ران پر سے اُٹھا لیا گیا تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہان ہے ابو اُسید نے کہا یا رسول اللہ
ہمنے اُسکو اٹھا لیا آپ نے فرمایا اُسکا نام کیا ہے ابو اسید نے کہا یہ نام ہے آپنے فرمایا نہین اُسکا
نام منذر ہے پھر اُسدن سے انہون نے اُسکا نام منذر ہی رکھدیا **بَاب** جَوَازِ تَكْنِيَةِ
مَنْ لَمْ يُوْلَدْ لَهٗ وَتَكْنِيَةِ الصَّغِيْرِ جسکا بچہ نہ ہوا ہو اوسکو اور کم سن کو کنیت رکھنا درست
ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ اَخٌ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ كَانَ فَطِيْمًا
قَالَ فَكَانَ اِذَا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰهُ قَالَ اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ
فَكَانَ يَلْعَبُ بِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون
سے زیادہ خوش مزاج تھے میرا ایک بہائی تہا جسکو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن
کو اور جسکے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکہنا درست ہے) مین سمجہتا ہون انس نے کہا اُسکا دودہ چھڑایا گیا تہا
تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور اُسکو دیکہتے تو فرماتے اے ابا عمیر نغیر کہان ہے (نغیر
لال کو کہتے ہین) اور وہ لڑکا لال سے کہیلتا تہا **بَاب** جَوَازِ قَوْلِهٖ لِغَيْرِ ابْنِهٖ يَا بُنَيَّ
وَاسْتِحْبَابِهٖ لِلْمُلَاطَفَةِ غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کی طور پر مستحب ہونا۔
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا بُنَيَّ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہہ سے فرمایا
اے چہوٹے بیٹے میرے **عَنْ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ
مِنْهُ اِنَّهٗ لَنْ يَضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَعَهٗ اَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ
قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے اتنا نہین پوچھا جتنا مین نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا
بیٹا تو کیون اس رنج مین ہے وہ تجھے نقصان نہ دیگا مین نے عرض کیا لوگ کہتے ہین اوس کے ساتھ
پانی کی نہرین اور روٹی کے پہاڑ ہون گے آپنے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالی کے نزدیک ذلیل ہوگا
ف یعنی ان باتون کی وجہ سے جو مومن ہین وہ ہرگز گمراہ نہ ہون گے بلکہ اللہ تعالی کے
فضل وکرم سے مومنون کا ایمان بڑھجاوے گا اور کافر اور منافق تباہ ہون گے **عن** اسمٰعیل
بھذا الاسناد ولیس فی حدیث احد منھم قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم للمغیرۃ
ای بنی الا فی حدیث یزید وحدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ مغیرہ
کو آپنے بیٹا کہا **باب** الاستیذان باب اذن چاہنے کے بیان مین **عن** ابی
سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ یقول کنت جالسا بالمدینۃ فی مجلس الانصار
فاتانا ابو موسی فزعا او مذعورا قلنا ما شانک قال ان عمر ارسل الی ان اتیہ
فاتیت بابہ فسلمت ثلاثا فلم یرد علی فرجعت فقال ما منعک ان تاتینا فقلت
انی اتیتک فسلمت علی بابک ثلاثا فلم تردوا علی فرجعت وقد قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم ثلاثا فلم یوذن لہ فلیرجع فقال عمر
رضی اللہ تعالی عنہ اقم علیہ البینۃ والا اوجعتک فقال ابی بن کعب رضی
اللہ تعالی عنہ لا یقوم معہ الا اصغر القوم قال ابو سعید قلت انا اصغر القوم
قال فاذھب بہ **ترجمہ** حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے مین مدینہ کی مسجد مین بیٹھا تھا انصار
کی مجلس مین اتنے مین ابو موسی اشعری آئے ڈرے ہوئے گھبرائے ہوئے ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا
اونھون نے کہا مجکو حضرت عمر نے بلوا بھیجا جب مین اون کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام
کیا اونھون نے جواب نہ دیا مین لوٹ آیا پھر اونھون نے کہا تم میرے پاس کیون نہین آئے مین
نے کہا مین تمھارے پاس گیا تھا اور تمھارے دروازے پر تین بار سلام کیا تمنے جواب نہ دیا آخر
لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم مین سے کوئی تین بار اذن چاہے پھر
اُسکو اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء
نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے

اور بار بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یوں کہے السلام علیکم أأدخل یا أیدخل فلان آپ اگر تینوں بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت مانگے (انتہے مختصراً) **ف** حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا ورنہ میں تجھکو سزا دونگا۔ ابی بن کعب نے کہا ابو موسی کے ساتھ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہے ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعب نے کہا اچھا تم جاؤ اور ان کے ساتھ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم میں جو کم سن شخص ہو بھی معلوم ہے۔ اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہیں سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اسپر عمل واجب ہونے پر خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابو موسی کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگوں کو حدیثیں بنا کر بیان کرنے کی جرات نہ پڑے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسی کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو یا تین شخصوں کی روایت بھی خبر واحد ہے یہانتک کہ تواتر کے درجے کو نہ پہنچے (انتہے مختصراً) **عن** یزید بن خصیفۃ بہذا الإسناد وزاد ابن أبی عمر فی حدیثہ قال أبو سعید فقمت معہ فذہبت إلی عمر فشہدت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا میں ابو موسی کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر کے پاس گیا اور گواہی دی **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ یقول کنا فی مجلس عند أبی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ فأتی أبو موسی الأشعری مغضبا حتی وقف فقال أنشدکم اللہ ہل سمع أحد منکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاستئذان ثلاث فإن أذن لک وإلا فارجع قال أبی وما ذاک قال استأذنت علی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ أمس ثلاث مرات فلم یؤذن لی فرجعت ثم جئتہ الیوم فدخلت علیہ فأخبرتہ أنی جئت أمس فسلمت ثلاثا ثم انصرفت فقال قد سمعناک

وَنَحْنُ حِيْنَئِذٍ عَلٰى شُغُلٍ فَلَوْ مَا اسْتَاْذَنْتَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاُوْجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ
يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا
اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ فَقُمْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ قَدْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے
ہم ابی بن کعب کی مجلس مین بیٹھے تھے اتنے مین ابوموسی اشعری آئے غصے مین اور کھڑے
ہو کر کہنے لگے مین تمکو قسم دیتا ہون اسکی تم مین سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا - ابی رضی
اللہ تعالے عنہ نے کہا تم کیون پوچھتے ہو اسکو اونہون نے کہا مین نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجکو اجازت نہین ہوئی مین لوٹ آیا آج پھر مین اون کے پاس گیا اور
مین نے کہا کل مین تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر مین لوٹ گیا حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا مین نے سنا تھا اوسوقت ہم کام مین تھے تم نے پھر اجازت کیون نہین مانگی
جب تک تمکو اجازت ملتی مین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسطرح فرمایا ہے اوسطرح
مین نے اجازت مانگی اونہون نے کہا قسم خدا کی مین دکھ دونگا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہین تو گواہ
لا اسحدیث پر ابی بن کعب نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ وہ جاوے جو ہم سب مین کم سن ہو اوٹھ
اے ابوسعید پھر مین اوٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پاس آیا اور کہا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى بَابَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاسْتَاْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ
اسْتَاْذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ
فَاَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ اِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَا وَاِلَّا لَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَتَانَا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ قَالَ فَقُلْتُ اَتَاكُمْ
اَخُوْكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ اُفْزِعَ تَضْحَكُوْنَ انْطَلِقْ وَاَنَا شَرِيْكُكَ فِيْ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا

اَبُوْسَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **ترجمہ** ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ابوموسی رضی
اللہ تعالی عنہ حضرت عمر کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ ایک بار ہوئی پہر انہون
نے اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ دو بار ہوئی پہر اونہون نے اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمر نے کہا
یہ تین بار ہوئی بعد اوسکے ابوموسی لوٹے حضرت عمر نے اونکے پیچہے کسیکو بہیجا اور لوٹا لیا حضرت عمر نے
کہا ای ابوموسی اگر تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو گواہ لا ورنہ
مین تمکو ایسی سزا دونگا جس سے اورون کو نصیحت ہو یہ سنکر ابوموسی ہمارے پاس آئے اور کہنے
لگے کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہے لوگ
ہنسنے لگے مین نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بہائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو مین نے کہا
اے ابوموسی چل مین تیرا شریک ہون اس تکلیف مین پہر وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس
آئے اور کہا کہ یہ ابوسعید گواہ موجود ہین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ بِشْرِ
بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِیْ مَسْلَمَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِسْتَاْذَنَ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ثَلَاثًا فَکَاَنَّہٗ وَجَدَہٗ مَشْغُوْلًا
فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ اِئْذَنُوْا لَہٗ
فَدُعِیَ لَہٗ فَقَالَ مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنَّا کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ لَتُقِیْمَنَّ عَلٰی ھٰذَا
بَیِّنَۃً اَوْ لَاَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰی مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا یَشْھَدُ لَکَ عَلٰی ھٰذَا
اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُوْسَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ کُنَّا نُؤْمَرُ بِھٰذَا فَقَالَ عُمَرُ
خَفِیَ عَلَیَّ ھٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْھَانِیْ عَنْہُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ
ترجمہ عبید بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ابوموسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے تین
بار اجازت مانگی انہون نے سمجہا کہ وہ کسی کام مین مصروف ہین وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے اپنے
لوگون سے کہا ہم نے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسی کا) کی آواز سنی تہی تو بلاؤ اون کو پہر وہ
بلائے گئے حضرت عمر نے کہا تم نے ایسا کیون کیا اونہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ مین تمہارے ساتہہ کرونگا (یعنی سزا
دونگا) ابوموسی نکلے اور انصار کی مجلس تک آئے انہون نے کہا تمہارے ساتہہ ہم مین سے چہوٹا گواہی

دیگا جو ہم مین کم سن ہے پہر ابوسعید اوٹھے اور اونہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تہا حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجہپر نہین کہلا اور اوسکی وجہ یہی ہے بازارون مین معاملہ کرنا یعنی مین تجارت وغیرہ دنیا کے کامون مین مصروف رہا اور یہ حدیث نسنسکا جب حضرت عمر کو سب حدیثین معلوم نہون تو اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِ النَّضْرِ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے کہ بازارون مین خرید وفروخت کرنے کے لیے اس حدیث سے مین غافل رہا **عَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَاْذَنْ لَهُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُوْ مُوْسَى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الْاَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوْا عَلَيَّ رُدُّوْا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِيْ شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلَّا فَارْجِعْ قَالَ لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُوْ مُوْسَى قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوْهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوْهُ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوْهُ قَالَ يَا اَبَا مُوْسَى مَا تَقُوْلُ اَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلَا تَكُوْنَنَّ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ **ترجمہ** ابوموسی اشعری سے روایت ہے وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے اونہون نے اجازت نہ دی انکو اندر آنے کی پہر انہون نے کہا السلام علیکم ابوموسی کہتے ہے السلام علیکم اشعری ہے (پہلے نام بیان کیا پہر کنیت پہر نسبت تا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو کوئی شبہہ نہ ہے) آخر لوٹ گئے تب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بلا لاؤ ابوموسی کو بلا لاؤ پہر وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم کیون لوٹ گئے ہم کام مین تہے اونہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اجازت مانگنا تین بار ہے پہر اگر اجازت ہو

توبہتر نہین تو لوٹ جا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہین تو مین کرونگا اور کرونگا (یعنے سزا دونگا) ابوموسی یہ سُنکر چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر ابوموسی کو گواہ ملیگا تو شام کو منبر کے پاس ہمکو ملینگے نہین تو نہین ملینگے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابوموسے موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اے ابوموسی تم کیا کہتے ہو تمکو گواہ ملا اونھون نے کہا ہان ابی بن کعب موجود ہین حضرت عمر نے کہا بیشک وہ معتبر ہین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اُنسے کہو ابوالطفیل (یہ کنیت ہو ابی بن کعب کی) ابوموسی کیا کہتے ہین ابی بن کعب نے کہا مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہ فرماتے تھے اے خطاب کے بیٹے تم عذاب مت بنو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر (یعنے اُنکو تکلیف مت دو) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا واہ سبحان اللہ مین نے تو ایک حدیث سُنی تو اچھا سمجھا مین اُسکو زیادہ تحقیق کرنا اور میری غرض یہ ہرگز نہ تھی کہ معاذ اللہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو تکلیف دون نہ یہ مطلب تھا کہ ابوموسی جھوٹے ہین **عَنْ** طلحۃ بن یحیی بھٰذا الاسنادِ غیر انہ قال فقال یا ابا المنذرِ انت سمعت ھذا من رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نعم فلا تکن یا ابن الخطاب عذابا علی اصحابِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر من قولِ عمر سبحان اللہ وما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب

کراھیۃ قولِ المستاذنِ انا اذا قیل من ھذا جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھین کون ہے تو اوس کے جواب مین اپنا نام لیوے مین ہون کہنا مکروہ ہے **عَنْ** جابر بن عبد اللہ قال اتیتُ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فدعوتُ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا قلتُ انا قال فخرج وھو یقول انا انا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین نے پکارا آپنے پوچھا کون ہے مین نے کہا مین ہون آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے مین تو مین بھی ہون **عَنْ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال استاذنتُ علی النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من ھذا فقلتُ انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا انا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہو مین نے اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پوچھا

کون ہی مین نے کہا مین ہون آپنے فرمایا مین تو مین بہی ہون **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ كَاَنَّهٗ كَرِهَ ذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ کہ آپنے برا جانا مین ہون کہنے کو کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہین پوچھنے والے کو معلوم نہین ہوتا کون ہے تو اپنا نام یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے)

بَابُ تَحْرِيْمِ النَّظَرِ فِيْ بَيْتِ غَيْرِهٖ غیر کے گھر مین جہانکنا حرام ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی روزن سے جہانکا اور آپکے ہاتہ مین ایک خار تہا آپ اوس سے اپنا سر کہجا رہے تہے جب آپنے اوسکو دیکہا تو فرمایا اگر مین جانتا کہ تو مجہے دیکہ رہا ہے تو مین تیری آنکہہ کو کونچتا اور آپ نے فرمایا کہ اذن اسلیئے بنایا گیا ہے کہ آنکہہ بچی رہے (پرائے گہر مین جہانکنے سے جو حرام ہے)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ اوس سے کنگہی کرتے تہے اپنے سر مین

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِلُهٗ لِيَطْعَنَهٗ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ایک شخص نے جہانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان مین سوراخ سے آپ ایک تیر یا کئی تیر لیکر اوٹہے مین گویا دیکہہ رہا ہون آپ کو آپ چاہتے تہے

کہ غفلت مین اوسکو کوئی نچا لگا دین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ یَّفْقَؤُا عَیْنَهٗ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو کوئی جہانکے کسی قوم کے گہر مین بغیر اون کی اجازت کے تو انکو حلال ہے اوسکی آنکہہ پہوڑنا ❖
ف یعنے اگر وہ ڈہیلا وغیرہ اوسکو مارین اور اوسکی آنکہہ پہوٹ جاوے تو گہر والون کو کچہ
سزا نہ ہوگی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَیْكَ بِغَیْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَیْنَهٗ مَا
كَانَ عَلَیْكَ مِنْ جُنَاحٍ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص جہانکے تیرے گہر مین بغیر تیری اجازت کے پہر اسکو کنکری سے
مارے اور اوسکی آنکہہ پہوٹ جاوے تو تیرے اوپر کچہ گناہ نہ ہوگا **بَابٌ** نَظَرِ الْفُجَاءَةِ
جو نظر دفعۃً پڑ جاوے **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ **ترجمہ**
جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا ناگاہ نظر پڑنے کو آپ
نے حکم دیا مجکو نگاہ پہیر لینے کا **ف** یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعۃً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو
گناہ نہ ہوگا لیکن اوسیوقت واجب ہے نگاہ پہیر لینا پہر اگر عمدًا دیکہے گا تو گنہگار ہوگا نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ مین اپنا مونہہ چہپانا واجب نہین بلکہ سنت
اور مستحب ہے لیکن مردون کو اپنی نگاہ جہکانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکہنا درست ہے جیسے گواہی
یا دوا علاج یا پیام دینے کی صورت مین یا خریدنے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بہی بقدر حاجت
نہ زیادہ انتہے **عَنْ** یُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

كِتَابُ السَّلَامِ

کتاب سلام کے بیان مین

باب يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ سوار پیدل کو سلام کرے اور تہوڑے آدمی بہت آدمیوں کو سلام کریں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کریں تہوڑے لوگ بہت لوگوں پر **ف** نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہو اور اسکا جواب دینا واجب ہو لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنے اگر مجلس مین سے چند آدمیون نے جواب دیدیا تو سب کیطرف سے کافی ہوجاویگا اور جو کسینے جواب نہ دیا تو سب گنہگار رہون گے اور بہتر یہ ہے کہ یون سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہر اوس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہر السلام علیکم فقط اور سلامٌ علیکم بہی درست ہے اور شروع مین علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب مین بہی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بحذف واو علیکم السلام بہی کہنا درست ہو اور صرف علیکم جائز نہین ہے البتہ وعلیکم مین دو قول ہین اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنے السلام علیکم کے یہ ہین کہ تم اللہ تعالی کی حفاظت مین ہو یا سلام معنوں ہین سلامتی کے ہے یعنے تم سلامت رہو انتہے مختصراً **باب** مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ راہ مین بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُودًا بِالْأَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا إِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَأْسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ فَقَالَ إِمَّا لَا فَأَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہو ہم بیٹھے تہے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس مین باتین کرتے ہوئے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپنے فرمایا تمکو راہ مین بیٹھنے سے کیا مطلب ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی برے کام کے لیے نہین بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تہے جب ادہر ادہر کے ذکر کرتے ہوئے اور باتین کرتے تہے آپنے فرمایا اچہا اگر نہین مانتے تو اسکا حق ادا کرو وہ کیا ہے آنکہ نیچے رکہنا (اور اجنبی عورتون کیطرف بد نظر نہ کرنا) اور سلام کا جواب دینا

اور اچھی باتین کرنا جن سے لوگ خوش ہون اور انکو فائدہ پہونچے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی
الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْہَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّہٗ
قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہون مین بیٹھنے
سے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم سے اپنی مجلسون مین بیٹھے بغیر نہین ہو سکتا باتین کرنے کو آپ
نے فرمایا اگر تم نہین مانتے تو راہ کا حق ادا کرو اونہون نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے آپ نے
فرمایا آنکھہ نیچے رکہنا اور کسیکو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری
بات سے منع کرنا **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابٌ**
مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ مسلمان کا حق یہہ بھی ہے سلام کا جواب دینا **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ
تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْہِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ
وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ کَانَ مَعْمَرٌ یُرْسِلُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَاَسْنَدَہٗ
مَرَّۃً عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہین مسلمان کے اوسکے
بہائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت کا قبول کرنا اور
بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھہ جانا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ
لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے
حق مسلمان پر چھہ ہین لوگون نے عرض کیا کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سے

ملے تو اسکو سلام کر اور جب تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح
دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب دے (یعنے یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اسکو
پوچھنے کو جا اور جب مرجاوے تو اسکے جنازے کے ساتھ رہ **باب** النھی عن ابتداء اھل
الکتاب بالسلام وکیف یرد علیھم یہود اور نصاری کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کرین
تو کیسے جواب دیوے اسکا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سلم علیکم اھل الکتاب فقولوا وعلیکم **ترجمہ**
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمکو
اہل کتاب سلام کرین تو تم اوسکے جواب مین وعلیکم کہو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی
عنہ ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل
الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیھم قال قولوا وعلیکم **ترجمہ** انس رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ
اہل کتاب ہمکو سلام کرتے ہین ہم کیونکر جواب دین آپنے فرمایا وعلیکم کہو **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود اذا سلموا
علیکم یقول احدھم السام علیکم فقل علیک **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تمکو سلام کرتے ہین تو
ان مین کا ایک کہتا ہے السام علیکم (یعنے تم مرو سام کے معنے موت) تم کہو علیک (یعنی تم مرو)
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ
قال فقولوا وعلیکم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا
قالت استاذن رھط من الیھود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیکم
فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا بل علیکم السام واللعنۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اللہ عزوجل یحب الرفق فی الامر کلہ قالت الم
تسمع ما قالوا قال قد قلت وعلیکم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے چند یہودیون نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آنے کی (آپنے اجازت دی وہ آئے) انہون نے کہا السلم علیکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب مین کہا تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ جل جلالہ ہر کام مین نرمی کو پسند کرتا ہے اونہون نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے سنا نہین جو انہون نے کہا آپنے فرمایا مین نے تو اسکا جواب دیدیا اور وعلیکم کہدیا (بس اتنا ہی جواب کافی تھا اور تم نے جو جواب دیا وہ اس سے زیادہ سخت تھا اور ایسی سختی اللہ تعالی کو پسند نہین ہے) عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین علیکم ہے بغیر واو کے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوا فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے انہون نے کہا السام علیکم یا ابا القاسم آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا بل علیکم السام و الذام یعنے تمہارے ہی اوپر موت ہو اور برائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بدزبان مت ہو انہون نے کہا آپنے نہین سنا جو انہون نے کہا آپ نے فرمایا مین نے سنا جو انہون نے کہا اور کیا مین نے جواب نہین دیا جو انہون نے کہا تھا وہ انہی پر پھیر دیا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَزَادَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اون کی بات کو سمجھ گئین انہون نے گالیان دین آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کر اے عائشہ کیونکہ اللہ تعالی بدزبانی کو نہین پسند کرتا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ

رہ اللہ یعنے جب وہ آتے ہین تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہین کہ ویسا اللہ نے نہین سلام
کیا تجھکو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ یَقُوْلُ سَلَّمَ نَاسٌ مِّنْ یَهُوْد
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَلسَّامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَیْكُمْ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ بَلٰی قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَیْهِمْ
وَاِنَّا نُجَابُ عَلَیْهِمْ وَلَا یُجَابُوْنَ عَلَیْنَا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے یہود کے چند لوگون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا السام علیک یا ابا القاسم
آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ غصے ہوئین اور اُنہون نے کہا کیا آپ نے نہین سُنا اون کا
کہنا آپنے فرمایا مین نے سُنا اور اُسکا جواب بہی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہین اونپر وہ قبول ہوتی ہے
اور اُنکی دعا قبول نہین ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ اولٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے)
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تَبْدَءُوا الْیَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَهُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰی اَضْیَقِهٖ
ترجمہ ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود
اور نصاری کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ مین ملو تو
اُسکو دبا دو تنگ راہ کیطرف **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول
ہے کہ ذمی کافر بیچ راستہ مین سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کونے مین تنگ راہ پہ چلے اگر مسلمان
اُس راہ پہ چلتے ہون اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہین مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہین ہے کہ
اسکو گڈہی مین گرادے یا دیوار کا دہکا پہونچادے اور اختلاف کیا ہے علمانے کافرون کو
سلام کرنے مین ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتدا اُنکو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کرین تو جواب
مین صرف وعلیکم کہین اور یہی قول ہے عامہ علما اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول
ہے کہ اہل کتاب کو ابتداء سلام کرنا درست ہے اور یہی منقول ہے عبد اللہ بن عباس اور ابی امامہ
اور ابن ابی محیریز سے اور جس جماعت مین مسلمان اور کافر دونون ہون اوس جماعت کو سلام
کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانون کی انتہے مختصراً **عَنْ** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَفِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ اِذَا لَقِیْتُمُ الْیَهُوْدَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِیْ اَهْلِ الْکِتَابِ

وَفِی حَدِیثِ جَرِیرٍ اِذَا لَقِیتُمُوهُمْ وَلَمْ یُسَمِّ اَحَدًا مِنَ الْمُشْرِکِینَ ترجمہ وہی جو گذرا۔

باب اِسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَی الصِّبْیَانِ بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بچوں پر تو سلام کیا انکو **عن** سَیَّارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَیَّارٍ قَالَ کُنْتُ اَمْشِی مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ فَمَرَّ بِصِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَمْشِی مَعَ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَمَرَّ بِصِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ وَحَدَّثَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ یَمْشِی مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ **ترجمہ** سیار سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا وہ گذرے بچوں پر تو سلام کیا انکو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا اون سے .... اور انس نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا آپ نے انکو **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں انکو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور انکسار کا اسیطرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اسکا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اسکو سلام نہ کرے بلکہ اسکا جواب دینا بھی مکروہ ہے انتہی مختصراً

باب جَوَازِ جَعْلِ الْاِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ اَوْ غَیْرَهٗ مِنَ الْعَلَامَاتِ یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھاوے **عن** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُولُ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُکَ عَلَیَّ اَنْ یُرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِی حَتّٰی اَنْهَاکَ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تیرے لیے آنے کی اجازت یہی ہے کہ وہ پردہ اٹھادے

اور میرے بہید کی بات سنی جبتک کہ مین تجہہ کو منع نہ کرون **ف** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تہے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے یہ حدیث فرمائی یعنے تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین حرج ہوگا تیرا پردہ اٹہانا اور میرا منع نہ کرنا یہی اجازت کی نشانی ہے اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کردینا درست ہی **عن** الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اِبَاحَةِ الْخُرُوْجِ لِلنِّسَاءِ لِقَضَاءِ حَاجَةِ الْاِنْسَانِ عورتون کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيْمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لَا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَاٰهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِيْ كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ وَاِنَّهٗ لَيَتَعَشّٰى وَفِيْ يَدِهٖ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ خَرَجْتُ فَقَالَ لِيْ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَاُوْحِيَ اللهُ اِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَاِنَّ الْعَرْقَ فِيْ يَدِهٖ مَا وَضَعَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی جب ہمکو پردے کا حکم ہوا اُس کے بعد سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاجت کے لیے نکلین اور وہ ایک موٹی عورت تہین جو سب عورتون سے نکلی رہتین ہوتاپے مین اور جو کوئی اونکو پہچانتا تہا اوس سے چہپ نہ سکتی تہین (یعنے وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکو دیکہا اور کہا اے سودہ قسم خدا کی تم اپنے تئین ہم سے چہپا نہین سکتین اسلیے سمجہو تم کیسی نکلتے ہو یہ سنکر سودہ لوٹ آئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین رات کا کہانا کہا رہے تہے آپکے ہاتہ مین ایک ہڈی تہی اتنے مین سودہ آئین اور انہون نے کہا یا رسول اللہ مین نکلی تہی تو عمر نے مجہسے ایسا ایسا کلام کیا اوسی وقت آپ پر وحی کیحالت ہوئی پہر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپکے ہاتہ

ہی مین تہی آپ نے اسکو رکہانہ تہا آپ نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی ہشام نے کہا حاجت سے مراد پائخانہ کی حاجت ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضائے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کے اجازت کے جاسکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی بی بیوں سے خاص تہا جس مین منہ اور ہتہیلیان بہی نہ کہلین اور انکو کپڑے کے اندر بہی اپنا جثہ دکہانا درست نہ تہا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب کی وفات ہوئی تو انکی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تہا تاکہ انکا جثہ معلوم نہ ہو اسے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَأَةً يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا وَقَالَ إِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان رات کو نکلتی تہین جب پائخانہ کو جاتین اون مقامون کیطرف جو مدینہ کے باہر تہے اور وہ صاف کہلی جگہہ مین تہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے اپنی عورتون کو پردہ مین رکہیے آپ پردہ کا حکم نہ دیتے ایک بار ام المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلین عشا کے وقت وہ ایک لمبی عورت تہین حضرت عمر نے انکو آواز دی اور کہا ہمنے پہچان لیا تمکو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اسواسطے کہا کہ پردہ کا حکم اوترے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر پردے کا حکم اوترا **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب

تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُوْلِ عَلَيْهَا اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اسکے پاس جانا حرام ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلَا لَا یَبِیتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَیِّبٍ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ نَاکِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اوس عورت کا خاوند ہو یا اُسکا محرم ہو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ثیبہ کی قید اسواسطے لگائی کہ باکرہ تو مردون سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولے منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ بھائی چچا ماموں دادا وغیرہ **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم عورتون کے پاس جانے سے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ اگر دیور جاوے آپنے فرمایا دیور تو موت ہو **ف** کیونکہ دیور بہاوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضرور ہے۔ ہندوستان مین یہ بری رسم شائع ہے عورتین اکثر اپنی دیورون اور جیٹھون کے سامنے نکلتی ہین اور مثل محرم کے اون کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہین یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے **عن** یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّیْثَ بْنَ سَعْدٍ یَقُوْلُ الْحَمْوُ اَخُو الزَّوْجِ وَمَا اَشْبَهَهٗ مِنْ اَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِهٖ **ترجمہ** لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے حدیث مین جو آیا ہے کہ حمو موت ہو تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہین جیسے خاوند کا بھائی یا اوس کے چچا کا بیٹا اور خاوند کے سب عزیز جن سے عورت کو نکاح کرنا درست ہو تو وہ سب حمو مین داخل ہین اون سے پردہ کرنا چاہیے سوا خاوند کے باپ یا دادا یا اوس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہین اون سے پردہ ضرور نہین ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِیْ هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰی اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَدَخَلَ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَهِیَ تَحْتَهٗ یَوْمَئِذٍ فَرَاٰهُمْ فَکَرِهَ ذٰلِكَ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَمْ اَرَ اِلَّا خَیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ

بہ آھا من ذٰلِکَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا یَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ یَوْمِیْ ھٰذَا عَلٰی مُغِیْبَۃٍ اِلَّا وَمَعَہٗ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آئے اوس وقت اسماء اون کے نکاح مین تہین اونہون نے اُنکو دیکہا اور برا جانا اونکا آنا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا کہ مین نے تو کوئی بری بات نہین دیکہی آپ نے فرمایا اسماء کو خدا نے پاک کیا ہے بری فعل سے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کہڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اُس عورت کے گہر مین نہ جاوے جسکا خاوند غائب ہو (یعنے گھر مین نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتہہ لیکر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کے ساتہہ خلوت کر سکتے ہین لیکن مشہور قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ وہ بہی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یون ہو سکتی ہے کہ مراد وہ لوگ ہین جو نیک اور صالح ہون **باب** بَیَانِ اَنَّہٗ یُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُؤِیَ خَالِیًا بِامْرَاَۃٍ وَکَانَتْ زَوْجَتَہٗ اَوْ مَحْرَمًا لَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ ھٰذِہٖ فُلَانَۃُ لِیَدْفَعَ ظَنَّ السُّوْءِ جو شخص کسی عورت کے ساتہہ خلوت مین ہو اور دوسرے شخص کو دیکہے تو اُس سے کہدے کہ میری بی بی یا محرم ہے تا کہ اُسکو بدگمانی نہ ہو **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مَعَ اِحْدٰی نِسَائِہٖ فَمَرَّ بِہٖ رَجُلٌ فَدَعَاہُ فَجَاءَ فَقَالَ یَا فُلَانُ ھٰذِہٖ زَوْجَتِیْ فُلَانَۃُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ کُنْتُ اَظُنُّ بِہٖ فَلَمْ اَکُنْ اَظُنُّ بِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی کے ساتہہ تہے اتنے مین ایک شخص سامنے سے گذرا آپ نے اُسکو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلانے یہ میری فلانی بی بی ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہین آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن مین ایسا پہرتا ہے جیسے خون پہرتا ہے (تو شاید تیرے دل مین وسوسہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتہہ جا رہے ہین) **عن** صَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیٍّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت لانقلب فقام معی لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی فقال سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شرا او قال شیئا **ترجمہ** صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے میں آپ کی زیارت کو آئی رات میں میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہونچا دینے کو میرے گھر اسامہ بن زید کے مکان میں تہاراہ میں انصار کے دو آدمی ملے جب انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنبھل کر چلو یہ صفیہ بنت حیی ہے (ام المومنین) وہ دونوں بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنے ہم بھلا آپ پہ کوئی بدگمان کر سکتے ہیں) آپنے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کیطرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے (اور اسکی وجہ سے تم تباہ ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پیغمبروں سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کیحالت میں سات کو یا دن کو لیکن عورت کے ساتھ بہت بیٹھنا اور اوس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں انتہے مختصرا **عن** علی بن حسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ انہا جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبہا ثم ذکر بمعنی حدیث معمر غیر انہ قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم ولم یقل یجری **ترجمہ** علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے ان کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دہے میں مسجد میں زیارت کو آئیں پھر کچھ مدت آپ سے

باتین کین پہر کہڑی ہوئین لوٹ جانے کو اور آپ بہی اُنکے ساتھ کہڑے ہوئے پہونچا دینے کو
پہر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن مین خون کی جگہ مین پہونچتا ہے اور اسمین پہرنے کا ذکر نہین

باب مَنْ اَتٰى مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَاِلَّا وَرَاءَهُمْ جو کوئی مجلس
مین آوے اور صف مین جگہہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہین تو پیچھے بیٹھے **عن** اَبِي وَاقِدٍ
اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ
وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ
فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ
فَجَلَسَ فِيهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ
فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ
فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابو واقد لیثی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے تہے اور
لوگ آپکے ساتھ تہے اتنے مین تین آدمی آئے دو تو سیدہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ پاس آئے اور ایک
چلا گیا وہ جو دو آئے اون مین سے ایک نے مجلس مین خالی جگہہ پائی وہ وہان بیٹھ گیا اور دوسرا
لوگون کے پیچہے بیٹہا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا
مین تم سے ان تینون آدمیون کا حال کہون ایک نے تو ٹہکانا لیا اللہ کے پاس اللہ نے اوسکو
جگہہ دی اور دوسرے نے شرم کی لوگون مین گہسنے سے اللہ نے بہی اوس سے شرم کی تیسرے
نے منہ پہیرا اللہ نے بہی اوس سے منہ پہیر لیا **عن** اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ
فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے کسی کو اوسکی جگہہ سے اوٹہا کر آپ وہان نہ بیٹہے
نووی نے کہا یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ مین جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی

جگہہ بیٹھہ جاوے وہی اوس جگہہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اوسکا اوٹھانا جائز نہین اسی حدیث سے مگر
ہمارے اصحابنے ایمین سے مستثنیٰ کیا ہے اوس صورت کو جب کسی کی مسجد مین کوئی جگہہ معین ہو فتوے
دینے کے لیے یا قرآن پڑہنے کے لیئے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اوسکا حقدار ہے اور دوسرے کو
اوس جگہہ بیٹھنا درست نہین انتہی مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد مین
کسی کی جگہہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اوس جگہہ بیٹھہ جاوے تو اوسکا اوٹھانا درست
نہین اور یہی صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص
دوسرے کو نہ اوٹھاوے اوسکی جگہہ سے پھر آپ اُس جگہہ بیٹھے لیکن پھیل جاؤ اور جگہہ دو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ
وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ
الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے
اونہون نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ
ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بھائی کو
اوس کی جگہہ سے نہ اُٹھاوے پھر آپ اُس جگہہ بیٹھے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے
جب اپنی جگہہ سے اوٹھتا تو وہ اُس جگہہ نہ بیٹھتے اگرچہ اوسکی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ
احتیاط تھی کہ شاید وہ دل مین ناراض ہو **عَنْ** مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لْيُخَالِفْ إِلٰى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ
فِيهِ وَلٰكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن اوسکی جگہہ سے

اوٹھاکر آپ وہان نہ بیٹھے لیکن یون کہے بہیل جاؤ **باب** اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ عَادَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ جب کوئی اپنی جگہہ سے کہڑا ہو پہر لوٹ کر آوے تو وہ اسجگہہ کا زیادہ حقدار ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَۃَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہڑا ہوا اپنی جگہہ سے جہان وہ بیٹہا تہا (کسی حاجت کے لیے) پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے **باب** مَنْعُ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُوْلِ عَلَی النِّسَآءِ الْاَجَانِبِ زنانہ اجنبی عورتون کے پاس نہ جاوے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ مُخَنَّثًا کَانَ عِنْدَھَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ لِاَخِیْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّۃَ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ لَکُمُ الطَّآئِفَ غَدًا فَاِنِّیْ اَدُلُّکَ عَلٰی بِنْتِ غَیْلَانَ بِاَنَّھَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَدْخُلْ ھٰٓؤُلَآءِ عَلَیْکُمْ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہو ایک مخنث اون کے پاس تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین تہے تو اوس نے ام سلمہ کے بہائی سے کہا اے عبداللہ بن ابی امیہ اگر اللہ تعالی نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو مین تجہے غیلان کی بیٹی بتادون گا وہ سامنے جب آتی ہے تو اُس کے پیٹ پر چار بٹین ہوتی ہین اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہین (دونون طرف سے یعنے موٹی ہے اور عرب موٹی عورتون کو پسند کرتے تہے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپ نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اُس مخنث کا نام ہیت یا ہتب تہا یا ماتع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتین اون لوگون مین داخل کر کے جو کبیرے ہین اور عورتون سے غرض نہین رکہتے بعد اوس کے آپ نے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہین ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اوسپر کوئی عذاب نہین کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتون کیطرح اپنے تئین بناوے یہ ملعون ہے انتہی مختصرا۔

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان يدخل على أزواج النبي صلى
الله عليه وسلم مخنث فكانوا يعدونه من غير أولي الإربة قال فدخل النبي
صلى الله عليه وسلم يوماً وهو عند بعض نسائه وهو ينعت امرأة قال إذا أقبلت
أقبلت بأربع وإذا أدبرت أدبرت بثمانٍ فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا
أرى هذا يعرف ما ههنا لا يدخلن عليكن قالت فحجبوه ترجمہ ام
المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے
پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اوس کو اون لوگون مین سے سمجھتین جنکو عورتون سے غرض
نہین ہوتی (اور قرآن مین انکا آنا عورتون کے سامنے جائز رکہا ہے) ایک دن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تہا کہ جب سامنے
آتی ہے تو چار بٹین لیکر آتی ہے اور جب پیٹھ موڑتی ہے تو آٹھ بٹین نمودار ہوتی ہین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سمجھتا ہون یہ یہان جو ہین انکو پہچانتا ہے (یعنی عورتون کے
حسن اور قبح کو سمجھتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آنے پاوے پھر اُس پر پردہ کرنے لگے **باب**
جواز إرداف المرأة الأجنبية إذا أعيت في الطريق اگر اجنبی عورت راہ مین تہک
گئی ہو تو اُسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے عن عن أسماء بنت أبي بكر رضي
الله تعالى عنهما قالت تزوجني الزبير رضي الله تعالى عنه وما له في الأرض من مالٍ
ولا مملوكٍ ولا شيءٍ غير فرسه قالت فكنت أعلف فرسه وأكفيه مؤنته و
أسوسه وأدق النوى لناضحه وأعلفه وأستقي الماء وأخرز غربه وأعجن ولم
أكن أحسن الخبز فكان يخبز لي جاراتٌ لي من الأنصار وكن نسوة صدقٍ قالت
وكنت أنقل النوى من أرض الزبير التي أقطعه رسول الله صلى الله عليه وسلم على
رأسي وهو على ثلثي فرسخٍ قالت فجئت يوماً والنوى على رأسي فلقيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم ومعه نفرٌ من أصحابه فدعاني ثم قال إخ إخ
ليحملني خلفه قالت فاستحييت وعرفت غيرتك فقال والله لحملك النوى
على رأسك أشد من ركوبك معه قالت حتى أرسل إلي أبو بكر رضي الله عنه

بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِيْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِيْ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی
زاد بھائی تھے) اور اون کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا مین ہی
اون کے گھوڑے کو چراتی اور سارا کام گھوڑے کا اور سائیسی بھی کرتی اور گھٹلیان بھی کوٹتی
اون کے اونٹ کے لیے اور چراتی ہی اوسکو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی
گوندھتی لیکن روٹی مین اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتین میری روٹیان پکا
دیتین اور وہ بڑی محبت کی عورتین تھین۔ اسماء نے کہا مین زبیر کی اوس زمین سے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مقطعہ کے طور پر دی تھی گھٹلیان لایا کرتی تھی اپنے سر پر اور وہ
مقطعہ مدینہ سے دو میل تھا (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس اونگل کا اور اونگل
چھ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن مین زمین سے گھٹلیان لا رہی تھی راہ مین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ملے اور آپکے ساتھ کئی صحابہ تھے آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ کے بٹھانے کی بولی
بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچھے مجکو سوار کر لین مجھے شرم آئی اور غیرت آپ نے فرمایا قسم خدا کی گھٹلیون
کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنی ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے
اور میرے ساتھ بیٹھ کیون نہین جاتی) اسماء نے کہا پھر ابو بکر نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے
کا سارا کام کرنے لگی گویا اونھون نے مجھے آزاد کر دیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ کام
جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانورون کی خدمت کرنا آٹا گوندھنا یہ کام ہین جو مروت اور حسن
معاشرت مین داخل ہین اور عورتین قدیم سے ایسے کام اپنے خاوندون کے کرتی آئین ہین لیکن
یہ کام عورت پر واجب نہین ہین اوسکا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے واجب عورت پر صرف دو
ہی کام ہین ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے خاوند کے گھر مین رہے اور اس حدیث سے
یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے
مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا ہے اور کبھی صرف منفعت دیجاتی ہے تو اوس کے فروخت
کی اجازت نہین ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزین پھینک دی جاوین جیسے گھٹلیان چندیان وغیرہ
انکا چننا درست ہے اور وہ حلال ہین اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ مین ملے تھکی

ہوئی تو اسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہو خصوصاً جب اور نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہوں اور
قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ اسمار ابوبکر کی بیٹی اور
عائشہ کی بہن اور زبیر کی بی بی تھین تو گویا آپ کے گھر والون کیطرح تھین اور اور کسیکو ایسا کرنا
درست نہین انتہے مختصراً **عن** اسمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اخدم الزبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمۃ البیت وکان لہ فرس وکنت اسوسہ فلم یکن من
الخدمۃ شیٔ اشد علی من سیاسۃ الفرس کنت احتش لہ واقوم علیہ واسوسہ
قال ثم انہا اصابت خادما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاعطاہا خادمۃ
قالت کفتنی سیاسۃ الفرس فالقت عنی مئونتہ فجاءنی رجل فقال یا ام عبد اللہ
انی رجل فقیر اردت ان ابیع فی ظل دارک قالت انی ان رخصت لک ابی ذلک الزبیر
فتعال فاطلب الی والزبیر شاھد فجاء فقال یا ام عبد اللہ انی رجل فقیر اردت
ان ابیع فی ظل دارک فقالت مالک بالمدینۃ الا داری فقال لہا الزبیر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ مالک ان تمنعی رجلا فقیرا یبیع فکان یبیع الی ان کسب فبعتہ الجاریۃ فدخل
علی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وثمنہا فی حجری فقال ھبیہا فقالت انی تصدقت بہا
ترجمہ اسمار سے روایت ہی مین زبیر رضی اللہ تعالے عنہ کے گھر کے کام کرتی اون کا ایک گھوڑا
تھا اوسکی بھی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجھپر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا اوسکے لیئے
مین گھانس لاتی اوسکی خدمت کرتی سائیسی کرتی پھر مجھکو ایک لونڈی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس قیدی آئے آپ نے مجھکو بھی ایک لونڈی دی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور یہ
محنت میری اوپر سے اوسنے اوٹھا لی پھر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا ای ام عبد اللہ مین ایک
محتاج آدمی ہون میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہارے دیوار کے سائے مین دوکان لگاؤن مین نے کہا
اگر مین تجھکو اجازت دون ایسا نہو کہ زبیر خفا ہون تو ایسا کر جب زبیر موجود ہون اونکے سامنے مجسے
کہیو وہ آیا اور کہنے لگا ای ام عبد اللہ مین ایک محتاج آدمی ہون مین چاہتا ہون تمہاری دیوار کے
سائے مین دوکان کرون مین نے کہا تجھے مدینہ بھر مین کوئی اور گھر نہین ملتا سوا میرے گھر کے
(یہ ایک تدبیر تھی اسمار کی زبیر کے زبان سے اجازت دلوا دینے کے لیے) زبیر نے کہا اسمار تمکو کیا

۲۲۳۹

ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچنے سے پھر وہ دوکان کرنے لگا یہانتک کہ اوس نے روپیہ کمایا یا
وہ لونڈی میں نے اسکو ہاتھہ بیچڈالی جسوقت زبیر میرے پاس آئے تو اسکی قیمت کے پیسے میری
گود میں تھی زبیر نے کہا یہ پیسے مجھکو ہبہ کر دو میں نے کہا یہ میں صدقہ دے چکی ہوں **باب**
تَحْرِيمِ مُنَاجَاتِ الْاِثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَاهُ
تین آدمی ہوں تو اون میں سے دو چپکے چپکے سرگوشی نکریں بغیر تیسرے کی رضامندی کے **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ
ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کانا پھوسی نکریں
تین آدمیوں میں سے تیسرے کی مرضی کے بغیر **ف** یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی
اور رنج نہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر میں اور بعضوں نے کہا کہ صرف سفر میں ممانعت ہے
اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدا اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے
لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو اون میں سے کانا پھوسی کریں تو کچھہ قباحت
نہیں (نووی) **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ
حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو کانا پھوسی کریں تیسرے کو چھوڑ
کر یہانتک کہ اور لوگ ملیں تم سے اس لیے کہ اسکو رنج ہوگا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ
يُحْزِنُهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **باب** الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى علاج اور بیماری اور منتر کا بیان **عن**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ

يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام یہ
دُعا آپ پر پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے مین مدد چاہتا ہون وہ تم کو اچھا کرے گا ہر
بیماری سے تم کو شفا دیگا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچاوے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والی
کی بُرائی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا منتر تہا اور ایک حدیث
مین ہے کہ بیحساب جنت مین وے جاوین گے جو منتر نہین کرتے اور دونون حدیثون مین کچہ
مخالفت نہین ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والون کی تعریف مین وہ منتر مراد ہے جو کافرون کا کلام ہو
یا جس کے معنے معلوم نہ ہون یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان مین ہو تو ایسا منتر بُرا ہے اس لیے کہ شاید
اس مین کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث مین جو دعائین آئین ہین اون سے
منتر کرنا منع نہین ہے بلکہ سنت ہو اور بعضون نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال مین
لیکن یہ قول مختار نہین ہے **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ
اللّٰهِ اَرْقِيْكَ **ترجمہ** ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد تم بیمار ہو گئے آپ نے فرمایا ہان
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا بسم اللہ ارقیک اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے تم پر منتر
کرتا ہون ہر چیز سے جو تمکو ستاوے اور ہر جان کی بُرائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تمکو شفا دیوے
اللہ کے نام سے منتر کرتا ہون تمپر **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ
وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے (یعنے نظر مین تاثیر ہے اللہ تعالی کے حکم سے) اور جو کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی تو نظر ہی بڑھ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑھنے والی نہین) جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو **ف** امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا جمہور علمار کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہین نظر لگنا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا ہے اسکا اور انکا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہین ہے اور شریعت مین وارد ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنے بدنظر جس نے کی ہو اوسکے سامنے ایک پیالہ پانی کا لاوین اوسکو زمین پر نہ رکھین وہ شخص اوسمین سے ایک چلو پانی لیکر کلی کرے اوسی پیالہ مین پھر منہ دھووے پھر بائین ہاتھ مین پانی لیکر داہنا ہاتھ دھووے پھر داہنے ہاتھ مین پانی لیکر بائین کہنی دہوے پھر داہنا پاؤن دھووے پھر بایان پاؤن اسیطرح جیسے ہاتھ دھوئے تھے اور کہنیون اور ٹخنون کے بیچ مین نہ دھووے یہ سب اوسی پیالہ کے اندر دھووے پھر اپنی تہ بند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہوا اپنی طرف کا دھووے اور بعضون نے کہا اپنی شرمگاہ دھووے پھر یہ پانی جس کے نظر لگی ہو اس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے اسکی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اوسپر جبر کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضون کے نزدیک جبر نہ ہوگا قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اوسکو حکم کرے اپنے گھر مین رہنے کا اگر وہ محتاج ہو تو لقدر گذر اوسکو دیوے کیونکہ اسکا ضرر لہسن اور پیاز کہا کر مسجد مین جانے سے زیادہ ہے انتہے مختصراً

باب السحر

باب جادو کے بیان مین **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علمار کا یہ قول ہے کہ سحر سچ ہے اور اوس کی ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیا کی اور بعضون نے اسکا انکار کیا ہے اور جو باتین سحر سے پیدا ہوتی ہین اونکو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالے نے سحر کو اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ وہ سیکھا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور عورت مین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور جو حدیثین اس باب مین مذکور ہین اون سے بھی یہی نکلتا ہے اور عقلا جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہین ہے

پھر اوس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں ہے اور سحر کی تاثیر مین علمار کا اختلاف ہی بعض کہتے ہیں اوسکا اثر اتنا ہی ہے کہ جورو مرد مین لڑائی ہو جاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اوسکی بہت سی تاثیرات ہیں اللہ تعالی کے حکم سے اور پیغمبر اور ساحر مین یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہیں چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہین اور ولی ساحر مین یہ ہے کہ ساحر فاسق ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہیں ہوتی اب سحر کا چلانا حرام ہے اور اُسکا سیکھنا اور سکھانا بہی حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اوسکی توبہ قبول نہیں اب اگر ساحر کسیکو سحر سے مار ڈالے اور اُسکا اقرار کرے تو اوسپر قصاص واجب ہوگا اور گواہون سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا انتہے مختصرًا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدِيٌّ مِّنْ يَهُوْدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ قَالَ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا جسکو لبید بن اعصم کہتے تہے یہانتک کہ آپ کو خیال آتا کہ مین یہ کام کر رہا ہون اور نہ کرتے ہوتے وہ کام ایک دن یا ایک رات آپ نے دعا کی پہر دعا کی پہر دعا کی پہر فرمایا اے عائشہ تجھکو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھکو تبلادیا جو مین نے اُس سے پوچھا تیرے

پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پانون کے پاس اور وہ دونون فرشتہ تھے)
جو سر کے پاس بیٹھا تھا اوس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے وہ بولا اس پر جادو
ہوا ہے اوس نے کہا کس نے جادو کیا ہے وہ بولا لبید بن اعصم نے پھر اوس نے کہا کاہے مین جادو کیا
ہے وہ بولا کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بال کے غلاف مین
اوس نے کہا یہ کہان کہان ہے وہ بولا ذی اروان کے کنوے مین حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوے پر گئے آپ نے فرمایا اے عائشہ قسم خدا کی اوس
کنوے کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہان کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانون
کے سر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اوسکو جلا کیون نہین دیا یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلا)
آپنے فرمایا مجھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھ برا معلوم ہوا لوگون مین فساد پھیلانا مین نے حکم دیا
وہ گاڑ دیا گیا **ف** ایک روایت مین ہے کہ آپ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت
جانتے مین کر چکا اور بخاری کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بیون سے صحبت
نہ کر سکتے چنانچہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا
کی پھر یہ حدیث فرمائی ایک روایت مین ہے مین نے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سنگسار کیجیے
اور شہر سے نکلوا دیجئے آپ نے فرمایا خدا نے مجھکو صحت دی اب مین کیون فساد کھڑا کرون لوگ درشور وغل
مچاوین حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر آپ کو جادوگر کہتے اور
مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو نہین چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو اون کے نزدیک بھی آپکو
جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا (تحفۃ الاخیار) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سُحِرَ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق ابو کریب الحدیث بقصتہ نحو حدیث
ابن نمیر وقال فیہ فذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی البئر فنظر الیہا وعلیہا
نخل وقالت قلت یا رسول اللہ فاخرجہ ولم یقل افلا احرقتہ ولم یذکر فامرت
بہا فدفنت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** زہر کا بیان **عن** انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان امرأۃ یہودیۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ
مسمومۃ فاکل منہا فجیئ بہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہا عن ذلک

قالت اردت لاقتلك قال ما كان الله ليسلطك على ذاك او قال علي قال قالوا الا
نقتلها قال لا قال فما زلت اعرفها في لهوات رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملا کر
بکری کا گوشت لیکر آئی آپنے اس مین سے کہایا پہر وہ عورت آپکے پاس لائی گئی آپنے پوچہا یہ تونے
کیا کیا وہ بولی مین چاہتی تہی آپ کا مار ڈالنا آپنے فرمایا اللہ تعالے تجہے اتنی طاقت دنیے والا نہین
(کہ تو اوس کے پیغمبر کو ہلاک کرے) حضرت علی نے کہا لوگون نے کہا ہم اوسکو قتل کرین یا رسول اللہ
آپنے فرمایا نہین (یہ آپ کا رحم تہا اوس عورت پر اس سے یہی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تہے ورنہ اگر
بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا مین ہمیشہ اوس زہر کا اثر آپ کے کوے مین
پایا **ف** یعنی نشان اوس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تہا اس مین آپ کے کئی معجزے
مین ایک سخت زہر سو ہلاک نہ ہونا دوسری روایت مین ہے کہ آپ نے بتا دیا کہ اس مین زہر ہے یہ بہی
ایک معجزہ ہے ایک روایت مین ہے کہ اوس گوشت نے کہدیا یہ بہی معجزہ ہے یہ عورت مردود زینب بنت
حارث مرحب کی بہن تہی جس کو حضرت علی نے خیبر کی لڑائی مین مارا ایک روایت مین ہے کہ آپ
نے اوس عورت کو بشر بن براء کے وارثون کے سپرد کر دیا وہ اسی زہر سے مرا تہا اونہون نے اس
خبیث عورت کو قتل کیا لعنۃ اللہ علیہا (نووی) **عن** انس بن مالك ان يهودية
جعلت سما في لحم ثم اتت به رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحو حديث خالد
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب استحباب رقية المريض بیمار پر منتر پڑہنا

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى منا
انسان مسحه بيمينه ثم قال اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء
الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما فلما مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم وثقل اخذت
بيده لاصنع به نحو ما كان يصنع فانتزع يده من يدي ثم قال اللهم اغفر لي و
اجعلني مع الرفيق الاعلى قالت فذهبت انظر فاذا هو قد قضى **ترجمہ** ام المومنین
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم مین سے کوئی بیمار
ہوتا تو اپنا داہنا ہاتہہ اوسپر پہیرتے پہر فرماتے اذہب الباس اخیر تک یعنی دور کر دے بیماری کو

اے مالک لوگون کے اور تندرستی دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے
کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو
مین نے آپ کا ہاتھ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے یعنے مین نے ارادہ کیا کہ آپ
ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرون اور یہ دعا پڑھون آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ مین سے چھڑا لیا پھر فرمایا
یا اللہ بخشدے مجھکو اور مجھکو بلند رفیق کے ساتھ کر یعنے فرشتون اور پیغمبرون کے ساتھ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر جو مین دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہو گیا تھا یعنے وفات پائی
آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالی نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا انا للہ وانا الیہ راجعون **عَنِ**
الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ فِيْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسَحَهٗ بِيَدِهٖ قَالَ وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ
مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَقَالَ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ
مَنْصُوْرًا فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنَحْوِهٖ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَادَ مَرِيْضًا يَقُوْلُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهٖ اَنْتَ
الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے
تو فرماتے اذہب الباس اخیر تک **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَى الْمَرِيْضَ يَدْعُوْ لَهٗ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ
وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَا
لَهٗ وَقَالَ وَاَنْتَ الشَّافِيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ وَجَرِيْرٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْقِيْ بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ
لَهٗ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ منتر پڑھا کرتے اذہب الباس اخیر تک **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِيْ
مَاتَ فِيْهِ جَعَلْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِّنْ يَدِيْ وَفِيْ
رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ بِمُعَوِّذَاتٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر مین کوئی بیمار ہوتا تو اوسپر معوذات (قل اعوذ برب الفلق
قل اعوذ برب الناس) پڑھکر پہونکتے پہر جب آپ بیمار ہوئے اوس بیماری مین جس سے وفات پائی
تو مین آپ پر پہونکتی اور آپ ہی کا ہاتہہ آپ پر پہیرتی کیونکہ آپ کے ہاتہہ مبارک مین میرے ہاتہہ
سے زیادہ برکت تہی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دعا اور منتر پڑہکر پہونکنا آہستہ سو درست
ہے اور پہونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب کہا ہے اسکو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعضون
نے پہونکنے اور تہوکنے کا انکار کیا ہے۔ لیکن مراد وہی پہونکنا ہے جسمین کچہ تہوک بہی نکلے اور
آہستہ پہونکنے کے جواز پر اجماع ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَىٰ يَقْرَأُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ
كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑہتے
اور پہونکتے جب بہت بیمار ہوئے تو مین پڑہتی اور آپ ہی کا ہاتہہ آپ پر پہیرتی برکت کی امید سے
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ أَحَدٍ مِّنْهُمْ رَجَاءَ
بَرَكَتِهَا إِلَّا فِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَزِيَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَىٰ نَفَثَ عَلَىٰ نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا

باب اسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّظْرَةِ

نظر اور پہنسی اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہی **عَنْ** الْأَسْوَدِ قَالَ
سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا عَنِ الرُّقْيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِيْ حُمَةٍ **ترجمہ** اسود سے
روایت ہی مین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچہا منتر کو انہون نے کہا اجازت

دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والون کو زہر کے لیے منتر کرنے کی اجیسے
سانپ یا بچھو کے لیے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت رخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لاہل بیت من الانصار فی الرقیۃ من الحمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
اذا اشتکی الانسان الشیء منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم باصبعہ ھکذا و وضع سفیان سبابتہ بالارض ثم رفعہا بسم اللہ
تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی بہ سقیمنا باذن ربنا قال ابن ابی شیبۃ یشفی
سقیمنا و قال زہیر لیشفی سقیمنا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
سے روایت ہے جب ہم مین سے کوئی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا لیشفی سقیمنا باذن
ربنا یعنے اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم مین سے کسی کی تھوک کے ساتھ اوس سے
شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ تعالے کے حکم سے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرہا ان تسترقی من العین **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے منتر کرنے کا نظر سے
عن مسعر بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ رضی
اللہ تعالی عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنی ان استرقی
من العین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
فی الرقی قال رخص فی الحمۃ والنملۃ والعین **ترجمہ** انس سے روایت ہے منتر
کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس مین پسلی مین زخم پڑجاتے ہین) اور نظر کے
لیے **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الرقیۃ من العین والحمۃ والنملۃ وفی حدیث سفیان یوسف بن عبد اللہ
ابن حارث **ترجمہ** حضرت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتر کی نظر اور ڈنک
(زہر) اور نملہ کے لیے **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول

لیشفی

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً **ترجمہ** ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا اون
کے گھر میں جس کے منہ پر جھائیاں تھیں آپ نے فرمایا اسکو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو **عَنْ**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً
تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ارْقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت
دی حزم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی اور اسمار بنت عمیس سے فرمایا کیا سبب ہو میں
اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنے جعفر بن ابی طالب کے لڑکوں کو) دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے
ہیں اسمار نے کہا نہیں انکو نظر جلدی لگ جاتی ہے آپنے فرمایا کوئی منتر کر میں نے ایک منتر آپ
کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ
أَرْخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْقِي قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ
مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں
کو اور ایک شخص کو ہم میں سے بچھونے کاٹا ہم اسوقت بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں منتر کروں آپنے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی
کو فائدہ پہونچا سکے پہونچا دے **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرْقِي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَأَنَا

أرقي من العقرب فقال من استطاع منكم أن ينفع أخاه فليفعل ترجمہ حضرت جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں بچھو کا منتر کیا کرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتروں
سے منع کردیا وہ آپکے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپنے منتروں کو منع کردیا اور میں بچھو کا
منتر کرتا ہوں آپنے فرمایا تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہونچا سکے پہونچاوے عن
الأعمش بهذا الإسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضي الله تعالى
عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرقى فجاء آل عمرو بن حزم رضي
الله تعالى عنه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله إنه كانت عندنا
رقية نرقي بها من العقرب وإنك نهيت عن الرقى قال فعرضوها عليه فقال ما أرى
بأسا من استطاع منكم أن ينفع أخاه فلينفعه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ
عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں عن
عوف بن مالك الأشجعي رضي الله تعالى عنه قال كنا نرقي في الجاهلية فقلنا
يا رسول الله كيف ترى في ذلك فقال اعرضوا علي رقاكم لا بأس بالرقى ما
لم يكن فيه شرك ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں
منتر کیا کرتے تھے ہمنے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپنے فرمایا اپنے منتروں
کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو باب
جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن والأذكار قرآن یا دعا سے منتر کرکے اوسپر
اجرت لینا درست ہے عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه أن ناسا من
أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كانوا في سفر فمروا بحي من أحياء العرب
فاستضافوهم فلم يضيفوهم فقالوا لهم هل فيكم من راق فإن سيد الحي
لديغ أو مصاب فقال رجل منهم نعم فأتاه فرقاه بفاتحة الكتاب فبرأ الرجل
فأعطي قطيعا من غنم فأبى أن يقبلها وقال حتى أذكر ذلك للنبي صلى الله عليه
وسلم فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له وقال يا رسول الله والله
ما رقيت إلا بفاتحة الكتاب فتبسم وقال وما أدراك أنها رقية ثم قال خذوا منهم و

اضْرِبُوْا لِی بِسَهْمٍ مَعَكُمْ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ مین سے سفر مین تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گذرے اور اُن سے دعوت چاہی اُنہون
نے دعوت نہ کی وہ کہنے لگے تم مین سی کسی کو منتر یاد ہے اون کے سردار کو بچہو یا سانپ نے کاٹا
ہتا صحابہ مین سی ایک شخص بولا ہان مجھکو منتر آتا ہے پہر اوس نے سورہٗ فاتحہ پڑہی وہ اچھا ہوگیا
اور ایک گلہ دیا بکریون کا اوس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ لون
پہر آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی یا رسول اللہ مین نے کچھ منتر نہین کیا
سوا سورہٗ فاتحہ کے آپ ہنسے اور فرمایا تجھے کیا معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پہر فرمایا وہ گلہ بکریون کا لے
لے اور ایک حصہ میرا بہی اپنے ساتھہ لگانا **عَنْ** اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ فَجَعَلَ
يَقْرَأُ اُمَّ الْقُرْاٰنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهٗ وَيَتْفِلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ
ہے کہ وہ شخص سورہٗ فاتحہ پڑہتا جاتا اور اپنا تہوک جمع کرکے تہوکتا جاتا یہانتک کہ وہ اچھا ہوگیا
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَیِّدَ الْحَیِّ سَلِیْمٌ
لُدِغَ فَهَلْ فِیْكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهٗ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ فَبَرَاَ فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَیْتُهٗ اِلَّا
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوْهَا حَتّٰى نَاْتِیَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا
النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيْهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اِقْسِمُوْا
وَاضْرِبُوْا لِیْ بِسَهْمٍ مَعَكُمْ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی ہم ایک منزل مین اوترے
ایک عورت آئی اور وہ کہنے لگی اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچہو نے) کاٹا ہے تو تم مین سے
کوئی منتر جانتا ہے ایک شخص ہم مین سے اوٹھہ کھڑا ہوا جسکو ہم نہین سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح
منتر جانتا ہے پہر اوس نے منتر کیا سورہٗ فاتحہ کا وہ اچھا ہوگیا اون لوگون نے اسکو بکریان دین
اور ہم کو دودھ پلایا ہمنے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے وہ بولا مین نے تو سورہٗ فاتحہ کا منتر
کیا ہمنے کہا ان بکریون کو مت ہلاؤ یہان سے جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس نہ جاوین پہر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اسکو کیسے معلوم ہوا کہ سورہٗ
فاتحہ منتر ہے بانٹ لو ان بکریون کو اور اپنے ساتھہ ایک حصہ میرا بہی لگاؤ **ف** نووی

علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اسکی اجرت
لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس مین کوئی کراہت نہین اسیطرح قرآن سکہانے کے لیے اجرت
لینا درست ہے امام شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک
تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ بہی لگاؤ
یہ اون کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث مین گذرا اور وہ بکریان سب منتر پڑہنے
والے کا حق تہین لیکن آپ نے تبرعاً اور مروۃً سب ساتہیون کا حصہ اوس مین کر دیا **عَنْ** هِشَامٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ اوس عورت کے ساتہ ہم مین سے ایک شخص کہڑا ہوگیا جسکو ہم نہین
خیال کرتے تہے کہ منتر آتا ہے **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهٖ عَلٰى مَوْضِعِ الْاَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ
دعا کے وقت اپنا ہاتہ درد کے مقام پر رکہنا **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَّجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ
مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ
جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ
وَاُحَاذِرُ **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہون نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن مین جو پیدا ہوگیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوئے آپ نے
فرمایا تم اپنا ہاتہ درد کی جگہہ پر رکہو اور کہو بسم اللہ تین بار اوس کے بعد سات بار یہ کہو اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنے مین پناہ مانگتا ہون اللہ تعالی کی برائی سے اوس چیز
کے جس کو پاتا ہون مین اور جس سے ڈرتا ہون مین **بَابُ** التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ
الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلٰوةِ وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز مین **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ
قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلَاتِيْ وَقِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُّقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى
يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ **ترجمہ** عثمان بن ابی

عاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور مجھکو قرآن بھلا دیتا ہے آپنے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالی کی پناہ مانگ اوس سے اور بائیں طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالی نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ نُوْحٍ ثَلَاثًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِحْبَابُ التَّدَاوِي ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہونچتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رد ہے اون متصوفین کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے اور علماء کی دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہی جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافروں سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئیں ہلاکت سے بچانیکا حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقادیر میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہونے والا ہے انتہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى تَحْتَجِمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْهِ شِفَاءً **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہوں نے عیادت کی مقنع کی پھر کہا میں نہیں ٹھیروں گا جب تک تم پچھنے نہ لگاؤ کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس میں شفا ہے **عَنْ** عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ

جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا فِیْ أَهْلِنَا وَرَجُلٌ یَشْتَکِیْ خُرَاجًا بِهٖ أَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَکِیْ قَالَ خُرَاجٌ بِیْ قَدْ شَقَّ عَلَیَّ فَقَالَ یَا غُلَامُ ائْتِنِیْ بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهٗ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ یَا أَبَا عَبْدِ اللهِ قَالَ أُرِیْدُ أَنْ أُعَلِّقَ فِیْهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللهِ إِنَّ الذُّبَابَ لَیُصِیْبُنِیْ أَوْ یُصِیْبُنِی الثَّوْبُ فَیُؤْذِیْنِیْ وَیَشُقُّ عَلَیَّ فَلَمَّا رَأَی تَبَرُّمَهٗ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ إِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ إِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ أَدْوِیَتِکُمْ خَیْرٌ فَفِیْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَکْتَوِیَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ **ترجمہ** عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہے جابر بن عبداللہ انصاری ہمارے گھر میں آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا یعنے قرحہ پڑ گیا تھا جابر نے پوچھا تجھ کو کیا شکایت ہے وہ بولا ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے غلام ایک پچھنے لگانے والے کو لیکر آ وہ بولا پچھنے لگانے والے کا کیا کام ہے جابر نے کہا میں اوس زخم پر پچھنا لگانا چاہتا ہوں وہ بولا قسم خدا کی مکھیاں مجھکو ستاوینگی اور کپڑا لگیگا تو تکلیف ہو گی مجکو اور سخت گذرے گا مجھپر جب جابر نے دیکھا کہ اسکو رنج ہوتا ہے پچھنے لگانے سے تو کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر تمہاری دواؤں میں کوئی دوا بہتر ہے تو تین ہی دوائیاں ہیں ایک تو پچھنا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ تیسرے انگارے جلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں داغ لینا بہتر نہیں جانتا راوی نے کہا پھر پچھنے لگانیوالا آیا اور پچھنے لگائے اوسکو اوسکی بیماری جاتی رہی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں نہایت عمدہ طب ہے کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی ہیں یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی اگر دموی ہیں تو انکا علاج پچھنے سے بہتر نہیں اور اگر اور قسم کے مرض ہیں تو انکا علاج مسہل سے ہے اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو انتہے مختصرًا

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهَا اسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحِجَامَةِ فَأَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَیْبَةَ أَنْ یَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهٗ قَالَ کَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ یَحْتَلِمْ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے اونہون نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی آپ نے حکم دیا ابو طیبہ
کو اُن کے پچھنے لگانے کا راوی نے کہا ابو طیبہ اُم سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا نابالغ لڑکے تھے
جن سے پردہ ضرور نہین اور ضرورت کیوقت دوا کے لیے اجنبی شخص بھی لگا سکتا ہے اگر عورت
بار کانہ ملے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بھیجا اوس نے ایک
رگ کاٹی (یعنے فصد کی) پھر داغ دیا اوسپر عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ
فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ رُمِيَ اُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهٖ قَالَ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی عنہ سے روایت ہے اُبی بن کعب کو احزاب
کے جنگ مین ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اون کے عَنْ جَابِرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي اَكْحَلِهٖ قَالَ
فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ ترجمہ
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اکحل (ایک رگ ہے) میں
تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا تیر کی پھل سے اپنے ہاتھ سے اُن کا ہاتھ سوج
گیا آپ نے دوبارہ داغ دیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانیوالے کو
مزدوری دی اور آپ نے ناک مین بھی دوا ڈالی (یعنے ناس لی) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ
احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهٗ ترجمہ انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور آپ
کسی کی مزدوری رکھتے نہ تھے (یعنے دیتے تھے) تو پچھنے لگانے والے کو بھی دی عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحُمّٰى

مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے **عَنِ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ
فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ **ترجمہ** ان دونوں روایتوں کا وہی ہے جو اوپر
گذرا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ
جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اوسکو ٹھنڈا کرو پانی سے **عَنْ** هِشَامٍ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكَةِ فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا وَتَقُولُ إِنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ **ترجمہ**
اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اوس کے گریبان میں
ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کرو اوسکو پانی سے اور فرمایا کہ
بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ
صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ أَنَّهَا مِنْ فَيْحِ
جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
بِهٰذَا **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا
بِالْمَاءِ **ترجمہ** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے

۲۲۵۶

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحُمّٰی مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاۤءِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُوْبَكْرٍ عَنْكُمْ وَقَالَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث پر بعضے ملحد اعتراض کرتے ہین کہ بخار مین ٹہنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہلانے کا حکم نہین دیا بلکہ پانی سے ٹہنڈا کرنے کا اور وہ ممکن ہے ٹہنڈا پانی پلانے سے یا ہاتہہ پاؤن دہونے سے اور اطبا متفق ہین اس امر پر کہ صفراوی بخار مین ٹہنڈا پانی پلانا بلکہ برف کہلانا مفید ہی مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور مین تمام ڈاکٹر لکہتے ہین کہ سر پر برف رکہین اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کہلاوین ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکہتے ہین کہ ایسے بخار مین برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنے کہ برف کے ٹکڑے جون جون بیمار کے حلق کے نیچے اوترتے ہین اوسکو تسکین ہوتی جاتی ہے اس صورت مین ملحدون کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہین **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ فَاَشَارَ اَنْ لَّا تَلُدُّوْنِيْ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاۤءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقٰی مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَشْهَدْكُمْ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ مین دوا ڈالی آپ کی بیماری مین آپنے اشارہ سے فرمایا میرے منہ مین دوا مت ڈالو ہم لوگون نے آپس مین کہا آپ بیماری کیوجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہین (تو اس حکم پر عمل کرنا ضرور نہین) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم سب کے مونہہ مین دوا ڈالی جاوے سوا عباس رضی اللہ تعالے عنہ کے کہ وہ یہان موجود نہ تہے (یہ سزا دی آپنے اون لوگون کو جنہون نے آپ کا حکم نہ مانا) **عَنْ** اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اُخْتِ عُكَّاشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِّيْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاۤءٍ فَرَشَّهٗ قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِّيْ قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلٰی مَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ

بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ **ترجمہ** اُم قیس بنت محصن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تہین انہون نے کہا مین اپنے لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی جس نے ابہی کہانا نہین کہایا تہا اوس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اوس جگہہ پر چہڑک دیا اور مین ایک بچہ کو آپ کے پاس لے گئی جس کے تالو کو مین نے دبایا تہا (اونگلی سے) عذرہ کی بیماری مین (عذرہ حلق کا ورم ہے) آپنے فرمایا کیون تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد کا اس گہانٹی سے تم لازم کرلو عود ہندی (کوٹ) کو اس مین سات بیماریون کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (یا نجر کی) اور اس کی ناس عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب مین اُسکا منہ مین لگانا فائدہ دیتا ہے

ف عود ہندی کو عربی مین قسط کہتی ہین اور ہندی مین اگر یہ ایک نہایت مفید دوا ہے بحر الجواہر مین ہے کہ وہ تیسرے درجہ مین گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے جھڑ کنے سے اور سر درد مین گو اُسکا ضماد فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے نووی نے کہا جن لوگون نے ذات الجنب مین قسط دینے سے انکار کیا ہے اون کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتی ہین کہ بلغمی ذات الجنب مین قسط مفید ہے اور یہ بہی کہتے ہین کہ قسط مدر ہے حیض کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑہاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بہی قاتل ہے جب شہد مین ملا کر استعمال کیا جاوے اور جہائین کو دور کر دیتا ہے اور سوا اوس کے بہت سے فائدے ہین انتہے مختصراً **عن** اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَّهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُوْنُسُ اَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ بِهٖ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِّنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ ابْنَهَا

ذٰلِكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلٰى ثَوْبِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ مہاجرات پہلی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لیکر جس نے اناج نہیں کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے اونہوں نے اوسکا حلق دبایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑھانے سے (اونگلی یا لکڑی سے یا گھیرنی سے چڑھا کے) تم عود ہندی یعنے کست کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے عبید اللہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اُسی بچے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اُسکو دھویا نہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا موت کے اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہی ٹھیک ہے اور بعضے کہتے ہیں رائی مراد ہے اور بعضوں نے کہا بطم مراد ہے۔ کلونجی کی تعریف اطبا نے بھی بہت کی ہے اور بیشک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث میں تمام بیماریوں سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ وَفِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَيُوْنُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّوْنِيْزُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّامَ ترجمہ دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَ

خاصتها أمرت ببرمة من تلبينة فطبخت ثم صنع ثريد فصبت التلبينة عليها ثم قالت كلن منها فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول التلبينة مجمة لفؤاد المريض تذهب ببعض الحزن **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جب اون کے گھر مین کوئی مرجاتا تو عورتین جمع ہوتین پھر چلی جاتین صرف اون کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے اوسوقت وہ حکم کرتین ایک ہنڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ ہوسی یا آٹے کا کبھی اوسمین شہد بھی ملاتے ہین) پھر وہ پکتا اوس کے بعد ثرید طیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلبینہ کو اوسپر ڈالدیتین پھر وہ کہتین عورتون سے کھاؤ اوسکو کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اوس کے پینے سے کچھ رنج گھٹ جاتا ہے **عن** ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان اخي استطلق بطنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسقه عسلا فسقاه ثم جاءه فقال اني سقيته فلم يزده الا استطلاقا فقال له ثلاث مرات ثم جاء الرابعة فقال اسقه عسلا فقال لقد سقيته فلم يزده الا استطلاقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدق الله وكذب بطن اخيك فسقاه فبرأ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بھائی کو دست آرہے ہین آپنے فرمایا اسکو شہد پلادے اوس نے پلادیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہوگئے آپ نے پھر یہی فرمایا کہ شہد پلاوے چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا مین نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہوگئے آپنے فرمایا اللہ تعالی سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اوس نے شہد پلایا وہ اچھا ہوگیا

ف شہد مین بالخاصیت شفا ہے خود قرآن مجید مین اوسکو شفاء للناس کہا ہے اور شہد اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اسکا علاج اسہال ہے اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے اسیواسطے شہد پلانے سے دست بڑھتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف ہوگئے یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اسپر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہمنے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اسلیے نہین کہ حدیث کی تصدیق

ہو بلکہ طب کے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جہوٹ کہین تو ہم طبیبون کو جہوٹا اور کافر کہین گے پہر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعوی ثابت کرین تو ہم حدیث کی تاویل کرین گے اور اسکا مطلب صحیح بیان کرین گے (نووی مع زیادۃ) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ عَرِبَ بَطْنُہٗ فَقَالَ لَہٗ اسْقِہٖ عَسَلًا بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شُعْبَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** الطَّاعُوْنِ وَالطِّیَرَۃِ وَالْکَہَانَۃِ طاعون اور بد فالی اور کہانت کا بیان **عَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَسْاَلُ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْہُ وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارٌ مِّنْہُ **ترجمہ** عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے اون کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچہا تم نے کیا سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب مین اسامہ نے کہا آپنے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بہیجا گیا پہر جب تم سنو کسی ملک مین طاعون ہے تو وہان مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی مین طاعون نمود ہو تو مت نکلو بہاگ کر اوس کے ڈر سے +

ف نووی علیہ الرحمتہ نے کہا طاعون ایک پہوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتہہ یا اونگلیون یا اور کہین بدن مین نمود ہوتا ہے اور اوس کے ساتہہ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور قے لازم ہے خلیل نے کہا وباہی طاعون کو کہتے ہین اور وبا پہر ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ ہے کہ وبا وہ مرض ہے جو کسی ایک ملک مین بکثرت نمود ہو اور دوسرے ملکون مین نہ ہو تو ہر طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہین ہے اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے زمانہ مبارک مین شام مین نمود ہوئی تہی وہ طاعون تہی جسکو طاعون عمواس کہتے ہین اور اسکا بیان مقدمہ کتاب مین گذرا اب طاعون اگلی امتون پر عذاب تہا لیکن وہ مسلمانون کیلیے رحمت اور شہادت ہے صحیحین مین ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور ایک

حدیث مین ہے جو کہ طاعون مین صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بہاگے اللہ کی تقدیر پر بہروسا کر کے اوس کو شہید کا ثواب ہی اور طاعون کے ڈر سے بہاگنا منع ہے حضرت عائشہ نے کہا وہ ایسا ہے جیسے کوئی کافرون کے مقابلہ سے بہاگے اور بعض لوگون نے طاعون سے بہاگنا اور جہان طاعون ہو وہان جانا دونون درست رکہا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ شرمندہ ہوئے سرغ سے لوٹ آنے پر اور ابو موسی اشعری اور مسروق اور اسود بن ہلال سے منقول ہی کہ وہ طاعون سی بہاگے اور عمرو بن عاص نے کہا اس عذاب سی بہاگو پہاڑون کی گہاٹیون اور چوٹیون پر معاذ نے کہا یہ تو شہادت ہی اور رحمت ہی اور اُن لوگون نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ ممانعت مصلحت سی ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجہین کہ آنے والا آنے کیوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والا بہاگنے کیوجہ سے بچ گیا اور وہ ایسی ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے کی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بہاگنے والے کے لیے مقیم کے لیے تو اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین نہ بہاگا اسوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والے کے لیے اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین بہاگا اسوجہ سے بچا اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون کے ملک مین جانا اور وہان سے بہاگنا دونو منع ہین اور حدیث مین یہ امر صاف موجود ہے البتہ کسی اور کام یا ضرورت کے لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نووی) **مترجم** کہتا ہے طاعون یا وبا سے بہاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچہ طاعون مین منحصر نہین ہے بلکہ موت کے اسباب اسقدر بیشمار ہین کہ انسان اون سے بچ نہین سکتا اور موت تو انسان کی ماہیت مین داخل ہی کیونکہ حکما نے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق مائت پہر جو چیز ہماری ماہیت مین داخل ہی اُس سے بہاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا کہدو اے محمد موت یا قتل سے بہاگنا کچہ فائدہ نہ دیگا اگر بالفرض بچے بہی تو چند روز اور جیین گے پہر آخر مرنا ہے۔ عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بہی دنیا مین رہین پہر بہی دنیا سے سیری نہ ہوگی اور موت اسیطرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی سے کاٹ دینا ضرور ہے اور موت کے لیے طیار رہنا عین عقل اور شعور ہے **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون اية الرجز ابتلى الله عز وجل به ناسا
من عباده فاذا سمعتم به فلا تدخلوا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تفروا منه
هذا حديث القعنبي وقتيبة نحوه ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالی نے اپنے بعضے بندوں
کو آزمایا ہے جب تم سنو کسی ملک میں طاعون موجود ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہیں ہو تو وہاں
سے مت بھاگو عن اسامة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان هذا الطاعون رجز سلط على من كان قبلكم او على بني اسرائيل فاذا كان بارض
فلا تخرجوا منها فرارا منه واذا كان بارض فلا تدخلوها ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔
عن عامر بن سعد يخبره ان رجلا سال سعد بن ابي وقاص عن الطاعون فقال
اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنهما انا اخبرك عنه قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم هو عذاب او رجز ارسله الله تعالى على طائفة من بني اسرائيل او ناس
كانوا قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تدخلوها عليه واذا دخلها عليكم فلا
تخرجوا منها فرارا ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے
پوچھا طاعون کو اسامہ نے کہا میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی
جو اوپر گزرا عن عمرو بن دينار باسناد ابن جريج نحو حديثه ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن اسامة بن زيد رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه قال ان هذا الوجع او السقم رجز عذب به بعض الامم قبلكم
ثم بقي بعد بالارض فيذهب المرة ويأتي الاخرى فمن سمع به بارض فلا يقدمن
عليه ومن وقع بارض وهو بها فلا يخرجنه الفرار منه ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا
تھا پھر وہ زمین میں رہ گیا کبھی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کسی ملک میں طاعون
ہے وہاں نہ جاوے اور جب اوسی کے ملک میں طاعون موجود ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں
عن الزهري باسناد يونس نحو حديثه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن

حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي أَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ
يَسَارٍ وَغَيْرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا
تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكَ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَخَاهُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ أُنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ
فَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا بَلَغَكُمْ أَنَّهُ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا
قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ آنْتَ سَمِعْتَ أُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ
نَعَمْ **ترجمہ** حبیب سے روایت ہے ہم مدینہ مین تھے مجکو خبر پہونچی کہ کوفہ مین طاعون نمود ہوا ہے
تو عطا بن یسار اور اور لوگون نے مجہ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی ملک
مین ہو اور وہان طاعون شروع ہو تو مت بہاگ وہان سے اور جب تجکو خبر پہونچے کسی ملک مین
طاعون نمود ہونے کی تو وہان مت جا مین نے کہا یہ حدیث تم نے کس سے سنی اونہون نے کہا
عامر بن سعد سے مین اون کے پاس گیا لوگون نے کہا وہ نہین ہین مین اون کے بہائی ابراہیم بن
سعد سے ملا اون سے پوچہا اونہون نے کہا مین موجود تہا جب اسامہ نے سعد سے حدیث بیان
کی کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے یہ بیماری عذاب ہے یا بقیہ
ہے عذاب کا جو لگے لوگون کو ہوا تہا پہر جب یہ بیماری کسی ملک مین شروع ہو اور تم وہان
موجود ہو تو وہان سے مت بہاگو اور جب تمکو خبر پہونچے کہ کسی ملک مین یہ بیماری شروع ہوئی ہے
تو وہان مت جاؤ حبیب نے کہا مین نے ابراہیم سے پوچہا تمنے سنا اسامہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے
سعد سے اور انہون نے انکار نہین کیا ابراہیم نے کہا ہان مین نے سنا **عَنْ** شُعْبَةَ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ **عَنْ**
سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالُوا
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

جالسين يتحدثان فقالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم **عن**
ابراهيم بن سعد بن مالك عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو
حديثهم **ترجمہ** ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الله بن عباس
رضي الله تعالى عنهما ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه خرج الى الشام حتى
اذا كان بسرغ لقيه اهل الاجناد ابو عبيدة بن الجراح واصحابه رضي الله تعالى
عنهم فاخبروه ان الوباء وقع بالشام قال ابن عباس فقال عمر ادع لي المهاجرين
الاولين فدعوتهم فاستشارهم واخبرهم ان الوباء وقع بالشام فاختلفوا فقال
بعضهم قد خرجت لامر ولا نرى ان ترجع عنه وقال بعضهم معك بقية الناس و
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى ان تقدمهم على هذا الوباء
قال ارتفعوا عني ثم قال ادع لي الانصار فدعوتهم له فاستشارهم فسلكوا سبيل
المهاجرين واختلفوا كاختلافهم فقال ارتفعوا عني ثم قال ادع لي من كان ههنا
من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم يختلف عليه رجلان فقالوا
نرى ان ترجع بالناس ولا تقدمهم على هذا الوباء فنادى عمر رضي الله تعالى
عنه في الناس اني مصبح على ظهر فاصبحوا عليه فقال ابو عبيدة بن الجراح رضي
الله تعالى عنه افرارا من قدر الله فقال عمر رضي الله تعالى عنه لو غيرك قالها
يا ابا عبيدة وكان عمر يكره خلافه نعم نفر من قدر الله الى قدر الله ارايت
لو كانت لك ابل فهبطت واديا له عدوتان احدهما خصبة والاخرى جدبة
اليس ان رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله وان رعيت الجدبة رعيتها بقدر
الله قال فجاء عبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنه وكان متغيبا في بعض
حاجته فقال ان عندي من هذا علما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا
فرارا منه قال فحمد الله عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ثم انصرف +
ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ شام

کیطرف نکلا جب سرغ مین پہونچے (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) اون سے ملاقات کی اجناد کے لوگون نے (اجناد سے مراد شام کے پانچ شہر ہین فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور قنسرین) ابو عبیدہ بن الجراح اور اونکے ساتھیون نے اور اون سے بیان کیا کہ شام کے ملک مین وبا نمود ہوئی ہے حضرت عمر نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہین جنہون نے دونو قبلہ کیطرف نماز پڑہی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے انکو بلایا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اون سے مشورہ لیا اور اُن سے بیان کیا کہ شام کے ملک مین وبا پھیلی ہے اونہون نے اختلاف کیا بعضون نے کہا آپ ایک کام کے لیے نکلے ہین اور ہم مناسب نہین سمجھتے کہ آپ لوٹ جاوین اور بعضون نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہین جو اگلون مین باقی رہ گئے ہین اور اصحاب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم مناسب نہین سمجھتے اونکو وبائی ملک مین لے جانا حضرت عمر نے کہا اچھا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا انصار کے لوگون کو بلاؤ مین نے انکو بلایا انہون نے مشورہ لیا اون سے انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور اونہی کیطرح اختلاف کیا حضرت عمر نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے بوڑہون کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے (یا فتح کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے مین نے انکو بلایا اون مین سے دو نے بھی اختلاف نہین کیا اور سب نے یہی کہا ہم مناسب سمجھتے ہین کہ آپ لوگون کو لیکر لوٹ جایے اور وبا کے سامنے انکو نہ بھیجیے آخر حضرت عمر نے منادی کروادی لوگون مین مین صبح کو اونٹ پر سوار ہونگا (اور مدینہ لوٹون گا) یہ سنکر صبح لوگ بھی سوار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے بھاگتے ہو حضرت عمر نے کہا کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو مین اوسکو سزا دیتا) اور حضرت عمرؓ برا جانتے تھے اُنکا خلاف کرنے کو ہان ہم بھاگتے ہین اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کیطرف کیا اگر تمہارے پاس اونٹ ہون اور تم ایک وادی مین جاؤ جس کے دو کنارے ہون ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹون کو سرسبز اور شاداب کنارے مین چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب مین چراؤ تب بھی اللہ کی تقدیر سے چرایا (مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اُس چرواہے پر کوئی الزام نہین ہے بلکہ اُسکا فعل قابل تعریف کے ہے کہ جانورون کو آرام دیا ایسا ہی مین بھی اپنی رعیت کا چرانے والا ہون تو جب ملک

اچھا معلوم ہوتا ہے او وہرے جاتا ہون اور یہ کام تقدیر الٰہی کے خلاف نہین ہے بلکہ عین تقدیر الٰہی ہے **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا توکل اور تسلیم کے خلاف نہین ہے مگر جب بلا آجاوے اُسوقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ مین نے فلان کام کیا یا نہین کیا اوسکی وجہ سے یہ بلا ہوئی **ف** اتنے مین عبدالرحمن بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے اونہون نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک مین وبا ہے تو وہان مت جاؤ اور جب تمہارے ملک مین وبا پہیلے تو بہاگو بہی نہین یہ سنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اللہ کا شکر کیا (اُنکی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے **عَنْ** مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ فَقَالَ لَهٗ اَيْضًا اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّهٗ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ اِذًا قَالَ فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحَلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابو عبیدہ سے کہا کیا تو سمجہتا ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ مین چراوے اور اچھا کنارہ چھوڑ دیوے تو تو اوسپر الزام دیگا ابو عبیدہ نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو پہر چلو پہر وہ چلے یہانتک کہ مدینہ پہونچے حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ نے کہا یہ جگہ ہے یا یہ منزل ہے اگر خدا چاہے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهٗ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ **ترجمہ** عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے

روایت ہو حضرت عمر شام کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے انکو خبر آئی شام مین وبا پھیلنے کی عبد الرحمن بن عوف نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کسی ملک مین وبا پھیلی ہے تو وہان مت جاؤ اور جب کسی ملک مین وبا پھیلے اور تم وہین ہو تو مت نکلو وہا سے بھاگ کر یہ سنکر حضرت عمر سرغ سے لوٹ آئے ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ لوگون کے ساتھ لوٹے عبد الرحمن بن عوف کی حدیث سنکر **باب** لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ وَلَا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلَى مُصِحٍّ بیماری کا لگ جانا اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول یہ سب لغو ہین اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکہین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيْئُ الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز نہین اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہین تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ اونٹون کا کیا حال ہے ریت مین ایسے صاف ہوتے ہین جیسے ہرن پہر ایک خارشتی اونٹ آتا ہے اور اُن مین جاتا ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پہر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت مین یہ ہے کہ بیمار اونٹون کو تندرست کے پاس نہ لیجاویں ان دونون حدیثون مین جمع یون کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث مین نفی کیا ہے اُس سے مراد نفی ہے اوس اعتقاد کی جو جاہلیت والون کا تہا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الٰہی کے اور جس مین بیمار کو تندرست کے ساتھ رکہنے سے منع کیا ہے اوس مین احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل مین اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الٰہی ہوتا ہے اوسکو نہ کرنا چاہیے اور بعضون نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہو اور صفر سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کرتے تہے یعنے نسئی یہ غلط ہے یا صفر کو ایک پیٹ کا کیڑا سمجہتے تہے اور دونون اعتقاد غلط ہین یا صفر کو منحوس جانتے ہونگے

جیسے اب بھی جاہل اور بے وقوف صفر کو تیرہ تیزی کہتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں
کرتے اور ہامہ سے مراد اُلو ہے اوسکو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے
کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بنجاتی ہے انتہے مختصراً مع زیادۃ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا صَفَرَ وَلَا
ھَامَۃَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں
یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہیں ہے عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
یُوْنُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ اُخْتِ
نَمِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا
ھَامَۃَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَیُحَدِّثُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ
کَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُھُمَا کِلَیْھِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَمَتَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بَعْدَ ذٰلِکَ عَنْ قَوْلِہٖ لَا عَدْوٰی وَاَقَامَ
عَلٰی اَنْ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ فَقَالَ لَہُ الْحَارِثُ بْنُ اَبِی ذُبَابٍ ھُوَ ابْنُ عَمِّ
اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَدْ کُنْتُ اَسْمَعُکَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ تُحَدِّثُنَا مَعَ ھٰذَا الْحَدِیْثِ حَدِیْثًا اٰخَرَ
قَدْ سَکَتَّ عَنْہُ کُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی فَاَبٰی
اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنْ یَعْرِفَ ذٰلِکَ وَقَالَ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ
فَمَا رَاہُ الْحَارِثُ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی غَضِبَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِیَّۃِ
فَقَالَ لِلْحَارِثِ اَتَدْرِیْ مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنِّیْ
قُلْتُ اَبَیْتُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ وَلَعَمْرِیْ لَقَدْ کَانَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ اَوْ نَسَخَ اَحَدُ
الْقَوْلَیْنِ الْاٰخَرَ ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہیں لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس **ف** لفظی ترجمہ یہ ہے نہ لاوے بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ والے پر یعنے تندرست اونٹوں کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکہا گیا **ت** ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ صلعم سے روایت کرتے تھے پہر بعد اوسکے اونہوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اسکو چہوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ درست اونٹ پر تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابو ہریرہ کے چچا زاد بہائی تھے اون سے کہا اے ابو ہریرہ ہم سنا کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اوسکو نہیں بیان کرتے وہ یہ حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہیں لگتی ابو ہریرہ نے انکار کیا اور یہ کہا میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا البتہ آپنے یہ فرمایا ہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر حارث نے اونسے جہگڑا کیا اس میں ابو ہریرہ غصے ہو گئے اونہوں نے حبش کی زبان میں کچہ کہا پہر حارث سے پوچہا تم سمجہے میں نے کیا کہا حارث نے کہا نہیں ابو ہریرہ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں پہر حدیث کے بیان کرنیکا ابو سلمہ نے کہا میری عمر کی قسم ابو ہریرہ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہیں پہر معلوم نہیں ابو ہریرہ اس حدیث کو بہول گئے یا ایک حدیث سے دوسری حدیث کو انہوں نے منسوخ سمجہا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث کو بہول جاوے تو اوس کی صحت میں خلل نہیں ہوتا بلکہ اوس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابو ہریرہ کے سائب بن یزید اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک اور ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگنا کوئی چیز نہیں پہر اوس کے ثبوت میں کیا شک ہے انتہی **عَنْ** أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ لَا يُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوء نہ صفر **ف** نوء کہتے ہیں ستارے کے طلوع اور غروب کو عرب گمان کرتے تھے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ نچہتر سے بارش سمجہتے ہیں اور بعضوں نے کہا نوء سے چاند کی منزل مراد ہے غرض یہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا مینہ برسنا اللہ کی مرضی اور حکم

سے ہوتا ہے ان کو اسمین دخل نہین اور اسکا بیان کتاب الصلوۃ مین گذر چکا **عن** جابرٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ ولا غول **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے **ف** جیسے عوام کہتے ہین کہ جنگل مین شیطان ہوتے ہین انکو غول کہتے ہین رات کو چراغون کیطرح چمکتے ہین مسافر کو راہ بھلا دیتے ہین مار ڈالتے ہین یہ سب غلط ہے غول وول کچھ نہین فقط وہم ہی وہم ہے اور جنگل مین جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین کا ایک مادہ ہے خود بخود مشتعل ہوتا ہے اور ہڈیون مین بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اسلیے قبرستان مین اس قسم کی روشنی اکثر رات کو دکھلائی دیتی ہے اور بعضون نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہین ہے بلکہ غرض ابطال ہے اوس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورتین بنتا ہے اور بہکاتا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی کو بہکا نہین سکتا اور ایک حدیث مین ہے کہ جب غیلان کا ڈر ہو تو اذان دو اور ابو ایوب کی روایت مین ہے کہ میری کھجور کو غول آکر کہا لیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے واللہ اعلم (نووی مع زیادۃ) **عن** جابرٍ قال قال رسول اللہ صلعم لا عدوی ولا غول ولا صفر **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگنا کچھ نہین ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے **عن** ابی الزبیر انہ سمع جابر بن عبداللہ یقول سمعت النبی صلعم یقول لا عدوی ولا صفر ولا غول وسمعت ابا الزبیر یذکر ان جابرًا فسّر لھم قولہ ولا صفر فقال ابو الزبیر الصفر البطن فقیل لجابرٍ کیف قال کان یقال دواب البطن قال ولم یفسّر الغول قال ابو الزبیر ھذہ الغول التی تغوّل **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے انہون نے سنا جابر رض سے وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہین صفر کچھ نہین غول کچھ نہین ابن جریج نے کہا مین نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابر نے ولا صفر کی تفسیر کی ابو الزبیر نے کہا صفر پیٹ کے کہتے ہین جابر سے کہا گیا کیونکر انہون نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہین اور غول کی تفسیر بیان نہین کی ابو الزبیر نے کہا غول یہی جو ہلاک کرتا ہے (مسافر کو)

باب الطیرۃ والفال وما یکون فیہ الشؤم بد فال اور نیک فال کا بیان اور کن چیزون مین نحوست ہوتی ہے

عن ابی ھریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرھا الفال قیل یا رسول اللہ وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد فالی کوئی چیز نہین (یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ فال کیا ہے آپنے فرمایا نیک بات جو کوئی تم

میں سنی عن الزھری بھذا الاسناد مثلہ وفی حدیث عقیل عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولم یقل سمعت وفی حدیث شعیب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال معمر
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی
الفأل الکلمۃ الحسنۃ الکلمۃ الطیبۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری
لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ عن انس بن مالک عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفأل قیل وما الفأل قال الکلمۃ
الطیبۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا عدوی ولا طیرۃ واحب الفأل الصالح ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہیں فال بد کچھ نہیں البتہ نیک فال مجھے پسند ہے عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ھامۃ ولا طیرۃ واحب الفأل الصالح ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں ف شگون بدفالی طیرہ بری باتوں سے
بولتے ہیں اور اچھی بات میں فال کہتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنے یہ اعتقاد رکھنا کہ اس
سے نفع یا ضرر ہوگا اور اوسکی تاثیر پر یقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہ ان
سالم کی آواز آوے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جاویگا یا کوئی کام ہو اور واجد کا لفظ سنے یا لڑائی
پر جاتا ہو اور فتح خان کوئی شخص ملے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال الشؤم فی الدار والمرأۃ والفرس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں عن عبد اللہ بن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ وانما الشؤم فی ثلاثۃ المرأۃ و
الفرس والدار ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور
شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں
عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشؤم بمثل حدیث مالک لا یذکر
احد منہم فی حدیث ابن عمر العدوی والطیرۃ غیر یونس بن یزید ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان یک من الشؤم شیء حق ففی الفرس

وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہوگا **عَنْ** شُعْبَۃَ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَہٗ وَلَمْ یَقُلْ حَقٌّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ الشُّؤْمُ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الْفَرَسِ وَالْمَسْکَنِ وَالْمَرْاَۃِ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ فَفِی
الْمَرْاَۃِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْکَنِ یَعْنِی الشُّؤْمَ **ترجمہ** سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے **عَنْ**
جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ فَفِی الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو مکان
اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی **ف** نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں
امام مالک اور ایک طایفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنی ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب کر دیتا ہے ہلاکت کا
اسیطرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان تین چیزوں میں ہو جاتی
ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی اور خطابی اور بہت
علما نے کہا کہ یہ بطور استثنا کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اوس میں رہنا پسند
نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اوسکو نکال ڈالے بیچ ڈالے اور طلاق دے
اور بعضوں نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور ہمسائے خراب ہوں اور عورت کی نحوست یہ ہے
کہ بانجھ ہو زبان دراز ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اوس پر جہاد نہ کیا جاوے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بدخلق
نالایق ہو تمام ہوئی مختصر **باب** تَحْرِیْمِ الْکَھَانَۃِ وَاِتْیَانِ الْکُھَّانِ کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے
پاس جانے کی حرمت **عَنْ** مُعَاوِیَۃَ بْنِ الْحَکَمِ السُّلَمِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُمُوْرًا کُنَّا نَصْنَعُھَا فِی
الْجَاھِلِیَّۃِ کُنَّا نَاْتِی الْکُھَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْکُھَّانَ قَالَ قُلْتُ کُنَّا نَتَطَیَّرُ قَالَ ذٰلِکَ شَیْءٌ یَجِدُہٗ اَحَدُکُمْ
فِیْ نَفْسِہٖ فَلَا یَصُدَّنَّکُمْ **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضے کام ہم جاہلیت
کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ میں نے کہا
ہم برا شگون لیا کرتے تھے آپ نے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گذرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی
کام اپنا نہ چھوڑو **ف** قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن یا شیطان

سے محبت ہوتی اور وہ اسکو آیندہ باتین آسمان کی خبرین اوڑا کر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے موقوف ہوگئی دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبرین جو دور دراز ہوتی ہین اور پوشیدہ ہوتی ہین بتا دیوے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہین لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونون قسمون کی نفی کی ہے اور اسکو محال قرار دیا ہے تیسرے نجوم کے زور سے آیندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند مین بھی بتلاتے ہین اور یہ قوت اللہ تعالے بعض لوگون مین پیدا کرتا ہے لیکن اکثر انکی خبرین جھوٹ ہوتی ہین اسی قسم مین ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اوسکو عراف کہتے ہین عراف اسباب اور علامات سے آیندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے اور پیشین گوئی کرتا ہے ان سب قسمون کو کہانت کہتے ہین اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور کاہن کے پاس جانے سے اور انکی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے (نووی) **عَنْ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا فِيْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ الطِّيَرَةِ وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا بعضے لوگ لکیرین کھینچتے ہین آپنے فرمایا ایک پیغمبر بھی لکیرین کرتے تھے پھر اگر کوئی اوسیطرح لکیرین کرے تو خیر **ف** انکی بات ایک آدہ سچ ہو جاویگی لیکن یہ اتفاقی ہے اب اوس پیغمبر کیطرح لکیرین کرنا کسیکو معلوم نہین اسوجہ سے آیندہ کی بات بھی دریافت نہین ہو سکتی بعضون نے کہا یہ پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے رمل کہتے ہین ریت کو وہ ریت مین لکیرین کھینچتے مترجم نے رمالون کا امتحان لیا ہے اور انکی باتین سب غلط پائین اوسکی وجہ یہی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کو تھا وہ باقی نرہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے مین مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی ڈھکوسلون پر اعتقاد رکھتے ہین اور قرآن اور حدیث پر التفات نہین کرتے حقتعالی کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع ہے ان دونو کے ہوتے ہوئے ہم کو نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ حاجت نہین ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهٗ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ

يخطفها الجني فيقذفها في اذن وليه ويزيد فيها مائة كذبة **ترجمہ** ام المومنين عائشہ رضي اللہ عنہا
عنہا سے روایت ہی مین نے عرض کیا یارسول اللہ بعضی باتین جو نجومی کہتے ہین اور وہ سچ نکلتے ہین آپ نے فرمایا
یہ سچ بات جن اسکو اچک لیتا ہی اور اپنے دوست کے کان مین ڈالدیتا ہے اور سو جھوٹ اوسمین بڑھا دیتا ہے
عن عائشة قالت سال اناس رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكهان فقال لهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليسوا بشيء قالوا يا رسول الله فانهم يحدثون احيانا الشيء يكون حقا
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الكلمة من الحق يخطفها الجني فيقرها في اذن وليه
قر الدجاجة فيخلطون فيها اكثر من مائة كذبة **ترجمہ** ام المومنين عائشہ سے روایت
ہے بعض لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنون کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ لغو ہین کچھ اعتبار کے لائق
نہین لوگون نے کہا یارسول اللہ بعضی بات اُنکی سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن
اوڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان مین ڈالدیتا ہے جیسے مرغ مرغ کو بلاتا ہے دانے کے لیے اور دوسرا
مرغ اسکی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسیطرح جن کی بات اسکا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہین سمجھتے پھر وہ اسمین
اپنی طرف سے اور سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہین (اور لوگون سے کہتے ہین) **عن** ابن شهاب
بهذا الاسناد نحو رواية معقل عن الزهري **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الله بن
عباس قال اخبرني رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من الانصار انهم بينما هم
جلوس ليلة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمي بنجم فاستنار فقال لهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم ماذا كنتم تقولون في الجاهلية اذا رمي بمثل هذا قالوا الله ورسوله
اعلم كنا نقول ولد الليلة رجل عظيم ومات رجل عظيم فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فانها لا يرمى بها لموت احد ولا لحياته ولكن ربنا تبارك وتعالى اسمه اذا
قضى امرا سبح حملة العرش ثم سبح اهل السماء الذين يلونهم حتى يبلغ التسبيح
اهل هذه السماء الدنيا ثم قال الذين يلون حملة العرش لحملة العرش ماذا قال
ربكم فيخبرونهم ماذا قال قال فيستخبر بعض اهل السموات بعضا حتى يبلغ الخبر
هذه السماء الدنيا فتخطف الجن السمع فيقذفون الى اوليائهم ويرمون به فما جاؤا
به على وجهه فهو حق ولكنهم يقذفون فيه ويزيدون **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس

سے روایت ہے مجہسے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے مین ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپنے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے مین کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا اونہون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے مین یون کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا مرا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہین ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اوٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہین پہر اون کی آواز سنکر اون کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہین یہانتک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والون تک پہونچتی ہے پہر جو لوگ عرش اوٹھانے والے فرشتون سے قریب ہین وہ اون سے پوچھتے ہین کیا حکم دیا تمہارے مالک نے وہ بیان کرتے ہین اسیطرح آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہین یہانتک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والون تک آتی ہے اون سے وہ خبر جن اوڑا لیتے ہین اور اپنے دوستون کو آکر سناتے ہین فرشتے جب اون جنون کو دیکھتے ہین تو اون تارون سے مارتے ہین (تو یہ تارے اون کے کوڑے ہین) پہر جو خبر جن لاتے ہین اگر اتنی ہی کہین تو سچ ہے لیکن وہ جہوٹ ملاتے ہین اوس مین اور زیادہ کرتے ہین **عن** عبد اللہ بن عباس قال اخبرنی رجال من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار وفی حدیث الاوزاعی ولکن یقرفون فیہ ویزیدون وفی حدیث یونس ولکنھم یرقون فیہ و یزیدون وزاد فی حدیث یونس وقال اللہ حتی اذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وفی حدیث معقل کما قال الاوزاعی ولکنھم یقرفون فیہ و یزیدون **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** صفیۃ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلعم قال من اتی عرافا فسالہ عن شیء لم یقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ **ترجمہ** صفیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے سنا وہ کہتی تہین آپنے فرمایا جو شخص عراف کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گذری) اوس سے کوئی بات پوچہے تو اوسکی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی **ف** معاذ اللہ کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچہنا کتنا بڑا گناہ ہے پہر اوسکی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا ایک روایت مین ہے کہ وہ کافر ہو جاوے گا ہمارے زمانے مین بعضے بیوقوف جاہل ایسے نکلے ہین جو شرع کی پکی پکی باتون کا انکار کرتے ہین لیکن

نجومی اور پنڈت پر اعتقاد رکھتے ہیں خدا کی پھٹکار انکی عقل پر **باب** اجتناب المجذوم ونحوه جذامی سے پرہیز کرنیکا بیان **عن** عمرو بن الشريد عن أبيه قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فأرسل إليه النبي صلعم إنا قد بايعناك فارجع **ترجمہ** عمرو بن شرید سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تھا رسول اللہ صلعم نے اسے کہلا بھیجا تو لوٹ جا ہم تجھ سے بیعت کر چکے **ف** اور جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتھ کھایا اور فرمایا کھا اللہ پر بھروسا ہے اور حضرت عمر نے جذامی کے ساتھ کھانا جائز رکھا اور انکے نزدیک جذامی سے پرہیز کرنیکی حدیث منسوخ ہے اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کھانا جواز پر اور بعض علما کے نزدیک اگر خاوند جذامی نکلے تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا اسیطرح جذامی روکا جاویگا مسجد میں آنیسے اور لوگوں کے ساتھ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاویگا (نووی مختصراً)

کتاب قتل الحيات وغيرها

سانپوں کے مارنیکا بیان **عن** عائشة قالت أمر رسول الله صلعم بقتل ذي الطفيتين فإنه يلتمس البصر ويصيب الحبل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلعم نے دو دھاری والے سانپ کے مار ڈالنے کا کیونکہ وہ آنکھ کو پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے **عن** هشام بهذا الإسناد وقال الأبتر و الطفيتين **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں دم بریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے **عن** ابن عمر عن النبي صلعم قال اقتلوا الحيات وذا الطفيتين والأبتر فإنهما يستسقطان الحبل ويلتمسان البصر قال فكان ابن عمر يقتل كل حية وجدها فأبصره أبو لبابة بن عبد المنذر أو زيد بن الخطاب وهو يطارد حية فقال إنه قد نهي عن ذوات البيوت **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکھ کی بصارت کھو دیتے ہیں سو ابن عمر جس سانپ کو دیکھتے اسکو مار ڈالتے ایک بار ابو لبابہ بن عبد المنذر یا زید بن خطاب نے انکو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منع کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بقتل الكلاب يقول اقتلوا الحيات والكلاب واقتلوا ذا الطفيتين والأبتر فإنهما يلتمسان البصر ويستسقطان الحبالى قال الزهري ونرى ذلك من سميهما والله أعلم قال سالم قال عبد الله بن عمر فلبثت لا أترك حية أراها إلا قتلتها فبينا أنا أطارد حية يوما من ذوات البيوت مر بي زيد بن الخطاب رضي الله عنه وأبو لبابة وأنا أطاردها فقال مهلا يا عبد الله فقلت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بقتلهن قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهى عن ذوات البيوت

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتون کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو دہاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونون بینائی کہو دیتے ہین اور پیٹ والیون کا پیٹ گرا دیتے ہین۔ زہری نے کہا شاید اون کے زہر مین یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے کہا مین تو جو سانپ دیکہتا اوسکو فوراً مار ڈالتا ایک بار مین گہر کے سانپون مین سے ایک سانپ کا پیچہا کر رہا تہا تو زید بن خطاب یا ابو لبابہ میرے سامنے سے گذرے اور مین اوسکا پیچہا کر رہا تہا ہو نے کہا ٹہر اے عبداللہ مین نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپون کے مارنے کا حکم دیا ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے گہر کے سانپ مارنے سے۔

عن الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَاٰنِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهٗ بَابًا فِيْ دَارِهٖ يَسْتَقْرِبُ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْتَمِسُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی ابو لبابہ نے ابن عمر سے کہا ایک دروازہ کہولنے کے لیے اون کے گہر مین تاکہ مسجد سے نزدیک ہو جاوین اتنے مین لڑکون نے سانپ کی ایک کینچلی پائی عبداللہ نے کہا سانپ کو ڈہونڈہو اور مار ڈالو ابو لبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اون سانپون کے مارنے سے جو گہر مین ہون

عن نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ لُبَابَةَ ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ **ترجمہ** نافع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی عبداللہ بن عمر سب سانپون کو مار ڈالتے یہانتک کہ ابو لبابہ بن عبد المنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گہر کے سانپ مارنے سے اوسدن سے عبداللہ

بن عمر نے موقوف کردیا عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا لُبَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُخْبِرُ ابْنَ
عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ
ترجمہ نافع نے سنا ابولبابہ سے وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپون کے مارنے سے عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ فِی الْبُیُوْتِ ترجمہ
ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اون سانپون کے مارنے سے جو گھرون
مین رہتے ہین عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ وَكَانَ مَسْكَنُهٗ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَبَیْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ جَالِسٌ مَعَهٗ یَفْتَحُ خَوْخَةً لَهٗ اِذَا هُمْ بِحَیَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُیُوْتِ فَاَرَادُوْا
قَتْلَهَا فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّهٗ قَدْ نُهِیَ عَنْهُنَّ یُرِیْدُ عَوَامِرَ الْبُیُوْتِ
وَاُمِرَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَذِی الطُّفْیَتَیْنِ وَقِیْلَ هُمَا اللَّذَانِ یَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَیَطْرَحَانِ اَوْلَادَ
النِّسَاءِ ترجمہ نافع سے روایت ہے ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری کا گھر قبا مین تہا وہ مدینہ چلے
آئے ایک بار عبداللہ بن عمر اون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک روشندان کھول رہے تھے ایک
ہی ایکا ایک سانپ نظر آیا گھر کے بڑی عمر والے سانپون مین سے لوگون نے اسکو مارنا چاہا
ابولبابہ نے کہا اون کے مارنے سے ممانعت ہے یعنے گھر کے سانپون کے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ
اور دو لکیرون والے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونون قسم کے سانپ بینائی کھو دیتے
ہین اور عورتون کے پیٹ گرا دیتے ہین عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهٗ فَرَاٰی وَبِیْصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوْا هٰذَا الْجَانَّ
فَاقْتُلُوْهُ قَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِی الْبُیُوْتِ اِلَّا الْاَبْتَرَ وَذَا الطُّفْیَتَیْنِ
فَاِنَّهُمَا اللَّذَانِ یَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَیَتَتَبَّعَانِ مَا فِیْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ ترجمہ نافع سے روایت ہے
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہان سانپ کی
کینچلی دیکھی تو لوگون سے کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اسکو مار ڈالو ابولبابہ نے کہا مین نے رسول

اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا آپ نے منع کیا اون سانپون کے مارنے سو جو گہرون مین رہتے ہین مگر
دم بریدہ اور جسپر دو لکیرین ہوتی ہین کیونکہ یہ دو تو بینائی او چک لیتے ہین اور جب نظر ملاتے ہین اور عورتون
کا پیٹ گرا دیتے ہین ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اوسکی نظر مین یہ تاثیر ہے **عن**
نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ
عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِیْ عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَرْصُدُ حَیَّۃً بِنَحْوِ
حَدِیْثِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ **ترجمہ** نافع سے روایت ہی ابو لبابہ عبد اسد بن عمر کے پاس گذرے
وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تہا وہان کہڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تہے اخیر تک
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپون کو بغیر اطلاع دیے ہوئے اور ڈرائے
ہوئے جیسا آگے آویگا مارنا درست نہین اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل مین ہو یا گہرون
مین سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہین اور مدینہ کے استثنا کی یہ وجہ ہی کہ جنون
کا ایک مسلمان گروہ وہان سانپون کی شکل پہ رہتا تہا اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہی کہ گہرون
کے سانپون کو ہر شہر مین بغیر ڈرائے اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہہ مار ڈالنا چاہیے
بغیر ڈرائے اور امام مالک نے کہا مسجد مین بہی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علما نے کہا کہ گہر کے
سانپون مین بہی دو دہاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے اور ڈرانے
کی ترکیب یہ ہی کہ سانپ سی یون کہے مین تجہکو قسم دیتا ہون اوس عہد کی جو حضرت سلیمان
علیہ الصلوۃ والسلام نے لیا تہا کہ ہمکو ایذا مت دینا اور آیندہ مت نکلنا۔ پہر اگر وہ نکلے تو اوسکو
مار ڈالے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَاْخُذُھَا مِنْ فِیْہِ رَطْبَۃً
اِذْ خَرَجَتْ عَلَیْنَا حَیَّۃٌ فَقَالَ اُقْتُلُوْھَا فَابْتَدَرْنَاھَا لِنَقْتُلَھَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَاھَا اللّٰہُ شَرَّکُمْ کَمَا وَقَاکُمْ شَرَّھَا **ترجمہ** عبد اسد بن مسعود رضی اسد
تعالی عنہ سی روایت ہی ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتہہ تہے غار مین اوس وقت آپ پر سورہ
وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا اتری تہی ہم آپ کے منہ مبارک سی تازی تازی یہ سورت سن رہے تہے
استنے مین ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا مار ڈالو اوسکو ہم لپکے اوس کے مارنے کو وہ

نکلکر چلدیا آپ نے فرمایا اللہ تعالے نے اُسکو بچایا تمہاری ہاتہہ سے جیسا تمکو بچایا اوس کے شر سے **عَنِ**
الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَیَّةٍ بِمِنًی **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندہے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ
کے مارنے کا منا مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَّاَبِیْ مُعَاوِیَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** اَبِی السَّائِبِ مَوْلٰی هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ بَیْتِهٖ قَالَ فَوَجَدْتُّهٗ یُصَلِّیْ فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهٗ حَتّٰی یَقْضِیَ صَلَاتَهٗ
فَسَمِعْتُ تَحْرِیْكًا فِیْ عَرَاجِیْنَ فِیْ نَاحِیَةِ الْبَیْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَیَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا
فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰی بَیْتٍ فِی الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰی هٰذَا الْبَیْتَ
فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ کَانَ فِیْهِ فَتًی مِّنَّا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْخَنْدَقِ فَکَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰی یَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَیَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ یَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَیْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْكَ قُرَیْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ
سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَیْنَ الْبَابَیْنِ قَائِمَةً فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ لِیَطْعَنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَیْرَةٌ
فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَیْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَیْتَ حَتّٰی تَنْظُرَ مَا الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ
فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَیَّةٍ عَظِیْمَةٍ مُّنْطَوِیَةٍ عَلَی الْفِرَاشِ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا
بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَکَزَهٗ فِی الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَیْهِ فَمَا یُدْرٰی اَیُّهُمَا کَانَ اَسْرَعَ
مَوْتًا الْحَیَّةُ اَمِ الْفَتٰی قَالَ فَجِئْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَکَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ
وَقُلْنَا لَهُ ادْعُ اللّٰهَ یُحْیِیْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِکُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ جِنًّا
قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِّنْهُمْ شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَکُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ
فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ **ترجمہ** ابو السائب سے روایت ہی جو غلام تہا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید
خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ابو السائب نے کہا مین نے انکو نماز مین پایا تو مین بیٹھہ گیا

جرا

منتظر تہا نماز پڑہ چکنے کا اتنے مین کچہ حرکت کی آواز آئی اون لکڑیون مین جو گہر کے کونے مین رکہین تہین
مین نے اودہر دیکہا تو ایک سانپ تہا مین دوڑا اوس کے مارنے کو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹہ جا مین
بیٹہ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹہری مجہے بتائی اور پوچہا یہ کوٹہری دیکہتے ہو مین نے
کہا ہان انہون نے کہا اسمین ایک جوان رہتا تہا ہم لوگون مین سے جس کی نئی شادی ہوئی تہی ہم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نکلے خندق کیطرف وہ جوان دوپہرون کو آپ سے اجازت مانگتا
اور گہر آیا کرتا ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتیار لیکر جا کیونکہ مجہے ڈر ہے بنی قریظہ کا
(جنہون نے دغابازی کی تہی اور موقع دیکہکر مشرکون کیطرف ہوگئے تہے) اوس شخص نے اپنے
ہتہیار لیے جب اپنے گہر پہونچا تو اوس نے اپنی جورو کو دیکہا دونون ٹہون کے بیچ مین دروازہ
پر کہڑی ہوئی ہے اوس نے اپنا نیزہ اوٹہایا اوس کے مارنے کو غیرت سے عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبہال
اور اندر جا دیکہہ تو معلوم ہوگا مین کیون نکلی ہون وہ جوان اندر گیا دیکہا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی
مارے ہوئے بچہونے پر بیٹہا ہے جوان نے اوسپر نیزہ اوٹہایا اور اوسی نیزہ مین کونچ لیا پہر نکالا
اور نیزہ گہر مین گاڑا وہ سانپ اوسپر لوٹا بعد اوس کے ہم نہین جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے
مرا پہر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یارسول
اللہ اللہ سے دعا کیجیے اللہ تعالی اوس جوان کو پہر جلا دیوے آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتہی کے
لیے بخشش کی پہر فرمایا مدینہ مین جن رہتے ہین جو مسلمان ہوگئے ہین پہر اگر تم سانپون کو دیکہو تو
تین دن تک اونکو خبردار کردو (اوسیطرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بہی نکلین اونکو مار ڈالو
وہ شیطان ہین (یعنے کافر جن ہین یا شریر سانپ ہین) **عن** اسماء بن عبید یحدث
عن رجل یقال له السائب وهو عندنا ابو السائب قال دخلنا على ابي سعيد الخدري
رضي الله تعالى عنه فبينما نحن جلوس اذ سمعنا تحت سريره حركة فنظرنا فاذا حية
وساق الحديث بقصته نحو حديث مالك عن صيفي وقال فيه فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان لهذه البيوت عوامر فاذا رايتم شيئا منها فحرجوا عليه
ثلثا فان ذهب والا فاقتلوه فانه كافر وقال لهم اذهبوا فادفنوا صاحبكم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ تخت کے تلے مین نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن گہرون مین عمروالے سانپ تہے تو مین جب تم اُن مین سے کسی کو دیکہو تو تین دن
تک اون کو تنگ کرو یعنے یون کہو کہ اگر پہر نکلو گے تو تمکو تکلیف پہونچے گی) اگر وہ پہر نہ نکلے تو خیر نہیں
تو اُسکو مار ڈالو وہ کافر جن ہے او سابس روایت مین یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کرو **عَنْ**
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ قَدْ اَسْلَمُوْا فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا مِّنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْیُؤْذِنْهُ
ثَلَاثًا فَاِنْ بَدَا لَهٗ بَعْدُ فَلْیَقْتُلْهُ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ مین کئی جن رہتے ہین جو مسلمان ہو گئے
ہین پہر جو کوئی ان عمروالے سانپون مین سے کسی سانپ کو دیکہے تو اوسکو تین بار خبر دیوے اگر وہ
اسپر بہی نکلے تو اُسکو مار ڈالے وہ شیطان ہے **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ قَتْلِ الْوَزَغِ گرگٹ کا
مارنا مستحب ہے **عَنْ** اُمِّ شَرِیْکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا
بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ **ترجمہ** اُم شریک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا گرگٹون
کے مارنے کا **عَنْ** اُمِّ شَرِیْکٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا اسْتَاْمَرَتِ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهَا وَاُمُّ شَرِیْکٍ اِحْدٰی نِسَاءِ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ
لُؤَیٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَیْدٍ وَحَدِیْثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِیْبٌ مِّنْهُ
ترجمہ اُم شریک نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹون کے مارنے کی آپنے حکم
دیا اُن کو مارنیکا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تہی **عَنْ** سَعْدٍ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَیْسِقًا **ترجمہ**
سعد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اُسکا نام فویسق
رکہا یعنے چہوٹا فاسق) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَیْسِقُ زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ
کو فویسق کہا حرملہ نے کہا مین نے یہ نہین سُنا کہ آپ نے حکم دیا اوسکو مار ڈالنے کا **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ

وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی بار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے اور جو دوسری بار مین مارے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا جَرِيرًا وَحْدَهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری اسمین اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی بار مین مار ڈالے اوسکو سو نیکیان لکھی جاوینگی اور دوسری بار مین اُس سے کم اور تیسری بار مین اُس سے کم **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہی بار مین جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اوسکے لیے ستر نیکیان لکھی جاوینگی **ف** نووی نے کہا گرگٹ جسکو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہین اوس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت مین سو نیکیون کا ذکر ہے دوسری مین ستر کا تو ان مین تعارض نہین ہے کس لیے کہ غرض حصر نہین ہے یا یون ہو کہ پہلے ستر نیکیون کا حکم ہو پھر اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا یا یون کہو کہ بعضون کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضون کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے۔ بخاری کی روایت مین ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے لیکن گرگٹ آگ کو پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اسواسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہوا

باب النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ چیونٹی کے مارنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون
کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالی نے اونپر وحی بھیجی چیونٹی کے کاٹنے مین تم نے ایک امت کو ہلاک
کر دیا جو اللہ تعالی کی پاکی بولتی تھی **ف** پھر اگر اللہ تعالی کسی امت کے شرک اور کفر کیوجہ سے
انکو تباہ کرے اور اون کی ذیل مین دو چار اچھے بھی تباہ ہوجاوین تو کیا بعید ہے **نووی** علیہ
الرحمۃ نے کہا ہمارے مذہب مین چیونٹی کا قتل جائز نہین ہے اور اس مین ایک حدیث ہے ابن عباس
کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور چڑیا کو مارنے
سے روایت کیا اسکو ابوداود نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ تَحْتَ
شَجَرَۃٍ فَلَدَغَتْہُ نَمْلَۃٌ فَاَمَرَ بِجِھَازِہٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِھَا ثُمَّ اَمَرَ بِھَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی
اللّٰہُ اِلَیْہِ فَھَلَّا نَمْلَۃً وَّاحِدَۃً **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبرون مین سے ایک درخت کے تلے اوترے
انکو ایک چیونٹی نے کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا چھتہ نکالا گیا پھر اونہون نے حکم دیا وہ
جلایا گیا تب اللہ تعالی نے انکو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوتی (اور دوسرون
کا کیا قصور تھا) **عن** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تَحْتَ شَجَرَۃٍ
فَلَدَغَتْہُ نَمْلَۃٌ فَاَمَرَ بِجِھَازِہٖ فَاُخْرِجَ مِنْ تَحْتِھَا وَ اَمَرَ بِھَا فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ
فَھَلَّا نَمْلَۃً وَّاحِدَۃً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تَحْرِیْمِ قَتْلِ الْھِرَّۃِ
بلی کے مارنے کی ممانعت **عن** عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَۃٌ فِیْ ھِرَّۃٍ سَجَنَتْھَا حَتّٰی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِیْھَا
النَّارَ لَا ھِیَ اَطْعَمَتْھَا وَسَقَتْھَا اِذْ حَبَسَتْھَا وَلَا ھِیَ اَرْسَلَتْھَا تَاْکُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا اوس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہانتک کہ وہ مر گئی پھر اوسی بلی

کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی اور قاضی عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے سزا اوسکی اور
بڑھ گئی نووی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی
اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اوس کے اصرار سے کبیرہ ہو گیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ
ہمیشہ جہنم میں رہے گی) اوس نے بلی کو نہ کہانا دیا نہ پانی جب اوسکو قید میں رکھا نہ اوسکو چھوڑا
کہ وہ زمین کے جانور کہاتی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بمثل معناہ **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بذلک **ترجمہ** دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عذبت امرأۃ فی ہرۃ لم
تطعمها ولم تسقها ولم تترکها تاکل من خشاش الارض **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جسکو اوسنے کہانا نہ دیا
نہ پانی نہ اوسکو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کہاتی **عن** هشام بهذا الاسناد وفی حدیثهما ربطتها وفی حدیث ابی معاویۃ
حشرات الارض **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث هشام بن عروۃ **ترجمہ** وہی
جو گذر چکا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیثهم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** فضل سقی البهائم المحترمۃ واطعامها جانوروں کو
پلانے اور کہلانے کی فضیلت **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق اشتد علیه العطش فوجد بئرا
فنزل فیها فشرب ثم خرج فاذا کلب یلهث یاکل الثری من العطش فقال
الرجل لقد بلغ هذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغ منی فنزل البئر فملأ
خفه ماء ثم امسکه بفیه حتی رقی فسقی الکلب فشکر الله له فغفر له قالوا یا رسول
اللہ وان لنا فی هذه البهائم لاجرا فقال فی کل کبد رطبۃ اجر **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ
میں جا رہا تھا اوسکو بہت پیاس لگی ایک کنواں ملا وہ اوس میں اترا اور پانی پیا باہر نکلا تو ایک
کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالی ہوئی ہانپتا ہے (پیاس کی وجہ سے) اور گیلی مٹی کہا رہا ہے وہ شخص

بولا اس کتے کا بھی حال پیاس کے مارے ویسا ہی ہوگا جیسا میرا حال تھا پھر وہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزے منہ میں لیکر اوپر چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا اللہ تعالی نے اُس نیکی کو قبول کیا اور اسکو بخشدیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمکو ان جانوروں کو پلانے اور کھلانے میں بھی ثواب ہے آپنے فرمایا ہر تازی جگروالے میں ثواب ہے (یعنے ہر حیوان کو جو موذی نہو) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَأَةً بَغِیًّا رَاَتْ كَلْبًا فِیْ یَوْمٍ حَارٍّ یُطِیْفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهٗ بِمُوْقِهَا فَغُفِرَ لَهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حرامکار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکالدی تھی اُس عورت نے اپنی موزے سے پانی نکالا اور اُس کتے کو پلایا اللہ تعالی نے اُسکو بخشدیا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا كَلْبٌ یُطِیْفُ بِرَكِیَّةٍ قَدْ كَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِیٌّ مِنْ بَغَایَا بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهٗ بِهٖ فَسَقَتْهُ اِیَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اسکو بنی اسرائیل کے ایک کسبی نے دیکھا تو اپنا موزہ اتارا اور اسکو پانی پلایا اللہ تعالی نے اُس نیکی کے بدلے اُسکو بخشدیا

بَابُ النَّهْیِ عَنْ سَبِّ الدَّهْرِ زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَسُبُّ ابْنُ اٰدَمَ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِیَدِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آدمی برا کہتا ہے زمانہ کو حالانکہ زمانہ میرا ہاتھ میں ہے رات اور دن میرے اختیار میں ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں (یعنے زمانے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنیوالا میں ہوں) پلٹتا ہوں رات اور دن کو **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ یَقُوْلُ یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ فَلَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ یَا خَیْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنِّیْ اَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُ لَیْلَهٗ وَنَهَارَهٗ فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا

تکلیف دیتا ہی مجھکو آدمی کہتا ہی ہائی کمبختی زمانہ کی تو کوئی تم مین یون نہ کہی ہائی کمبختی زمانہ کی اسلیے کہ زمانہ مین ہون رات اور دن
لاتا ہون جب مین چاہونگا تو رات اور دن موقوف کر دونگا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم یا خیبۃ الدھر
فان اللہ ھو الدھر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے اے کمبختی زمانہ کی اسواسطے کہ زمانہ تو خدا ہی کے ہاتھ
مین ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا
تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم مین سے دہر کو یعنے زمانے کو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ
خود دہر ہے (یعنے دہر کچھ نہین کرسکتا کرنے والا اللہ ہی ہے) **ف** نووی نے کہا یہ
جو فرمایا اللہ تعالیٰ خود دہر ہے یہ مجازاً فرمایا اور اسکا سبب یہ ہو کہ عرب کے لوگ مصیبت اور دکھ
کے وقت دہر کو برا کہتے آپ نے فرمایا دہر کو برا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ دہر ہے یعنے تم جسکو
مصیبتون کا لانے والا اور دکھ پہونچانے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت کچھ اختیار نہین رکھتا
بلکہ فاعل اللہ ہی تو تمہاری گالی اللہ پر پڑے گی معاذ اللہ

باب کراھۃ تسمیۃ العنب کرما

انگور کو کرم کہنے کی ممانعت **ف** عرب لوگ انگور کو اور انگوری شراب کو
کرم کہتے کرم کے معنے بزرگی اور عزت اور مہربانی وہ یہ سمجھتے کہ شراب پینے سے بھی انسان مین
کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود انگور کو اور اسکی شراب کو کرم کہتے جب شراب حرام ہوا تو آپ نے
انگور کے لیے اس نام کے بولنے کی بھی ممانعت کر دی اس خیال سے کہ یہ نام شراب کو یاد نہ دلاوے
دوسرے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جاوے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم الدھر فان اللہ ھو الدھر ولا یقولن
احدکم للعنب الکرم فان الکرم الرجل المسلم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہے کوئی تم مین سے زمانے کو کیونکہ اللہ ہی کے ہاتھ
مین زمانہ ہے اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے ا
اور کوئی تم مین سے انگور کو کرم نہ کہے اسلیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہین **عن** ابی ھریرۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسموا العنب الکرم فان الکرم ھو المسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم الکرم فان الکرم قلب المؤمن ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے **عن** ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابوھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم للعنب الکرم انما الکرم الرجل المسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے **عن** وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا الکرم ولکن قولوا الحبلۃ یعنی العنب ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو (یعنی انگور کو) **عن** وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ ترجمہ وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو (انگور کو)

باب حکم اطلاق لفظۃ العبد والامۃ والمولیٰ والسید عبد یا امہ یا مولیٰ یا سید ان لفظوں کے بولنے کا بیان

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلام کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور

تمہاری عورتین خدا کی بندیان ہین لیکن یون کہنا چاہیے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان مرد
میری جوان عورت **ف** دوسری روایت مین ہے غلام بھی یون نہ کہے میرا رب بلکہ یون
کہے میرا سید - نووی نے کہا ان احادیث سے دو باتین مقصود ہین ایک تو غلام کو ممانعت اپنے
آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنے مالک اور وہ اللہ ہے اور حدیث مین جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے
رب کو جنے گی اسکا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے
نہ تحریمی دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے اور عادت کر لینے سے ہے نہ شاذ و نادر کہنے سے
قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کے کہنے سے ممانعت نہین ہے کیونکہ سید کا لفظ
اللہ سے خاص نہین ہے بلکہ بعضون نے سید کا اطلاق اللہ تعالی پر مکروہ رکھا ہے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہے اور فرمایا اٹھو اپنے سید کے لیے یعنے سعد بن معاذ کے
واسطے اسی طرح مولے کے کہنے سے کیونکہ مولے کے ستر معنے ہین دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید
اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ مین
ایسی تعظیم ہے جو حقتعالی سے خاص ہے انتہے مختصرا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا
عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنیوالے کی نیت عبد سے عبودیت
حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنے ہون اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور
کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہین پر سنت کے
موافق نہین اور ان نامون مین ایکطرح کا کذب بھی ہے کس لیے کہ غلامی جو رقیت کی مرادف ہے
وہ پائی نہین جاتی البتہ غلام کے مجازی معنے خادم اور خدمت گذار کے بن سکتے ہین پس بہتر یہ
ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن مین اللہ تعالی کی عبودیت نکلے یہ نام رکھے یا
پیغمبرون کے نام رکھے جیسے موسے عیسی ابراہیم صالح لوط ہود وغیرہ **عن** ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم
عبدی فکلکم عبید اللہ ولکن لیقل فتای ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی تم مین سے یون نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالے کے بندے ہو البتہ یون کہے میرا

جوان اور نہ غلام یون کہے میرا رب بلکہ یون کہے میرا سید **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَايَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ فَاِنَّ
مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ غلام اپنے سید کو مولی نہ کہے
کیونکہ مولی تمہارا اللہ تعالی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ عبارت اور روایتون میں
نہین ہے اور اسکا حذف زیادہ صحیح ہے اور مولی کا اطلاق سوا خدا کے اورون پر آیا ہے۔
عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اِسْقِ رَبَّكَ اَطْعِمْ رَبَّكَ رَضِّ رَبَّكَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ وَضِّئْ
رَبِّيْ وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ اَمَتِيْ وَلْيَقُلْ فَتَايَ فَتَاتِيْ
غُلَامِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے (اپنے غلام سے) پانی پلا اپنے رب
کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا وضو کرا اپنے رب کو اور کوئی تم مین سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے
بلکہ سید یا مولی کہے اور کوئی تم مین سے یون نہ کہے میرا بندہ یا میری بندی بلکہ جوان مرد یا
جوان عورت کہے **بَابُ** كَرَاهَةِ قَوْلِ الْاِنْسَانِ خَبُثَتْ نَفْسِيْ یہ کہنا کہ میرا نفس
پلید ہو گیا مکروہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ هٰذَا حَدِيْثُ
اَبِيْ كُرَيْبٍ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ لٰكِنْ **ترجمہ**
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا (یعنے پلید اور نجس) بلکہ یون کہے میرا نفس کاہل اور سست ہو گیا
خبیث اور پلید کا فر کا لقب ہے اور بہت گرا لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے مین یہ لفظ کہنے
سے منع کیا اور ایک حدیث مین جو آیا ہے کہ پھر صبح کو اٹھتا ہے خبیث النفس تو وہ غیر کی صفت
ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہین۔ **عَنْ** اَبِيْ مُعَاوِيَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ

خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذر چکا **باب** اِسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَكَرَاهَةِ رَدِّ الرَّيْحَانِ وَالطِّيبِ مشک کا بیان اور خوشبو کے پھیرد ینے کی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِی اِسْرَائِیْلَ قَصِیْرَةٌ تَمْشِیْ مَعَ امْرَاَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَیْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقًا مُطْبَقًا ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوْهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهٗ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی قوم میں ایک ٹھنگنی عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ سو اُس نے لکڑی کی دو کھڑاویں بنا کر پہنیں اور سونے کی خول دار انگوٹھی بنائی جو بند ہوتی تھی اوس میں مشک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی ان دونو لمبی عورتوں کے بیچ میں تو لوگوں نے اوسکو نہ پہچانا اوس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا شعبہ نے جو اس حدیث کا راوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اوس عورت کے اشارہ کو بتلایا **ف** اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مشک عمدہ خوشبو ہے اور یہی مقصود ہے باب کا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مشک پاک ہے اور اُسکا استعمال بدن اور کپڑے میں درست ہے اور اُسکی بیع جائز ہے بالاجماع اور مشک اوس قاعدہ سے مستثنی ہے کہ جو چیز زندہ جانور میں سے جدا کیجاوے وہ مردار ہے یا اُسکا حکم شل بچے اور انڈے اور دودھ کے ہے اور اُس عورت نے جو لکڑی کی کھڑاویں پہنکر اپنے تئیں لنبا کیا اس سے غرض اگر اپنے تئیں چھپانا ہے تاکہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر فخر یا بڑائی یا نمایش کے لیے کرے تو وہ حرام ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكُ اَطْيَبُ الطِّيبِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَیْهِ رَیْحَانٌ فَلَا یَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِیْفُ الْمَحْمِلِ طَیِّبُ الرِّیْحِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوشبو دار گھاس دیجاوے یا خوشبودار پھول دیا جاوے تو اُسکو نہ پھیرے اسلیے کہ اُسکا بوجھ

بوجہ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے **عَنْ** نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ اِذَا
اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاُلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَّبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا
كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر جب
دہونی لیتے خوشبو کی تو عود کی لیتے جس مین اور کچہ ملا نہ ہوتا یا کافور کی اوسکو عود کے ساتہ
ڈالتے پہر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی اسیطرح خوشبو لیتے۔

كِتَابُ الشِّعْرِ

کتاب شعر کے بیان مین

عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ
مِائَةَ بَيْتٍ **ترجمہ** عمرو بن شرید سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تہے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ سوار ہوا ایکدن آپنے فرمایا تجہ کو امیہ بن ابی الصلت
کی کچہ شعر ین یاد ہین مینے کہا ہان آپنے فرمایا پڑہ مین نے ایک بیت پڑہی آپنے فرمایا اور پڑہ
یہانتک کہ مین نے سو بیتین پڑہین **عَنْ** الشَّرِيْدِ قَالَ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ
عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ اسْتَنْشَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ
حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ
قَالَ فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِيْ شِعْرِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی نے
کہا اسحدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن ابی الصلت کو شعر دن
کو پسند کیا اور زیادہ پڑہنے کی خواہش کی کیونکہ ان مین اقرار رہتا توحید الہی کا اور اقرار رہتا
حشر کا — اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر مین فحش مضمون نہ ہو اسکا پڑہنا اور سننا جائز ہے اگرچہ

۰۲۲۹۳

جاہلیت کے زمانے کا شعر ہو اور برا یہ ہو کہ بہت شعر نہ پڑہا کرے یا بہت شعر نہ یاد کرے لیکن قلیل
مین کوئی قباحت نہین **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال اشعر کلمۃ تکلمت بہا العرب کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو سب عمدہ شعر جو عرب کے لوگون نے کہا ہو
لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی ہیں شاعر) الا کل شیء ما خلا اللہ باطل اسکا
ترجمہ اردو مین یہ ہو ماسوا حق کے ہر ایک شئی لغو ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالہا شاعر کلمۃ
لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت ان یسلم **ترجمہ**
ابو ہریرہ سو وہی روایت جو گذری اس مین یہ ہے کہ سب زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابو
الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تہا کیونکہ اوس کے عقائد اچہے تہے گو وہ اسلام سے محروم
رہا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان اصدق بیت قالہ الشاعر الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت
ان یسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق بیت قالتہ الشعراء الا کل شیء ما خلا اللہ
باطل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اصدق کلمۃ قالہا شاعر کلمۃ لبید
الا کل شیء ما خلا اللہ باطل ما زاد علی ذلک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلی
جوف الرجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلی شعرا قال ابو بکر الا ان حفصا لم یقل
یریہ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بہرے یہان تک کہ اوس کے پہیپڑے تک پہونچے یہ اوس کے
حق مین بہتر ہے اپنے پیٹ مین شعر بہرنے سے **عن** سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یمتلی جوف احدکم قیحا یریہ خیر من

اَنْ یَمْتَلِیَٔ شِعْرًا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے **ف** نووی نے
کہا اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی مین ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور
تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پاوے اور اگر قرآن حدیث کے ساتھ تھوڑی سی شعرین بھی یاد
ہون تو کچھ قباحت نہین اسلیے کہ اُسکا پیٹ شعر سے نہین بھرا بعض علماء نے مطلقاً شعر کو مکروہ
رکھا ہے اگرچہ اُس مین فحش نہ ہو وہ کہتے ہین شعر بھی ایک کلام ہے عمدہ اوسکا عمدہ ہے اور برا برا
ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعرین سُنی ہین اور پڑھوائی ہین اور حسان بن ثابت کو حکم
دیا آپنے مشرکون کی ہجو مین شعرین کہنے کا اور آپکے اصحاب نے آپکے سامنے سفر وغیرہ مین شعرین
پڑھی ہین اور خلفا اور صحابہ اور فضلاے سلف نے شعرین پڑھی ہین اور کسی نے انکار نہین کیا
البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپنے شیطان کہا وہ اوس کے کفر کیوجہ سے ہوگا یا وہ
رات دن شعر مین مصروف ہوگا یا اوسکی شعرین بری ہونگی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ
شَاعِرٌ یُّنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ
لَاَنْ یَّمْتَلِیَٔ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَٔ شِعْرًا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے
روایت ہے ہم عرج (ایک گانون ہے ۷۸ میل پر مدینہ سے) مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ جارہے تھے اتنے مین ایک شاعر سامنے آیا جو شعرین پڑھ رہا تھا آپنے فرمایا اس شیطان
کو پکڑو اگر تم مین سے کسیکا پیٹ پیپ سے بھرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بھرے **باب**
تَحْرِیْمِ اللَّعْبِ بِالنَّرْدَشِیْرِ چوسر کھیلنا حرام ہے **عَنْ** بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ
خِنْزِیْرٍ وَّدَمِہٖ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر
کھیلا اوس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگا **ف** معاذ اللہ
چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے
کہ چوسر کھیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہین ہے اور
شطرنج ہمارے مذہب مین مکروہ ہے حرام نہین ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین کے

اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر
دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا اونہون نے اسکو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہین مانتے
اور کہتے ہین وہ چوسر سے کم ہے **مترجم** کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہو مکروہ بہی ہو جب بہی اوس صورت
مین جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کامون مین خلل نہ پڑے اور نماز مین دیر نہو ورنہ بالاتفاق
حرام ہوگی - ان کہیلون مین نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے
وقت کی سی قیمتی چیز دنیا مین کوئی نہین اسکو اچہے اور مفید کامون مین صرف کرے -

کتاب الرُّؤیا

کتاب خواب کے بیان مین

عن ابی سلمة قال كنت ارى الرؤيا اعرى منها غير اني لا ازمل حتى لقيت
ابا قتادة فذكرت ذلك له فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
الرؤيا من الله والحلم من الشيطان فاذا حلم احدكم حلما يكرهه فلينفث عن
يساره ثلثا وليتعوذ بالله من شرها فانها لن تضره **ترجمہ** ابوسلمہ سے روایت ہے مین خواب
دیکہتا تہا تو میری بخار کی سی حالت ہوجاتی تہی مگر کپڑے نہین اوڑہتا تہا یہانتک کہ مین ابوقتادہ
سے ملا اون سے بیان کیا انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے
تہے اچہا خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور برا خواب شیطان کیطرف سے ہے پہر جب کوئی تم مین سے
برا خواب دیکہے تو بائین طرف تین بار تہوکے یا تہو تہو کرے (بے تہوکے ہوئے) اور اللہ کی
پناہ مانگے اوس کے شر سے پہر وہ خواب اوسکو ضرر نکرے گا **عن** ابی قتادة رضي الله تعالى
عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ولم يذكر في حديثهم قول ابي سلمة كنت ارى
الرؤيا اعرى منها غير اني لا ازمل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزهري
بهذا الاسناد ولكن في حديثهما اعرى منها وزاد في حديث يونس فليبصق
عن يساره حين يهب من نومه ثلاث مرات **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

أبي قتادة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الرؤيا من الله والحلم من الشيطان
فإذا رأى أحدكم شيئا يكرهه فلينفث عن يساره ثلاث مرات وليتعوذ من شرها
فإنها لن تضره فقال إن كنت لأرى الرؤيا أثقل علي من جبل فما هو إلا أن سمعت بهذا
الحديث فما أباليها **ترجمہ** وہی جو گذرا۔ ابو سلمہ نے کہا میں بعضا خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ
سے بھی زیادہ مجھپر بھاری ہوتا جب میں نے یہ حدیث سنی مجھکو کچھ پرواہ نرہی **عن** يحيى
بن سعيد بهذا الإسناد وفي حديث الثقفي قال أبو سلمة فإن كنت لأرى الرؤيا
وليس في حديث الليث وابن نمير قول أبي سلمة إلى آخر الحديث وزاد ابن رمح
في رواية هذا الحديث وليتحول عن جنبه الذي كان عليه **ترجمہ** وہی جو گذرا
ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ تین بار تھو تھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پھر اُس کروٹ
سے پھر جاوے **عن** أبي قتادة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال الرؤيا
الصالحة من الله والرؤيا السوء من الشيطان فمن رأى رؤيا فكره منها شيئا
فلينفث عن يساره وليتعوذ بالله من الشيطان لا تضره ولا يخبر بها أحدا فإن رأى
رؤيا حسنة فليبشر ولا يخبر إلا من يحب **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور برا شیطان کیطرف سے پھر جو کوئی خواب دیکھے
اور اُسکو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھو تھو کرے اور أعوذ بالله من الشيطان الرجيم
کہے اب وہ خواب اُسکو ضرر نکرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نکرے اور اگر نیک
خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اُسی سے بیان کرے جو دوست ہو **ف** تاکہ عمدہ تعبیر
دیوے دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہو کہ وہ بری تعبیر دیگا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع
ہو یا بیکار رنج ہو **عن** أبي سلمة قال إن كنت لأرى الرؤيا تمرضني قال فلقيت أبا قتادة
فقال وأنا إن كنت لأرى الرؤيا فتمرضني حتى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول الرؤيا الصالحة من الله فإذا رأى أحدكم ما يحب فلا يحدث بها إلا من يحب
وإذا رأى ما يكره فليتفل عن يساره ثلاثا وليتعوذ بالله من شر الشيطان وشرها ولا
يحدث بها أحدا فإنها لا تضره **ترجمہ** حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

ہومین بعضا خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہو جاتا اوس کے ڈر سے پہر مین ابو قتادہ سے ملا اونہون نے
کہا میرا بہی یہی حال تہا یہانتک کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے اچہا
خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے سو جب کوئی تم مین سے اچہا خواب دیکہے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست
سے اور جب برا خواب دیکہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اسکی اور
کسی سے بیان نہ کرے تو اسکو نقصان نہ ہوگا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَلٰی یَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَّلْیَسْتَعِذْ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا وَّلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکہے جسکو برا
سمجہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر
لیٹا ہو اُس سے پہر جاوے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُسْلِمِ تَکْذِبُ وَاَصْدَقُکُمْ
رُؤْیَا اَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا وَّرُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْیَا
ثَلَاثٌ فَرُؤْیَا الصَّالِحَةِ بُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ وَرُؤْیَا تَحْزِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ وَرُؤْیَا مِمَّا یُحَدِّثُ
الْمَرْءُ نَفْسَهٗ فَاِنْ رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یَکْرَهُ فَلْیَقُمْ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ
الْقَیْدَ وَاَکْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ فَلَا اَدْرِیْ هُوَ فِی الْحَدِیْثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ
سِیْرِیْنَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب زمانہ یکسان ہو یعنے دن رات برابر ہون یا جب قیامت قریب آجاوے گی) تو مسلمان
کا خواب جہوٹ نہ ہوگا اور تم مین سب سے سچا خواب اوسیکا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتون مین اور مسلمان
کا خواب نبوت کے پنتالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب
جو خوشخبری ہے اللہ کیطرف سے دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کیطرف سے ہے تیسرے وہ خواب جو
اپنے دلکا خیال ہو پہر جب تم مین سے کوئی برا خواب دیکہے تو کہڑا ہو اور نماز پڑہے اور لوگون
سے بیان نہ کرے اور مین خواب مین بیڑیان پڑی دیکہنا اچہا سمجہتا ہون اور گلہ مین طوق برا سمجہتا
ہون - ایوب نے کہا مین نہین جانتا یہ کلام حدیث مین داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے ؞

ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض روایتون مین پینتالیس حصون کا ذکر ہے بعض مین ستر
کا بعض مین چھیالیس کا بعض مین چالیس کا بعض مین اونچاس کا بعض مین پچاس کا بعض مین چھبیس
کا بعض مین چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو
اُسکا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہو اور فاسق کا ستر حصون مین سے ایک حصہ
ہے اور بعضون نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا خطابی نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب مین
وحی آئی تو خواب چھیالیس حصون مین کا ایک حصہ ہوا اور بیڑی کا خواب مین دیکھنا اس لیے بہتر
ہے کہ اوس کی تعبیر گناہون سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے اور طوق جہنمیون کی صفت
ہے انتہے مختصرا **عن** اَیُّوبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَیُعْجِبُنِی الْقَیْدُ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ وَالْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ وَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ **ترجمہ**
وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا مجکو بیڑی دیکھنا پسند ہو اور طوق کو مکروہ جانتا
ہون اور بیڑی کی تعبیر دین مین مضبوط ہونا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ
اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ النَّبِیَّ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو گذرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ پر **عن**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَدْرَجَ فِی الْحَدِیْثِ
قَوْلَہٗ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ اِلٰی تَمَامِ الْکَلَامِ وَلَمْ یَذْکُرِ الرُّؤْیَا جُزْءٌ مِّنْ سِتٍّ وَّاَرْبَعِیْنَ
جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین کمی بیشی ہے **عن** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا
مِّنَ النُّبُوَّۃِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن
کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ **ترجمہ** انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة **ترجمه** وہی جو گذرا **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رؤیا المسلم او تری له وفی حدیث ابن مسهر الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة **ترجمه** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اوس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی روایت مین نیک خواب ہے۔ ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصون مین سے **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال رؤیا الرجل الصالح جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة **ترجمه** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے **عن** یحیی بن ابی کثیر بهذا الاسناد **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثل حدیث عبد الله بن یحیی بن ابی کثیر عن ابیه **ترجمه** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا الصالحة جزء من سبعین جزءا من النبوة **ترجمه** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے ستر حصون مین سے ایک حصہ ہے **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی **ترجمه** ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب مین دیکھا مقرر اُس نے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا **ف** ابن باقلانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُسکا خواب صحیح ہے لغو خیال نہین نہ شیطان کے اغوا سے ہے اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت مین مختلف مکانون مین دیکھتے ہین مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اسپر نہین ہے کہ آپ کا

جسم مبارک فنا ہوگیا بلکہ احادیث سے اوسکی بقا نکلتی ہے قاضی نے کہا حدیث محمول ہے اسحالت پر جب آپ کو مطابق آپکے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت مین وہ خواب صحیح ہے اور شیطان کی یہ مجال نہین کہ آپ کی صورت بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بنکر جہوٹ کہدیتا اور حق اور باطل مین اشتباہ ہوجاتا۔ قاضی نے کہا اللہ تعالی کو بہی خواب مین دیکہہ سکتا ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھکو خواب مین دیکہے وہ قریب مجکو جاگتے مین دیکہیگا **ف** مراد وہ لوگ ہین جو آپ کے زمانے مین تہے یعنے جس نے ہجرت نہین کی اور دوسرے ملک مین مجکو خواب مین دیکہا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا اور مجہسے ملیگا یا مراد یہ ہے کہ آخرت مین مجہکو دیکہیگا اور اپنی خواب کو سچا جانیگا اس لیے کہ آخرت مین آپ کو سب مسلمان دیکہین گے۔ یا مراد یہ ہے کہ آخرت مین اکب خاص قرب کے ساتہہ جو اورون کو نہ ہوگا مجہے دیکہیگا **ف** یا جو خواب مین مجہے دیکہے اوسنے گویا بیداری مین مجہکو دیکہا شیطان میری صورت نہین بن سکتا ابو سلمہ نے کہا ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجہے دیکہا اوس نے سچ دیکہا **عن** ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي وَقَالَ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ **ترجمہ** جابر رضے اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجکو خواب مین دیکہا اوس نے بیشک مجہکو دیکہا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا اور جب کوئی تم مین سے برا خواب دیکہے تو کسی سے بیان نہ کرے شیطان خواب مین اوس سے کہیلتا ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَشَبَّہَ بِیْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوس نے بیشک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہین کہ میرے صورت بنے **عَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِاَعْرَابِیٍّ جَآءَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِیْ قُطِعَ فَاَنَا اَتَّبِعُہٗ فَزَجَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِکَ فِی الْمَنَامِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا مین نے خواب مین دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور مین اوس کے پیچھے جا رہا ہون آپ نے اسکو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھہ سے کھیل کرتا ہے خواب مین مت بیان کر کسی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ کو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ خواب لغو اور خیال اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یون کہتے ہین کہ اوسکی حکومت یا دولت مین خلل آوے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہو گا بیمار دیکھے تو شفا ہو گی قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہو گا جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا مغموم دیکھے تو خوشی ہو گی خوف زدہ دیکھے تو بیخوف ہو گا واللہ اعلم **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّ رَاْسِیْ ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُّ عَلٰۤی اَثَرِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْاَعْرَابِیِّ لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِکَ فِیْ مَنَامِکَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ یَخْطُبُ فَقَالَ لَا یُحَدِّثَنَّ اَحَدُکُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِہٖ فِیْ مَنَامِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھلکتا جا رہا ہے مین اوس کے پیچھے دوڑ رہا ہون آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگون سے جو شیطان تجھ سے کھیلتا ہے خواب مین جابر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اوس کے بعد آپ فرماتے تھے خطبہ مین کوئی تم مین سے بیان نہ کرے جو شیطان اوس سے کھیلے خواب مین **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فقال يا رسول الله رأيت في المنام كأن رأسي قطع قال فضحك النبي صلى الله عليه و
سلم وقال اذا لعب الشيطان باحدكم في منامه فلا يحدث به الناس وفي رواية
ابي بكر اذا لعب باحدكم ولم يذكر الشيطان **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے
خواب مین دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے یہ سنکر آپ ہنسی اور فرمایا جب تم مین کسی کے ساتھ
شیطان کھیل کرے خواب مین تو کسی سے ذکر نہ کرے **عن** ابن عباس رضي الله تعالى
عنهما ان رجلا اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني ارى الليلة في
المنام ظلة تنطف السمن والعسل فارى الناس يتكففون منها بايديهم فالمستكثر و
المستقل وارى سببا واصلا من السماء الى الارض فاراك اخذت به فعلوت ثم
اخذ به رجل من بعدك فعلا ثم اخذ به رجل اخر فعلا ثم اخذ به رجل فانقطع
به ثم وصل له فعلا قال ابو بكر يا رسول الله بابي انت والله لتدعني فلاعبرنها
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبرها قال ابو بكر اما الظلة فظلة الاسلام
واما الذي ينطف من السمن والعسل فالقران حلاوته ولينه واما ما يتكفف الناس
من ذلك فالمستكثر من القران والمستقل واما السبب الواصل من السماء الى الارض
فالحق الذي انت عليه تاخذ به فيعليك الله به ثم ياخذ به رجل من بعدك
فيعلو به ثم ياخذ به رجل اخر فيعلو به ثم ياخذ به رجل اخر فينقطع به ثم
يوصل له فيعلو به فاخبرني يا رسول الله بابي انت وامي اصبت ام اخطات قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبت بعضا واخطات بعضا قال فوالله يا رسول
الله لتحدثني ما الذي اخطات قال لا تقسم **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
مین نے رات کو خواب مین دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ
اسکو اپنی لپون سے لیتے مین کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور مین نے دیکھا آسمان سے زمین
تک ایک رسی لٹکی آپ اسکو پکڑکر اوپر چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسکو تھاما

وہ بہی اوپر چڑہ گیا پہر اور ایک شخص نے تہاما وہ بہی چڑہ گیا پہر اور ایک شخص نے تہاما تو وہ رسی
ٹوٹ گئی پہر جُڑ گئی اور وہ بہی اوپر چلا گیا۔ یہ سُنکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان ہو مجہے اسکی تعبیر کہنے دیجیے آپ نے فرمایا
اچہا کہہ۔ ابو بکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گہی اور شہد سو قرآن کی حلاوت اور
نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہین وہ بہی بعضون کو بہت قرآن یاد ہے بعضون
کو کم اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جسپر آپ ہین پہر خدا آپ کو اسی دین
پر اپنے پاس بلا لیگا آپکے بعد ایک اور شخص اُسکو تہامیگا (آپ کا خلیفہ) وہ بہی اوسیطرح چڑہ
جاوے گا پہر اور ایک شخص تہامے گا اوسکا بہی یہی حال ہوگا پہر ایک شخص تہامے گا تو کچہ خلل
پڑے گا لیکن آخر وہ خلل مٹ جاویگا اور وہ بہی چڑہ جاوے گا اب مجہ سے بیان کیجیے یا رسول
اللہ مین نے ٹہیک تعبیر کہی یا غلط آپ نے فرمایا کچہ تو نے ٹہیک کہا کچہ غلط کہا ابو بکر نے عرض
کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم آپ بیان کیجیے مین نے کیا غلطی کی آپنے فرمایا قسم مت کہا **ف**
اور غلطی بیان نہین کی کس لیے کہ اللہ تعالی کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علما نے کہا کہ ابو بکر نے تعبیر مین
غلطی نہین کی بلکہ اونکی غلطی یہی تہی کہ جلدی کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعبیر نہین
کہنے دی اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح نہین ہے کس لیے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالی
عنہ کو خود آپ نے اجازت دی اس صورت مین تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گہی اور شہد سو اُنہون نے
قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد رکہی حالانکہ شہد سو مراد قرآن ہے اور گہی سے مراد حدیث ہے
یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت مین اُنہون نے بیان کیا کہ خلل پڑ کر مٹ جاوے گا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اُس خلل کو دور کرے گا حالانکہ ایسا نہین ہوا بلکہ حضرت عثمان جبرًا
خلافت سو اُتارے گئے اور قتل ہوئے پہر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُسکو جوڑا۔ اور
ابو بکر نے قسم کہائی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا
پورا کرنا اوسیوقت ضرور ہے جب اوس مین کوئی مفسدہ نہ ہو اور اس کے بیان کرنے مین
کوئی مفسدہ ہوگا وہ یہ کہ حضرت عثمان کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دیدینا نامناسب تہی
(نووی مختصرًا) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ احد سے لوٹے اور عرض کیا یارسول اللہ مین نے اس رات کو خواب مین ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اخیر تک **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ اَحْيَانًا يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحْيَانًا يَقُوْلُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَى اللَّيْلَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم مین سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے مین اوس کی تعبیر کہون گا ایک شخص آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ مین نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِيْ دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِيْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک رات کو دیکھا اوس حالت مین جس مین سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر چھوارے لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے مین نے اوسکی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا مین بلند ہوگا اور آخرت مین نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے

ف آپنے یہ تعبیر لفظون سے نکالی بلندی یعنے رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظون سے بطور فال کے مطلب سمجھے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ

اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا
اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے
خواب مین ایسا معلوم ہوا مین سواک کر رہا ہون اوس وقت دو شخصون نے مجکو کھینچا (یعنے ہر
ایک نے سواک مانگی) ایک اون مین بڑا تھا تو مین نے چھوٹے کو سواک دی مجھہ سے کہا گیا بڑے
کو دے مین نے بڑے کو دیدی **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ
وَهَلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ هٰذِهٖ اَنِّيْ
هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ
اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَاَيْتُ
فِيْهَا اَيْضًا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ
بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِيْ اٰتَانَا اللّٰهُ بَعْدُ يَوْمَ بَدْرٍ **ترجمہ** ابوموسی

رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے خواب
مین دیکھا مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کیطرف جہان کھجور کے درخت ہین تو میرا
گمان یمامہ اور ہجر کے طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جسکا نام یثرب بھی ہے اور مین نے اپنی
اوسی خواب مین دیکھا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اسکی تعبیر مسلمانون
کی شہادت نکلی احد کے دن پھر مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہوگئی اگلے
سے اچھی اوسکی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالے نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم
ہوی (یعنے جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور مین نے
اوسی خواب مین گائین دیکھین (جو کاٹی جاتی تھین) اور اللہ تعالی بہتر ہے (یعنے یہ جملہ
کسی کی زبان سے سنا اَللّٰہُ خَیْرٌ) وہ وہ لوگ تھے مسلمانون کے جو احد کے دن کام آئے اور
خیر سے مراد وہ خیر تھی جو اللہ تعالے نے بھیجی اوس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ تعالے
نے ہمکو عنایت فرمایا بعد کو بدر کے دن **ف** یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین

وہان کہجور کے درخت بہت ہین حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبرون کی خواب سچ ہوتی ہے لیکن تعبیر مین کبہی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت مین مدینہ تہا لیکن آپ کا خیال اور طرف گیا اسیطرح اولیاء اللہ کی بہی خواب اور کشف سچے ہوتے ہین لیکن اوس کے مطلب اور تعیین مین غلطی ہو جاتی ہے پر اولیاء کی خواب یا کشف دلیل شرعی نہین ہین اور نہ اوس پر عمل کرنا ضرور ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ فَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ قَالَ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ اُرَى الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ

ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا جہوٹا دعوی کرتا تہا اسیوجہ سے اسکا لقب کذاب ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مدینہ منورہ مین آیا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد خلافت مجکو دین تو مین اُن کی پیروی کرتا ہون مسیلمہ اپنے ساتھہ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لیکر آیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھہ ثابت بن قیس بن شماس تہے اور آپکے ہاتھہ مین ایک لکڑی کا ٹکڑا تہا آپ مسیلمہ کے لوگون کے پاس ٹہرے اور فرمایا اے مسیلمہ اگر تو مجہ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجہہ کو نہ دون اور مین خدا کے حکم کے خلاف تیرے باب مین کرنے والا نہین اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجکو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح ہوگیا) اور مین تجہے وہی جانتا ہون جو مجہکو خواب

مین دکہلایا گیا اور یہ ثابت تجہہ کو میری طرف سے جواب دیگا **فائدہ** مسیلمہ کذاب نے قران مجید کے
مقابلہ مین کچہ خرافات اور واہیات تگ بندی کی تہی سو فرمایا کہ وہ خرافات میری سننے کے
لایق نہین اوسکی جواب دہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہے ثابت بن قیس بڑے
فصیح اور بلیغ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تہے اور وفد جو آتے انکی جواب دہی کرتے
چنانچہ ثابت نے اوسکی خرافات کو ایسا چہاڑا کہ کچہ بات نہ کہی **ف** پہر آپ وہان سے چلے گئے ابن
عباس نے کہا مین نے لوگون سے پوچہا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو وہی ہے جو خواب مین مجہے
دکہلایا گیا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے مجہہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین سو رہا تہا مین نے اپنے ہاتہہ مین سونے کے دو کنگن دیکہے وہ مجہکو برے معلوم ہوئے خواب
ہی مین مجہکو حکم ہوا انکو پہونک مار مین نے پہونکا وہ دونون اڑ گئے مین نے اونکی تعبیر یہ کہی کہ
وہ دونون جہوٹے ہین جو میرے بعد نکلین گے ایک ان مین کا عنسی صنعاء والا اور دوسرا
مسیلمہ یمامہ والا **ف** صنعا یمن مین ایک شہر ہے وہان حضرت کے وقت مبارک مین ایک
شخص پیدا ہوا تہا یعنے ابو الاسود عنسی جو پیغمبری کا دعوے کرتا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی بہی پیغمبری کا منکر نہ تہا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتہہ سے
مارا گیا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہے وہان مسیلمہ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شراکت کا دعوے
کرتا تہا لیکن صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتہہ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا تعالے
نے فتح اسلام دکہادی صرف اون دو جہوٹون کا تردد ہوا تہا سو خدا تعالی نے انکو بہی برباد کیا معلوم
ہوا کہ مرد اگر خواب مین ہاتہہ مین کنگن دیکہے تو اوس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے
لکہا ہے کہ عورتون کا زیور اگر مرد خواب مین پہنے دیکہے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے مین دیکہنا دلیل
ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤن مین گجرے دیکہنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاخبار)

عَنْ همَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ اُسْوَارَيْنِ
مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا

الکذابین الذین انا بینھما صاحب صنعاء وصاحب الیمامۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ مین دو کنگن سونے کے ڈالے گئے وہ مجھے بھارے لگے اور رنج ہوا تب اللہ تعالی نے مجھکو حکم بھیجا اون کو پھونکنے کا مین نے پھونکا وہ دونون چلے گئے اوس کی تعبیر مین نے یہ سمجھی یہ دونون جھوٹے جن کے بیچ مین مین ہون ایک تو صنعا کا رہنے والا اور دوسرا یمامہ کا **عن** سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الصبح اقبل علیھم بوجھہ فقال ھل رای احد منکم البارحۃ رؤیا **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگون کیطرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تم مین سے کسی نے گذشتہ رات کو کوئی خواب دیکھا ہے فقط

تمت

اللہ تعالے کا شکر اور احسان ہے کہ پانچوین جلد کتاب مستطاب **المعلم** ترجمہ اُردو **صحیح مسلم** **شیخ محی الدین** تاجر کتب و مہتمم مطبع صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ماہ محرم سنہ ۱۳۰۶ ہجری مین بہت خوشنمائی کے ساتھ لباس طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر شائقین حدیث نبویہ و پیروان طریق مصطفویہ کے لیے ذخیرہ کونین و توشہ دارین ہوئی اللہ جل جلالہ اپنے فضل اور مہربانی سے اسکو قبول فرماوے اور اسکی چھٹی جلد جو چھپنی شروع ہو گئی ہے اوس کے تمام کرنے کی توفیق بخشے اور سب مسلمان بھائیون کو اوس کے پڑھنے پڑھانے اور اوسپر عمل کرنیکی دلمین محبت دے۔ آمین